سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2005

جمعرات 16 ' جمعۃ المبارک 17 ' ہفتہ 18 ' پیر 20 ' منگل 21 ' بدھ 22 - جون 2005

(یوم الخمیس 8 ' یوم الجمع 9 ' یوم السبت 10 ' یوم الاثنین 12 ' یوم الثلاثہ 13 ' یوم الاربعا 14 - جمادی الاول 1426ھ)

چودھویں اسمبلی : بیسواں اجلاس

جلد 20 ' (حصہ دوم) شمارہ جات 6 تا 11

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات

مندرجات

بیسواں اجلاس

جمعرات' 9۔جون 2005

جلد 20 ، شمارہ 6

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ
1۔	ایجنڈا	495
2۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	497
	تحاریک التوائے کار	
3۔	موٹر سائیکل سواروں کے لئے ہیلمٹ پہننے کی پابندی ختم کرنا	499
4۔	گوجرانوالہ نگار پھاٹک پر انڈر پاس تعمیر نہ ہونے سے عوام کو شدید مشکلات کا سامنا	501
5۔	محکمہ سوشل ویلفیئر کی ہسپتالوں میں مریضوں کو زکوٰۃ کی ادائیگی پر پابندی	503
6۔	شمالی لاہور کی سڑکوں کی ناگفتہ بہ حالت	505
7۔	راولپنڈی کی یونین کونسل ککال میں کوڑے کرکٹ کے ڈھیر	506
8۔	حالیہ بارشوں کے باعث کسانوں کی متاثرہ فصلات کے نقصانات کا ازالہ	509

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ
	سرکاری کارروائی	
	بجٹ	
9۔	سالانہ بجٹ بابت سال 2005-06 کے مطالبات زر پر بحث اور رائے شماری	511
10۔	قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک	554
	قرارداد	
11۔	رکن اسمبلی کی رکنیت معطل کرنے کی قرارداد	555
	بجٹ	
12۔	سالانہ بجٹ بابت سال 2005-06 کے مطالبات زر پر بحث اور رائے شماری(۔۔۔جاری)	574
	جمعۃ المبارک' 17۔جون 2005	
	جلد 20 ، شمارہ 7	
13۔	ایجنڈا	578
14۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	580
	پوائنٹ آف آرڈر	
15۔	معزز اراکین حزب اختلاف کی پوائنٹ آف آرڈر پر ہنگامہ آرائی	581
	سرکاری کارروائی	
16۔	سالانہ بجٹ بابت سال 2005-06 کے مطالبات زر پر بحث اور رائے شماری	607
	رپورٹ (جو پیش کی گئی)	
17۔	مجلس قائمہ برائے کلچر اینڈ یوتھ آفیئرز کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	628

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ
	رپورٹیں(توسیع)	
18۔	مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	629
	رپورٹیں(جو پیش ہوئیں)	
19۔	مجلس استحقاقات کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا	631
	رپورٹیں(توسیع)	
20۔	پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	631
21۔	مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	632
22۔	پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	633
23۔	مجلس قائمہ برائے مال، بحالی و اشتمال کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	634
24۔	مجلس قائمہ برائے انڈسٹریز کامرس اینڈ انویسٹمنٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	635
25۔	مجلس قائمہ برائے قانون و پارلیمانی امور کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	636
26۔	مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	638
27۔	مجلس قائمہ برائے تحفظ ماحولیات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	639
28۔	مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	640
29۔	قائد ایوان کا خطاب	641

صفحہ	مندرجات	نمبر شمار

ہفتہ' 18-جون 2005

جلد 20 ، شمارہ 8

30- ایجنڈا ---------- 656

31- تلاوت قرآن پاک و ترجمہ ---------- 658

پوائنٹ آف آرڈر

32- حکومتی پالیسیوں پر معزز ممبران حزب اختلاف کا احتجاج ---------- 659

تحاریک استحقاق

33- (کوئی تحریک پیش نہ ہوئی) ---------- 663

پوائنٹ آف آرڈر

34- حکومتی پالیسیوں پر معزز ممبران حزب اختلاف کا احتجاج(---جاری) ---------- 663

تحاریک استحقاق

35- (کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)(---جاری) ---------- 680

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون (جو زیرغور لایا گیا)

36- مسودہ قانون مالیات پنجاب مصدرہ 2005 ---------- 681

37- اخراجات کا منظور شدہ گوشوارہ بابت سال 06-2005
کا پیش کیا جانا ---------- 687

38- حکمت عملی کے اصولوں پر عملدرآمد پر مبنی رپورٹ
برائے سال 2003 کا پیش کیا جانا ---------- 687

ہنگامی قانون (جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)

39- ہنگامی قانون (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب مجریہ 2005 ---------- 687

مسودات قانون (جو پیش کئے گئے)

40- مسودہ قانون' دی منہاج یونیورسٹی لاہور' مصدرہ 2005 ---------- 688

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ
41-	مسودہ قانون (ترمیم) دی یونیورسٹی آف سنٹرل پنجاب لاہور، مصدرہ 2005	688
	مسودات قانون (جو زیر غور لائے گئے)	
42-	مسودہ قانون، دی یونیورسٹی آف ساؤتھ ایشیا لاہور، مصدرہ 2004	689
43-	مسودہ قانون، دی بیکن ہاؤس نیشنل یونیورسٹی لاہور مصدرہ 2005	698
44-	مسودہ قانون (ترمیم) پراونشل موٹر وہیکلز مصدرہ 2005	706
45-	قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 میں ترمیم کے لئے تحریک	713
	رپورٹ (جو ایوان میں پیش ہوئی)	
46-	مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	716
	رپورٹ (توسیع)	
47-	مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع	716
48-	معزز ممبران حزب اختلاف کے احتجاج پر جناب سپیکر کے کلمات	717
	پیر، 20-جون 2005	
	جلد 20، شمارہ 9	
49-	ایجنڈا	720
50-	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	722
	پوائنٹ آف آرڈر	
51-	ایوان سے نکالے گئے ارکان اسمبلی کے بارے میں شائستہ رویہ اختیار کرنے کی اپیل	723

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ
	تحاریک استحقاق	
52۔	ڈی۔سی۔او خانیوال کا معزز رکن اسمبلی کے ساتھ تضحیک آمیز سلوک	750
	سرکاری کارروائی	
53۔	ضمنی بجٹ بابت سال 05-2004 پر عام بحث	752
54۔	ضمنی بجٹ بابت سال 05-2004 پر وزیر خزانہ کے اختتامی کلمات	832
	منگل، 21۔جون 2005	
	جلد 20، شمارہ 10	
55۔	ایجنڈا	834
56۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	836
57۔	اراکین اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت	837
	تحاریک استحقاق	
58۔	ڈی سی او خانیوال کا میاں نوید جہانیاں رکن اسمبلی کے ساتھ تضحیک آمیز سلوک (۔۔۔جاری)	839
	تحاریک التوائے کار	
59۔	بڑے شہروں میں پرائیویٹ گیسٹ ہاؤسز کا غیر قانونی قیام	840
60۔	صوبہ پنجاب میں منی سینما گھروں کی آڑ میں عریانی اور فحاشی میں اضافہ	843
61۔	فائر بریگیڈ کو جدید ساز و سامان فراہم کرنے کی ضرورت	844
62۔	لاہور کے رہائشی علاقوں میں غیر قانونی منی سینما گھروں کا قیام	846
	سرکاری کارروائی	
63۔	ضمنی بجٹ بابت سال 05-2004 کے مطالبات زر پر بحث و رائے شماری	852

صفحہ	مندرجات	نمبر شمار
870	منظور شدہ اخراجات کا ضمنی گوشوارہ بابت سال 05-2004 (جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)	64۔
	بدھ 22۔جون 2005	
	جلد 20، شمارہ 11	
872	ایجنڈا	65۔
874	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	66۔
	سوالات (محکمہ جات بیت المال، سماجی بہبود و ترقی خواتین)	
875	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات	67۔
889	نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات (جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)	68۔
930	غیر نشان زدہ سوال اور اس کا جواب	69۔
	سرکاری کارروائی	
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
930	مجلس قائمہ برائے مقامی حکومت و دیہی ترقی کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	70۔
	تحاریک التوائے کار	
932	(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)	71۔
	رپورٹ (جو پیش ہوئی)	
932	حکومت پنجاب کے مدبندی و مالیاتی حسابات بابت سال 03-2002 اور ان پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا	72۔
932	مسودہ قانون (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب مصدرہ 2005 پر غور و خوض کے لئے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 95(3) کی مقتضیات کی معطلی کی تحریک	73۔

صفحہ	مندرجات	نمبر شمار
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
934	مسودہ قانون (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب مصدرہ 2005	74۔
	پوائنٹ آف آرڈر	
956	ایوان کی کارروائی احسن طریقے سے چلانے کے لئے جناب سپیکر کی قائم کردہ کمیٹی سے حزب اختلاف کا عدم تعاون	75۔
	مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)	
960	مسودہ قانون (ترمیم) انٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ پنجاب مصدرہ 2005	76۔
965	اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ	77۔
	انڈکس	78۔

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 16-جون 2005

1 - تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

2 - سرکاری کارروائی

سالانہ بجٹ بابت سال 06-2005 کے مطالبات زر پر بحث اور رائے شماری

3 - قرارداد

رکن اسمبلی کی رکنیت معطل کرنے کی قرارداد

4 - بجٹ

سالانہ بجٹ بابت سال 06-2005 کے مطالبات زر پر بحث اور رائے شماری

صوبائی اسمبلی پنجاب

(چودھویں اسمبلی کا بیسواں اجلاس)

جمعرات'16 - جون 2005

(یوم الخمیس' 8- جمادی الاوّل 1426ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس' اسمبلی چیمبرز' لاہور میں صبح 11 بج کر 5 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر چودھری محمد افضل ساہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالماجد نے پیش کیا۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِo

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ o

وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّن دَعَآ إِلَى ٱللَّهِ وَعَمِلَ صَـٰلِحًا وَقَالَ إِنَّنِى مِنَ ٱلْمُسْلِمِينَ o وَلَا تَسْتَوِى ٱلْحَسَنَةُ وَلَا ٱلسَّيِّئَةُ ٱدْفَعْ بِٱلَّتِى هِىَ أَحْسَنُ فَإِذَا ٱلَّذِى بَيْنَكَ وَبَيْنَهُۥ عَدَٰوَةٌ كَأَنَّهُۥ وَلِىٌّ حَمِيمٌo وَمَا يُلَقَّىٰهَآ إِلَّا ٱلَّذِينَ صَبَرُوا۟ وَمَا يُلَقَّىٰهَآ إِلَّا ذُو حَظٍّ عَظِيمٍo

سورہ حمٰ السجدۃ آیات33 تا35

اور اس سے بہتر بات کس کی ہے جو (دوسروں کو) اللہ کی طرف بلائے اور (خود) نیک عمل کرے اور کہے کہ میں تو فرمانبرداروں میں سے ہوںo اور نیکی اور بدی برابر نہیں ہوتی آپ نیکی سے (بدی کو) ٹال دیا کیجئے تو پھر یہ ہوگا کہ جس شخص میں اور آپ میں عداوت ہے وہ ایسا ہو جائے گا جیسا کوئی دلی دوست ہوتا ہےo اور یہ بات انہی لوگوں کو نصیب ہوتی ہے جو صبر کرتے رہتے ہیں اور اسی کو نصیب ہوتی ہے جو بڑا صاحب نصیب ہوتا ہےo

وما علینا الاالبلاغo

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب ہم تحاریک التوائے کار take up کرتے ہیں۔ تحریک التوائے کار نمبر 21 رانا ثناء اللہ خان صاحب کی طرف سے ہے۔ یہ پیش ہو چکی ہے لیکن اس کا جواب آنا تھا۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! یہ پیش ہو چکی تھی اور اس پر وزیر کالونیز نے رپورٹ ایوان کی میز پر رکھنی تھی لیکن ابھی تک مجھے اس کی کاپی نہیں ملی۔

جناب سپیکر، جی' وزیر کالونیز!

وزیر کالونیز، جناب سپیکر! گزشتہ اجلاس میں رانا صاحب نے یہ تحریک move کی تھی اور میں نے اس کا جواب بھی دیا تھا۔ سرکاری طور پر بھی اس کا جواب اسمبلی میں پہنچا دیا گیا تھا۔ ابھی میرے پاس جواب موجود ہے۔ اب جیسے آپ مناسب سمجھیں۔

جناب سپیکر، اس کی ایک کاپی رانا صاحب کو provide کر دیں۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! اس کی کاپی مجھے دے دیں۔ میں اسے دیکھ لیتا ہوں لیکن میری یہ تحریک التوائے کار ابھی pending کر لیں۔

جناب سپیکر، یہ تحریک التوائے کار 20 تاریخ تک pending کی جاتی ہے۔

وزیر کالونیز، جی' درست ہے۔

جناب ارشد محمود بگو، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جناب ارشد محمود بگو پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! میں نے دو روز پہلے اس ہاؤس میں آپ سے ایک درخواست کی تھی کہ پنجاب میں ایک بڑا ہی اہم مسئلہ ہیلمٹ کا ہے---

جناب سپیکر، کیا آپ نے وہ تحریک submit کروائی ہوئی ہے؟

جناب ارشد محمود بگو، جی' میں نے submit کروائی ہوئی ہے اور اس سلسلے میں راجہ صاحب سے بھی میری بات ہوئی تھی۔

جناب سپیکر، راجہ صاحب! بگو صاحب اسے out of turn take up کرنا چاہتے ہیں؛

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو out of turn لینے میں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہو گا لیکن مجھے اس کے جواب کے لئے مہلت ضرور درکار ہو گی کیونکہ یہ معاملہ عدالت میں بھی گیا تھا اس لئے ان سارے معاملات کو دیکھنا پڑے گا۔

جناب سپیکر، ٹھیک ہے۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! راجہ صاحب سے میری بات ہوئی تھی تو انھوں نے کہا تھا کہ آپ یہ تحریک التوائے کار move کریں میں اسے oppose نہیں کروں گا اور ہم اس پر ایک کمیٹی بنا دیں گے اور وہ کمیٹی اس پر فیصلہ کرے گی۔

جناب سپیکر، جواب آنے دیں۔ اس کے بعد ہی کمیٹی بنے گی۔

جناب ارشد محمود بگو، پھر مجھے پڑھنے کی اجازت دے دی جائے۔

جناب سپیکر، آپ اسے پڑھ لیں' میں اجازت دے دیتا ہوں لیکن اس کے بعد گورنمنٹ کی طرف سے جواب آنے گا پھر اس کے بعد کمیٹی وغیرہ بنے گی۔ بگو صاحب! آپ اپنی تحریک التوائے کار نمبر 382 پیش کریں۔

موٹر سائیکل سواروں کے لئے ہیلمٹ پہننے کی پابندی ختم کرنا

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ حکومت نے صوبے میں موٹر سائیکل سواروں کے لئے ہیلمٹ پہننا لازمی قرار دے دیا ہے اور یہ پابندی اس صوبے کی تمام چھوٹی بڑی شاہراہوں اور اندرون و بیرون شہر موٹر سائیکل چلانے والے حضرات کے لئے لازمی قرار دی گئی ہے۔ جبکہ دیگر ممالک میں موٹر سائیکل چلانے والے حضرات کے لئے صرف ہائی ویز پر ہیلمٹ کی پابندی لازمی ہے۔ اب جبکہ گرمیوں کا موسم ہے اور موٹر سائیکل سواروں کے لئے

ہیلمٹ پہننا عذاب بن چکا ہے کیونکہ ایک تو گرمی کی وجہ سے لوگ بے حال ہوتے ہیں تو دوسری طرف ہیلمٹ پہن کر دماغ چکرا جاتا ہے جس کی وجہ سے ہزاروں افراد روزانہ ہسپتالوں میں داخل ہو رہے ہیں۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی' لاء منسٹر!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! چونکہ یہ ابھی پیش ہوئی ہے اور اس کا جواب موصول نہیں ہوا اس لئے اسے pending فرما لیں۔

جناب سپیکر: جی' ٹھیک ہے۔ یہ تحریک التوائے کار 21-6-2005 تک pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 94 رانا ثناء اللہ خان کی طرف سے ہے۔ یہ تحریک پیش ہو چکی ہے' اس کا جواب آنا تھا۔ جی' وزیر ہاؤسنگ!

وزیر ہاؤسنگ و فزیکل پلاننگ: جناب سپیکر! ابھی اس کا مکمل جواب میرے پاس موجود نہیں ہے۔ لہذا گزارش ہے کہ اگر اس کو کل تک کے لئے pending کر لیں تو پھر میں زیادہ بہتر طریقے سے اس کا جواب دے سکوں گا۔

جناب سپیکر: جی' یہ تحریک التوائے کار بھی کل تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار محترمہ فرزانہ راجہ صاحبہ کی ہے--- تشریف نہیں رکھتیں لہذا تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک التوائے کار سید احسان اللہ وقاص صاحب کی طرف سے ہے لیکن ان کی طرف سے لیٹر ملا ہے کہ اسے pending کر لیں کیونکہ وہ آج تشریف فرما نہیں ہیں لہذا یہ تحریک التوائے کار 21 تاریخ تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار بھی سید احسان اللہ وقاص صاحب کی ہے یہ بھی 21 تاریخ تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 190 اللہ شکیل الرحمن' چودھری زاہد پرویز اور چودھری محمد اشرف کمبوہ کی طرف سے ہے۔ جی' چودھری زاہد پرویز! آپ اپنی تحریک التوائے کار پیش کریں۔

گوجرانوالہ نگار پھاٹک پر انڈر پاس تعمیر نہ ہونے سے عوام کو شدید مشکلات کا سامنا

چودھری زاہد پرویز، بسم اللہ الرحمن الرحیم O میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ گوجرانوالہ میں لوکل اخبارات مورخہ 19۔فروری 2005 میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ گوجرانوالہ نگار پھاٹک بند ہونے پر ٹریفک دو دو گھنٹے بند رہتی ہے جس کی وجہ سے مریض ہسپتال وقت پر نہیں پہنچ پاتے اور بعض اوقات موت بھی واقع ہو جاتی ہے اور اس کے علاوہ طلباء اور طالبات بھی وقت پر سکول / کالج نہیں پہنچ پاتے اور ٹریفک میں پھنس کر رہ جاتے ہیں جس سے اکثر اوقات سکول اور کالج میں وقت پر نہ پہنچنے کی وجہ سے ان کی پڑھائی میں خلل پڑتا ہے۔ نگار پھاٹک پر وزیراعلیٰ پنجاب کے اعلان کے باوجود انڈر پاس تعمیر نہ کرنے سے گوجرانوالہ کے عوام میں شدید اضطراب پایا جاتا ہے۔ لہذا میری استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر، جی، وزیر مواصلات و تعمیرات!

وزیر مواصلات و تعمیرات، جناب سپیکر! ضلعی حکومت نے عوام کی سہولت کے پیش نظر ریلوے انڈر پاس پیپلز کالونی نگار پھاٹک بنانے کا منصوبہ بنایا ہے۔ محکمہ Directorate Bridges کے منظور کردہ ڈیزائن کے مطابق منصوبہ کی لاگت 89.732 ملین آئے گی۔ چونکہ لاگت بہت زیادہ ہے۔ ضلعی حکومت T.M.A سٹی گوجرانوالہ کے پاس اتنے فنڈز نہ ہونے کی وجہ سے منصوبہ پر مزید کارروائی نہ ہو سکتی ہے۔ جونہی یہ فنڈز میسر ہونگے، منصوبہ پر عمل در آمد شروع کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر! میں گزارش کرتا چلوں کہ یہ T.M.A کے purview میں آتا ہے لیکن چونکہ وزیراعلیٰ صاحب گوجرانوالہ کے معاملات کو دیکھ رہے ہیں اور اسے ایک اہم منصوبہ کے طور پر take up کر رہے ہیں۔ اب ہماری A.D.P بن رہی ہے اور اس میں priorities کرنے کا سلسلہ جاری ہے اور اس پر ہمدردانہ غور کیا جا رہا ہے تو میں گزارش کروں گا کہ اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جائے۔ فنڈز کی availability کے ساتھ ہی اسے بنا دیا جائے گا۔ پورے صوبے میں حتیٰ کہ آپ شکرگڑھ، موڑ کھنڈا

کا بائی پاس سے لیں بلکہ ہر جگہ پر وزیر اعلیٰ پنجاب کی نظر ہے۔ پسماندہ ترین علاقے میں بھی جہاں پر بھی ٹریفک کی bottleneck ہوتی ہے یا عوام کی سہولیات کے لئے ضرورت ہوتی ہے تو وہاں فنڈز مہیا کرنے کے لئے بندوبست کرتے ہیں۔ اب بھی ان کے زیر نگرانی محکمہ جات اس پر کام کر رہے ہیں اور یہ پراجیکٹ ان کی نظر میں ہے اور اس پر ہمدردانہ غور کیا جا رہا ہے۔ میں اپنے فاضل معزز دوست سے گزارش کرتا ہوں کہ وہ اس بات کا یقین رکھیں کہ مستقبل قریب میں اس پر ضرور عملدر آمد کیا جائے گا۔ شکریہ

جناب سپیکر، جی، شکریہ

چودھری زاہد پرویز، جناب سپیکر! پچھلے دنوں گوجرانوالہ میں صوبائی الیکشن ہوا تھا۔ وزیر صاحب و دیگر عوامی نمائندے تمام وہاں وعدہ کر کے آئے تھے کہ بہت جلد یہ انڈر پاس اور میڈیکل کالج شروع کر دیا جائے گا لیکن تا حال نہ تو وہاں میڈیکل کالج شروع کیا گیا اور نہ ہی انڈر پاس شروع ہوا۔

جناب سپیکر، چودھری صاحب! میری بات سنیں۔ منسٹر صاحب نے بڑی تفصیل کے ساتھ بتایا ہے کہ یہ معاملہ زیر غور ہے۔ حکومت پنجاب ڈویلپمنٹ سکیموں کی جو priority لگا رہی ہے یہ مسئلہ اس میں زیر غور ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کے بعد تو آپ کو press نہیں کرنا چاہئے۔

جناب مظہر جاوید، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! میرے دوست فراخ دلی کا مظاہرہ نہیں کر رہے۔ وزیراعلیٰ صاحب نے گوجرانوالہ شہر کو بہت زیادہ فنڈز دیئے ہیں۔ انڈر پاس کے لئے بھی دیئے ہیں اور اس کے علاوہ سیوریج، نکیوں اور نالیوں کے لئے 48 کروڑ روپیہ دیا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اس کے علاوہ تقریباً ساڑھے چار کلومیٹر کی دو رویہ سڑک بھی انہی کے حلقے میں بنتی ہے جو چن قلعہ سے لے کر کارپوریشن کے دفتر تک جاتی ہے اس کی لاگت بھی تقریباً 20 کروڑ روپے ہے۔ گوجرانوالہ شہر میں اپوزیشن کو جتنے فنڈز ملے ہیں اتنے تو ان کو اپنی گورنمنٹ سے بھی نہیں ملے تھے۔ گوجرانوالہ شہر میں ریکارڈ پیکیج ملا ہے۔ وزیراعلیٰ کی مہربانی سے انہی کے حلقے میں ہوم اکنامکس کالج کی بلڈنگ بھی بن رہی ہے۔ اگر یہ فراخدلی کا مظاہرہ کریں تو یہ بتائیں کہ گوجرانوالہ میں پیپلز پارٹی کے پانچ ایم۔پی۔اے ہیں اور جتنے فنڈز ان کو دیئے گئے ہیں اتنے فنڈز کسی اور کو نہیں دیئے گئے۔

جناب سپیکر، شکریہ

چودھری زاہد پرویز: جناب والا! میں یہ گزارش کروں گا کہ۔۔۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! کافی تفصیل کے ساتھ وزیر موصوف نے یقین دہانی کروا دی ہے کہ یہ مسئلہ زیر غور ہے اور وہ اسے consider کر رہے ہیں۔

چودھری زاہد پرویز: جناب والا! انہوں نے تو بڑی پھڑ مار کر بات کر دی ہے۔ یہ خود سیٹلائٹ ٹاؤن میں رہتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ سیٹلائٹ ٹاؤن کی سڑکیں ٹوٹی پھوٹی ہیں' فیروز والہ روڈ ٹوٹا پھوٹا ہے کھونہ روڈ ٹوٹا پھوٹا ہے ۔یہ پتا نہیں کہاں کی بات کر رہے ہیں؟

جناب سپیکر: تشریف رکھیں۔ میں اسے out of order قرار دیتا ہوں۔ اگلی تحریک سید احسان اللہ وقاص صاحب کی ہے۔ تشریف نہیں رکھتے۔

محترمہ طاہرہ منیر: جناب والا! میں ان کی تحریک کو پڑھ دیتی ہوں۔

جناب سپیکر: ان کی motion آپ کیسے پڑھ سکتی ہیں؟ نام ہی صرف ایک ہے ۔ صرف سید احسان اللہ وقاص صاحب کی طرف سے پیش کی گئی ہے۔ لہذا پہلے بھی ان کی تحاریک 21 تاریخ تک کے لئے pending کی گئی ہیں' یہ بھی 21 تاریخ تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 200 رانا آفتاب احمد خان' ڈاکٹر اسد معظم' جناب سمیع اللہ خان کی طرف سے ہے۔ رانا آفتاب احمد خان اسے پڑھیں گے۔

محکمہ سوشل ویلفیئر کی ہسپتالوں میں مریضوں کو زکوٰۃ کی ادائیگی پر پابندی

رانا آفتاب احمد خان: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "خبریں" مورخہ 8-مارچ 2005 میں یہ خبر جلی حروف میں شائع ہوئی ہے کہ محکمہ سوشل ویلفیئر نے ہسپتالوں میں مریضوں کو زکوٰۃ کی ادائیگی بند کر دی ہے ۔ اس خبر کی تفصیل کچھ اس طرح سے ہے کہ محکمہ

سوشل ویلفیئر کو وفاقی حکومت ہر سال کروڑوں روپے کے فنڈز جاری کرتی ہے تاکہ صوبے کے بنیادی اورصحت کے دیگر اداروں میں غریب اور مستحقین کے علاج معالجے پر خرچ کئے جاسکیں۔ اگرموجودہ مالی سال کے دوران محکمہ سوشل ویلفیئر نے مریضوں میں ان کے لواحقین کو ڈرانا شروع کر دیا مثلاً نیا شناختی کارڈ لائیں پھر ان کے علاج کے لئے رقم جاری کریں گے۔ صوبے کے مختلف ہسپتالوں میں زکوٰۃ پر علاج کروانے والے ہزاروں مریض پریشان ہو رہے ہیں۔ جن میں سے کئی مریضوں کے اہم نوعیت کے آپریشن ملتوی ہو رہے ہیں۔ پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی میں کم سن بچوں کے دل کے آپریشن اسی وجہ سے نہیں ہو رہے ہیں۔ حکومت کا محکمہ سوشل ویلفیئر پر check and balance نہ ہونے کی وجہ سے مریضوں کو بروقت امداد جاری نہ کرنے سے عوام میں بے چینی اور اضطراب پایا جانے لگا ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر سوشل ویلفیئر!

وزیر سوشل ویلفیئر: جناب والا! میں گزارش کروں گی کہ اسے کل تک کے لئے pending کر دیں۔

جناب سپیکر: یہ تحریک کل تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک نمبر 225 چودھری اصغر علی گجر کی طرف سے ہے۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا ان کی تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک 229 سمیع اللہ خان، رانا آفتاب احمد خان اور راجہ ریاض احمد کی طرف سے ہے۔ جناب سمیع اللہ خان یہ تحریک پیش کریں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! تحریک پڑھنے سے پہلے گزارش ہے کہ اس کا جواب متعلقہ وزیر ہی دیں۔ اگر کسی ممبر کو اختلاف ہے جیسے پہلے ہوا ہے تو میں کہوں گا کہ۔۔

جناب سپیکر: پہلے آپ اپنی تحریک پڑھیں۔

شمالی لاہور کی سڑکوں کی ناگفتہ بہ حالت

جناب سمیع اللہ خان، جناب والا! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روز نامہ "خبریں" لاہور مورخہ 25-مارچ 2005 میں یہ خبر شائع ہوئی ہے کہ شمالی لاہور میں گھوڑے شاہ' کوٹ خواجہ سعید' چاہ میراں اور گجر پورہ کی سڑکیں ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو چکی ہیں اور ان میں گہرے کھڈے پڑ گئے ہیں جن سے لوگوں کو ان سڑکوں پر سے گزرتے ہوئے بہت دشواری کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔علاقہ کے رہائشیوں کا کہنا ہے کہ عوامی نمائندے اپنے ناموں کی تختیاں لگا کر سنگ بنیاد رکھ کر غائب ہو گئے ہیں۔ ہمارے مسائل اپنی جگہ موجود مگر کوئی بھی ان مسائل کو ترجیحی بنیادوں پر حل کروانے کو تیار نہ ہے۔ضلعی حکومت کا ان مذکورہ سڑکوں کی مرمت نہ کرنے سے عوام میں شدید اضطراب اور بے چینی پائی جاتی ہے۔لہذا استدعا ہے کہ میری اس تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی' وزیر لوکل گورنمنٹ!

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی ،شکریہ۔ جناب سپیکر! معزز رکن نے جن سڑکوں کی نشاندہی کی ہے اس سلسلے میں متعلقہ بلدیاتی ادارے سے جواب طلب کیا گیا تھا۔ جیسا کہ آپ نے ملاحظہ فرمایا ہو گا کہ 25-مارچ کو یہ تحریک پیش کی گئی تھی 28-مارچ کو یہ circulate ہوئی' اپریل میں اس کا جو جواب محکمے کی طرف سے آیا ہے اس میں محکمے نے یہ یقین دہانی کروائی تھی کہ بجٹ میں جو رقم repairs کے لئے allocated ہے اس میں سے مختص کر کے ان سڑکوں پر repair کا کام شروع کروا رہے ہیں۔ میں اپنے معزز رکن سے یہ استدعا کرنا چاہتا ہوں کہ چونکہ اس کا جواب اپریل میں آیا تھا۔ آج صبح جب میں اس کی بریفنگ لے رہا تھا تو میں نے اس کی latest report مانگی ہے کہ کیا مرمت کر دی گئی ہے یا نہیں؟ تو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں اور معزز رکن کو بھی اس بات کا یقین دلاتا ہوں کہ جو commitment محکمے نے کی تھی کہ ان سڑکوں کو repair کیا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کے مطابق اس کا کام مکمل کروایا جائے گا۔

جناب سمیع اللہ خان، کب تک کام مکمل ہو جائے گا؟

جناب سپیکر، سمیع اللہ خان صاحب! وزیر موصوف on the floor of the House یقین دہانی کروا رہے ہیں کہ یہ سڑکیں مرمت کروا دی جائیں گی۔ اب اس کے بعد تو کوئی گنجائش ہی نہیں رہتی۔

جناب سمیع اللہ خان، کب تک ہو جائیں گی؟

جناب سپیکر، وہ کہہ رہے ہیں کہ محکمے سے پوچھ کر latest position بتا دوں گا۔ اسی سال ان کی repair ہونی تھی بلکہ جون سے پہلے پہلے ہونی تھی اور وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ میں یقین دلاتا ہوں کہ جون سے پہلے ہوجائے گی۔

جناب سمیع اللہ خان، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر، محرک چونکہ مزید اس کو press نہیں کرنا چاہتے لہذا motion dispose of ہوتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 232 سید احسان اللہ وقاص کی ہے۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتے ۔ تحریک 21 تاریخ تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اگلی بھی 238 سید احسان اللہ وقاص کی طرف سے ہے' یہ بھی 21 تاریخ تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 242 راجہ ارشد محمود صاحب کی طرف سے ہے۔ راجہ صاحب! اپنی تحریک التوائے کار کو پڑھیں۔

راولپنڈی کی یونین کونسل کنگال میں کوڑے کرکٹ کے ڈھیر

راجہ ارشد محمود، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ یونین کونسل کنگال راولپنڈی میں تحصیل انتظامیہ راولپنڈی پورے شہر کا کوڑا کرکٹ عین اسلام آباد ایئر پورٹ کے اختتامی علاقے میں پھینکتا ہے جس کی وجہ سے انتہائی سنگین صورتحال پیدا ہوتی جا رہی ہے۔ ایک تو یہ ہے کہ کوڑے کے ڈھیر سے آس پاس کے تمام علاقوں میں موذی اور وبائی امراض پھیلتے جا رہے ہیں۔ ہوا چلنے کی صورت میں یہ کوڑا اڑ اڑ کر لوگوں کے گھروں میں جا پڑتا ہے جبکہ کوڑے کے ٹرکوں کی مسلسل آمدورفت سے جہاں ایک

طرف کنگال کی مین سڑک تباہ ہو چکی ہے وہاں دوسری طرف سڑک کے دونوں اطراف کوڑا پھینکا رہتا ہے۔ دوسری انتہائی خطرناک صورتحال یہ پیدا ہو رہی ہے کہ کوڑے کے ڈھیروں کی وجہ سے اسلام آباد ایئر پورٹ کے رن وے کے عین سامنے پرندوں کے غول موجود رہتے ہیں جبکہ بالکل اسی جگہ سے پاک فضائیہ کے طیارے اور مسافر بردار جہاز ٹیک آف / لینڈنگ کرتے ہیں جو خدانخواستہ ان پرندوں کی وجہ سے کسی خطرناک حادثے کا شکار ہو سکتے ہیں۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی!

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی، شکریہ۔ جناب سپیکر! معزز رکن نے ایک درست مسئلے کی نشاندہی کی ہے اور میں ان سے اتفاق کرتا ہوں کہ واقعتاً تحصیل میونسپل ایڈمنسٹریشن راولپنڈی نے متذکرہ علاقے پر ایک dumping site بنائی ہوئی ہے لیکن یہ پاکستان ایئر فورس اور سول ایوی ایشن کے ساتھ مل کر 1999 میں شروع کی گئی تھی اور یہ بھی حقیقت ہے کہ اس وقت وہاں پر گڑھے پڑ چکے ہیں اور جو وہاں پر کوڑا کرکٹ پھینکا جاتا ہے اس سے نہ صرف پرندے وہاں پر اکٹھے ہو جاتے ہیں بلکہ وبائی امراض پھیلنے کا بھی خدشہ ہے لہذا ان خدشات کے پیش نظر جو اس وقت راولپنڈی میونسپل کارپوریشن اور اب T.M.A ہے، کو یہ ہدایت کی گئی تھی کہ اس dumping site کو راولپنڈی شہر سے باہر منتقل کیا جائے۔ ان کی طرف سے آمدہ رپورٹ کے مطابق انہوں نے alternate site لے لی ہے اور وہاں اس کو develop کر رہے ہیں۔ جب وہ site develop ہو جائے گی تو یہ dumping site یہاں سے shift کر لی جائے گی۔ جہاں تک محترم ممبر نے سڑک کی مرمت کا فرمایا ہے تو اس سلسلے میں، میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ T.M.A کو ہدایت جاری کی جائے گی کہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار سڑک کی مرمت کی جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر، شکریہ۔ راجہ صاحب! بڑی تفصیل کے ساتھ اس کا جواب آ گیا ہے۔

راجہ ارشد محمود، جناب سپیکر! چار پانچ سال سے وہاں کے رہائشی لوگ T.M.A اور ایئر فورس والوں کو بار بار درخواستیں دے رہے ہیں کہ وہاں پر وبائی امراض پھیل رہے ہیں جن کی وجہ سے بچے، بڑے اور بوڑھے سب

بیمار ہو رہے ہیں۔ دوسری سب سے بڑی بات یہ ہے کہ وہاں ہر وقت پرندے جمع رہتے ہیں۔ خدانخواستہ وہاں کوئی حادثہ پیش نہ آ جائے۔ تیسری بات جو منسٹر صاحب نے سڑک کے بارے میں کی ہے میں نے 10-جون 2005 کو چودھری نثار علی خان کے فنڈ سے P.W.D سے سڑک کا کام شروع کروایا تھا۔ وہاں پر باقاعدہ ٹریکٹر آئے اور کام شروع ہو گیا لیکن اسی وقت تحصیل کے کسی سپروائزر نے آ کر وہاں پر کام بند کروا دیا اور راجہ صاحب خود بھی اس کام میں involve ہیں۔ وہاں انہوں نے خود ٹھیکے دار کو فون کیا اور کہا کہ آپ سڑک کا کام بند کر دیں یہ تحصیل والوں کا کام ہے لیکن آپ خود سوچیں کہ اس کا ٹینڈر کل اخبار میں آیا ہے۔ جب کسی کام کا ٹینڈر ہوتا ہے تو اس کا ایک مکمل procedure ہے' اس کا estimate ہوتا ہے' اس کے بعد اس کی approval ہوتی ہے۔ ہر کام ground level پر P.W.D نے کیا ہے لیکن انہوں نے غیر قانونی طور پر اس کام کو بند کروایا ہے اور دوسری سمت میں انہوں نے فوراً وہاں پر اپنے ٹریکٹر اور کرین لگا کر ہمارے ایکسئین اور سپروائزر کو بھگا دیا ہے۔ کل ٹینڈر آ رہا ہے اور وہاں پر کام ابھی تک بند پڑا ہوا ہے۔ آپ خود اندازہ لگا لیں کہ آج تین سال ہونے والے ہیں منسٹر صاحب نے مجھے ایک پیسے کا فنڈ نہیں دیا۔ میرے بھائی کس طرح کہہ رہے ہیں کہ اپوزیشن والوں کو ہم فنڈ دیتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جب میں چودھری نثار علی خان سے فنڈ لے کر کوئی کام کرانے کی کوشش کرتا ہوں تو یہ سامنے آجاتے ہیں۔ میں جس گلی یا محلے میں چکر لگاتا ہوں تو وہاں پر پیچھے یہ فیتے لگانے شروع کر دیتے ہیں کہ یہ کام شروع نہ کرا دیں۔ میں اس چیز پر احتجاج کرتا ہوں کہ ابھی تک مجھے ایک پیسے کا فنڈ نہیں دیا گیا۔ دوسرا میں نے جو main سڑک شروع کرائی تھی انہوں نے وہاں پر اتنی بڑی تختی لگائی تھی وہ انہوں نے لگا دی اور بینر باندھ دیئے جب کہ وہاں پر کام بند پڑا ہوا ہے جس کے کل ٹینڈر آنے ہیں۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ منسٹر صاحب کی طرف سے تفصیلاً جواب آ گیا ہے لہذا میں اس motion کو out of order قرار دیتا ہوں۔

جناب فیاض الحسن چوہان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: چوہان صاحب! چلنے دیں۔

جناب فیاض الحسن چوہان، جناب سپیکر! میں point of order پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر، جی' فرمائیں!

جناب فیاض الحسن چوہان، جناب سپیکر! محترم ممبر نے یہ بات کہی ہے کہ کل ٹینڈر آ رہے ہیں۔ پہلے ٹینڈر ہوتے ہیں' پھر work order بنتا ہے اور پھر کام شروع ہوتا ہے۔ انہیں تو یہ بھی پتا نہیں کہ ٹینڈر سے پہلے کام شروع نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر، وہ motion تو میں نے dispose of کر دی ہے۔ (قطع کلامیاں)

جی' تشریف رکھیں۔ اگلی تحریک نمبر 243- ملک نذر فرید کھوکھر صاحب کی ہے۔

حالیہ بارشوں کے باعث کسانوں کی متاثرہ
فصلات کے نقصانات کا ازالہ

ملک نذر فرید کھوکھر، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ صوبہ پنجاب میں حالیہ بارشوں کے باعث تمام علاقوں میں زرعی اجناس اور دیگر فصلات متاثر ہوئی ہیں لیکن تحصیل دیپال پور اور ضلع اوکاڑہ کے تمام علاقوں میں فصلات بری طرح تباہ و برباد ہو گئی ہیں اور کسانوں کو کافی بھاری نقصان اٹھانا پڑا ہے جس کے باعث متاثرہ علاقوں کے کسان انتہائی پریشان ہیں۔ کسانوں کے نقصان کی تلافی کے لئے حکومت کوئی مثبت اقدامات کرے' بالخصوص متاثرہ علاقوں میں آبیانہ فوری طور پر معاف کر دیا جائے اور نئی موسمی فصلوں کی کاشت کے لئے خصوصی پیکج کا اعلان کیا جائے اور خاص طور پر بنکوں کو ہدایت کی جائے کہ انتہائی سستے زرعی قرضہ جات ون ونڈو پر ہی فوری جاری کئے جائیں۔ حالیہ بارشوں سے کسانوں کے نقصان بالخصوص گندم کی فصل کے ہونے والے نقصان کو زیر بحث لایا جائے۔ یہ معاملہ اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر، جی' ریونیو منسٹر!

وزیر مال، جناب سپیکر! ضلعی حکومت اوکاڑہ کی سفارش پر 9 دیہات کو آفت زدہ قرار دے دیا گیا ہے اور آفت زدہ علاقہ جات کا زرعی ٹیکس، لوکل ریٹ، ترقیاتی ٹیکس اور آبیانہ معاف کر دیا گیا ہے۔ متعلقہ بنکوں کو کہا گیا ہے کہ آفت زدہ دیہات کے کسانوں کے زرعی قرضے موخر کر دیئے جائیں اور انہیں مزید قرضہ جات کی ادائیگی کی جائے تا کہ اگلی فصل کی بوائی بروقت کر سکیں۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی، ملک نذر فرید کھوکھر!

ملک نذر فرید کھوکھر، جناب سپیکر! اس کے علاوہ میں یہ عرض کروں گا کہ یہ صرف وہ دیہات ہیں جہاں پر مکمل طور پر فصلیں تباہ ہوئی ہیں لیکن باقی تحصیل میں جہاں فصلیں مکمل تباہ نہیں ہوئیں یا اتنا نقصان ہو گیا ہے کہ وہاں سے خرچہ بھی بڑی مشکل سے پورا ہوا ہے، یہ کارروائی صرف ان دیہات میں کی گئی ہے جہاں پر فصلات مکمل طور پر تباہ ہوئی ہیں۔ دوسرے علاقوں میں بھی اس پر کوئی کارروائی کی جانی ضروری ہے تو اس لئے میری درخواست ہے کہ اگر حکومت اس بات پر آمادہ ہے اور منسٹر صاحب یہ یقین دہانی کراتے ہیں کہ باقی علاقے کا سروے کر کے نقصان کے مطابق باقی دیہات میں بھی relief دیا جائے گا تو ٹھیک ہے ورنہ اس کو بحث کے لئے رکھ لیں۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی، ریونیو منسٹر!

وزیر مال، جناب سپیکر! کسی دیہات یا کسی علاقے میں جب کوئی آفت آتی ہے تو اس کا ایک سروے ہوتا ہے جو Revenue Department اور Canal Department مل کر کرتے ہیں۔ اس میں قانون یہ ہے کہ اگر 50 فیصد سے زیادہ نقصان ہوا ہو تو اس کے لئے یہ قانون لاگو ہوتا ہے جس کے لئے مالیہ معاف کیا جاتا ہے یا Relief Department سے مختلف امداد کی جاتی ہے اور اگر وہ 50 فیصد سے کم ہو تو پھر وہ قانون کے مطابق ہمارے دائرہ کار میں نہیں آتا۔ اگر کہیں نقصان 50 فیصد سے زیادہ ہوا ہے اور میرے دوست کو اس میں شکایت ہے کہ وہاں یہ سروے نہیں ہوا، میں یہاں پر ایک اور بات کر دوں کہ سروے اس وقت ہوتا ہے جب فصل خراب ہو چکی ہو اور زمین خالی ہو تو پتا لگتا ہے کہ یہاں کوئی نقصان ہوا تھا یا نہیں لیکن اگر دوبارہ اس پر کوئی اور چیز کاشت کر دی جائے تو اس کا کوئی record نہیں آتا لہذا یہ وقت مناسب نہیں ہے۔ مزید برآں اگر وہ کہیں تو میں کوشش کرتا ہوں اور سروے دوبارہ کراتا ہوں لیکن وہ

سروے قانونی نہیں ہو گا' اگر قانونی ہوگا تو relief میں آئے گا تو پھر ہم امداد دینے کے لئے تیار ہیں۔ یہ وقت وہی تھا۔اب وہ وقت تقریباً تقریباً گزر چکا ہے۔

جناب سپیکر: جی' شکریہ۔ کھوکھر صاحب! کافی تفصیل کے ساتھ جواب آ گیا ہے۔

ملک نذر فرید کھوکھر: ٹھیک ہے۔جناب!

جناب سپیکر: محرک چونکہ اس کو مزید press نہیں کرنا چاہتے لہذا motion dispose of ہوئی۔

سرکاری کارروائی

بحث

سالانہ بجٹ بابت سال 06-2005 کے مطالبات زر

پر بحث اور رائے شماری

جناب سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں اور گوشوارہ سالانہ بجٹ بابت سال 2005-06 کے مطالبات زر پر بحث اور رائے شماری کا آغاز کرتے ہیں۔

جناب ارشد محمود بگو: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی' ارشد محمود بگو صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! Business Advisory Committee میں راجہ صاحب بھی موجود تھے' آپ بھی موجود تھے' ہم بھی موجود تھے اور گورنمنٹ کے لوگ بھی موجود تھے اس میں یہ طے ہوا تھا کہ چار Departments choose کر لئے جائیں' پانچویں Department کو رکھ لیا جائے اگر ٹائم ہوا تو اس پر بحث کرلیں گے۔ ان میں پولیس' زراعت' تعلیم اور صحت پر بحث تھی لیکن اس میں محکمہ صحت نہیں آیا۔

جناب سپیکر: اس میں چار محکمے رکھے ہوئے ہیں۔ میرا خیال ہے پانچویں کی باری مشکل ہی آئے گی۔ ویسے اگر آپ کہتے ہیں تو وہ بھی شامل کر لیتے ہیں۔ راجہ صاحب! کیا پانچویں کو شامل کر لیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور: مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب سپیکر. اس دن یہی طے ہوا تھا کہ چار یا پانچ محکمے ہوں گے۔ ہم چار کی بجائے پانچ محکمے کر لیتے ہیں۔ اس میں کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ اس کو شامل کرلیں۔ سال 2005-06 کے سالانہ بجٹ میں مطالبات زر کی تعداد 43 ہے۔ ان تمام مطالبات زر میں cut motions آئی ہیں۔ مورخہ 14-جون 2005 کو ہونے والی بزنس ایڈوائزری کمیٹی کی میٹنگ میں حکومت اور اپوزیشن کے درمیان یہ طے ہوا ہے کہ 43 مطالبات زر میں سے چار مطالبات زر میں حسب ذیل ترتیب سے cut motions پیش کی جائیں گی۔ اب پانچویں صحت بھی شامل ہو گئی ہے۔ ہم نے پہلے چار ایجنڈے پر رکھی تھیں۔

1- مطالبہ نمبر P.C21018 ہے۔
2- مطالبہ نمبر P.C21013 ہے۔
3- مطالبہ نمبر P.C21015 ہے۔
4- مطالبہ نمبر P.C21002 ہے۔
5- مطالبہ نمبر P.C21016 ہے۔

Cut motions کے ذریعے مطالبات زر پر کارروائی کل مورخہ 17-جون دوپہر 11:00 بجے تک جاری رہے گی۔ باقی ماندہ مطالبات زر پر کارروائی قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب مصدرہ 1997 قاعدہ 144(2) کے تحت گلوٹین کے اطلاق کے ذریعے براہ راست سوال کے ذریعے ہو گی۔

وزیر قانون صاحب فرما رہے ہیں اور اپوزیشن کی طرف سے بھی دوستوں کا خیال تھا کہ کل پہلے ٹائم کی بجائے پچھلے ٹائم اجلاس رکھ لیں۔ اس لئے 11:00 بجے کی بجائے مورخہ 17-جون 2005 دوپہر 4:00 بجے تک مطالبات زر پر cut motions کی کارروائی جاری رہے گی۔ باقی ماندہ مطالبات زر پر کارروائی قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب مصدرہ 1997 سے قاعدہ 144(2) کے تحت گلوٹین کے اطلاق کے ذریعے براہ راست سوال کے ذریعے ہو گی۔ اب ہم کارروائی شروع کرتے ہیں۔

جناب ارشد محمود بگو. پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر. جی' ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو. جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ ہم نے جو

cut motions دی ہیں۔ ہونا تو یہ چاہیے کہ جو پہلے آئے اسی ترتیب سے ہم اسے ہاؤس میں لے کر آئیں۔ ہم نے تینتالیس cut motions دی تھیں اور سب سے پہلے دی تھیں لیکن جو نام آئے ہیں ان میں ہمارا نام آخر میں ہے۔ اس سلسلے میں، میں آپ سے درخواست کروں گا کہ office کو ہدایت کی جائے کہ جو آدمی جس دن، جس وقت جمع کروائے اسی ترتیب سے motions آنی چاہئیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

رانا آفتاب احمد خان: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، رانا آفتاب احمد خان صاحب!

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! پرسوں میں نے یہاں پر ایک پوائنٹ آف آرڈر پر ندیم اصغر کائرہ تحصیل ناظم کھاریاں کا issue raise کیا تھا جن کو ضمانت کے باوجود گرفتار کیا گیا ہے۔ وزیر قانون صاحب نے فرمایا تھا کہ وہ اس کا جواب دے دیں گے پھر اس کا جواب نہیں آیا، کل بھی انتظار کیا ہے۔

جناب سپیکر: تحریری جواب آ گیا ہے۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! ہمیں تو پتا چلنا چاہیے۔

جناب سپیکر: رانا صاحب کو اس کی ایک کاپی بھجوا دیں۔ وزیر خزانہ صاحب مطالبہ زر نمبر PC-21018 پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبر PC-21018

وزیر خزانہ: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ،

> "ایک رقم جو 2۔ارب 11 کروڑ 77 لاکھ 68 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2006 کو ختم ہونے والے مالی سال 2005-06 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "زراعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ،

"ایک رقم جو 2-ارب 11 کروڑ 77 لاکھ 68 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2006 کو ختم ہونے والے مالی سال 2005-06 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "زراعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

مطالبہ زر نمبر P.C21018 پر کٹوتی کی تحریک مندرجہ ذیل اراکین کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ رانا ثناء اللہ خان، شیخ اعجاز احمد، رانا مشہود احمد خان، جناب محمد آجاسم شریف، سید مجاہد علی شاہ، رانا تجمل حسین، بابو نفیس احمد انصاری، چوہدری عبدالغفور خان، چوہدری سجاد حیدر گجر، مہر اعجاز احمد اچلانہ، شیخ تنویر احمد، ڈاکٹر اسد اشرف، چوہدری اطہر ندیم، راجہ ارشد محمود، مہر اشتیاق احمد، ڈاکٹر نذیر احمد مھو ڈوگر، میاں یاور زمان، جناب بلال یاسین، چوہدری محمد شفیق انور، جناب قاسم ضیاء، رانا آفتاب احمد خان، جناب محمد یار موونکا، جناب احسان الحق احسن نولاٹیا، راؤ اعجاز علی خان، راجہ ریاض احمد، راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب علی حسن رضا قاضی، سید حسن مرتضیٰ، چوہدری اعجاز احمد سماں، جناب طاہر اختر ملک، چوہدری زاہد پرویز، لالہ شکیل الرحمٰن، چوہدری محمد اشرف کمبوہ، جناب تنویر اشرف کائرہ، جناب عامر فدا پراچہ، جناب اشتیاق احمد مرزا، ڈاکٹر نادیہ عزیز، محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری، محترمہ طلعت یعقوب، محترمہ فائزہ احمد، محترمہ صغیرہ اسلام، محترمہ فرزانہ راجہ، ڈاکٹر اسد معظم، سید احسان اللہ وقاص، چوہدری اصغر علی گجر، چوہدری محمد شوکت، جناب ارشد محمود بگو، ڈاکٹر سید وسیم اختر، سید اعجاز حسین بخاری، جناب محمد وقاص، محترمہ طاہرہ منیر اور محترمہ زیب النساء قریشی۔ سید مجاہد علی شاہ صاحب کٹوتی کی تحریک پیش کریں گے۔

سید مجاہد علی شاہ، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ،

"2-ارب 11 کروڑ 77 لاکھ 68 ہزار روپے کی کل رقم بسلسلہ مطالبہ زر نمبر PC-21018 "زراعت" کو کم کر کے ایک روپیہ کر دیا جائے۔"

جناب سپیکر، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ،

"2-ارب 11 کروڑ 77 لاکھ 68 ہزار روپے کی کل رقم بسلسلہ مطالبہ زرنمبر PC-21018 "زراعت" کو کم کرکے ایک روپیہ کر دیا جائے۔"

MINISTER FOR AGRICULTURE: I oppose it.

MINISTER FOR FINANCE: I oppose it.

جناب سپیکر، وزیر خزانہ اور وزیر زراعت اسے oppose کرتے ہیں۔جی'سید مجاہد علی شاہ صاحب!

سید مجاہد علی شاہ، جناب سپیکر! زراعت کے حوالے سے کل بھی باتیں ہوئی ہیں اور اس محکمے کی کارکردگی کا اکثر جائزہ لیا جاتا ہے۔ یہ محکمہ جب سے وجود میں آیا ہے آج تک یہ محکمہ کاشتکاروں کے لئے کوئی ایسا کارنامہ سرانجام نہیں دے سکا کہ جس کی وجہ سے ہم یہ کہیں کہ انھیں یہ فاضل رقم مزید دے دی جائے۔ کسی محکمے کی کارکردگی کو جانچنے کا طریق کار یہی ہوتا ہے کہ اس کی سابقہ کارکردگی بہتر ہے تو اس کو مزید اتنی فاضل رقم دی جائے تاکہ وہ اس میں مزید بہتری لائے۔

جناب سپیکر! ہمارے ہاں یہ trend ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ ہم پر کوئی مہربانی کرے' اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے کوئی فصل اچھی ہو جائے' اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے فصل کو پانی مل جائے تو اس حد تک غنیمت ہے۔ یہاں پر اٹھ کر ہمارے منسٹر صاحبان یہ کہتے ہیں کہ ہم نے گندم کی پیداوار اتنی کر دی' ہم نے کپاس کی پیداوار اتنی کر دی' ہم نے گنے کی پیداوار اتنی کر دی۔

جناب سپیکر! ان چیزوں کے متعلق پہلے بھی یہی بحث ہوتی رہی ہے کہ یہ اپنی کارکردگی بتائیں کہ ہم نے کون کون سے ایسے کام کئے ہیں؛ اپنے محکمے سے کون سی ایسی محنت کروائی ہے کہ اس سے یہ بہتریاں زراعت میں لے کر آئیں۔ ان کا حال یہ ہے اور کل میں نے بتایا تھا کہ ایک طرف سے تو یہ سخاوتیں ہیں کہ ایک لاکھ ٹن گندم جو ہم نے سندھ کو دی یہ آج تک اس کے پیسے وصول نہیں کر سکے' مفت میں انہوں نے دریا دلی دکھائی ہے۔ ہم سے' کاشتکاروں سے چار سو روپے من گندم لے رہے ہیں اور باہر سے نو سو روپے من گندم خرید کر کے ہمیں دے رہے ہیں جس گندم کی روٹی ہی نہیں بنتی۔ اسے ہماری گندم میں مکس کر کے روٹی بنانے کے لئے ہمیں سپلائی کی جاتی ہے۔ ایک طرف تو یہ ایسی فیاضیاں

دکھا رہے ہیں۔ ایک سکیم ہے کہ غریب کاشتکار یا کسان کو آدھے ریٹ پر زرعی آلات دے رہے ہیں۔ آپ ایک کمیٹی بنا لیں اور اس سکیم کا جائزہ لے لیں کہ جتنے زرعی آلات کسانوں کو دیئے جاتے ہیں وہ اس پوزیشن میں ہوتے ہیں کہ جب وہ اپنے ٹریکٹر کے ساتھ زرعی آلات کو لگا کر گھر تک جاتے ہیں تو اُن زرعی آلات کی قیمت اسی وقت ہی آدھی رہ جاتی ہے کیونکہ ان کا معیار ہی تھرڈ کلاس ہوتا ہے۔ جن لوگوں سے وہ آلات خریدتے ہیں پہلے سے ہی زراعت کے افسران کا ان سے مک مکا ہو جاتا ہے۔ ان آلات کی پوزیشن ہی عجیب قسم کی ہوتی ہے۔ وہ ناکارہ آلات کاشتکاروں کو دیئے جاتے ہیں۔ صرف نام ہی ہوتا ہے کہ ہم نے آدھی قیمت پر لوگوں کو زرعی آلات دیئے ہیں' اس کے ساتھ پھر فوٹو بھی بنوائے جاتے ہیں اور اپنی کارکردگی بھی show کی جاتی ہے۔ ان روایات کا خاتمہ ہونا چاہئے۔ یہ سارا سسٹم ہی الٹ چلا رہے ہیں۔ ہر چیز میں کسان سے منافع کما لیتے ہیں۔ کوآپریٹو بنک کو دیکھ لیں وہ آج کسانوں کی خوشحالی کے لئے منافع بخش ادارہ بن چکا ہے اور وہاں سے بھی حکومت پیسا کما رہی ہے۔ سیڈ کارپوریشن کو دیکھیں وہ ہم سے چار سو روپے من گندم لیتی ہے اور ہمیں واپس -/800 روپے من میں کرتی ہے۔ مقصد یہ ہے کہ وہ ادارے کسانوں کی فلاح کے لئے بنائے جائیں جبکہ ان کی کارکردگی یہ ہے کہ وہ چار سو روپے من گندم لے کر ہمیں آٹھ سو روپے میں واپس کرتے ہیں۔ آپ جس فیلڈ میں چلے جائیں' کوئی کنٹرولنگ اتھارٹی نہیں ہے۔ آپ زرعی ادویات کو دیکھ لیں کوئی کنٹرول نہیں ہے۔ جو لوگ زرعی ادویات بیچتے ہیں وہ ارب پتی ہو چکے ہیں۔ وہ بہت بڑا مافیا ہے وہ اب عام آدمی نظر ہی نہیں آتا۔ وہ اربوں روپے کس کی وجہ سے ہوئے ہیں؟ وہ محکمہ زراعت کی نااہلی کی وجہ سے ہوئے ہیں---

میاں محمد لطیف پنوار راجپوت، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' فرمائیں!

میاں محمد لطیف پنوار راجپوت، جناب سپیکر! میری شاہ صاحب سے request ہے۔ جیسے یہ کہہ رہے ہیں کہ زرعی ادویات کی قیمتیں آسمانوں پر پہنچ چکی ہیں اور اس میں اربوں روپے کما چکے ہیں۔ حالانکہ اگر ریکارڈ دیکھا جائے تو 2002 کے بعد زرعی ادویات کی قیمتیں تقریباً 200 فیصد تک نیچے آئی ہیں۔ وہ products جو مارکیٹ کے اندر 600 روپے کی بکتی تھیں وہ آج 200 روپے کی بک رہی ہیں۔

جناب سپیکر، جب فنانس منسٹر صاحب wind up کریں گے تو ساری چیزیں ریکارڈ پر آجائیں گی۔ پلیز! آپ تشریف رکھیں۔ شاہ صاحب! ذرا مختصر کریں۔ ٹائم بہت تھوڑا ہے۔

سید مجاہد علی شاہ، جناب سپیکر! میں اپنے معزز رکن اسمبلی کے لئے آپ کے توسط سے گزارش کرتا ہوں کہ میں نے rate کی تو بات ہی نہیں کی' میں نے تو quality کی بات کی ہے جو محکمہ زراعت کی کارکردگی دیکھنے کا ایک طریقہ ہے۔ میں ایک دور کی بات نہیں کر رہا' آپ یہ نہ سمجھیں کہ میں آپ کی پارٹی کے خلاف بات کر رہا ہوں۔ میں تو ہمیشہ کسانوں کے حقوق کے لئے بات کرتا ہوں۔ میرے معزز بھائی یہاں پر بیٹھے ہیں' میں جو بات کر رہا ہوں ان کی عقل میں آ رہی ہے۔ باہر جا کر مجھے کہتے ہیں کہ آپ نے صحیح بات کی ہے اور یہاں پر جو دوست کھڑے ہوتے ہیں وہ صرف نمبر بنانے کے لئے کھڑے ہوتے ہیں۔ میں یہی عرض کر رہا تھا کہ کسان کی بہتری کے لئے اگر کوئی ادارہ کام کرے تو اربوں کیا جو بھی وہ مانگے ہم دینے کے لئے تیار ہیں مگر حالت یہ ہے کہ فیلڈ سٹاف دفتروں تک محدود رہتا ہے۔ کاغذی کارروائی اور ڈاک آگے پیچھے کرنے کے علاوہ practically کچھ نہیں کرتے۔ آپ بھی کسان ہیں' آپ دیکھیں کہ کیا فیلڈ میں اس قسم کی کوئی رہنمائی ہوتی ہے؟ میں ایم۔پی۔اے ہوں' کوئی اور بڑا زمیندار اگر ان سے کوئی مستفید ہوتا ہے تو وہ اور بات ہے مگر عام آدمی کے لئے یہ آج تک کچھ نہیں کر سکے۔ آپ اس چیز کے گواہ ہیں کہ انہوں نے آج تک گندم کا کون سا اچھا بیج ہمیں دیا ہے؟ ہم پچھلے آٹھ دس سال سے اسی اوسط پر کھڑے ہیں' انہی بیجوں پر کھڑے ہیں۔ ان کے تحقیقی ادارے کہاں گئے وہ کیا کر رہے ہیں؟ وائرس کے لئے انہوں نے کیا کیا ہے؟ کپاس کی وائرس پچھلے سال جس طریقے سے آئی ہے اس کے لئے تحقیق میں انہوں نے کیا کیا ہے؟ یہ تحقیقی ادارے مافیا بن چکے ہیں۔ تحقیقی اداروں کے head بیٹھے ایک بیج نکالتے ہیں اور اس پر ہزار' دو ہزار روپے کلو بیچنا شروع کر دیتے ہیں' یہ ان کا اپنا ہی کاروبار ہے۔ ان کو کنٹرول کرنے والا کوئی نہیں ہے' جو جس کی مرضی ہے' کرتا جائے' کھاتا جائے اور پیتا جائے۔

جناب سپیکر، شاہ صاحب! شکریہ۔ جی' رانا ثناء اللہ خان صاحب! آپ بات کرنا چاہیں گے؟

رانا ثناء اللہ خان، ہماری طرف سے شاہ صاحب نے بات کرنی تھی لیکن cut motion میں time limit نہیں ہوتی۔

جناب سپیکر، انہوں نے کافی بات کر لی ہے۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! آپ نے ان کو روک دیا ہے۔ cut motion میں یہی طریق کار ہوتا ہے کہ اس میں time limit نہیں ہوتی۔

جناب سپیکر، انہوں نے تقریباً اپنی بات مکمل کر لی ہے اور یہ time fix کریں گے تب ہی کام چلے گا۔ اگر ایک آدمی تین گھنٹے بولتا جائے تو کیسے کام چلے گا؟ اگر آپ اتنا بولنا چاہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن پھر ایک ہی cut motion پر بات ہو سکے گی۔ یہ پانچ cut motions ہیں۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! آپ نے مطالبات زر کی priority ہم سے اسی لئے کروائی ہے کہ آپ جس پر مرضی پہلے بات کرنا چاہیں۔ یہ اب ہمارا کام ہے کہ ہم ان پانچ کو، دو کو، تین کو کیسے cover کرتے ہیں لیکن اس میں time limit نہیں ہے۔

جناب سپیکر، ٹھیک ہے تو آپ کی طرف سے صرف شاہ صاحب نے ہی بولنا تھا؟

رانا ثناء اللہ خان، چودھری شفیق صاحب بھی بات کرنا چاہیں گے۔

جناب سپیکر، آپ کی طرف سے دو آدمی بات کریں گے؟

رانا ثناء اللہ خان، چودھری شفیق صاحب کہتے ہیں کہ میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر، میں یہ کہہ رہا ہوں کہ آپ کی پارٹی کی طرف سے صرف دو معزز رکن بات کریں گے۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! ہماری طرف سے، پیپلز پارٹی یا ایم ایم اے کی طرف سے جو دوست اس پر بات کرنا چاہیں گے تو وہ کر لیں گے۔

جناب سپیکر، میں یہی پوچھ رہا ہوں کہ کون کون بولیں گے؟ یہ تو تقریباً چالیس آدمیوں کی لسٹ ہے۔ مجھے پتا چلے کہ کس نے بات کرنی ہے؟ آپ نام بھجوا دیں۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! آپ نے صرف نام پکارنا ہے۔ جیسے آپ نے میرا نام پکارا ہے تو میں نے کہا ہے کہ اس میں چودھری شفیق صاحب بات کریں گے۔

جناب سپیکر، ٹھیک ہے تو پھر آپ بات کرنا نہیں چاہ رہے۔ اس کے بعد شیخ اعجاز احمد صاحب ہیں۔

وزیر جیل خانہ جات ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، نوانی صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

وزیر جیل خانہ جات جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ جیسے میرے معزز ممبران یہ فرما رہے ہیں کہ اس پر time limit نہیں ہے لیکن ایک بات ان کو بھی یاد رکھنی چاہئے کہ cut motion پر general discussion نہیں ہوتی۔ جو وہ تحریک دیتے ہیں اسی کے دائرہ کار میں رہ کر اس پر بات کی جاتی ہے تاکہ اس کی repetition نہ ہو۔ جس وقت بھی سپیکر سمجھے کہ یہ repetition ہو رہی ہے تو وہ اس کو روک کر بٹھا سکتے ہیں۔ یہ بھی رولز کے تحت ہے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی، شیخ اعجاز احمد!

سید مجاہد علی شاہ، جناب سپیکر! آپ نے کہا کہ ٹائم ختم ہو گیا ہے۔ میں صرف دو تین باتیں مزید آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر، ابھی میں نے شیخ صاحب کو floor دے دیا ہے۔ وہی باتیں بار بار آپ دہرا رہے ہیں۔ گندم اور روٹی نہیں بنتی والی باتیں کر رہے ہیں۔ کل بھی آپ نے یہی بات کی تھی اور آج بھی روٹی کا ہی سلسلہ شروع کر دیا ہے۔

سید مجاہد علی شاہ، جناب سپیکر! میں اور بات کرنا چاہتا ہوں----

جناب سپیکر، شاہ صاحب! آپ کی بات ہو گئی ہے۔ میں نے شیخ صاحب کو floor دے دیا ہے۔

وزیر جیل خانہ جات ، جناب سپیکر! یہ تحریک کو پڑھ لیں اور اگر اس کے بارے میں شاہ صاحب نے ایک بات بھی کہی ہے تو ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ یہ تحریک پڑھ لیں اور اس میں جو یہ discuss کرنا چاہتے ہیں، جو انہوں نے یہاں cut motion میں particularly mention کیا ہے ان کو اسی دائرہ کار میں رہ کر بات کرنی چاہئے۔ انہوں نے تحریک کے بارے میں کوئی بات نہیں کی۔ انہوں نے general discussion کرنا شروع کر دی ہے۔

سید مجاہد علی شاہ، جناب سپیکر! ----

جناب سپیکر، شاہ صاحب! پلیز! تشریف رکھیں۔ جی، شیخ صاحب!

شیخ اعجاز احمد، شکریہ۔ جناب سپیکر! نوانی صاحب نے جس طرح فرمایا ہے کہ انہی lines میں رہ کر ہمیں بات کرنی چاہئے اور یہ general discussion نہیں ہے۔ یہ تو procedure کی باتیں ہیں اور دوستوں کو ایسی باتیں ضرور کرنی چاہئیں۔ میرا تعلق گو کہ اربن ایریا سے ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ایگریکلچر سیکٹر ہمارے صوبے میں ایک ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ یہاں پر جتنے دوست بیٹھے ہیں ان میں سے کچھ کا تعلق شہری علاقہ اور کچھ کا تعلق دیہی علاقہ سے ہے، ہم سب کا یہ پنجاب ہے اور ہم سب کا یہ ملک ہے، اس پر ہمیں اس بات کی فکر کرنی چاہئے اور لوگوں نے ہمیں بھاری mandate دے کر یہاں اس لئے بھجوایا ہے کہ ہم ان کی بہتری کے لئے کوئی تجاویز دیں اور ان کی بہتری کے لئے معاملات on the floor of the House رکھیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ آپ ملاحظہ کریں کہ دنیا کا بہترین نہری نظام ہمارے صوبہ پنجاب کو میسر ہے اور اگر آپ ملازمین جو محکمہ زراعت میں کام کر رہے ہیں وہ ایک پوری ٹیم ہے، ہمارے فیصل آباد میں زرعی یونیورسٹی ہے اور ایوب ریسرچ زرعی ادارہ ہے۔ اس میں زراعت پر تحقیق کا کام نہ ہونے کے برابر ہے۔ جس طرح میرے ایک فاضل دوست نے ابھی یہاں کہا کہ ہمیں بیج اس قسم کا مہیا نہیں کیا جا رہا کہ جس پر اچھی فصلیں لے سکیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ ایک تو زرعی تحقیق پر ہمیں پوری توجہ دینی چاہئے اور اگر ہم اتنی بڑی رقم زراعت کی ترقی کے لئے صوبے میں بہترین نتائج لینے کے لئے رکھ رہے ہیں اور اگر ہم اس کا تقابلی جائزہ لیتے ہیں کہ پچھلے بجٹ میں آپ نے کتنی allocation کی تھی اور ایک سال سے لے کر اب تک ہم نے سوچنا تو یہ ہے کہ ہم نے جو اتنی بڑی رقم صرف کی ہے، قوم کا پیسا اس پر خرچ کیا ہے ہم اس کے حوالے سے عام لوگوں کو کیا ریلیف دے رہے ہیں؟ کیا یہ بات درست نہیں ہے کہ ہم نے اپنے ہمسایہ ملک بھارت سے آلو، پیاز، ٹماٹر درآمد کئے ہیں؟ اگر ہماری یہ فصلیں گندم وغیرہ ہمارے صوبے اور ہمارے ملک میں ہوں پیاز، ٹماٹر ہمارے ملک میں ہوں، زمین زرخیز ہو، اللہ تعالیٰ کی ہمارے کسانوں پر رحمت ہو، بارشیں وقت پر ہوں، ہمیں چار موسم میسر ہوں تو پھر ایسی کون سی بات ہے کہ ہم ہمسایہ ممالک سے یہ ساری چیزیں ملک میں لا رہے ہیں؟ یہ ایک اہم issue ہے، اس پر ہمیں غور کرنا چاہئے۔ ہمیں اپنی صفوں میں دیکھنا چاہئے کہ وہ کون سے

لوگ گھس آتے ہیں' وہ کون سی ہمارے اندر کمی ہے' ہمارے اندر وہ کون سے معاملات ہیں کہ جن کی وجہ سے اتنی اہم چیزیں جو ہمارے صوبہ میں پیدا ہوتی ہیں ان کو باہر سے منگوانا پڑ رہا ہے۔ کیا زرعی تحقیق پر یہ قدغن نہیں لگائی جا سکتی تو پھر ہمیں یہ کہنا پڑتا ہے کہ اگر آپ نے پچھلے بجٹ میں اتنی زیادہ allocation کی ' ہم اس پر بحث نہیں کرتے ' ہم اس کو نہیں روکتے کہ آپ بجٹ میں زراعت پر allocation نہ رکھیں ۔ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ اگر ایک ماں' ایک باپ اپنے بیٹے کو سکول داخل کرواتا ہے ' اس کی فیس کے حوالے سے اس کی کوشش ہوتی ہے کہ اس کی بہترین schooling ہو ' اس کی بہترین یونیفارم ہو' ہم اس کو بہترین ماحول مہیا کریں۔ اپنے جتنے ہونے بیٹے پر ماں باپ کا یہ چیک ہوتا ہے کہ وہ ایک سال انتظار کرتے ہیں اور سال بعد جب رزلٹ آتا ہے تو ان کی کوشش ہوتی ہے کہ ہمارا بیٹا یا ہماری بیٹی ایسا رزلٹ دے کہ ہمارے خاندان میں ' ہمارے علاقے میں ' ہمارے ملک میں ' ہمارے محلے میں ہماری عزت ہو۔ اگر ہم نے اتنی بڑی رقم زراعت کے شعبے میں رکھی ہے اور رزلٹ ہم نے یہ دینا ہے کہ ہماری روزمرہ ضروریات کی چیزیں جن کو ہم صرف نظر نہیں کر سکتے وہ ہم نے انڈیا سے منگوانی ہیں تو پھر اتنا پیسہ رکھنے کی کیا ضرورت ہے؟ یہ cut motion ہم نے اس لئے دی ہے [****]

جناب سپیکر: میں یہ الفاظ کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! یہ نااہلی ہی ہے' اور کیا ہے؟

جناب سپیکر: میں گزارش کروں گا کہ آئندہ یہ الفاظ استعمال نہ کریں' یہ غیر پارلیمانی الفاظ ہیں۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! نااہلی کیسے غیر پارلیمانی لفظ ہے؟

جناب سپیکر: میں کہہ رہا ہوں کہ یہ غیر پارلیمانی الفاظ ہیں۔

راجہ ریاض احمد: جناب سپیکر! یہ غیر پارلیمانی نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: راجہ صاحب! آپ تشریف رکھیں ۔ یہ آپ کے سمجھنے کی بات ہے۔ اس پر افسوس ہی کیا جا سکتا ہے اور کیا کہا جا سکتا ہے؟

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

شیخ اعجاز احمد، جناب سپیکر! میرا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اگر آپ چاہتے ہیں کہ میں اپنے لفظوں کو کوئی ایسا پہناوا پہنا دوں کہ جس سے یہ پہلو نہ نکلے کہ کسی دوست کی دل آزاری ہو۔ ہم دل آزاری نہیں کرنا چاہتے۔ ہمیں تو افسوس اس بات کا ہے ، ہمیں تعصب کی عینک اتار کر صوبے کے بہترین مفاد میں بیٹھ کر یہاں پر legislation بھی کرنی چاہئے اور الحمدللہ اڑھائی سال کا ہمارا ماضی گواہ ہے کہ ہم نے ہر بات پر صوبے اور ملک کے بہترین مفاد میں اپنی گفتگو رکھی ہے اور آج اگر اس cut motion پر میں بحث کر رہا ہوں کہ زرعی تحقیق نہ ہونے کے مترادف ہے۔ ہمارے اداروں میں قحط الرجال پائی جا رہی ہے۔ کیا وجہ ہے کہ آپ زراعت پر اتنا بجٹ بھی دیتے ہیں اور پھر بھی ہمیں چیزیں باہر سے منگوانی پڑیں؛ یہ ہمارے لئے لمحہ فکریہ ہے اور دوسری قوموں کو کیا message جاتا ہے کہ پنجاب کا وہ صوبہ جس میں دنیا کا بہترین نہری نظام ہے اس میں فصلیں کیوں نہیں اگ رہیں' کیوں اتنی زیادہ فصلیں نہیں ہو رہیں کہ وہ ہماری ضروریات پوری کرسکیں؛ اس بات پر جب وزیر زراعت جواب دیں گے' وزیر خزانہ یا گورنمنٹ کی طرف سے موقف آنے کا وہ تو پتا چل ہی جاتا ہے کہ کیا یہ رونا نہیں پیٹا جا رہا ہے؛ میں ذمہ داری کے ساتھ یہ بات کرتا ہوں اس میں کوئی point score کرنے والی بات نہیں ہے یا کسی کو let down کرنے والی بات نہیں ہے یا اپنے آپ کو uplift کرنے والی بات نہیں ہے' یہ تو ریکارڈ کی باتیں ہیں۔ آپ بھی اس اسمبلی کا حصہ تھے اور یہاں پر تشریف فرما بیشتر دوست اس اسمبلی کا حصہ تھے۔ ہمارے اس صوبے میں زرعی ادویات میں ملاوٹ ایک ایسا ناسور تھا کہ جس کو ختم کرنے کے لئے اس وقت کے وزیراعلیٰ میاں محمد شہباز شریف نے ٹاسک فورس قائم کی اور زرعی ادویات میں ملاوٹ کے خاتمے کے لئے جو انہوں نے اقدامات کئے میں on the floor of the House ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! آج اس بات کا تسلسل ہے کہ زرعی ادویات میں ملاوٹ مافیا نے ہماری فصلوں کو نقصان پہنچایا۔ جنہوں نے ہمارے کسان کی معیشت کو نقصان پہنچایا' جنہوں نے ہمارے زمینداروں کو نقصان پہنچایا' جنہوں نے عوام کی صحت عامہ کے ساتھ کھیلنے کی ناپاک اور گھناؤنی سازش کی ان کو روکنے کے لئے میاں محمد شہباز شریف نے آہنی ہاتھوں ان کے ساتھ نپٹا۔ میں یہ کہتا ہوں کہ آپ ان کو follow کرتے ہوئے ضرور یہ کریں کہ کم از کم زرعی ادویات میں ملاوٹ کو چیک کیا جائے اور اس کے علاوہ ہمارے تحقیقاتی اداروں پر کوئی چیک اینڈ بیلنس ہونا چاہئے۔ ہماری زراعت کی سٹینڈنگ کمیٹی کو آپ بااختیار

کریں تاکہ وہ اس پر چیک اینڈ بیلنس کرے۔ اگر ہم نے اپنے صوبے کے اندر اپنی فصلوں' آلو' ٹماٹر' پیاز' گاجر اور مولی کو دوسرے ملکوں سے درآمد کرنا ہے تو یہ ہمارے لئے بدقسمتی ہے۔ میں اس سلسلے میں متعلقین' وزیر زراعت اور سیکرٹری زراعت اگر بیٹھے ہیں تو ان سے گزارش کروں گا کہ وہ اس کو پورا فوکس کریں۔ صرف پیسے رکھنے سے بات نہیں بنتی' بات بنتی ہے بات بنانے سے۔ میں آپ کا بہت مشکور ہوں۔

جناب سپیکر: رانا مشہود احمد خان صاحب!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے' جناب محمد آجاسم شریف صاحب!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے' رانا تجمل حسین صاحب!

رانا تجمل حسین: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں اپنے فاضل دوست کی ہدایت کے مطابق ان حدود میں رہ کر بات کرنے کی کوشش کروں گا جن کا تعین کیا گیا ہے۔ میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ شاہ صاحب نے جو بات کی ہے کہ زراعت کے لئے اربوں روپے کے بجٹ کی ضرورت نہیں بلکہ اس کو کم کر کے ایک روپیہ کر دینا چاہئے کہ جس وجہ سے یہ بات کی گئی ہے۔ یہ کوئی مذاق نہیں کیا گیا۔ اہم وجہ یہ ہے کہ میرا یہ دیس پنجاب جس کی دھرتی اورمٹی پوری دنیا میں زراعت کے لئے مشہور ہے اور دنیا میں پنجاب کے لہلہاتے کھیت اور پنجاب کی زرخیز مٹی کی مثال دی جاتی ہے مگر اس دور حکومت میں جب پنجاب کے دریاؤں کا پانی کشمیر کے ڈیموں کی نذر ہو جائے گا' جب ہم انڈیا کو وہاں ڈیم بنانے کی کھلی اجازت دے دیں گے اور اپنے دریاؤں کی رگوں کا خون انڈیا کے ہاتھوں میں دے دیں گے تو اس کے بعد بارشوں کے منتظر اس پنجاب میں اگر اربوں روپے کا بجٹ نہ بھی رکھیں تو گزارہ ہو سکتا ہے تو میں یہ بات کہنے میں حق بجانب ہوں کہ ہمیں اس بات پر خاموشی اختیار نہیں کرنی چاہئے۔ ہمیں اپنی آنے والی نسلوں کے لئے پانی کی ضروریات کے لئے احتجاج کرنا چاہئے' جنگ کرنی چاہئے اور انڈیا کی طرف سے کشمیر میں ڈیم بنانے جانے کی مذمت کرنی چاہئے اور اس کو روکنا چاہئے ۔ جس طرح ہم نے انڈیا اور امریکہ کے سامنے گھٹنے ٹیکے ہوئے ہیں اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ہماری آنے والی نسلیں اس بنجر اور ریگستان پنجاب میں رہنے پر مجبور ہوں گی۔۔۔۔

وزیر جیل خانہ جات: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' نوانی صاحب!

وزیر جیل خانہ جات، جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ cut motion پر رانا صاحب کا نام ہے تو وہ اس cut motion کو پڑھیں اور جس بات کو انہوں نے اپنی cut motion میں discussion کا محور زرعی ادویات میں ملاوٹ کو بنایا ہے۔ جناب! رولز میں جو بھی cut motion جس نقطے سے پیش کی جانے گی مقرر پابند ہوگا کہ وہ اسی پر بات کرے' اس کو general discussion کا حصہ نہ بنائے۔ اب یہ اریگیشن پر آگئے ہیں۔ یہ خاص طور پر cut motion میں ضروری ہے---

جناب سپیکر، ابھی یہ نئے نئے آئے ہیں اور سمجھ جائیں گے۔

وزیر جیل خانہ جات، جناب سپیکر! میں اسی لئے گزارش کر رہا ہوں کہ وہ اپنی cut motion پڑھ لیں اور اسی پر اپنی discussion کا انحصار کریں۔ وہ general discussion نہیں کر سکتے۔

رانا ثناء اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر ۔

جناب سپیکر، جی' رانا صاحب!

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! نوانی صاحب جس cut motion کے بارے میں فرمارہے ہیں کہ جو انہوں نے لکھا ہے کہ وہ----

جناب سپیکر، اسی کی حدود میں بات کر سکتے ہیں۔

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! اس cut motion سے باہر بات نہیں کر سکتے ہیں۔ اب انہوں نے کہا کہ خصوصاً زرعی ادویات۔ یہاں سے انہوں نے آگے پڑھ دیا ہے۔ اس سے پہلے ہے کہ مطالبہ میں مثبت پالیسی اور سود مند زرعی پالیسی۔ اب جو زرعی پالیسی ہے اور جو محکمہ ایگریکلچر کی کارکردگی پر اس cut motion کے ذریعے بات ہوسکتی ہے اور کارکردگی کا اگر پانی سے تعلق نہیں تو پھر مجھے افسوس ہے کہ اس پر بات نہیں ہو سکتی۔

وزیر جیل خانہ جات، جناب سپیکر! ادویات کے بارے میں ہے۔ یہ نہیں ہے کہ اس پر discussion نہیں ہو گی۔ دوسری cut motion جو دوسرے دوستوں نے دی ہے اس پر ہے زرعی پالیسی اور اس پر

آگے مخصوص کر دیا گیا ہے کہ زرعی پالیسی ادویات کے بارے میں ہے' اس میں ان کا انحصار ہو گا۔ دوسری cut motion میں زرعی پالیسی ہے' اس پر یہ بات کریں۔

جناب سپیکر، جی' رانا تجمل حسین!

رانا تجمل حسین ، Thank you' جناب سپیکر! مجھے اس بات کا اعتراف بھی ہے کہ میں پہلی دفعہ اس اسمبلی کا ممبر بنا ہوں مگر جب سے میں رکن بنا ہوں اور جب سے میں نے اسمبلی میں آنا شروع کیا ہے تو مجھے یہ کھیل سمجھ میں آنا شروع ہو گیا ہے کہ جو کھیل پچھلے 52 سالوں سے اس ملک کے عوام کے ساتھ کھیلا جا رہا ہے [************************]

جناب سپیکر، میں یہ الفاظ کارروائی سے حذف کرتا ہوں اور آپ کو ہدایت کرتا ہوں کہ غیر پارلیمانی الفاظ استعمال نہ کریں۔ آپ کو اس دائرہ کار میں رہ کر ہی بات کرنی پڑے گی۔ یہ ایوان ہے' کوئی کھلی منڈی نہیں ہے کہ یہاں پر کوئی جلسہ عام ہو رہا ہے اور آپ جو مرضی بات کریں۔ آپ نے cut motion پر بات کرنی ہے۔

رانا تجمل حسین ، جناب سپیکر! زراعت پر بات ہو رہی ہے اور زراعت پر دیئے گئے بجٹ کے بارے میں بات ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! جو cut motion آپ نے لکھ کر دی ہے اسی کے دائرے میں رہ کر آپ بات کر سکتے ہیں۔

رانا تجمل حسین، جناب سپیکر! میں زراعت کے متعلق ہی بات کر رہا ہوں اور اسی دائرے میں بات کر رہا ہوں اور مجھے وزیر موصوف یہ بتا دیں کہ جب پانی نہیں ہو گا تو ہم کس طرح کی پالیسیاں بنائیں گے---

جناب سپیکر، رانا صاحب! اس مسئلے پر آپ general discussion میں بات کر سکتے تھے۔ پانی کا تعلق تو اریگیشن سے ہے۔ ویسے تو آپ یہ بھی کہیں گے کہ گندم پیدا ہوتی ہے اور ہر مزدور روٹی کھاتا ہے ---

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

رانا تجمل حسین، جناب سپیکر! میں اس ملک کے عوام کے سلگتے ہوئے مسائل کی بات کر رہا ہوں لہذا میں چھوٹی چھوٹی باتوں پر وقت ضائع نہیں کر سکتا۔ خدا حافظ

رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' رانا صاحب!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! یہ آپ تھوڑا سا پڑھ لیں کہ the matter sought to be discussed on agriculture یہ وہی ہے۔

To discuss the policy underlying the demand and failure of the Government to provide better agriculture facilities to the farmers...

میں ایگریکلچر پر بات کر رہا ہوں۔ اس پر

to adopt beneficial agriculture policy with special grievance of the farmers regarding adulteration.

اس میں جب پالیسی آ جاتی ہے تو کیا ہم اس کو discuss نہیں کر سکتے؛ اس پر یہ آپ کا ہی لکھا ہوا ہے matter sought to be discussed. ..

جناب سپیکر، رانا صاحب! زراعت کی پالیسی کا اریگیشن سے کیا تعلق ہے؛ آپ اریگیشن اور زراعت کو اس میں mix up کر رہے ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! میں mix up نہیں کر رہا کیونکہ زمین ملکیت نہیں ہوتی بلکہ پانی ملکیت ہوتا ہے۔ اس کا issue یہ ہے کہ demand and failure of the Government to provide better agriculture facilities to the farmers ! ایگریکلچر facilities کیا ہیں؛ آپ دیکھیں کہ پانی کی سہولت ہے یا نہیں ہے؛ اس کو چھوڑ دیں کہ اس کی ڈیمانڈ علیحدہ ہے۔ پانی کی سہولت ہے' بیج کی سہولت ہے' یوریا کی ہے' اس کے ساتھ pesticides کی ہے' ٹریکٹر بھی ہیں اور جتنی بھی ہیں ساری facilities میں واسطہ ہے۔

جناب سپیکر، اگلے سپیکر بابو نفیس احمد انصاری صاحب ہیں۔

ابو نفیس احمد انصاری، جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ جس طرح رانا آفتاب صاحب نے فرمایا کہ آبپاشی اور زراعت کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ پنجاب میں جب انگریزوں نے system for dyarchy introduce کروایا تھا تو ایک وزیر کو آبپاشی کا محکمہ دیا گیا تھا اور دوسرے کو زراعت کا تو اس وقت منسٹر نے بڑے تاریخی الفاظ میں کہا تھا کہ I am a Minister of Agriculture without Irrigation تو یہ چولی دامن کا ساتھ ہے

جناب سپیکر! میں یہ بات کروں گا کہ آب پاشی کے حوالے سے زراعت کو سیراب کیا جاتا ہے تو ہماری جتنی بھی نہریں ہیں ان میں سارا پانی ٹریٹمنٹ پلانٹ لگانے کے بغیر ہی سیوریج کا پانی گزار دیا جاتا ہے اور جب اس سے زمینیں سیراب ہوتی ہیں تو پیداوار ناقص ہوتی ہے تو اس لئے ضروری ہے کہ شہروں میں ٹریٹمنٹ پلانٹ کے بغیر پانی نہروں میں نہ ڈالا جائے تاکہ ہماری پیداوار متاثر نہ ہو۔ دوسری میری گزارش یہ ہے کہ ---

جناب سپیکر، انصاری صاحب! یہ جو cut motion ہے میں اس کو پڑھ دوں کہ مطالبہ مظہر میں "سود مند زرعی پالیسی اپنانے خصوصاً زرعی ادویات میں ملاوٹ پر کسانوں کی شکایات کا ازالہ کرنے کی غرض سے کسانوں کو بہتر زرعی سہولیات فراہم کرنے میں حکومت کی ناکامی کو زیر بحث لایا جائے گا" تو خصوصی طور پر آپ کی cut motion زرعی ادویات میں ملاوٹ ہے۔ اس پر آپ نے بات کرنی ہے۔ آپ سیوریج کے پانی پر بات کر رہے ہیں۔

رانا ثناء اللہ خان، پوائنٹ آف آرڈر ۔جناب سپیکر! اس کا انگریزی version بھی پڑھ لیں۔

جناب سپیکر، کیا اس کا اردو version اور انگریزی version ہے؟ آپ پڑھ دیں کہ وہ کیا ہے؟

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! اس کا english version یہ ہے کہ

To disucss the policy underlying the demand and failure of the Government to provide better agriculture facilities to the farmers , to adopt beneficial agriculture policy with special grievance of the farmers regarding adulteration in pesticides.

اب اس میں سارا کچھ ہے---

جناب سپیکر، رانا صاحب! اس میں خصوصی طور پر صرف pesticides کا ذکر کیا گیا ہے۔

رانا ثناء اللہ خان، اس میں نمبر 1 یہ ہے اور نمبر 2 وہ ہے اور نمبر ایک میں ساری چیزیں آ جاتی ہیں۔

جناب سپیکر، جی، انصاری صاحب!

بابو نفیس احمد انصاری، جناب سپیکر! زراعت کے محکمے کے اندر پانچ ایسے انجینئرنگ institutions تھے جن سے ہمارے کسان مستفید ہوتے تھے۔ اس میں ٹریکٹر ورکشاپ بھی تھی، pesticides کے متعلق adulteration کی لیبارٹری بھی تھی اور اس کے ساتھ ساتھ ہمارے جو بیج ہیں ان کی بھی نشاندہی ہوتی تھی لیکن وہ سارے ادارے بند کر دیئے گئے ہیں۔ اس دور میں جبکہ سائنسی دور ہے، ان اداروں کو بند کرنا غیر ضروری تھا۔ میری اس میں یہ گزارش ہو گی کہ یہ ادارے دوبارہ بحال کئے جائیں بلکہ پانچ نہیں اس سے زیادہ ہونے چاہئیں اور ہر ضلع میں ایک ایسا انجینئرنگ انسٹیٹیوٹ ہونا چاہئے جس سے ہمارے کسان مستفید ہو سکیں۔ شکریہ

جناب سپیکر، جی، شکریہ، اگلے مقرر چودھری عبدالغفور خان صاحب!--- تشریف نہیں رکھتے، چودھری سجاد حیدر گجر!--- تشریف نہیں رکھتے۔ مہر اعجاز احمد اچلانہ!--- وہ بھی تشریف فرما نہیں ہیں، شیخ تنویر احمد، ڈاکٹر اسد اشرف!--- تشریف نہیں رکھتے، چودھری اظہر ندیم، راجہ ارشد محمود!--- یہ بھی تشریف نہیں رکھتے، مہر اشتیاق احمد!--- تشریف نہیں رکھتے۔

سید مجاہد علی شاہ، جناب سپیکر! اگر ان میں سے کوئی نہیں ہے تو برائے مہربانی مجھے ٹائم دے دیا جائے۔

جناب سپیکر، شاہ صاحب! پلیز! تشریف رکھیں، نذیر احمد مٹھو ڈوگر!---وہ تشریف نہیں رکھتے۔ جناب افضل سلطان ڈوگر!---وہ تشریف نہیں رکھتے۔ میاں یاور زمان!--- وہ تشریف نہیں رکھتے۔ جناب بلال یاسین!--- وہ تشریف نہیں رکھتے۔ چودھری محمد شفیق انور! جی، چودھری صاحب!

چودھری محمد شفیق انور، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ جناب سپیکر! پنجاب ایک زرعی صوبہ ہے اور ہم سب لوگ اور ہمارے بیشتر ممبران اسمبلی کاشتکار ہیں۔ زراعت کے محکمے میں تین شعبے ہیں سب سے پہلا ریسرچ، دوسرا ایمنجمنٹ اور تیسرا مارکیٹنگ ہے۔ اب ہم نے تینوں پر بات کرنی ہے کہ ہم زراعت کی ترقی اور اپنے

کسانوں کی فلاح و بہبود کے لئے محکمہ زراعت ریسرچ کے معاملے میں کیا کرتا ہے۔ میں مختصر بات کروں گا کیونکہ آپ ٹائم بہت تھوڑا دیتے ہیں۔ سب سے پہلے میں لودھی صاحب کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ زراعت بہت بڑا اور اہم شعبہ ریسرچ کا ہے لیکن بدقسمتی سے ہماری ریسرچ کے معاملے میں بالکل کوئی توجہ نہیں ہے۔ ریسرچ ڈیپارٹمنٹ میں جتنے سرکاری ملازمین کام کرتے ہیں ان کے ساتھ سب سے بڑی بدقسمتی یہ ہے کہ ان میں سے کوئی سینئر پی۔ایچ۔ڈی اس میں رہنا ہی نہیں چاہتا۔ لودھی صاحب! میں خصوصی طور پر آپ کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ وہ اس لئے نہیں رہنا چاہتے کیونکہ اگر وہ لوگ 17 گریڈ میں بھرتی ہوتے ہیں تو بیس بیس' پچیس پچیس سال تک وہ 17 گریڈ میں ہی رہتے ہیں کیونکہ ان کے ڈیپارٹمنٹ میں ترقی نہیں ہوتی۔ لہذا کوئی بھی اچھا ڈاکٹر یا ریسرچ آفیسر' ریسرچ ڈیپارٹمنٹ میں آنا ہی نہیں چاہتا اس لئے ینگ بلڈ جنہیں کوئی تجربہ نہیں ہے' وہ ریسرچ ڈیپارٹمنٹ میں بیٹھے ہوئے ہیں اور اس کی وجہ سے دس سال سے ہمارے محکمہ زراعت نے ریسرچ کی طرف توجہ نہ دینے کی وجہ سے نہ تو انہوں نے کوئی کاٹن کا نیا سیڈ ایجاد کیا ہے اور نہ ہی wheat کا ایجاد کیا ہے' یہ پرائیویٹ کمپنیاں اور ادارے ہیں۔ وہ سینئر ڈاکٹر جنہوں نے حکومتی level پر کام کرنا تھا وہ پرائیویٹ اداروں کے ساتھ مل کر ریسرچ کرتے ہیں' سیڈ نکالتے ہیں اور زمینداروں کو لوٹتے ہیں۔first time میں ایک ایک کلو ہزار ہزار روپے میں دیتے ہیں۔ میری گزارش ہے کہ سب سے پہلے ریسرچ کی طرف توجہ دی جائے۔

دوسری بات مینجمنٹ کی آجاتی ہے جو زراعت کے شعبے سے تعلق رکھتی ہے جیسا کہ انصاری صاحب نے کہا تھا کہ ہمارے پانچ ڈیپارٹمنٹ ایسے تھے جہاں محکمہ زراعت کی ترقی کے لئے' کسانوں کی فلاح و بہبود کے لئے ڈرائیوروں کو trained کیا جاتا تھا اور ان کو بتایا جاتا تھا کہ آپ نے ٹریکٹر کس طریقے سے چلانا ہے' آپ نے مشینری کو maintain کیسے رکھنا ہے' آپ نے لیزر کس طرح سے چلانا ہے' آپ نے ورکشاپ کا انتظام کس طریقے سے کرنا ہے۔ انتہائی افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ وہ تمام شعبے ختم کر دیئے گئے ہیں۔ ان کو T.E.V.T.A کی طرف منتقل کر دیا گیا ہے اور T.E.V.T.A جہاں صرف ریٹائرڈ فوجی صاحبان بیٹھے ہیں جن کی چالیس ہزار سے لے کر ساٹھ ہزار روپے تک کی تنخواہ ہے تمام کا تمام بجٹ اس طرح چلتا ہے۔ دوسری طرف یہ ٹریننگ ادارہ ہی ختم ہو جاتا ہے۔ لہذا میری گزارش ہے کہ زمینداروں کے لئے جو انسٹیٹیوٹ بنے ہوئے تھے جہاں ڈرائیوروں کو تیار کیا جاتا تھا' مشینری کی

مرمت کے لئے تیار کیا جاتا تھا' لیزر کی جدید ٹیکنالوجی کے لئے ان کو ٹریننگ دی جائے اور یہ ادارے دوبارہ بحال کئے جائیں اور ان کو محکمہ زراعت کی تحویل میں دیا جائے اور انہیں T.E V.T.A سے واپس لیا جائے۔

تیسری بات جب ہم زراعت کے سلسلے میں اخراجات کی بات کرتے ہیں' اس کی ڈویلپمنٹ کے لئے ہم فنڈز رکھتے ہیں اور رکھنا بھی چاہئے۔ زراعت کی ترقی کے لئے میں سمجھتا ہوں کہ زیادہ سے زیادہ فنڈ ہونا چاہئے لیکن دیکھنے والی بات یہ ہے کہ ہم چاہتے ہیں کہ یہ فنڈز ان جگہوں پر خرچ کئے جائیں جو زراعت کی ترقی کے لئے ہو' غیر سرکاری اخراجات کو کم کیا جائے اور ڈویلپمنٹ کی طرف توجہ زیادہ دی جائے۔ زمیندار کو تکلیف یہ ہے کہ زمینداروں کو صحیح سیڈ بھی نہ ملے' ان کی فصلوں کا ریٹ بھی صحیح نہ ملے' ڈیزل بھی مہنگا ہو' ٹیوب ویل کے لئے بجلی کی سبسڈی ختم کر دی ہے وہ بھی مہنگی ہو اور کھاد کی یہ پوزیشن ہے کہ قومی اسمبلی کا بجٹ 9۔جون کو پیش ہوا تھا اور اس وقت پانچ فیصد ڈیوٹی کم کر کے کھاد کا ریٹ کم کیا گیا تھا اور اس وقت مارکیٹ میں ریٹ -/460 روپے تھا اور آج کی خبر کے مطابق -/475 روپے ریٹ ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ جو ہمیں سبسڈی دینے کی ایکسائز ڈیوٹی گھٹائی تھی' ریٹ تو مزید کم ہونا چاہئے تھا لیکن وہ بھی بڑھ کر -/475 ہو گیا۔ جب کھاد کا ریٹ زیادہ ہو گا' دوائیاں mix ملیں گی اور pesticides ناقص ملیں گی تو آپ یہ سوچیں تو سہی کہ جب کسان خوشحال نہیں ہو گا' جب کسان مہنگائی کی چکی میں پس رہا ہو گا تو یہ ملک اور ہمارا پنجاب کیسے خوشحال ہو سکتا ہے؟ میں آپ کو یہ بتا دیتا ہوں کہ جب تک زمیندار خوشحال نہیں ہو گا اس وقت تک نہ پنجاب خوشحال ہو سکتا ہے اور نہ ہمارا ملک ترقی کر سکتا ہے۔ لہذا میں سمجھتا ہوں کہ اس کی طرف خصوصی طور پر توجہ دی جائے۔

جناب سپیکر! زراعت کے سلسلے میں' میں نہیں سمجھتا کہ آپ نے اپنے دوستوں کو oblige کرانے کے لئے' زراعت اور مارکیٹ کمیٹی کا محکمہ ایک شعبہ ہے' اب ہماری دو دو منسٹریاں بنی ہوئی ہیں۔ مارکیٹ کمیٹی کا تعلق بھی زراعت سے ہے اس لئے کہ مارکیٹ کمیٹی کے شعبہ جات نے مارکیٹ میں ریٹ کو کنٹرول کرنا ہوتا ہے' مارکیٹ میں کسانوں کو صحیح ریٹ دلوانا ہوتا ہے' زمینداروں کے لئے سڑکوں کی نشاندہی کرنی ہوتی ہے اور ان کے لئے جہاں وہ شہروں میں مال لے کر آتے ہیں وہاں سہولتیں پیدا کرنی ہوتی ہیں۔ اب پوزیشن یہ ہے کہ مارکیٹ کمیٹی والے تو ماشاء اللہ خاموش بیٹھے ہیں۔ انہوں نے تو پورے سال

میں کوئی کام ہی نہیں کیا۔ آپ نے پتا نہیں بجٹ کتنا رکھا ہوا ہے اور وہ کتنا کھا گئے ہیں' کتنا خرچ کر گئے ہیں؟ لہذا میں یہ کہوں گا کہ مارکیٹ کمیٹی کی ناقص کارکردگی کو بھی بہتر بنانے کی ضرورت ہے تاکہ ہمارا کسان صحیح طریقے سے فائدہ اٹھا سکے۔ اس کے ساتھ ساتھ کسان کی فصلیں کاٹن' گندم اور گنا ہے۔ میں اگر کوئی بات کہوں گا تو یہ کہیں گے کہ یہ اپنے علاقے کی بات کرتا ہے' بدقسمتی سے ہمارے علاقے میں شوگر ملیں ہیں اور ایک شوگر مل نے کوآپریٹو فارم کے ذریعے پندرہ ہزار ایکڑ رقبہ ٹھیکے پر لیا ہوا ہے اور وہ مل ہماری پوری کی پوری زمین کو کنٹرول کر رہی ہے' پھر وہی سوال کہ زراعت میں پانی کی کیا اہمیت ہے؟ اگر پانی نہیں ہے پھر تو زراعت ختم ہو جائے گی۔ لہذا میں اس بات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے گزارش کروں گا' چیمہ صاحب ذاتی طور پر ہمارے ڈسٹرکٹ رحیم یار خان کو جانتے ہیں کہ ہمارے ساتھ کیا ظلم ہو رہا ہے؟ کیا زیادتی ہو رہی ہے؛ ہمارے علاقے کا پانی بند کیا ہوا ہے اور وہ ڈسٹرکٹ ناظم جنھوں نے پندرہ ہزار ایکڑ رقبہ گنے کی کاشت کے لئے کوآپریٹو فارم کے ذریعے لیا ہے۔ ہمارے علاقے کا پانی بند کر کے ہمارے موگوں کے سائز 190/37 کے سائز کے دوبارہ تیار کئے گئے ہیں۔ چیمہ صاحب دو دفعہ وہاں جا چکے ہیں۔ مجھے کہہ چکے ہیں کہ آپ کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے لیکن میں مجبور ہوں لہذا میں اس فورم پر زمینداروں کے لئے کہتا ہوں' میں اپنے لئے نہیں کہتا بلکہ ان کاشتکاروں کے لئے جو اس علاقے میں رہتے ہیں' ان مزدوروں اور کسانوں کے لئے بھی کہتا ہوں کہ خدارا! اس طرف بھی خصوصی توجہ دی جائے تاکہ وہ لوگ بھی گنے کی کاشت کر سکیں' وہ بھی اپنی فصلیں آباد کر سکیں۔ وہ بھی اپنے بچوں کا پیٹ پال سکیں۔ لہذا میری گزارش ہے' ریسرچ اور pesticides کی طرف توجہ دی جائے۔ زمینداروں' کسانوں کو ان کا صحیح ریٹ نہیں ملتا اور انہیں کوالٹی وار سیڈ صحیح نہیں ملتا وہ پنجاب سیڈ کارپوریشن کے لئے اسے بزنس نہ بنائیں بلکہ وہ زمینداروں اور کسانوں کی فلاح و بہبود کے لئے کام کرتے ہوئے اچھے سے اچھا سیڈ سٹور کر کے فراہم کریں تاکہ انھیں فصل کا صحیح ریٹ مل سکے۔ شکریہ

جناب سپیکر، شکریہ۔ جناب قاسم ضیاء صاحب!--- تشریف نہیں رکھتے۔ رانا آفتاب احمد خان صاحب!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! میں نے آپ کو تین نام دیئے ہیں۔ ایک اس cut motion پر موونگ صاحب' راجہ ریاض صاحب اور صغیرہ اسلام صاحبہ بات کریں گی۔

جناب سپیکر، چلیں' میں نام پکار دیتا ہوں۔ جناب محمد یار مونکا صاحب!

جناب محمد یار مونکا، جناب سپیکر! اس کٹ موشن میں میرا مطالبہ زر ہے جو محکمہ کی مضر پالیسی اور کسانوں کو بہتر زرعی سہولیات فراہم کرنے میں حکومت کی ناکامی کو زیر بحث لانے کے لئے ہے۔

میں خاص طور پر محکموں کی بات کروں گا۔ محکمہ زراعت پنجاب کا ایک اہم محکمہ ہے اور پنجاب کی معیشت میں اس محکمے کی مد میں جو آمدنی حاصل ہوتی ہے وہ ہمارے پورے بجٹ میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے اور اس بات کو ہر فورم پر مانا گیا ہے۔ اتنی کثیر رقم جو تنخواہوں کی مد پر مانگی گئی ہے اس کے مقابلے میں یہ محکمے contribution اس میں کیا دے رہے ہیں' اس کا موازنہ ملاحظہ فرمالیں کہ اس محکمے کا ایک واٹر مینجمنٹ ذیلی ادارہ ہے' اس واٹر مینجمنٹ کا کھال پکے کرنے کا جو پچھلا ٹارگٹ تھا وہ تین ہزار کھال دیا گیا تھا جو کہ اس محکمے نے حاصل نہ کیا ہے بلکہ پچھلے سال صرف 1840 کھال مکمل کئے گئے جس کا کوئی چیک اینڈ بیلنس نہیں تھا۔ آپ موقع پر ملاحظہ فرمالیں کہ ان کھالوں کی کوالٹی اور میٹریل اتنا ناقص ہے کہ وہاں جھگڑے ہو رہے ہیں اور انکوائریاں چل رہی ہیں لیکن کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ اگلے سال کا ٹارگٹ 3700 کھال ہیں جبکہ پچھلے سال کی مد میں اس سال رقم 295 ملین کم رکھی گئی ہے۔ یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ 3700 کھال پکے کئے جائیں گے۔ اس ملک میں جب پانی کی اتنی کمی ہے کہ ڈیم نہیں بن رہے تو ہمارے پاس ایک ہی ذریعہ ہے کہ واٹر مینجمنٹ کو صحیح کیا جائے' جس علاقے میں جو مروجہ طریقے ہیں' جس طریقہ آبپاشی کی افادیت ہے وہ وہاں پر رائج کیا جائے۔ مثال کے طور پر جو کھال پکے کئے گئے ہیں That is only 10 % of the length of that water course. تو اس میں آپ کتنی بچت کر سکتے ہیں؟ یہ کھالے پچاس فیصد کم از کم پکے کئے جانے چاہئیں تھے۔ اسی طرح ایگریکلچر extension کی کارکردگی بھی نہ ہونے کے برابر ہے۔ ملازموں اور افسران کی فوج ظفرموج ہے جو ہر ضلع پر مسلط ہے اور وہاں پر 21 گریڈ کے لوگ بھی تعینات کر دیئے گئے ہیں جبکہ ان کی افادیت صرف ایک مشاورت تک ہے۔ چاہئے تو یہ تھا کہ extension میں ہر یونین کونسل کی سطح پر implements دیئے جاتے' لوگوں کو technical know how دی جاتی تاکہ ہماری پیداوار میں کوئی فائدہ ہوتا' کوئی آمدن میں اضافہ ہوتا۔ اس محکمے کی ناقص کارکردگی کی وجہ سے ہماری annual yield ہر crop میں کم ہو رہی ہے بہ نسبت اس کے کہ زیادہ ہو تو

اس محکمے کی کارکردگی کا کسان کو براہ راست کوئی فائدہ نہ ہے جب تک کہ یہ اپنے implements وغیرہ ہر یونین کونسل پر اور کسان کو جا کر موقع پر تعلیم نہ دیں۔

جناب والا! اس کے علاوہ ایگریکلچر ریسرچ کی کارکردگی دیکھیں۔ یہاں general debate میں بھی یہ بات کہی گئی تھی کہ ایوب ریسرچ ایگریکلچر جو ہے اس کے head بھی نہیں ہیں اور ریسرچ کا معاملہ اتنا ناقص اور substandard ہو گیا ہے کہ یہ پرائیویٹ کمپنیوں کو دے دیا گیا ہے' ہمارے جو breeders تھے وہ پرائیویٹ کمپنیوں کے ماتحت ہیں۔ وہ ان سے تنخواہیں لے رہے ہیں۔ ایک بیج جو بہتر کوالٹی کا ہوتا ہے اس کو produce کرنے میں دس سے بارہ سال لگتے ہیں تو آج کل breeder پانچ سال میں pre-mature بیج پرائیویٹ کمپنیوں کے ذریعے کسان کو دے دیتے ہیں جس میں قوت مدافعت نہ ہے۔ پچھلے چار سال سے صرف ایک قابل ذکر بیج کپاس کا سی' آئی' ایم 496 متعارف کرایا گیا ہے اور اس میں بھی نقص یہ تھا کہ یہ ابھی تک اس مراحل میں پورا نہیں اترا تھا کہ وہ کسانوں کے ہاتھ لگ گیا اور پچھلے سال جو اس بیج کو کاشت کیا گیا ہے تو اس سے پتا چلا کہ یہ وائرس فری نہیں ہے۔ اس پر وائرس آ گیا تھا۔ مزید یہ کہ ریسرچ سنٹر کو strengthen کرنے کے لئے اس مد میں ہمیں ماہرین کو اپنے محکموں میں مرکوز کرنا پڑے گا' انھیں سہولیات دینی پڑیں گی and we will have to make it mandatory کہ جب تک انہیں سیڈ سرٹیفکیٹ نہ مل جائے یا وہ پاس نہ ہو جائے وہ کسانوں کے پاس نہ جائے۔ پنجاب سیڈ کارپوریشن کی پہلے اچھی کارکردگی تھی۔ اب جیسا کہ پہلے بات کی گئی ہے کہ معیاری بیج سیڈ کارپوریشن کی سٹوریج problem ہے یا جو کچھ ہے' جو بیج پچھلے سالوں میں تقسیم کیا گیا ہے وہ pure نہیں تھے جس کی وجہ سے کسانوں کو ناقابل تلافی نقصان ہوا ہے اور ہماری crop جب انٹرنیشنل مارکیٹ میں جاتی ہے تو اس کا سٹینڈرڈ وہ نہیں رہتا۔ سیڈ کارپوریشن کے لئے پنجاب میں جو پرائیویٹ سیڈ کارپوریشنز بنائی گئی ہیں ان کو discourage کرنا چاہئے یا معیار اتنا بہتر بنانا چاہئے کہ وہ جو certified بیج ہے یا جو پاس کیا ہوا بیج ہے صرف وہی لیں۔ وہ مارکیٹ سے عام کسانوں سے بیج لے کر اسے تھوڑا سا treat کر کے واپس کسانوں کو دے دیتے ہیں جس سے ہماری زراعت میں کوئی خاطر خواہ آمدنی والے بیج بازار میں نہیں پہنچ پا رہے۔

جناب والا! ایک شعبہ جو زراعت میں بہت اہمیت رکھتا ہے' وہ واٹر منیجمنٹ کا ایک ذیلی ادارہ جس میں زمین کی levelling کی جاتی تھی' پچھلے سال بجٹ میں laser land leveller کے لئے کافی رقم مخصوص کی گئی تھی لیکن ایک leveller بھی purchase نہیں کیا گیا۔ اب اس میں 175 ملین 2005-06 کے لئے رکھے گئے ہیں تو یہ امید کی جا سکتی ہے کہ اللہ کرے وہ laser لے لیں۔ ایک معمولی سا پرزہ ہے جو کسان کے لئے بہت اہم ہے۔ اگر ہر یونین کونسل پر ایک laser leveller ہو گا اور ہر یونین کونسل میں یہ زمین ہموار کرے گا تو آپ سمجھ لیں کہ تین ایکڑ پانی جو ایک ایکڑ کم تین ایکڑ کو لگا سکیں گے وہ کمی ہم اس طریقے سے پوری کر سکتے ہیں۔ ظاہر کیا گیا تھا کہ 34 ہزار ایکڑ پنجاب میں رقبہ level کیا گیا ہے لیکن یہ کوئی تفصیل نہیں کہ کس ضلع میں یا کس تحصیل میں بلکہ اپنے لوگوں کا رقبہ level کیا گیا ہے۔ ایک بہت اہم شعبہ ایگریکلچر مارکیٹنگ ہے جس کا 2004-05 کا موازنہ میں آپ کی خدمت میں پیش کروں گا۔ 2004 میں کسان کو کپاس کی ایک من کی قیمت -/1600 روپے ملی جبکہ 2005 کی crop میں یہ قیمت -/800 روپے سے بھی کم کسان کو حاصل ہوئی۔ مارکیٹنگ بھی ایک بہت اہم شعبہ ہے۔ مارکیٹ کمیٹیاں غلہ منڈیوں کو کنٹرول کرتی ہیں۔ پہلے زمانے میں یہ ہوتا تھا کہ مارکیٹ کمیٹی کا جو صبح اجلاس ہوتا ہے وہاں پر مارکیٹ کمیٹی کے سیکرٹری منڈی میں ایک بھاؤ circulate کرتے تھے چونکہ اب وہاں پر ایڈمنسٹریٹر لگائے گئے ہیں' وہ لوگ تو مارکیٹ کمیٹی میں آتے ہی نہیں جس وجہ سے قیمتوں پر کوئی کنٹرول نہیں ہے۔ قیمتوں پر اثر انداز ہونے کے لئے ایک موثر قسم کا مارکیٹ کمیٹی سسٹم بنایا جائے۔ اس سال ہمیں گندم کے نرخ مناسب ملے ہیں کیونکہ آپ نے اس مرتبہ ضلع بندی نہیں کی ہوئی تھی لہذا پشاور اور کراچی کے کچھ کاروباری لوگ گندم لے گئے ہیں جس کی وجہ سے کاشت کار کو اس فصل کی اچھی قیمت مل گئی ہے۔

جناب والا! ڈیزل کی قیمت پچھلے سال 24.85 روپے فی لٹر تھی اور اب اس کی قیمت 29.75 روپے ہے۔ اسی طرح ڈی-اے-پی کھاد کی قیمت پچھلے سال اسمبلی کے اجلاس میں -/1000 سے -/900 روپے مقرر کی گئی تھی۔ جب ہم اجلاس سے واپس گئے تو اگلی فصل ربیع کے لئے -/1100 روپے per bag ہمیں pay کرنا پڑا۔ وہ قیمت persist نہیں ہو سکی اور اب ڈی-اے-پی کی کھاد -/1200 روپے میں مل رہی ہے۔ یوریا کی قیمت پچھلے سال -/435 روپے تھی اس وقت بازار میں

اس کی قیمت -/520 روپے ہے۔ N.P.K کی قیمت -/740 روپے سے لے کر -/900 روپے ہو گئی ہے اور اب وہ -/900 روپے میں بھی دستیاب نہیں ہے۔ ایس۔او۔پی جو کہ کسان کے لئے کھاد کا ایک اہم جز ہے اس کی قیمت پچھلے سال -/925 روپے تھی جبکہ اب -/1200 روپے میں بھی دستیاب نہیں ہے۔ ایس۔ایس۔پی -/350 روپے سے -/425 روپے تک پہنچ چکی ہے اور ٹریکٹر کی قیمت 2 لاکھ 10 ہزار روپے سے 2 لاکھ 35 روپے ہزار پر پہنچ گئی ہے تو یہ ان کی good governance or control of the department ہے۔

جناب سپیکر : موونکا صاحب ! شکریہ۔ آپ تشریف رکھیں۔

جناب محمد یار موونکا : جی، بہتر ہے۔

جناب سپیکر : مہربانی۔ اگلے مقرر احسان الحق ہیں۔ تشریف نہیں رکھتے، راؤ اعجاز علی خان صاحب!

راؤ اعجاز علی خان، جناب سپیکر ! آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا کہ آپ نے مجھے اس cut motion پر گفتگو کرنے کا موقع فراہم کیا۔ معزز دوستوں کی طرف سے کہا گیا اور بار بار آپ نے بھی ہدایت فرمائی ہے کہ ہم زیر بحث موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کریں۔ میں آپ کی توجہ اس جانب مبذول کراؤں گا کہ ہمیں اسمبلی میں جو مواد فراہم کیا گیا ہے اس میں انگریزی اور اردو کی جو تحریریں ہیں ان میں مختلف باتیں درج ہیں۔ میں نے کسانوں کو سہولتیں فراہم کرنے سے متعلق گفتگو کرنی ہے اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس حوالے سے حکومت کی پالیسی کی بابت میں جو بھی بات کروں گا وہ زیر بحث موضوع پر ہو گی۔ گزارش یہ ہے کہ ہم سب اس بات پر متفق ہیں، اس ایوان میں زراعت کی اہمیت سے متعلق ایک قسم کا اتفاق رائے پایا جاتا ہے۔ زراعت کے شعبے سے پنجاب کی جو آبادی منسلک ہے اس کی تعداد بھی تقریباً 70 فیصد ہے۔ پاکستان اور پنجاب کی معیشت میں زراعت کا جو کردار ہے اس سے متعلق بھی ہم سب متفق ہیں لیکن جب زراعت سے متعلق پالیسیاں مرتب کی جاتی ہیں، جب کسانوں کو سہولتیں فراہم کرنے کا معاملہ آتا ہے تو اس وقت ہم اپنی ذمہ داری سے گریز کرتے ہیں۔ اس مد میں جو رقم مانگی گئی ہے اس حوالے سے محکمہ زراعت کی کار کردگی کا ذکر لازماً کرنا پڑے گا۔

جناب سپیکر! جیسا کہ دوستوں نے کہا ہے کہ تنخواہوں اور مراعات کے سلسلے میں ضلع کی سطح پر بیس اور اکیس گریڈ کے افسران کی شکل میں ہم نے جو یہ سفید ہاتھی پالے ہوئے ہیں ان کی کارکردگی کا ذکر بھی لازمی طور پر کرنا پڑے گا۔ ایوب خان کے دور حکومت میں ایک فیلڈ اسسٹنٹ کی پوسٹ ہوتی تھی، زراعت کا سب سے چھوٹا ملازم تھا لیکن ہم نے دیکھا کہ وہ گاؤں میں گیا اور زراعت سے متعلق اس نے نہ صرف یہ کہ حکومتی زرعی پالیسیوں کا پرچار کیا بلکہ ایک شعور بیدار کیا اور آج بھی اس فیلڈ اسسٹنٹ کی کار کردگی کا ذکر کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد ضلعی سطح پر جتنے بھی زراعت سے متعلق افسران مقامی طور پر موجود ہیں ان کی کار کردگی کا کوئی ایک ثبوت بھی فراہم کر دیا جائے جس سے کسان کاشت کار مستفید ہوتے ہوں۔

کسان اور زراعت پیشہ لوگوں کی ضروریات پانی ، زرعی ادویات ، کھاد اور زرعی مشینری سے متعلق جب ہم کہتے ہیں کہ آپ ان میں رعایت برتیں، آپ اس میں کوئی subsidy دیں تو اس جانب بالکل توجہ نہیں دی جاتی۔ یہاں ڈھنڈورا پیٹا جاتا ہے کہ ہم نے گندم کی قیمت -/400 روپے مقرر کر دی ہے۔ آپ نے -/400 روپے فی من گندم کی قیمت تو مقرر کر دی ہے لیکن عملی طور یہ ہوا ہے کہ جو ذخیرہ اندوز تھے انھوں نے گندم خرید لی ۔ مئی کے مہینے میں گندم کی فصل آئی ہے اور اس وقت مارکیٹ میں صورتحال آپ ملاحظہ فرمائیں کہ ابھی سے آٹے کی قیمت بڑھ گئی ہے۔ جب اکتوبر ،نومبر کا مہینہ آئے گا تو پھر آپ گندم باہر سے import کرنے کی تگ و دو شروع کر دیں گے اور پھر انھی کسانوں کو جن سے آپ نے چار سو روپے فی من کے حساب سے گندم خریدی ہے انھیں اپنے لئے پانچ سو روپے فی من کے حساب سے گندم خریدنی پڑے گی۔ آپ آٹے کے نرخ کو دیکھ لیں، کتنے لوگوں کو آپ subsidy دے کر ان کا دل بہلائیں گے؟ ہندوستان میں زرعی اجناس کو دیکھیں۔ آج کل بڑی پینگیں ڈالی جا رہی ہیں، ہمارے حکمران ان کے ساتھ اپنے مراسم صحیح کرنے کے لئے بڑے بے تاب نظر آتے ہیں۔ آپ کم از کم ان کی ہی نقل کر لیں۔ وہاں پر تو الیکشن میں issues ہوتے ہیں کہ کسانوں کو بجلی مفت مہیا کی جائے گی اور اسی پر وہ الیکشن جیت جاتے ہیں۔ ہمارے ہاں کیا ہے؟ آپ ڈیزل کی قیمت دیکھیں ،بجلی کی قیمت دیکھیں، کسان کی بھی ضروریات زندگی ہیں جن کے متعلق وہ بےچارہ پریشان حال ہے۔ میں یہ ذکر نہیں کرنا چاہتا کہ پولیس تھانوں میں ان کا کیا حشر کرتی ہے؟ تمام محکمے جو بظاہر کسان کی بھلائی اور بہتری کے لئے بنائے گئے ہیں

لیکن عملی طور پر صورتحال یہ ہے کہ یہ سب کے سب parasites ہیں' سب اسے کھانے پر تلے ہوئے ہیں۔ اس بے چارے غریب کا جسم گدھ کی طرح نوچ رہے ہیں۔ لائیو سٹاک کو لے لیں' ساڑھے تین کروڑ لوگوں کا روزگار اس شعبے سے وابستہ ہے۔

جناب سپیکر: راؤ صاحب! یہ cut motion زراعت سے متعلق ہے لہذا آپ اسی تک محدود رہیں۔

راؤ اعجاز علی خان: جناب سپیکر! یہ بھی زراعت کا حصہ ہے۔ اگر لائیو سٹاک زراعت کا حصہ نہیں ہے تو پھر کیا ہے؟

جناب سپیکر، اصل میں یہ cut motion صرف زراعت تک محدود ہے۔ لہذا آپ اسی پر بات کریں۔

راؤ اعجاز علی خان، جناب! زراعت میں ہی لائیو سٹاک شامل ہے۔ آپ زراعت میں سے لائیو سٹاک کو کیسے exclude کر سکتے ہیں؟

جناب سپیکر، آپ cut motion تک محدود رہیں۔ اسی کے دائرہ کار میں رہ کر بات کریں۔

راؤ اعجاز علی خان، آپ اگر یہ فرما رہے ہیں کہ لائیو سٹاک زراعت کے purview میں نہیں آتا تو پھر میں کیا کہہ سکتا ہوں؟ چلیں! آپ جیسے فرماتے ہیں میں اسی طرح کر لیتا ہوں۔

جناب سپیکر! زرعی اجناس کی مارکیٹنگ کے حوالے سے بات کرتے ہوئے کہوں گا کہ آپ نے کپاس کی قیمت -/925 روپے مقرر کی لیکن عملی طور پر کسان کو یہ قیمت نہیں مل سکی۔ آپ بیج کے حوالے سے منڈی میں دیکھیں' ہر قصبے اور شہر میں کسانوں کو لوٹا جا رہا ہے لیکن محکمہ زراعت خاموش ہے۔ اس حوالے سے آپ کوئی قانون سازی کرنے کے لئے بھی تیار نہیں ہیں کہ جس سے لوگوں کو اس لوٹ مار سے محفوظ کیا جا سکے۔ کیا آپ کے زرعی تحقیق کے ادارے اس قابل نہیں ہیں؟ آج تک مجھے بتائیں کہ انھوں نے کون سا ایسا کارنامہ انجام دیا ہے کہ جس کے ذریعے کسی فصل کی فی ایکڑ پیداوار میں اضافہ ہوا ہو چاہے وہ گندم' گنا یا کوئی اور فصل ہو؟ انھوں نے پہلے اپنی کارکردگی سے یہ ثابت نہیں کیا کہ وہ اس کے اہل ہیں کہ اگر یہ رقم ان کے حوالے کی جائے تو اس سے کسان کی بہتری اور بھلائی کے لئے کچھ ہو سکتا ہے۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ ان کو یہ رقم نہیں دی جانی چاہئے۔ شکریہ

جناب سپیکر، اگلے مقرر راجہ ریاض احمد صاحب!

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! میں سب سے پہلے تو آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ پاکستان ایک زرعی ملک ہے اور صوبہ پنجاب زراعت میں ریڑھ کی ہڈی ہے اور ہم میں سے ممبران کی اکثریت کا تعلق زراعت کے پیشے سے ہے۔ محکمہ پولیس چاہے اچھا ہے یا برا لیکن وہ فیلڈ میں کام کر رہا ہے۔ اس لئے اسے پیسے دینے چاہئیں۔ محکمہ تعلیم فیلڈ میں کام کر رہا ہے، بچوں کو پڑھا رہا ہے ان کو بھی پیسے دینے چاہئیں لیکن میں انتہائی افسوس سے کہہ رہا ہوں کہ محکمہ زراعت فیلڈ میں کسی عام زمیندار کی بھلائی کے لئے کام نہیں کر رہا----

جناب سپیکر، جی، راجہ صاحب! بات جاری رکھیں۔

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! آپ کی توجہ ضروری ہے۔ یہاں پر میرے زمیندار دوست بیٹھے ہوئے ہیں کوئی ایک ممبر یہ کہہ دے کہ محکمہ زراعت سے کسی کسان کو جس کی approach نہیں ہے اسے فائدہ ہو رہا ہو۔ آپ کے لئے واقعی محکمہ زراعت فائدہ مند ہو سکتا ہے، میرے لئے بھی ہو سکتا ہے لیکن کسی کسان کے لئے محکمہ زراعت کسی صورت میں بھی فائدہ مند نہیں ہے۔ یہاں پر ارشد لودھی صاحب تشریف رکھتے ہیں، میں دعوے کے ساتھ کہتا ہوں کہ اگر ان کے پاس 100 بلڈوزر ہیں تو اس میں 10 بھی نہیں چلتے ہوں گے۔ 90 تو خراب ہوں گے اور جو 10 چلتے ہیں وہ پورے کے پورے کسی بڑے آدمی کے فارم ہاؤس پر کام کر رہے ہوں گے لیکن کسی غریب کے لئے کوئی کام نہیں ہو رہا۔ ایک Land Leveller مشین ہے۔ اب LASER Leveller آ گئی ہے۔ اگر ایک ایکڑ ایک گھنٹے میں پانی سے بھرا جاتا ہے تو وہ مشین استعمال کرنے کے بعد وہ ایکڑ آدھے گھنٹے میں پانی سے بھرا جا سکتا ہے لیکن انتہائی افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہر ضلعی مقام پر زیادہ سے زیادہ ایک یا دو مشینیں ہیں اور ان میں بھی زیادہ تر مشینیں خراب ہیں۔ اگر کوئی ایک کام کر بھی رہی ہے تو وہ کسی ایم۔پی۔اے یا وزیر کے فارم ہاؤس پر ہو گی لیکن وہ مشین غریب کسان کی زمین تک نہیں پہنچ سکتی۔

جناب سپیکر! میں ارشد لودھی صاحب سے گزارش کرتا ہوں کہ ہمارے ہمسایہ بھارتی پنجاب کی اسی طرح کی زمین ہے اسی طرح کے لوگ ہیں اور اسی طرح کا کلچر ہے۔ آپ انڈیا میں دیکھیں کہ وہاں فی ایکڑ کی پیداوار کیا آ رہی ہے؛ اگر وہ 80/90 من فی ایکڑ گندم نکال سکتے ہیں، اگر وہ 1500/2000 من ایکڑ سے گن

نکال سکتے ہیں تو پھر ہم کیوں نہیں نکال سکتے؛ محکمہ زراعت پوری طرح کام نہیں کر رہا اس لئے ہمارا زمیندار اوسط پیداوار نہیں نکال سکتا ہے جو پیداوار ہمارے ہمسایہ بھارتی پنجاب کا زمیندار نکال رہا ہے۔

جناب سپیکر! آپ زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کو دیکھ لیں ۔ لودھی صاحب وہاں پر جاتے ہیں تو ان کا بڑا استقبال ہوتا ہے لیکن انھوں نے آج تک یہ نہیں پوچھا کہ یہاں سے کتنے آدمی Ph.D کر رہے ہیں؟ پچھلے دس سال میں ایوب ریسرچ سنٹر نے کیا تحقیق کی ہے؟ گنے کی کتنی نئی اقسام ایجاد کی ہیں؟ گندم کی کتنی نئی اقسام بنائی ہیں؟ چاول کی کتنی نئی اقسام ایجاد کی ہیں؟ اس ادارے کو ایوب ریسرچ کہتے ہیں لیکن میں یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ وہاں پر ریسرچ نام کی کوئی چیز نہیں ہو رہی۔وہاں پر صرف گاڑیاں ہیں' تنخواہیں ہیں۔ افسران صبح دس بجے آتے ہیں اور بارہ ساڑھے بارہ بجے اپنے گھروں کو چلے جاتے ہیں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ یہ حکومت بلکہ میں کہتا ہوں کہ کسی بھی حکومت نے پوری طرح اس طرف توجہ نہیں دی۔ میں واضح طور پر کہتا ہوں کہ جتنی توجہ کی ضرورت اس محکمے کو تھی وہ کسی نے نہیں دی اور آج یہ محکمہ اس حال پر پہنچ گیا ہے کہ اس کی افادیت ختم ہو چکی ہے اورکسان کی بھلائی کے لئے کسی قسم کا کوئی کام نہیں کر رہا۔

جناب سپیکر! چینی دیکھ لیں کہ اس حکومت کے دور میں چینی تقریباً دس روپے کلو مہنگی ہوئی ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ محکمہ زراعت کو پیسے دیں۔ محکمہ پولیس کو پیسے دینے چاہئیں۔ محکمہ تعلیم کو پیسے دینے چاہئیں۔ محکمہ صحت کو پیسے دینے چاہئیں۔ ہمیں کچھ اعتراضات تو ہو سکتے ہیں لیکن یہ محکمے فیلڈ میں کام کر رہے ہیں۔ کوئی اچھا کام کر رہا ہو گا کوئی اس سے برا کر رہا ہو گا لیکن کام ہو رہا ہے۔ محکمہ انہار کام کر رہا ہے لیکن محکمہ زراعت واحد ایسا محکمہ ہے جو کوئی کام نہیں کر رہا۔ ہزاروں کی تعداد میں اس کے ملازم ہیں اور کروڑوں روپے ان کی تنخواہیں ہیں لیکن ان کی افادیت ایک فی صد بھی نہیں ہے۔ مہنگائی پر یہ کنٹرول نہیں کر سکتے۔ یہ چینی باہر کے ملک سے منگوا رہے ہیں۔ گندم باہر سے منگوا رہے ہیں حالانکہ ہمارا صوبہ اور ملک زرعی ہے۔ میری پہلی گزارش یہ ہے کہ اب اس محکمے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس کی وزارت بھی ختم کی جائے اور محکمے کو کوئی پیسا دینے کی بھی ضرورت نہیں ہے۔ چونکہ یہ محکمہ اس صوبے کے غریب کسان کے لئے کسی قسم کا کوئی کام نہیں کر رہا۔ اگر اس محکمے کو رکھنا ہے تو آج ارشد لودھی صاحب کھڑے ہو کر on oath کہہ دیں کہ میں اس محکمے کو فعال بناؤں گا۔ لیزر مشینیں ہر غریب کسان تک پہنچیں گی' اس کے

بلڈوزر ہر غریب کسان تک پہنچیں گے' بیج اصلی ملے گا' ادویات صحیح ملیں گی' جعلی کھاد نہیں ملے گی۔ اگر یہ ساری چیزیں کر سکتے ہیں تو ان کو پیسے دیں لیکن اگر یہ on oath نہ کہیں تو ان کو پیسے دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں خدا کی قسم اٹھا کر کہہ رہا ہوں کہ یہ محکمہ غریب کسان کے لئے کوئی کام نہیں کر رہا ہے لہذا اس محکمے کی کوئی ضرورت نہیں ہے اسے ختم کیا جائے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ جناب علی حسن رضا قاضی!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ سید حسن مرتضیٰ!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ چودھری اعجاز احمد سماں!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ جناب طاہر اختر ملک!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ چودھری زاہد پرویز!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ للہ شکیل الرحمٰن (ایڈووکیٹ)!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ چودھری محمد اشرف کمبوہ!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ جناب تنویر اشرف کائرہ!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ جناب عامر فدا پراچہ!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ جناب اشتیاق احمد مرزا!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ ڈاکٹر نادیہ عزیز صاحبہ!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں۔ محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری صاحبہ!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں۔ محترمہ طلعت یعقوب صاحبہ!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں۔ محترمہ کائزہ احمد صاحبہ!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں۔ محترمہ صغیرہ اسلام صاحبہ!

محترمہ صغیرہ اسلام: جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں یہ کہوں گی کہ زراعت کی مد میں جو پیسوں کا ذکر کیا گیا ہے کہ اس مد میں اتنا پیسا رکھا جائے' جو محکمہ کوئی کام ہی نہیں کرتا' جس کی کارکردگی ہی کوئی نہیں تو اس کے لئے اس مد میں پیسے رکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ کہتے ہیں کہ اگر اچھا بیج بویا جائے تو فصل بھی اچھی اگتی ہے۔ میں سیڈ کارپوریشن کے حوالے سے بات کروں گی کہ ان کے پاس اتنے ناقص بیج ہیں کہ دنیا ترقی کرتی کرتی کہاں پہنچ گئی ہے لیکن ان کے پاس وہی پرانے بیج ہیں جو بے کار ہیں جن سے کوئی اچھی فصل کاشت نہیں کی جا سکتی۔ اگر اچھے بیج کو استعمال کرکے ہمارا ہمسایہ ملک بھارت ہمیں گندم مہیا کرسکتا ہے تو ہماری سیڈ کارپوریشن اچھے بیجوں پر ریسرچ کر کے کسانوں کو بہتر اور اچھے بیج دے تاکہ ہمارے ملک میں بھی فصل اچھی ہو اور ہمیں یہ چیزیں بھکاریوں کی طرح باہر کے ملکوں سے نہ مانگنی پڑیں۔ انتہائی افسوس کی بات ہے کہ پاکستان جو ایک زرعی ملک ہے اس کی 70 فیصد آبادی زراعت سے منسلک ہے۔ اس ملک میں گندم کے علاوہ سبزیاں بھی ہم اپنے ہمسایہ ملک سے منگوا رہے ہیں۔ یہ کوئی فخر کی بات

نہیں ہے بلکہ افسوس کی بات ہے لہذا ہمیں اس پر غور کرنا چاہئے کہ کس طرح اس پر قابو پا سکتے ہیں۔ پچھلے دنوں مجھے باہر جانے کا اتفاق ہوا۔۔۔

آوازیں، واہ واہ۔

محترمہ صغیرہ اسلام ، ویسے آپ کو اس بات پر شرم آنی چاہئے۔

جناب سپیکر، محترمہ! آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

محترمہ صغیرہ اسلام، جناب سپیکر! ان سے یہ کہیں کہ ہاؤس کو بھائی اور لوہاری گیٹ نہ بنائیں۔

جناب سپیکر، پلیز! آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

محترمہ صغیرہ اسلام، جناب والا! وہاں پر اتنی اچھی گندم دیکھ کر میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کی فصل اتنی اچھی کیوں ہے تو انہوں نے اس کا یہی جواب دیا تھا کہ اس کے لئے بہتر بیج اور خالص ادویات اس میں استعمال کرتے ہیں۔یہاں پر دوائیاں یا سپرے محکمہ مہیا کرتا ہے اور وہ انتہائی ناقص ہوتی ہیں۔ کیونکہ اس کا فصلوں پر کوئی بہتر اثر نہیں ہوتا بلکہ اس سے فصلیں مزید خراب ہو جاتی ہیں تو میں یہ بھی درخواست کروں گی کہ جس محکمے کے پاس اچھا بیج' اچھی کھادیں یا اچھی مشینری نہیں ہے تو پھر اس محکمے کا فائدہ کیا ہے؟ اس محکمے کے ملازمین کروڑوں روپے تنخواہ لیتے ہیں وہ تو خزانے پر ایک بوجھ ہے اس لئے اس سے تو بہتر ہے کہ اس محکمے کو ہی ختم کر دیا جائے۔ جس طریقے سے کسان اپنے لئے بہتر سہولت سمجھتا ہے اس کو وہ حاصل کرے۔ جتنے اس محکمے کے پاس آلات ہیں وہ تمام کے تمام اتنے بے کار پڑے ہیں کہ اگر وہ کسانوں کو مہیا بھی کر دیئے جائیں تو وہ وہاں پر جا کر یا تو چلتے ہی نہیں ہیں کیونکہ وہ پہلے ہی سارے ٹوٹے پھوٹے ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر! سب سے بڑا مسئلہ جو میں نے پہلے بھی اپنے ضلع کے متعلق عرض کیا تھا کہ جو کھالے ہیں' جن کے ذریعے کھیتوں تک پانی مہیا کیا جاتا ہے وہ اتنے کچے ہیں کہ راستے میں جگہ جگہ سے ٹوٹ جاتے ہیں۔ اول تو پانی آتا ہی نہیں ہے لیکن اگر تھوڑا بہت پانی آ بھی جائے تو نالے اس طریقے سے بنائے جاتے ہیں کہ کھیتوں کے دہانے نالوں کی سطح کے اوپر بنائے جاتے ہیں جس کی وجہ سے پانی فصلوں تک صحیح طریقے سے نہیں پہنچ پاتا مزید یہ کہ ایک تو نہری پانی ہمارے پاس بہت کم ہے۔ کسانوں کو

بجلی مفت دی جائے تاکہ کسان اپنے کھیتوں کو ٹیوب ویلوں کے ذریعے بہتر طریقے سے پانی دے سکیں۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ محترمہ فرزانہ راجہ صاحبہ!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں ۔ ڈاکٹر اسد معظم صاحب!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔سید احسان اللہ وقاص صاحب!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ چودھری اصغر علی گجر صاحب! کیا آپ بات کرنا چاہیں گے؟

چودھری اصغر علی گجر ،جی۔

جناب سپیکر، ویسے اس پر کافی بات ہو گئی ہے۔

چودھری اصغر علی گجر ، چلیں! میں ایک دو منٹ کے لئے بول لیتا ہوں۔

جناب سپیکر، جی' فرمائیں!

چودھری اصغر علی گجر ، اس سے پیشتر زراعت پر کافی کچھ کہا جا چکا ہے۔خدا کا شکر ہے کہ ملک پاکستان ایک زرعی ملک ہے۔ موسم کے اعتبار سے بھی زمین' میدان اور پہاڑوں کے اعتبار سے بھی دنیا کا بہترین نظام اس کے اندر قائم ہے لیکن سب سے افسردہ بات یہ ہے کہ جب ہم اسمبلی کے اندر زراعت کی بات کرتے ہیں تو مجھے اس بات پر بے حد شرم آتی ہے کہ آئے دن ہمارے ساتھی ہندوستان کی زراعت کی مثال دیتے ہیں جو ہمارے لئے باعث شرم ہے۔ ہندوستان جس کو ہماری مثال دینی چاہئے تھی ہم ان کی مثال دیتے ہیں۔ یہ دنیا جو ترقی کے اعتبار سے اپنے عروج پر ہے لیکن ہمارا زراعت کا نظام ابھی تک دقیانوسی دور سے گزر رہا ہے۔ اسے تو بڑا انقلابی ہونا چاہئے تھا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ پنجاب کے اندر سب سے زیادہ پیسا کس شعبے پر خرچ ہونا چاہئے تو وہ شعبہ زراعت ہے۔اگر ہماری زراعت بہتر ہوگی تو ہماری تعلیم بہتر ہوگی اور ہماری صحت بہتر ہوگی۔ جب تک ہماری زراعت بہتر نہیں ہوگی ہم تمام معاملات کے اندر بالکل ادھورے رہ جائیں گے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ تمام تر توجہ حکومت پاکستان کو زراعت پر دینی چاہئے لیکن حکومت پنجاب کی توجہ کا تو یہ عالم ہے اور اس سے آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ ہماری جو پنجاب میں وزارت زراعت ہے وہ کس شخص کو دے رکھی ہے۔جب بھی اس کے متعلق ہاؤس میں کوئی سوال ہوتا ہے تو کبھی بھی اس کا to the point جواب نہیں دیا جاتا۔ میں جب بھی بات کرتا ہوں وزیر زراعت اس کا بالکل ہٹ کر جواب دیتے ہیں۔ہم یہ کہتے ہیں کہ کھاد بلیک ہو رہی ہے اور وہ یہ کہتے ہیں کہ کہیں بھی

بلیک نہیں ہو رہی۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ زمینداروں کو یہ مسئلہ درپیش ہے وہ کہتے کہ یہ چیز تو کہیں بھی نظر نہیں آ رہی۔اب یہ اٹھیں گے اور کہہ دیں گے کہ دس فیصد زراعت نے بمپر ترقی کی ہے اور اس کی فصلیں زیادہ ہوئی ہیں۔ انہیں یہ نہیں معلوم کہ یہ تو موسم کی وجہ سے انقلاب آیا ہے' اللہ کی طرف سے بارشیں ہوئی ہیں اور فصل بمپر ہوگئی جس کی وجہ سے فصل بڑھ گئی ہے لیکن محکمہ زراعت کی کوئی ایسی پالیسی نہیں ہے جس سے فصل میں یا زراعت میں کوئی ترقی ہوئی ہو۔ اگر یہ کہتے ہیں کہ ہم نے 400 روپے گندم کی قیمت طے کی ہے تو آپ خود سوچ لیں کہ آج سے تین سال پہلے یا چار سال پہلے ڈیزل کی کیا قیمت تھی؛ کھاد کی کیا قیمت تھی اور اس ratio سے spray کی کیا قیمت تھی؛ کیا ہم نے اس ratio سے گنے کی قیمت بڑھائی ہے یا گندم کی قیمت بڑھائی ہے؛ کیا کپاس کی قیمت بڑھائی ہے؛ اگر ہم جو چیزیں خرید کرتے ہیں' جو کسان اپنے لئے چیزیں خرید کرتے ہیں اس ratio سے قیمتیں بڑھائیں تو گندم کی قیمت اس وقت -/700 روپے فی من ہونی چاہئے تھی' کپاس کی قیمت -/1500 روپے فی من اور گنے کی قیمت اس وقت -/80 روپے فی من ہونی چاہئے تھی لیکن یہاں تو کسانوں کے گلے پر چھری چلائی جا رہی ہے اور کسان بیچارے مجبور ہیں وہ تو hand to mouth زندگی گزار رہے ہیں۔ ان کی زندگی کے اندر کوئی ترقی نہیں۔ وہ تو اپنے بچے کو اچھے سکول میں نہیں پڑھا سکتے۔ وہ تو اپنے بچے کا کسی اچھے ہسپتال میں علاج تک نہیں کروا سکتے۔ اس لئے میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ پہلی بات یہ ہے کہ کوئی Price Control Board بننا چاہئے جو اس بات کا جائزہ لے' اگر ڈیزل کی قیمت بڑھتی ہے تو پھر گندم کی قیمت کتنی ہونی چاہئے؛ اگر ٹریکٹر کی قیمت بڑھتی ہے تو پھر گنے کی قیمت کتنی ہونی چاہئے؛ کپاس کی قیمت کتنی ہونی چاہئے؛ کھاد کی قیمت بڑھتی ہے تو دوسری اجناس کی قیمت کتنی ہونی چاہئے؛ ایک ایسا بورڈ بننا چاہئے جس میں مرکز' صوبے اور ہمارے لوگ specialists بھی ہوں' وہ چھ مہینے یا سال میں ایک میٹنگ کریں کہ زمیندار جو چیزیں لیتے ہیں جس طرح ان کی قیمتیں بڑھتی ہیں اسی طرح زمیندار جو چیزیں دیتے ہیں ان کی قیمتیں بڑھنی چاہئیں اور اس کا یہ بہترین طریقہ ہے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ کسانوں کی تربیت کا کوئی خاطر خواہ بندوبست ہونا چاہئے۔ اس وقت میرے نزدیک Agriculture Department کسانوں کی تربیت کا کوئی خاطر خواہ بندوبست نہیں کر رہا۔ ہمارے کسانوں کو اگر کوئی چھوٹی موٹی تربیت مل رہی ہے تو پرائیویٹ کمپنیاں اپنی sale کو

بڑھانے کے لئے کسانوں کو اکٹھا کرتی ہیں اور انہیں کچھ نہ کچھ guide lines دیتی ہیں جس کی وجہ سے کسانوں کی تربیت ہوتی ہے ورنہ ہمارے چھوٹے ملازموں پر کوئی check نہیں ہے' وہ یہ جا کر نہیں دیکھتے کہ وہ کیا ڈیوٹی دے رہے ہیں اور کیا وہ کسانوں کو اکٹھا کر کے انہیں تربیت دے رہے ہیں؟ ان کو سپرے کے طریقے' بیجائی کے طریقے اور فصلات کو موسمی اثرات سے بچانے کے طریقے بتا رہے ہیں؟ حتیٰ کہ آپ ان کی بے خبری کا اندازہ یہاں تک کریں کہ ریڈیو کھولیں' ریڈیو پر کوئی ایک ڈاکٹر آئے گا وہ تقریر کرے گا کہ آپ نے گندم کب کاشت کرنی ہے' کیسے کاشت کرنی ہے' کب اس کو پانی دینا ہے؟ وہ کہے گا کہ گندم فلاں موسم میں کاشت کرو' پہلا پانی 18/20 دن کے اندر دو' دوسرا پانی ایک ماہ کے بعد دو اور تیسرا پانی دو ماہ کے بعد دو۔ اندازہ کریں کہ وہی خبریں لاہور کے لوگ سن رہے ہوتے ہیں' وہی ریڈیو ملتان سے ہمارے تھل کے لوگ بھی سن رہے ہوتے ہیں اور اگر تھل والے اس پر عمل کریں اور تھل وہ علاقہ ہے جو بہت بڑی تعداد میں گندم پیدا کرتا ہے۔ اگر وہ تھل والے اس ڈاکٹر کی تقریر پر عمل کریں تو اس علاقے سے ایک من گندم بھی نہیں اٹھائی جا سکتی کہ وہاں تو ہر ہفتے یا دس دن کے بعد پانی دینا پڑتا ہے ورنہ تو گندم خشک ہو جائے گی اور ریڈیو سے تقریر آ رہی ہے کہ گندم کاشت کرنے کے بعد پہلے پانی کے بعد دوسرا پانی ایک ماہ کے بعد دو۔ اب اگر وہ ایک ماہ کے بعد پانی دیں گے تو گندم 15 دن کے بعد بالکل ختم ہو جائے گی۔ یہ ایسی ایسی باتیں کرتے ہیں جس کا مطلب ہے کہ ان کا کوئی interest نہیں۔ اگر ان کی دلچسپی ہو تو ان باتوں کا خیال کریں کہ لاہور کے اندر موسم اور ہے' فیصل آباد کے اندر موسم اور ہے' یہ' بھکر اور میانوالی کے اندر موسم اور ہے' وہاں پر حالات مختلف ہیں تو ان چیزوں پر انہیں دھیان دینا چاہئے۔ اگر یہ دلچسپی رکھتے ہیں تو ان چیزوں پر انہیں دھیان دینا چاہئے' انقلاب لانا چاہئے اور اس چیز کو بالکل غیرت کا مسئلہ سمجھ کر کرنا چاہئے کہ انڈیا ہم سے آگے بڑھ گیا ہے' امریکہ کی فصل ہم سے زیادہ ہوتی ہے جبکہ ہمارا نظام سب سے بہتر ہے تو کیوں نہ ہماری فصل سب سے زیادہ ہو۔ پورے انقلابی طریقے سے اچھے اچھے لوگوں کو آگے لا کر اس کام کو ہنگامی طور پر آگے بڑھانا چاہئے اور کسانوں کی بہترین طریقے سے تربیت کرنی چاہئے تاکہ ہم اتنے زیادہ آگے آ جائیں کہ ہم لوگوں سے چیزیں لینے کی بجائے انہیں دینے کے قابل بن جائیں۔ اس دفعہ یہ پہلا chance ہے کہ کسانوں کو گندم کی قیمت پوری مل رہی ہے لیکن اس سے پہلے کیا ہوتا تھا کہ ہماری کپاس کی فصل اچھی ہوتی اور کسانوں کی فصل کھیتوں میں رلتی رہی۔ کسی کو

کوئی فکر نہیں کہ کپاس ضائع ہو رہی ہے کہ دو چار ارب روپے لگا کر اس کو purchase کر لیں تاکہ market میں اس کی value بن جائے لیکن کبھی یہ خیال نہیں کرتے۔ اس دفعہ ان کی پالیسی پتا نہیں کیا تھی بہرحال میں داد دیتا ہوں کہ اس دفعہ انہوں نے گندم پر ban نہیں لگایا۔ اگر یہ ban لگا دیتے تو گندم بھی کھیتوں میں خراب ہو رہی ہوتی۔ پہلی دفعہ گندم کی قیمت اچھے طریقے سے کسانوں کو مل رہی ہے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ کسانوں کی فصل کی قیمت کا سب سے زیادہ خیال رکھا جائے۔ جو قیمت گورنمنٹ مقرر کرتی ہے کم از کم اس حد تک کسانوں کو قیمت ملنی چاہئے اور پھر اس بات کا بھی خیال رکھا جائے کہ ٹریکٹر، بیج اور کھاد کی قیمتیں جب بڑھتی ہیں تو اسی حساب سے ان کی فصلوں کی قیمتیں بڑھنی چاہئیں۔ اس سے پہلے بھی چونکہ بہت ساری باتیں ہو چکی ہیں میں گزارش کروں گا کہ اگر کوئی بات یہاں پر کہی جائے تو اس پر غور کیا جائے۔ ایک تو ان کی coordination ہونی چاہئے کہ irrigation, marketing and agriculture کے ministers کی دو تین مہینے بعد سیکرٹری صاحبان اور specialists کے ساتھ ایک meeting ہونی چاہئے۔ پانی نہیں ہے تو agriculture کا minister کیا کرے گا؟ اور marketing نہیں ہے تو فصل کہاں جائے گی تو ان تینوں چاروں کی آپس میں coordination ہونی چاہئے تاکہ پانی کے مسئلے پر بات ہو سکے، بیج پر بات ہو سکے اور marketing پر بھی بات ہو سکے۔ تب جا کر ان کسانوں کو کوئی relief ملے گا۔ بہت مہربانی۔

جناب سپیکر، چوہدری محمد شوکت!۔۔۔وہ تشریف نہیں رکھتے۔ جناب ارشد محمود بگو!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر!

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! شکریہ۔ سب سے پہلے تو میں ضمناً ایک بات آپ کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ کسانوں کے مفاد کے حوالے سے آپ کو یاد ہوگا کہ پچھلے اجلاس کے اندر Opposition and Treasury Benches کے اتفاق کے ساتھ بجلی کے بلوں میں 50 فیصد رعایت کے حوالے سے ایک قرارداد پاس ہوئی۔ وہ قرارداد جب ایوان کے اندر پیش ہوئی تو اس کے اوپر کافی بحث ہوئی اور Chair نے پھر ایک کمیٹی بنائی جس کے اندر دو ministers صاحبان، تین M.P.As صاحبان اور میں خود بھی اس کمیٹی کا ممبر تھا۔ ہم نے باہر اس پر آدھا پون گھنٹہ meeting and discussion کی اور ایک متفقہ نقطہ

نظر پر پہنچے اس کے بعد وہ ہاؤس کے اندر پیش ہوئی اور وہ قرارداد اتفاق رائے کے ساتھ منظور ہوگئی کہ واپڈا بجلی کے بلوں میں کسانوں کو 50 فیصد رعایت فراہم کرے اور زرعی مقاصد کے لئے نئے ٹیوب ویل لگانے پر واپڈا فی الفور پابندی اٹھائے اور بارانی علاقے میں بجلی کا بل subsidize کر کے فراہم کیا جائے۔ یہ قرار داد پاس ہوگئی ہے اور اب وفاقی حکومت کو چلی گئی ہے۔ میں اس سلسلے میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ آپ وزیر قانون کو direction دیں کہ وہ اسے persue کریں۔ بہرحال کسانوں کا پنجاب ہے اور کسانوں کے حوالے سے ایک اہم قرارداد پنجاب کے ایوان سے مرکز میں گئی ہے ہمیں اس کا feed back آنا چاہئے۔ ہمیں اس پر عملدرآمد چاہئے۔ اس کو انہیں monitor بھی کرنا چاہئے اور میں چاہتا ہوں کہ اگر آپ مناسب سمجھیں اور direction دیں کہ اگلے اجلاس میں ہمیں بتایا جائے کہ اس قرارداد کا کیا بنا ہے؟

جناب والا! pestisides کے حوالے سے cut motion میں دی گئی دو چار باتیں آپ کی وساطت سے میں وزیر موصوف کو پہنچانا چاہتا ہوں۔ پہلی بات تو میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ pesticides بنانے والی کمپنیوں کی مشروم کی طرح growth ہوئی ہے۔ بے شمار کمپنیاں registered ہوئی ہیں' اس کے لئے کیا ضوابط اور طریق کار ہیں؟ مجھے اس کا معلوم نہیں ہے لیکن ایک بڑی تعداد کے اندر کمپنیاں register ہوگئی ہیں اور اس ایوان کے اندر یہ باتیں آئی ہیں حالانکہ جو دوائی بوتل میں ملتی ہے اس پر یہ لکھا ہوتا ہے کہ اس کی delution ایک اور دس میں کرنی ہے یا ایک اور سو میں کرنی ہے لیکن ایسے واقعات یہاں رپورٹ ہوئے ہیں کہ کپاس کی فصل سے کیڑا لے کر اس بوتل کے اندر ڈال دیا گیا اور وہ کیڑا اس کے اندر مزے سے تیرتا رہا اور اس پر اس دوائی کا کوئی اثر نہیں ہوا تو ان چیزوں کو check کرنے کی ضرورت ہے۔

جناب والا! گزارش یہ ہے کہ یہاں drug testing کا کوئی مربوط نظام موجود نہیں ہے۔ اس میں کوئی مشکل بات نہیں ہے کہ ہر ضلع کی سطح پر drug testing laboratory بنا دی جائے تا کہ وہاں سے فوری طور پر رپورٹ مل بھی سکے اور اس کے حوالے سے فوری طور پر کوئی کارروائی بھی ہو سکے۔ میں اس سلسلے میں وزیر موصوف سے گزارش کروں گا کہ اس کی طرف خصوصی توجہ دیں۔ اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ادویات ساز کمپنیاں جو دوائی فراہم کرتی ہیں۔ کمپنی whole salers and retailers کو جو دوائی فراہم کرتی ہے اس پر جو قیمت لکھی ہوتی ہے وہ اس سے کوئی 60% less پر فراہم

کرتی ہے۔ کہنے کا مطلب یہ ہے کہ دوائی کی بہت معمولی قیمت ہوتی ہے اور کسان کو کئی صد فیصد پر فراہم کی جاتی ہے اس کی بھی کوئی باقاعدہ monitoring کر کے قیمت کا تعین ہونا چاہئے اور اب تک اگر یہ نہیں ہو پایا تو پھر ہمارا شک و شبہ confirm ہے کہ یہ کوئی ایسا سلسلہ ہے یعنی governemnt level پر بھی نیچے سے اوپر تک کوئی مافیا ہے جو ان کمپنیوں سے commission لیتے ہیں جس کے نتیجے کے اندر یہ کھیل کھیلتے ہیں اور اس حوالے سے اپنی من مانی قیمت وصول کرتے ہیں۔

جناب والا! میں اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی عرض کروں گا کہ pesticide کے حوالے سے ان کے Statistical Department کی کارکردگی بڑی قابل مذمت ہے۔ اب کپاس کا سیزن ہے جس کے لئے ایک خاص دوائی درکار ہے۔ مجھے یاد ہے کہ پچھلے سیزن میں بہاولپور میں موجود تھا کہ کسانوں نے approach کیا کہ اس مخصوص دوائی کی اس وقت ضرورت ہے اور یہ market کے اندر black ہو رہی ہے اور مل بھی نہیں رہی۔ کسان زائد قیمت دے کر اس دوائی کو لینے کے لئے تیار ہے لیکن مارکیٹ میں وہ دوائی موجود نہیں ہے اور میں نے خود کراچی میں کسی ڈیلر کو ٹیلیفون کیا تو اس نے کہا کہ ڈاکٹر صاحب! یہ دوائی ہم باہر سے امپورٹ کر رہے ہیں' ہفتہ لگ جانے گا اور پھر آپ کو ملے گی۔ یہ بھی مشکلات ہیں اور ہمارا Statistical Department یا تو سوتا رہتا ہے یا اس کے بھی اپنے کوئی hidden motives ہیں جس کے نتیجے میں یہ ساری صورت حال پیدا ہوتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ میں یہ عرض کروں گا کہ زرعی ادویات کے حوالے سے کونسلنگ کا باضابطہ بندوبست محکمہ زراعت کے پاس نہیں ۔ الٹے تلے طریقے سے مارکیٹ میں ادویات فروخت ہوتی رہتی ہیں جو اشتہار مارکیٹ یا ٹی۔وی پر آتے ہیں اور وہ کسان دیکھتا اور اس حوالے سے سوچتا ہے کمپنیاں وہ اشتہار تو خالصتاً اپنے منافع کے لئے اخبارات اور ٹی۔وی میں دیتی ہیں جس سے کسان متاثر ہو جاتا ہے اور وہ دوائی جو اس نے سپرے نہیں کرنی ہوتی وہ سپرے کر دیتا ہے اور محکمہ زراعت کا اس حوالے سے اگر کوئی شعبہ ہے بھی تو اس کی کوئی کارکردگی نہیں ہے۔ لہذا اس کو بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات میں یہ عرض کروں گا کہ زرعی ادویات کا بہت زیادہ استعمال ہے۔ مثلاً ہمارے ہاں گوبھی' ٹماٹر اور تمام سبزیوں پر سپرے کرنے کا رواج پیدا ہو گیا ہے۔ پھلوں کے اوپر سپرے کرنے کا رواج پیدا ہو گیا ہے۔ گزارش یہ ہے کہ یورپین ممالک میں کھانے کی فصلوں پر' فروٹ پر

ادویات کے سپرے کی بالکل اجازت نہیں ہے۔ وہاں قاعدہ قانون یہ ہے کہ اگر فروٹ یا فصل کو کیڑا لگ جائے تو وہ کسان گورنمنٹ کو رپورٹ کرتا ہے۔ گورنمنٹ کا محکمہ آتا ہے وہ اس کا جائزہ لیتا ہے اور جو اس کے اخراجات ہیں وہ اس کو ادا کر دیتا ہے۔ وہ سپرے کرنے کی اجازت نہیں دیتے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ 80 فیصد ادویات کے اندر ایسا کیمیکل ہوتا ہے جو سبزیوں کے اندر' فروٹ کے اندر جا کر permanently fix ہو جاتا ہے۔ اب اگر وہ سبزی چار گھنٹے بھی ابالی جائے یا پکائی جائے تو وہ دوائی اس سے الگ نہیں ہو گی' اس کا زہر ختم نہیں ہو گا۔ جب وہ انسان کھائے گا اور اس کے معدے میں جو تیزابی مادوں کے ذریعے کیمیکل reaction ہو گا اور پھر اس کی disassociation ہو گی اور وہ جسم کے اندر absorb ہو گا تو اس کے نتیجے میں مختلف بیماریاں جنم لیں گی۔

جناب والا! میں بحیثیت ڈاکٹر اس بات کو بالکل اتھارٹی کے ساتھ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جب میں میڈیکل کالج میں پڑھتا تھا تو پانچ سال میں ایک کینسر کا مریض ہم نے دیکھا۔ پورا کالج اس کو وارڈ میں دیکھنے آیا کرتا تھا کہ یہ مریض کینسر کا مریض ہے۔ آپ آج دیکھیں کہ ہر دوسرے گھر میں کینسر کی بیماری ہے اور اس حوالے سے جو تجزیہ نگار ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ اس میں بہت بڑا ہاتھ pesticides کا ہے جو فروٹ کے ذریعے سے' سبزیوں کے ذریعے سے ہمارے جسم کے اندر جا رہی ہے۔

جناب والا! یہ جو دو چار باتیں میں نے وزیر موصوف کی خدمت میں آپ کی وساطت سے عرض کی ہیں' میں یہ گزارش کروں گا کہ ان پر غور فرمائیں اور ان پر باقاعدہ کوئی منصوبہ بندی کریں تاکہ وزیر اعلیٰ پنجاب کا جو "صحت مند" پنجاب کا منصوبہ ہے اس کا محکمہ زراعت تختہ کر کے رکھ دے گا۔ شکریہ۔

جناب سپیکر۔ شکریہ۔ سید اعجاز حسین بخاری صاحب!۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتے۔ محمد وقاص صاحب' محترمہ طاہرہ منیر صاحبہ' محترمہ زیب النساء قریشی صاحبہ!

وزیر قانون و پارلیمانی امور۔ پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر۔ جی' وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور۔ جناب سپیکر! میں نے ایک قرارداد جمع کروائی ہے۔

جناب سپیکر۔ جی' وہ قرارداد مل گئی ہے لیکن یہ cut motion مکمل کر لینے دیں۔ جی' وزیر زراعت! اس

cut motion پر جواب دیں گے؟

وزیر زراعت: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں آپ کا انتہائی مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے اس cut motion پر wind up کرنے کی اجازت دی ہے۔ بہت باتیں ہوئیں۔ میں اپنے ساتھیوں کا بھی مشکور ہوں کہ انھوں نے بڑی فائدہ مند باتیں کی ہیں۔ مجھے یہ بھی خوشی ہے کہ ہمارے سب ساتھیوں نے اس کو اس طرح express کیا ہے کہ محکمہ زراعت پاکستان کی ریڑھ کی ہڈی ہے اور یہی وہ محکمہ ہے جس کو لے کر چلیں تو ہماری معیشت استحکام پکڑے گی۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ شاید اس محکمے کی طرف پہلے اتنی توجہ نہیں دی گئی جو کہ اب توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرتا ہوں کہ بنیادی طور پر جب پاکستان بنا تو فوقیت زراعت کو تھی اور پاکستان کو زرعی ملک کہا جاتا تھا۔ میں خود یہ کہتا ہوں کہ یہ اتنا بڑا محکمہ ہے کہ اس پر توجہ ہونی چاہئے تھی لیکن نہیں ہوئی۔ اگر توجہ ہوئی ہے تو پھر اس گورنمنٹ کو، صدر محترم کو، وزیر اعظم کو اور خاص طور پر وزیراعلیٰ پنجاب کو کریڈٹ جاتا ہے جنھوں نے اس کی طرف توجہ دی ہے۔

جناب والا! cut motion کے ذریعے ظاہر کیا گیا ہے کہ اس محکمے کی کوئی کارکردگی نہیں تو میں اعداد و شمار کے ذریعے لمبی تقریر تو نہیں لیکن یہ بتانے کی کوشش کروں گا کہ اگر ترقی ہوئی ہے تو انہی سالوں میں ہوئی ہے۔ یہ تسلیم شدہ حقیقت ہے کہ پاکستان میں 100 فیصد کاٹن میں سے 82 فیصد پنجاب میں پیدا ہوتی ہے۔ میں ہمیشہ یہ کہتا ہوں کہ نکتہ چینی کریں، تنقید کریں لیکن جو اچھی بات سامنے آجائے تو اس کو بھی دہرائیں۔ اس سے اس ایوان کے حق میں، عوام کے حق میں اور آپ کے حق میں بات جاتی ہے کہ اگر اس دفعہ کپاس کی پیداوار ریکارڈ ہوئی ہے تو اس کو سراہنا چاہئے۔ اس کو highlight کرنا چاہئے کہ 90 لاکھ گانٹھ کا تخمینہ لگایا گیا تھا لیکن ایک کروڑ پندرہ لاکھ گانٹھ پنجاب میں پیدا ہوئی ہے جو ایک ریکارڈ ہے۔ یہ بات صحیح ہے کہ قدرت کی بھی مہربانی ہے کہ جب ہمیں ٹارگٹ دیا گیا تھا تو میں نے یہ کہا تھا کہ پانی نہیں ہے لیکن اللہ کی مہربانی سے انہوں نے پانی فراہم کیا اور اس میں پھر محکمے اور گورنمنٹ کی بھی efforts ہیں۔

سید مجاہد علی شاہ: پوائنٹ آف آرڈر۔

وزیر زراعت، شاہ صاحب! آپ بات کر چکے ہیں۔

جناب سپیکر، شاہ صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ پلیز! سنیں۔ لودھی صاحب! آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

وزیر زراعت، جناب سپیکر! شاہ صاحب کی ریکارڈ پیداوار ہوئی ہے۔ اس میں سوچا سمجھا گیا۔ اس فصل کو اُگانے کے لئے ہم نے ابتداء کی' اس کی تیاری کے لئے ابتداء کی۔ پھر ہم نے یہ سوچا کہ ابھی اس کو کنٹرول کرنا ہے' اس کو ہم نے میٹنگ کے ذریعے قانون کے ذریعے کنٹرول کیا ہے اور ان pesticides کو اتنی مقدار میں منگوایا جس کے بعد زمیندار کو کسی مشکل کا سامنا نہیں کرنا پڑا اور throughout اس کی availability رہی۔ یہاں پر بیج کی بات ہوئی ہے تو میں اس کے حوالے سے بات کرتا ہوں کہ ٹھیک ہے کہ پرائیویٹ کمپنیوں کو بھی ہم نے اجازت دی ہے لیکن سیڈ کارپوریشن کو کریڈٹ جاتا ہے کہ انہوں نے اتنی ورائٹیاں پیدا کی ہیں کہ اسی کاٹن کے ذریعے' اسی بیج کے ذریعے آج ہم نے فی ایکڑ پیداوار میں اضافہ کیا ہے اور ایک کروڑ پندرہ لاکھ گانٹھ پنجاب میں پیدا ہوئی ہے اور ایک کروڑ 46 لاکھ گانٹھ پاکستان میں پیدا ہوئی ہے جس کا کوئی ریکارڈ نہیں ہے۔

جناب سپیکر! یہاں کہتے ہیں کہ گندم میں کوئی فائدہ نہیں ہوا' محکمے نے کوئی کام نہیں کیا۔ میں نے کہا کہ اگر یہ محکمہ کام نہیں کرتا تو اور کون کرتا ہے؟ ہمارا فیلڈ سٹاف' ہمارے انسپکٹرز کام کرتے ہیں' ہمارے scientists کام کرتے ہیں اور ریسرچ کرتے ہیں۔ ہم ورائٹی لے کر آتے ہیں۔ یہ سارا ہاؤس زمینداروں کا ہاؤس ہے۔ اگر سیڈ کارپوریشن کی progress نہ ہو' اس کی ترقی نہ ہو تو ہمارے غریب کاشتکاروں' کسانوں میں اتنی سکت ہی نہیں ہے کہ وہ ملٹی نیشنل کمپنیوں کے بیج خرید سکیں۔ ہماری سیڈ کارپوریشن کے تیار کردہ بیج کے بل بوتے پر آج گندم کی ریکارڈ پیداوار ہوئی ہے۔ پنجاب میں گندم کا ٹارگٹ ایک کروڑ 60 لاکھ ٹن تھا۔ اس کے against ایک کروڑ 73 لاکھ ٹن گندم پنجاب میں پیدا ہوئی ہے۔ پاکستان کا ٹارگٹ دو کروڑ 10 لاکھ ٹن تھا جس میں سے ایک کروڑ 73 لاکھ ٹن پنجاب میں پیدا ہوئی ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ کے شکر گزار ہیں۔ ہم اپنے کسان بھائیوں کے بھی مشکور ہیں کہ انہوں نے گورنمنٹ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اس کی sowing اس طرح کی کہ اس کی پیداوار فی ایکڑ بڑھ گئی ہے۔ ہم نے یہ کہا کہ ہمیں ٹارگٹ مرکز نے دیا کہ آپ نے اتنی گندم کاشت کرنی ہے لیکن پانی کی کمی کے باوجود میں کسانوں

کو appreciate کرتا ہوں' میں اپنے کاشتکار بھائیوں کی تعریف کرتا ہوں کہ انہوں نے گورنمنٹ کے کہنے پر اتنی sowing کی کہ آج ایک کروڑ 73 لاکھ ٹن گندم پنجاب میں پیدا ہوئی ہے اور دو کروڑ 10 لاکھ ٹن پاکستان کی پیداوار ہے۔ یہ پہلی دفعہ ہوا ہے۔ یہ کریڈٹ کس کو جاتا ہے؟ یہ کریڈٹ اللہ تعالیٰ کی مہربانی کے بعد محکمہ زراعت کو جاتا ہے' کسانوں ' کاشتکاروں اور ان سائنسدانوں کو جاتا ہے جنہوں نے اس بیج کو پیدا کیا ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ کچھ نہیں ہوا۔

اس دفعہ چاول کی ریکارڈ پیداوار ہوئی ہے۔ 30 لاکھ ٹن پچھلے سال کے مقابلے میں 2 فیصد زیادہ چاول پیدا ہوا ہے اور وہ باسمتی جو all over the world مشہور ہے۔ آپ کے ملک کو کریڈٹ جاتا ہے کہ آپ کی باسمتی ایکسپورٹ ہو رہی ہے' آپ کا citrus ایکسپورٹ ہو رہا ہے' آم ' کاٹن ایکسپورٹ ہو رہی ہے۔ آپ انڈیا کی بات کرتے ہیں۔ میں انڈیا نہیں گیا مگر ہمارے دوست گئے ہیں لیکن میں یہاں کہتا ہوں کہ یہ واحد پاکستان کی زراعت ہے جو بغیر سبسڈی کے چل رہی ہے۔ ہم کسی کو سبسڈی نہیں دے رہے لیکن انڈیا سبسڈی دیتا ہے ' وہ پانی میں سبسڈی دیتا ہے' ٹیوب ویل میں دیتا ہے۔ pesticides اور اپنے fertilizer میں دیتا ہے لیکن پاکستان میں بغیر سبسڈی کے ہمارا کاشتکار ان چیزوں کی اتنی بڑی پیداوار کر رہا ہے۔ یہ کریڈٹ کس کو جاتا ہے؟

سید مجاہد علی شاہ، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! اگر باہر والے سبسڈی دے رہے ہیں تو یہ کیوں نہیں دیتے؟ ان کو بھی سبسڈی دینی چاہئے۔

جناب سپیکر، شاہ صاحب! پلیز! تشریف رکھیں۔ لودھی صاحب! آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

وزیر زراعت، جناب سپیکر! یہ اتنی بڑی کامیابی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کے بعد یہ کریڈٹ آپ کو جاتا ہے۔ میرے بھائی چودھری اصغر علی گجر چلے گئے ہیں۔ وہ جب بھی بات کرتے ہیں ہمیشہ میری absence میں کرتے ہیں۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ میں irrelevant بات کرتا ہوں۔ انہوں نے مجھے کل کہا تھا۔ چودھری اصغر صاحب ہمارے بھائی ہیں۔ مجھے شک ہو رہا ہے کہ آپ کو relevant اور irrelevant کے فرق کا ہی نہیں پتا کہ کیا ہوتا ہے؟ پھر بات ریسرچ ونگ کی ہوئی ۔ ہم آپ کی اطلاع کے لئے ریسرچ ونگ کو دوبارہ منظم کر رہے ہیں ' ان کے سروس سٹرکچر کو reshape کر رہے ہیں۔ چیف منسٹر پنجاب نے فیصلہ کیا

ہے کہ ریسرچ ونگ کی ratio ہم world standard کے مطابق 40 سے 60 فیصد کر رہے ہیں اور حیرانی کی بات ہے کہ ریسرچ میں اس حکومت سے پہلے 85 فیصد بجٹ non development پر خرچ ہو رہا تھا اور 15 فیصد ریسرچ پر ہو رہا تھا لیکن میں اس ایوان کی اطلاع کے لئے بتانا چاہتا ہوں کہ on the direction of the Chief Minister Punjab ہم نے اس کو 40 سے 60 فیصد کی ratio پر کر دیا ہے۔ ہم crops کو reshape کر رہے ہیں۔ ہم ایک ادارہ جو idle پڑا تھا یہاں پر اس کو reactivate کر رہے ہیں۔

سید مجاہد علی شاہ، جناب سپیکر!----

جناب سپیکر، شاہ صاحب! پلیز! خاموشی اختیار کریں۔

وزیر زراعت، جناب سپیکر! یہاں آلو اور پیاز کی بات ہوئی کہ یہ مہنگے ہوتے ہیں لیکن آپ کو یہ سوچنا چاہئے کہ اپریل میں بارشیں ہوئیں' مارچ میں بارشیں ہوئیں اس وجہ سے آلو اور پیاز کی پیداوار متاثر ہوئی ہے لیکن اگر پانی کی وجہ سے خرابی ہے تو گورنمنٹ بیدار ہے ' گورنمنٹ باہر سے منگوا کر اس کو پورا کرتی ہے لیکن آپ کی اطلاع کے لئے اس دفعہ اٹھارہ لاکھ ٹن آلو کی پیداوار ہوئی ہے لیکن بارش کی وجہ سے اس میں خرابی آئی ہے۔ اس لئے ہم باہر سے منگوا کر لوگوں کو مہیا کر رہے ہیں۔اس کے علاوہ میں یہ عرض کروں گا کہ ہم فی ایکڑ پیداوار بڑھانے کی کوشش کر رہے ہیں اورگندم کی بیجائی کو صحیح وقت پر لے کر آئے ہیں۔ گندم کی بیجائی کے لئے اکتوبر اور نومبر اہم مہینے ہیں اگر اس میں گندم بوئی جائے تو پھر اس میں پیداوار بڑھتی ہے اور یہ پیداوار 27 من فی ایکڑ سے بڑھ کر 33 من فی ایکڑ ہو چکی ہے۔ وہ لوگ جو یہ باتیں کرتے ہیں کہ ہماری زراعت progress نہیں کرتی جیسا کہ راجہ ریاض صاحب میرے بھائی ہیں کہ انہوں نے کہا کہ ویسے ہی صفایا کر دو۔ ساری پولیس ہی کو لے آؤ اور پھر ہم کھائیں گے کہاں سے ؟ میں ان کی اطلاع کے لئے زراعت کے محکمے کے حوالے سے بات کروں گا کہ دعا کریں آپ کوتی کی بات کرتے ہیں ' آپ ایک پیسا کم کرنے کی بات کرتے ہیں ' آپ سو پیسے کم کرنے کی بات کرتے ہیں ۔ بھائی! یہ ہاؤس کاشت کاروں اور زمینداروں کا ہاؤس ہے۔ آپ میری مدد کریں بلکہ اس میں اضافہ کریں تاکہ ہم لوگوں کی مدد کر سکیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میری یہ گزارشات تھیں اگر اچھی لگی ہیں تو میں آپ کا ممنون ہوں اور اگر کسی کو کڑوی لگی ہوں تو میں پھر معذرت خواہ ہوں۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ آرڈر پلیز' آرڈر پلیز۔

چودھری اصغر علی گجر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' فرمائیں!

چودھری زاہد پرویز، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، چودھری صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ میں نے floor گجر صاحب کو دیا ہے۔ جی' گجر صاحب!

چودھری اصغر علی گجر، جناب سپیکر! ارشد لودھی صاحب نے بڑی اچھی تقریر کی ہے اور انہوں نے کسانوں کا بھی شکریہ ادا کیا ہے کہ گورنمنٹ کے کہنے پر انہوں نے فصل کاشت کی ہے لیکن مجھے افسوس ہے کہ انہوں نے اس رب کا شکریہ ادا نہیں کیا جس نے بارشوں کی وجہ سے ---- (قطع کلامیاں' شور وغل)

جناب مشتاق احمد (ایڈووکیٹ)، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! کل بھی آپ نے مجھے وقت نہیں دیا اس لئے میں یہاں پر بات نہیں کر سکا۔ میں لودھی صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ چاول کی تحقیق کے لئے آپ نے اب تک کیا کیا ہے؟ کالا شاہ کاکو میں چاول کے ایک تحقیقاتی مرکز پر کافی رقبے پر کافی خرچ آ رہا ہے لیکن دس سال پہلے ڈاکٹر مجید نے سپر باسمتی چاول کی قسم دریافت کی تھی اس کے بعد اس پر کوئی تحقیق نہیں ہوئی اور نہ ہی کوئی نئی قسم دریافت ہو سکی ہے۔

جناب سپیکر، چودھری صاحب! آپ تشریف رکھیں' ابھی میں question put کرنے لگا ہوں۔

اب سوال یہ ہے کہ:

"2۔ارب 11 کروڑ 77 لاکھ 68 ہزار روپے کی کل رقم بسلسلہ مطالبہ نمبر PC-21018 "زراعت" کو کم کرکے ایک روپیہ کر دیا جائے۔"

(تحریک نامنظور ہوئی)

جناب سپیکر، اب سوال یہ ہے کہ۔

"2-ارب 11 کروڑ 77 لاکھ 68 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2006 کو ختم ہونے والے مالی سال 06-2005 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا، دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "زراعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک

جناب سپیکر، جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ۔

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب مصدرہ 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 144 کو معطل کر کے مورخہ 15-جون 2005 کو پنجاب اسمبلی کے بجٹ اجلاس کے دوران رانا ثناء اللہ خان ایم-پی-اے، پی پی-70 کی طرف سے قابل اعتراض زبان استعمال کرنے کے سلسلے میں قرار داد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر، یہ تحریک پیش کی گئی ہے،

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب مصدرہ 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 144 کو معطل کر کے مورخہ 15-جون 2005 کو پنجاب اسمبلی کے بجٹ اجلاس کے دوران رانا ثناء اللہ خان ایم-پی-اے، پی پی-70 کی طرف سے قابل اعتراض زبان استعمال کرنے کے سلسلے میں قرار داد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(قطع کلامیاں)

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ۔

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب مصدرہ 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 144 کو معطل کر کے مورخہ 15-جون 2005 کو پنجاب اسمبلی کے بجٹ اجلاس کے دوران رانا ثناء اللہ خان ایم۔پی۔اے' پی پی-70 کی طرف سے قابل اعتراض زبان استعمال کرنے کے سلسلے میں قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

(نعرہ ہائے تحسین)

قرارداد

رکن اسمبلی کی رکنیت معطل کرنے کی قرارداد

جناب سپیکر: جی' وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ۔

"پنجاب اسمبلی کا یہ معزز ایوان مورخہ 15-جون 2005 کو پنجاب اسمبلی کے بجٹ کے دوران رانا ثناء اللہ خان ایم۔پی۔اے' پی پی- 70 کی طرف سے تمام معزز ممبران اسمبلی کو گالی دینے ' اجلاس کی کارروائی کے دوران قابل اعتراض زبان استعمال کرنے اور تمام معزز اراکین بالخصوص خواتین کے متعلق ذومعنی گفتگو کرنے کے رویے کی مذمت کرتا ہے۔ یہ ایوان جناب سپیکر سے مطالبہ کرتا ہے کہ رانا ثناء اللہ خان کے اس غیر پارلیمانی رویے' تمام معزز اراکین اسمبلی کو گالیاں دینے اور غلیظ زبان استعمال کرنے پر ان کی رکنیت کو معطل کیا جائے اور مجوزہ اسمبلی اجلاس میں شرکت سے روکا جائے۔"

جناب سپیکر: یہ قرار داد پیش کی گئی ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ معزز ایوان مورخہ 15-جون2005 کو پنجاب اسمبلی کے بجٹ کے دوران رانا ثناء اللہ خان ایم-پی-اے' پی پی- 70 کی طرف سے تمام معزز ممبران اسمبلی کو گالی دینے' اجلاس کی کارروائی کے دوران قابل اعتراض زبان استعمال کرنے اور تمام معزز اراکین بالخصوص خواتین کے متعلق ذومعنی گفتگو کرنے کے رویے کی مذمت کرتا ہے۔ یہ ایوان جناب سپیکر سے مطالبہ کرتا ہے کہ رانا ثناء اللہ خان کے اس غیر پارلیمانی رویے تمام معزز اراکین اسمبلی کو گالیاں دینے اور غلط زبان استعمال کرنے پر ان کی رکنیت کو معطل کیا جائے اور مجوزہ اسمبلی اجلاس میں شرکت سے روکا جائے۔"

(قطع کلامیاں' شوروغل)

معزز ممبران حزب اختلاف: ہم اسے oppose کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف قرارداد کی مخالفت میں اپنی نشستوں پر کھڑے ہو گئے)

جناب سپیکر: اس قرار داد کو ملک اصغر علی قیصر صاحب نے oppose کیا ہے۔

معزز ممبران حزب اختلاف: جناب سپیکر! اس کو ہم سب نے oppose کیا ہے۔

جناب سپیکر: رانا آفتاب احمد خان صاحب! آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؛ آپ نے oppose کیا ہے؛

رانا آفتاب احمد خان: شکریہ۔ جناب سپیکر! ---

سید ناظم حسین شاہ: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی' شاہ صاحب!

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر! گزارش ہے کہ آپ اس ایوان کے custodian ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمارے ادھر بیٹھے ہوئے دوست اکثریت میں ہیں' اس قرارداد کے سلسلے میں آپ یہ دیکھیں کہ

کوئی ایسا precedent نہیں ہے اور قرارداد اس طریقے سے پاس کرنے کے لئے ہم یہاں بیٹھے ہیں ہم نے صرف حال کے لئے ہی قوانین نہیں بنانے بلکہ مستقبل کے لئے بھی دیکھنا ہے۔ اس بارے میں بھی آپ دیکھیں۔ میں یہاں پر ایک واقعہ آپ کی نذر کروں گا ' آپ کی وساطت سے سب دوستوں کو کہ جب احمد شاہ ابدالی نے 1761 میں ----

جناب سپیکر، شاہ صاحب! آپ یہ بتائیں کہ کون سے رولز کے خلاف یہ کارروائی ہو رہی ہے؟ آپ صرف رولز کا حوالہ دیں۔

سید ناظم حسین شاہ، جناب سپیکر! میں صرف رولز کے حوالے سے ہی بات کر رہا ہوں----

جناب سپیکر، احمد شاہ ابدالی کا اس سے کیا تعلق ہے؟ یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔ آپ تشریف رکھیں۔

سید ناظم حسین شاہ، جناب سپیکر! اگر آپ کو میری بات پسند نہیں ہے تو ٹھیک ہے آپ مجھے ہاؤس---

جناب سپیکر، شاہ صاحب! آپ کا پوائنٹ آف آرڈر نہیں بنتا۔

سید ناظم حسین شاہ، جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر پر میں آپ سے یہی request کر رہا تھا کہ میں رولز کی بات نہیں کر رہا بلکہ میں تو یہ عرض کر رہا ہوں کہ آپ یہ جو precedent set کر رہے ہیں' اس کے آئندہ مستقبل میں کیا facts ہوں گے؟ میں آپ کی وساطت سے راجہ صاحب سے یہ request کرنا چاہ رہا ہوں کہ مہربانی کر کے یہ resolution پیش نہ کریں۔ اس کے آنے والے وقتوں میں اچھے facts نہیں ہوں گے' اچھے precedents نہیں ہوں گے۔ یہاں اسمبلی میں اس سے پہلے بھی یہاں پر ایسے الفاظ استعمال ہوتے رہے ہیں اور میری آپ سے بھی اور ٹریژری بنچز سے بھی صرف یہی request ہے کیونکہ پھر ہر بات پر یہی resolution پیش ہو گی اور پھر آپ کو اتنے resolution ملیں گے کہ آپ کے لئے فیصلہ کرنا مشکل ہو جائے گا۔ میری یہی request ہے۔

جناب سپیکر، رانا آفتاب احمد خان!

رانا آفتاب احمد خان، شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آپ کا بڑا مشکور ہوں کہ جس طرح آج یہ ہاؤس بڑی افہام و تفہیم کے ساتھ چل رہا تھا اور بجٹ پر cut motion پر بات ہو رہی تھی تو میرا خیال تھا کہ کل

کی ہونے والی تلخی ختم ہو چکی ہو گی مگر میں چونکہ کل یہاں موجود نہیں تھا تو میں نے جو پڑھا سنا اور دیکھا ہے تو اس کے مطابق پہلی بات یہ ہے کہ آپ کی رولنگ یہ تھی کہ during the budget session آپ resolution نہیں لاتے۔ خاص طور پر نعوذ باللہ قرآن پاک کی بے حرمتی کے متعلق آپ نے خصوصی اجازت دی تھی۔ آپ کے اس عہدے اور رتبے سے یہ توقع نہیں کرتا تھا کہ اس resolution کی آپ اس طرح اجازت دیں گے۔ جناب والا! You are the custodian ہم' میں اور آپ میں ضرور فرق ہونا چاہئے۔ اگر کل ایک واقعہ ہوا ہے' کسی نے یہ نہیں کہا۔ مجھے لوگوں نے کہا ہے کہ یہاں پر لوگوں نے گندی' غلیظ' ماں بہنوں کی گالیاں نکالی ہیں۔ آپ نے اس چیز کا تو نوٹس نہیں لیا' وہ یہاں تک کیوں آئے ہیں؟

جناب سپیکر! طریقہ یہ تھا کہ Rules of Procedure کے مطابق آپ کے پاس یہ اختیار تھا کہ اگر رانا ثناء اللہ خان نے کوئی ایسی بات کی تھی تو آپ سارجنٹ ایٹ آرمز کے ذریعے انہیں ہاؤس سے باہر نکال سکتے تھے' آپ کے پاس یہ اختیار تھا کہ آپ انہیں اسمبلی آنے سے روک سکتے تھے مگر جن لوگوں نے across the floor آ کر ان پر حملہ کرنے کی کوشش کی' اس پر آپ نے کیا کچھ سوچا؟ جب علیم شاہ نے یہاں پر میری بہنوں کے متعلق بات کی کہ ہمیں اس طرح کی بات کی ضرورت ہے تو آپ نے کیا سوچا؟ میں بتانا نہیں چاہتا کہ جس طرح کل میری گاڑی چھیننے کی کوشش کی گئی۔ ہم تو نہیں کہتے ' وقت مکافات عمل ہے۔ ایک معزز رکن نے ذو معنی بات کی ہے تو اس کا آپ کے پاس ایک طریق کار ہے مگر جب ان کی بات کرنے کے بعد سعید اکبر نوانی صاحب نے کہہ دیا کہ سپیکر صاحب! ایک رولنگ دے دیں اور آپ نے رولنگ دے دی۔ انہوں نے معذرت کر لی' الفاظ expunge ہو گئے' اس کے بعد کیا اس کی ضرورت تھی؟ اس کی ضرورت ہی نہیں تھی۔ جب ایک آدمی نے معذرت کر لی ہے تو پھر آپ کو اس چیز کی اجازت ہی نہیں دینی چاہئے تھی۔ ان لوگوں کے متعلق ہم بھی ابھی resolution لاتے ہیں کہ جنہوں نے یہاں آ کر ماں بہنوں کی گالیاں نکالی ہیں' ان پر حملہ کرنے کی کوشش کی ہے کیا ہم آپ کی inherent suomotu powers نہیں لے سکتے؟ کیا رانا ثناء اللہ خان کو ہاؤس سے باہر نکالنے کے بعد آپ کا یہ مسئلہ حل ہو جائے گا؟ کیا ہمیں ہاؤس سے باہر نکالنے سے مسئلہ حل ہو جائے گا؟

جناب سپیکر! This is not a short story میں آپ کو یہ بتا رہا ہوں کہ کچھ متقدر قوتیں آپ کا نظام ختم کرنے پر تلی ہوئی ہیں۔ آپ نے یہ سوچا ہے کہ پولیس میں کیا آ رہا ہے؟ آپ نے بڑے آرام سے کہہ دیا ہے کہ یہ ہوا ہے۔ کل راجہ صاحب نے ایک تحصیل ناظم کے بارے میں کہا تو میں یہ بات on oath قرآن پاک پکڑ کر کہتا ہوں کہ اس نے اغواء نہیں کیا مگر آپ نے اس پر اغواء کا پرچہ دے کر صرف اپنے political victimization کے لئے اسے اندر کر دیا ہے۔ رانا ثناء اللہ پر آج سے ڈیڑھ سال پہلے آئی۔ایس۔آئی کے ذریعے تشدد ہوا' انہوں نے برداشت کیا۔ رانا ثناء اللہ کا قصور صرف یہ ہے کہ ان کی political commitment ہے۔ اگر انہوں نے بات کی ہے تو میں کہتا ہوں کہ اگر کی بھی ہے تو غلط کی ہے مگر ان کی معذرت کے بعد There was no legal, moral or ethical justification کہ آپ آج اس طرح ایک تحریک لے کر آئیں Tomorrow we shall be across the floor. آج راجہ ارشد اپنے حلقے کی بات کر رہا تھا' اس کا قصور یہ ہے کہ اس نے راجہ بشارت کو الیکشن میں ہرا دیا تھا' اس کی بات نہیں سنی جا رہی۔۔۔(نعرہ ہائے تحسین)

کیا اس کا یہ قصور ہے کہ یہ راجہ ارشد گجرات سے نہیں آ سکتا؟ کیا ہمارا یہ قصور ہے کہ irregularity point out کر رہے ہیں' ہم بالکل مانتے ہیں کہ ہمیں اخلاق کے دائرے میں رہ کر بات کرنی چاہئے' ہم میں tolerance ہونی چاہئے' ہم میں نظم و ضبط ہونا چاہئے مگر کل جو واقعہ یہاں پر ہوا ہے' جس طرح لوگوں نے زبانیں استعمال کی ہیں' اگر کسی نے اپنا score settle کرنا ہے تو ہم بات کر سکتے ہیں۔ اللہ کا شکر ہے کہ ہم کسی کے مرہون منت نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حوصلہ اور ایمان دیا ہے میں آپ سے اختلاف تو نہیں کر سکتا لیکن مجھے افسوس ضرور ہے کہ میں آپ سے یہ expect نہیں کرتا تھا کہ آپ جیسے زیرک اور تحمل مزاج انسان نے یہ فیصلہ کیا اور اس کو resolve کر دیا۔ آج صرف اخباروں کی زینت بنانے کے لئے ان کو کیا ملے گا؟ آپ کا بجٹ بھی پاس ہو جائے گا' سب کچھ ہو جائے گا مگر یہ روایات' precedents اور conventions کبھی ختم نہیں ہوتی ہیں۔ میری آپ سے گزارش ہے کہ آپ راجہ صاحب کو کہیں کہ

let us work within the norms of the parliamentary democracy. Let us do what is right and we should not do anything wrong We should control the crime. We should do something good for the province.

مگر میں یہ کہوں گا کہ ہم oppose بھی کرتے ہیں اور اس کو condemn بھی کرتے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ آج تک اس پارلیمانی تاریخ میں اس قسم کی کبھی resolution نہیں آئی اور مجھے آپ سے صرف یہ دکھ اور افسوس ہے کہ آپ نے اس کو بغیر کسی جواز کے اپنی رولنگ کو ختم کر کے اس کی اجازت دی ہے۔ I will request کہ اس کو ختم کر کے واپس لیا جائے اور next گرانٹ کو لے کر کارروائی چلائی جائے۔

جناب سپیکر، یہ ایوان نے اجازت دی ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! ایوان کو آپ نے اجازت دی ہے ۔ آپ بڑے آرام سے کہہ رہے ہیں-----

جناب سپیکر، ایوان کی رائے کو مسترد تو نہیں کیا جا سکتا۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! resolution آنے سے پہلے آپ کہہ سکتے تھے کہ یہ بات ختم ہو گئی ہے اور اس کی ضرورت نہیں ہے۔ آپ نے خود کہا تھا کہ بجٹ سیشن میں resolution نہیں آئے گی۔ میں نے تو نہیں کہا مگر آپ کو پتا نہیں کیا ایسی مجبوری ہے؟

جناب سپیکر، مجھے کوئی ایسی مجبوری نہیں ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! میں ابھی بھی یہ کہتا ہوں کہ جناب ! ڈلیاں بیراں دا کجھ نئیں و گڑیا' ہلے وی جناب من لو تے ایتھوں واپس لے لو and we can work in a very cordial and a good atmosphere

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' ملک صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے پارلیمانی امور، Sir, lets put the fact straight. یہ واقعی ایک قابل افسوس واقعہ ہے۔ اس ہاؤس کا ممبر ہونے کی حیثیت سے جو کل دیکھا کوئی قابل فخر بات نہیں ہے اور اس پر ہمیں بھی افسوس ہے۔ جو کل پیش آئی۔ ابھی رانا آفتاب احمد صاحب نے بات narrate کی' جو لاء منسٹر صاحب اور رانا ثناء اللہ صاحب کے conduct کے بارے میں بات کی جا رہی ہے' یہ وہ چیزیں ہیں جو اس وقت قابل افسوس ہیں لیکن میں آپ کی رولنگ کی صرف legal proposition سامنے رکھ رہا ہوں۔ جہاں تک آپ کی رولنگ اور آج کی resolution کے متعلق بات ہے اور جس وقت یہ معاملہ سعید اکبر نوانی صاحب نے اٹھ کر کہا تھا کہ جو چیئر فیصلہ کرے اس کے مطابق ہم عمل کریں گے تو اس وقت بھی یہاں یہ بات کی گئی کیونکہ یہ ہاؤس کے جذبات تھے کسی ایک آدمی کے نہیں تھے۔ جو بات رانا صاحب نے کی تھی وہ الفاظ انہوں نے واپس لے لئے ' آپ کے کہنے پر واپس لے لئے۔ لیکن کس condition میں واپس لئے کہ جب practically تمام ممبران اٹھ کر ان کے بنچ تک چلے گئے، کس بات پر گئے کہ ان کو کہا گیا کہ [***************]

دوسری بات جب لاء منسٹر صاحب یہ بات کر رہے تھے کہ جو چیئر فیصلہ کرے گی تو اس میں انہوں نے یہ condition رکھی تھی کہ آپ کے سامنے کل رات ہم اپنا decision لیں گے۔

جناب ارشد محمود بگو، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، آپ نے تو ویسے بھی بات کرنی ہے آپ نے oppose کیا ہے لہذا آپ کو موقع ملے گا۔ پہلے آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کریں گے اور اس کے بعد پھر بولیں گے' چلیں ٹھیک ہے پھر آپ بات کرلیں یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔ جی' ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! میں clarification کرنا چاہتا ہوں جب کل ہاؤس میں یہ ہنگامہ اور صورتحال پیدا ہوئی تھی تو میں سمجھتا ہوں کہ میں اور یہ ہاؤس نوانی صاحب کا بہت مشکور ہے کہ انہوں نے بڑے اچھے وقت پر بڑی اچھی proposal دی تھی کہ سپیکر صاحب جو رولنگ دیں گے اور جو کہیں گے ہم

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

اور یہ سارا ہاؤس اس کو admit کرے گا اور انہوں نے اس کی ذمہ داری بھی لی تھی پھر آپ نے جو کہا اس ہاؤس میں رانا صاحب نے اسی طرح ان الفاظ کو دہرا کر معذرت بھی کی اور اپنے الفاظ بھی واپس لئے۔ یہ condition نہیں ہوئی تھی۔ ملک احمد خان صاحب میرے بھائی ہیں انہوں نے جو کہا کہ یہ ہوا تھا کہ کل ہم پارلیمانی پارٹی کے اجلاس میں کیا کریں گے؟ یہ ایسی کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔ میں نے کل بھی گزارش کی تھی، ہم چونکہ اس ہاؤس میں پہلی مرتبہ آئے ہیں۔آپ پچھلے اڑھائی سال سے جس دانشمندی، جس فکر مندی اور جس اچھے طریقے سے اس ہاؤس کو چلا رہے ہیں، میں آپ کی موجودگی میں نہیں بلکہ آپ کی غیر موجودگی میں بھی بات کرتا ہوں کہ آپ نے اس ہاؤس کو کمال سمجھداری اور دانشمندی کے ساتھ چلایا ہے۔ جس طرح رانا صاحب نے کہا ہے اور میں بھی یہ چاہتا ہوں کہ جب ایک آدمی گالی دیتا ہے اور دوسرا آدمی کہتا ہے کہ جب تک تم معافی نہیں مانگو گے میں تمہیں چھوڑوں گا نہیں اور پھر وہ آدمی کہہ دیتا ہے کہ میں معذرت چاہتا ہوں تو اس کے بعد اس کے پیچھے کیا رہ جاتا ہے؟ آپ ہمارے بھائی ہیں۔ ایک اصول ہے اور میں خود اس اصول پر کاربند رہنا چاہتا ہوں اور میں پابند ہوں کہ اگر کسی آدمی کی عزت نہ کی جائے تو اس کی عزت بھی نہیں ہوتی۔ اگر ہم آپ کی عزت کرتے ہیں تو آپ ہماری عزت کرتے ہیں اور ایسا ہونا چاہئے، یہ ہمارا اخلاقی اور مذہبی فریضہ بھی ہے۔ ہم یہاں پر colleague ہیں۔ ہم اپوزیشن میں بیٹھے ہیں اور آپ حکومتی بنچز میں لیکن ہم سب بھائی اور دوست ہیں۔ ہم نے ادھر رہنا ہے اور ادھر بیٹھنا ہے۔ جس ہاؤس کو آپ کے مطابق ہم نے 2007 تک چلانا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ راجہ صاحب، چودھری ظہیر صاحب، ارشد لودھی صاحب اور مناظر علی رانجھا صاحب یہ سارے ہمارے بزرگ اور سینئر لوگ ہیں میں ان سے آپ کی وساطت سے درخواست کروں گا کہ اس مسئلے اور issue کو حل کروائیں۔ آپ کے پاس اختیار ہے کہ آپ راناصاحب کو ایک دن، دس دن ہاؤس سے آؤٹ کر سکتے ہیں لیکن میں آپ سے یہ درخواست کروں گا کہ جس طرح آپ نے اڑھائی سال صبر سے ہماری اتنی کڑوی کڑوی باتیں سنیں اور ہماری ساری باتیں سننے کے بعد آپ نے صبر کا مظاہرہ کیا میں چاہوں گا کہ اس ہاؤس میں اس صورتحال کو برقرار رکھنے کے لئے جو پچھلے اڑھائی سال رہی ہے، یہاں پر ہی ختم کر دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ رانا ثناء اللہ خان۔

رانا ثناء اللہ خان، شکریہ۔ جناب سپیکر! جو resolution یہاں پاس کرنے کے لئے پیش کی گئی ہے مجھے اس بات کا یقین ہے کیونکہ یہ resolution اکثریتی پارٹی کی طرف سے پیش کی گئی ہے اس لئے یہ پاس ہوگی اور اس کے بعد مجھے اس بات میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ چیئر اس بات پر مجبور ہوگی کہ مجھے اس سیشن کے لئے دو دن یا دس دن کے لئے suspend کرے۔

آوازیں، ہمیشہ کے لئے suspend کریں گے۔

رانا ثناء اللہ خان، forever کردیں۔ کوئی بات نہیں ہے' میں اپنی political commitment کے لئے اس جیسی ایک کیا بلکہ ایک لاکھ سیٹ چھوڑنے کے لئے تیار ہوں۔ آپ ہمیشہ کے لئے کر دیں لیکن آپ وہ وقت بھی یاد رکھیں کہ جب آپ expel ہوں گے اور آپ کو اس ملک کے عوام' اس ملک کا آئین اور اس ملک کا قانون expel کرے گا۔

جناب سپیکر! میں اس میں صرف تھوڑی سی وضاحت چاہتا ہوں میں کوئی argument نہیں دینا چاہتا۔ میں صرف پچھلے دو دن کی اگر میں تیسرے دن کے حوالے سے بات کروں اورکہوں کہ ایک سال پہلے یہ بات ہوئی تھی' چھ ماہ پہلے یہ بات ہوئی تھی نہیں۔ میں صرف دو دن کی proceeding آپ کے سامنے رکھوں گا اور اس کے بعدمیں آپ سے اور اس ہاؤس میں بیٹھنے والے ہرمعزز انسان سے اور اس کو اس کا ضمیر جلنے گا کہ آیا یہ بات جانبداری ہے یا غیر جانبداری۔

جناب سپیکر! کل جب میں نے تقریرشروع کی تو اس وقت میں صرف figures پڑھ رہا تھا اور اس وقت کی صورتحال کے حوالے سےمیں نے آپ سے گزارش کی کہ ہاؤس کو in order کریں ورنہ میں بات کرنہیں سکتا۔ اس کے بعد دو' تین دفعہ جب بات نہ ہوسکی تو میں نے کتابوں کو ایک طرف رکھ دیا جس کا ذکر کل میرے بھائی ملک محمد احمد صاحب نے بھی کیا کہ آپ نے صحیح طرح سے figures کو quote نہیں کیا۔ میں اس بات کوتسلیم کرتا ہوں کہ اس ماحول میں جو بات میں کرنا چاہتا تھا وہ نہیں کر سکا۔ اب اس کے بعد جب بات ہوئی N.F.C ایوارڈ کے حوالے سے تو میں نے یہ عرض کیا کہ حکومت پنجاب اپنے صوبہ پنجاب کا مقدمہ صحیح طور پر represent نہیں کر رہی اور اس کے بعد بات آئی لونوں پر۔ اب یہاں پر یہ

کہا گیا کہ میں نے اراکین اسمبلی کے خلاف یہ بات کی ہے۔ یہاں میرے بھائی ملک محمد احمد خان نے بھی کہا کہ ہمیں کوئی کہے کہ آپ کا باپ نہیں ہے ہم بات نہیں کرتے۔ رانا ثنا اللہ خان نے کہا اراکین اسمبلی کو کہ آپ کا باپ نہیں ہے۔ کل کی proceeding ہے کوئی دور کی بات نہیں ہے۔ ابھی اسی وقت اس paper کو نکلوا لیں اگر اس میں کسی رکن اسمبلی کا حوالہ ہو' اس میں اراکین اسمبلی کا لفظ ہو' اس میں اگر کسی جماعت کا حوالہ ہو تو آپ نے کیا expel کرنا ہے؟ میں آپ کو یہاں یقین دلاتا ہوں کہ میں اپنا resign آپ کے حوالے کر دوں گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اگر ایک لفظ ہو' میں نے کیا کہا؛ میں نے کہا کہ لوٹا' جناب! لوٹا کسی شخص کا نام تو نہیں ہے ناں؟ لوٹا ایک کردار کا نام ہے' اس کردار کے ساتھ ایک character attach ہے۔ اب یہ لوٹا کا لفظ میں نے create نہیں کیا' یہ اس ملک کے میڈیا نے' اس ملک کے عوام نے یا لوگوں نے create کیا ہے۔ اب اس کے ساتھ ایک پورا کردار create ہے۔ میرے الفاظ آپ یہاں سے نکال کر دیکھ لیں میں نے صرف یہ کہا کہ لوٹا کسی کا نہیں ہوتا' وہ صرف اپنے مفاد کا ہوتا ہے اور اس کے بعد میں نے پانچ لفظ کہے' میں نے کہا کہ وہ نہ ضمیر کا ہے' نہ جماعت کا ہے' نہ اصول کا ہے اور جس لفظ پر انہوں نے اعتراض کیا۔ اب بات یہ نہیں ہے' ان کو یہ معلوم ہے کہ میں نے یہ باتیں جو کی ہیں ان چیزوں سے تعلق نہیں ہے' میں نے رکن اسمبلی یا اراکین اسمبلی نہیں کہا بلکہ میں نے کہا "لوٹا"۔ اب اس کے بعد کیونکہ یہ پروگرام جو تھا پہلے سے طے تھا جب میں speech کے لئے اٹھا ہوں اس سے پہلے دو وزراء نے باقاعدہ لابی میں جا کر سمجھایا کہ آپ نے اس طرح سے disturb کرنا ہے اس کے بعد لوگوں کی پہلے سے ڈیوٹی تھی کہ آپ نے disturb کرنا ہے اس کے بعد پھر جا کر روکنا ہے یعنی اسی sequence یا اسی میں ان کو تھوڑا سا مغالطہ لگا بلکہ ان کو یہ بھی نہیں پتا ہو گا کہ میں نے کس کا نام لیا ہے؟ اجتماعی یا انفرادی طور پر وہ آدمی میری طرف آئے۔ یہاں سے کچھ دوستوں نے ان کو روکا اور یہاں پر دھکم پیل کی صورتحال پیدا ہو گئی۔ اس کے بعد تو انی صاحب نے جو کہا اور آپ پر فیصلہ رکھا' میں نے بھی تسلیم کیا اور کہا کہ ٹھیک ہے۔ آپ نے کہا کہ جی! آپ نے جو الفاظ استعمال کئے ہیں' یہ چار پانچ میں سے یہ لفظ آپ واپس لے لیں۔ اس کے بعد آپ نے باقاعدہ وہ رولنگ دی جس رولنگ سے متعلق آپ آج سے تین دن پہلے یہ کہہ چکے ہیں کہ آپ کی رولنگ کو ہاؤس میں بھی چیلنج نہیں کیا جا

سکتا اور کسی کورٹ میں بھی چیلنج نہیں کیا جا سکتا۔ اس کے بعد آپ نے floor فنانس منسٹر کو دے دیا۔ فنانس منسٹر صاحب نے تقریر شروع کی' میں اٹھا اور میں نے کہا کہ جناب والا! میں نے wind up نہیں کیا' مجھے آپ ٹائم دیں۔ اس کے بعد آپ نے مجھے باقاعدہ ٹائم دیا اور ٹائم دینے کے بعد میں نے اپنی تقریر کو wind up کیا' conclude کیا اور اس کے بعد ہم این۔ایف۔سی ایوارڈ کے سلسلے میں حکومت پنجاب کے موقف کے خلاف واک آؤٹ کر کے باہر چلے گئے۔ اب آپ اس سے ایک دن پہلے چلے جائیں۔ یہاں یہ کہا جاتا ہے کہ یہ میری گالی ہے یعنی اس کو گالی بنا دیا۔ آپ فیصلہ کریں کہ یہ کہنا کہ "گوٹا" اس کا ان چیزوں سے' چار سے' پانچ سے' تین سے کوئی تعلق نہیں ہے' یہ گالی ہے یا کسی کو کہنا کہ یہ "بے غیرت" ہے' یہ گالی ہے؟ اگر کسی کا نام لے کر کہنا' کسی کو اشارہ کر کے کہنا کہ جناب! یہ "بے غیرت" ہے' فلاں پارٹی والے "بے غیرت" ہیں۔ آپ یہ دیکھیں کہ یہ ماحول کون create کر رہا ہے؟ یہ ریکارڈ کا حصہ ہے۔ آپ کے ذہن میں بھی ہو گا کیونکہ میں دو دن پہلے سے زیادہ بات نہیں کر رہا۔ کل کی یہ بات ہے' پرسوں پر چلے جائیں۔ پرسوں جب فیاض الحسن چوہان صاحب یہاں پر ہماری سیٹ کے ساتھ کھڑے تھے' یہاں پر جب قرآن پاک کی بے حرمتی سے متعلق بات ہوئی تو انھوں نے دس مرتبہ یہ کہا کہ یہ "بے غیرت" ہیں۔ انھوں نے کہا کہ یہ جو بیٹھے ہیں یہ "بے غیرت" ہیں۔ انھوں نے ہماری طرف اشارہ کیا۔ اس کے بعد انھوں نے پیپلز پارٹی کا نام لیا' پی۔ایم۔ایل(ن) کا نام لیا' ایم۔ایم۔اے کا نام لیا اور انھوں نے کہا کہ یہ "بے غیرت" ہیں۔ جتنی بار انھوں نے "بے غیرت" کہا میں حلفاً کہتا ہوں کہ لاء منسٹر اتنی بار ڈیسک بجاتے رہے ہیں۔

معزز ممبران حزب اختلاف، شیم' شیم۔

رانا ثناء اللہ خان، اب یہ گالی نہیں ہے۔ اس گالی پر کوئی resolution نہیں آ سکتی۔ اگر آج لاء منسٹر صاحب اس بات کا جواب دے دیں کہ کسی کو "بے غیرت" کہنا گالی نہیں ہے تو ٹھیک ہے۔ اس سیشن کے بعد' دو دن یا دس دن کے بعد کہہ دیں تو پھر ٹھیک ہے ہم تمام ذومعنی باتیں چھوڑ کر یہ "بے غیرت" کا لفظ بڑا اچھا ہے' جس پر لاء منسٹر صاحب بھی ڈیسک بجاتے ہیں' ہم پھر یہی کہہ لیا کریں گے۔ ہم "گوٹے" کے متعلق اور کوئی بات نہیں کہیں گے۔ صرف ایک ہی لفظ کہیں گے۔

معزز ممبران حزب اختلاف، (نعرہ ہائے تحسین)

رانا ثناء اللہ خان، جناب سپیکر! "بے غیرت" گالی نہیں ہے۔ اس پر اس صوبے کا وزیر قانون ڈیسک بجاتا ہے۔ اس پر یہ ہاؤس' ٹریژری بنچز سارے ڈیسک بجاتے ہیں کیونکہ یہ گالی نہیں ہے۔

معزز ممبران حزب اقتدار، جھوٹ۔ جھوٹ۔

رانا ثناء اللہ خان، یہ ریکارڈ کا حصہ ہے۔ اب جب آپ یہ عمل کرنے جا رہے ہیں تو اب یہ ساری باتیں نکل کر سامنے آ جائیں گی۔ کل علیم شاہ صاحب نے ہماری دو خواتین کے متعلق کہا کہ آپ جیسی عورتیں' ہمیں نہیں چاہیئں کیونکہ ہماری عورتیں بہت بہتر ہیں۔ اب میرے متعلق الزام یہ لگایا گیا ہے کہ میں نے عورتوں سے متعلق ذو معنی باتیں کی ہیں۔ کل کی میری پوری تقریر میں آپ عورتوں کے متعلق ایک لفظ بھی نکالیں' عورتوں کے متعلق تو بات ہی کوئی نہیں ہوئی۔ بات تو صرف "لوٹے" کی ہوئی ہے میں یہ عرض کرتا ہوں کہ اس دو دنوں کی کارروائی میں آپ اگر "لوٹے" کو برا کہنے یا مفاد پرست کہنے پر یہ resolution پاس کریں گے اور کسی ممبر کو expel یا suspend کریں گے اور "بے غیرت" کہنے پر اس کو کہیں گے کہ یہ گالی نہیں ہے۔ ان جیسی عورتوں کو ہم نہیں لیں گے۔ ہمارے پاس اچھی عورتیں ہیں۔ اگر یہ گالی نہیں ہے تو پھر پچھلے اڑھائی سال کی بات کو آپ چھوڑیں' صرف ان دو دنوں کی باتوں پر آپ اگر فوکس کر لیں تو میں سمجھتا ہوں کہ ان کی resolution ان کی سوچ سے جانبداری ٹپکتی ہے۔ میں اس بات کو on record لانا چاہتا ہوں کہ یہ جو resolution میرے لئے پاس کرنا چاہتے ہیں' خدا کی قسم یہ میرے کندھے پر تمغہ ہے۔

معزز ممبران حزب اختلاف، (نعرہ ہائے تحسین)

رانا ثناء اللہ خان، میرے لئے یہ کوئی نقصان نہیں ہے۔ یہ victimization ہے۔ یہ جانبداری ہے۔ یہ این۔ایف۔سی ایوارڈ پر بات کرنے کی سزا ہے اور جس دن اس صوبے کا شیئر 57.36 سے کم ہو گا اس صوبے کی ساڑھے آٹھ کروڑ عوام کو میں دکھاؤں گا کہ میں نے آپ کے حق کے لئے لڑتے ہوئے یہ سزا لی ہے لیکن ایک بات یہ ذہن میں رکھیں کہ اس سے نہ تو آپ میرا سیاسی طور پر نقصان کر سکتے ہیں اور نہ آپ مجھے خوفزدہ کر سکتے ہیں۔ اس سے پہلے بھی میں نے جبر کے تمام ہتھکنڈوں کا مقابلہ کیا ہے۔ میں نے کل

بھی آپ کے ہر قسم کے سلوک کا مقابلہ کیا ہے۔ میں ان چیزوں سے خوفزدہ نہیں ہوں گا اور نہ اس طرح سے میرا سیاسی نقصان ہو گا لیکن آپ اس ایوان کا نقصان کر رہے ہیں۔ آپ اس آئین کا' ان رولز کا' وہ Privilege Act جس میں لکھا ہے کہ یہاں پر Freedom of Speech ہے' جس میں لکھا ہے کہ یہاں پر کوئی لفظ جو کوئی ممبر بولے گا اس کا اس سے زیادہ کوئی اور قدم نہیں ہو گا کہ چیئر اس لفظ کو حذف قرار دے دے گی۔ اس پر کسی قسم کی resolution' کسی قسم کی پراسیکیوشن نہیں ہو سکتی۔ یہ Privilege Act بھی اسی اسمبلی نے پاس کیا ہے۔ جس آئین میں یہ لکھا ہے کہ Freedom of Speech ہے وہ آئین بھی اسی ملک کی پارلیمنٹ نے پاس کیا ہوا ہے۔ یہ resolution کے ذریعے اس آئین کو' رولز کو اور اس Privilege Act کو violate کر رہے ہوں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس میں اپنا نقصان کریں گے۔ اس طرح سے تو پھر اس بات کا کیا criteria ہے؟ میں نے کہا کہ جناب! پھر "لوٹا" کا ان پانچ چیزوں سے تعلق نہیں ہے۔ اس میں سے ایک چیز پر ان کو اعتراض ہے چار پر نہیں ہے۔ دوسری طرف "بے غیرت" کہنے پر اور یہ کہنے پر کہ یہ بے غیرت ہے' یہ پی۔ایم۔ایل (ن) والے' ایم۔ایم۔اے والے "بے غیرت" ہیں' ان دونوں میں ایک کے خلاف resolution پاس ہو گئی' دوسرے کے خلاف کیوں نہیں پاس ہوئی؟ اس لئے پاس نہیں ہوئی کہ دوسرے کا تعلق اکثریتی جماعت سے ہے۔ یہ تو پھر بڑا اچھا معاملہ ہے کہ یہ ہر سیشن سے پہلے ایک resolution لے آیا کریں اور resolution پاس کروا کر ساری اپوزیشن کو باہر نکال دیا کریں اور اس کے بعد آرام سے یہ بزنس کر لیا کریں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ غلط precedent قائم کرنے جا رہے ہیں اور میں نے ان دو دنوں کی کارروائی سے ثابت کر دیا ہے کہ یہ جانبداری ہے۔ باقی میرے بھائی یہ request کر رہے ہیں کہ اس کو واپس لے لیں۔ میں کہتا ہوں کہ اسے پاس کریں اور اسے میرے ہاتھ میں تھمائیں۔ یہ میرے لئے انعام ہے۔

معزز ممبران حزب اختلاف: (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی' شکریہ

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر!---

جناب سپیکر، جی، راجہ ریاض احمد صاحب!

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! بہت شکریہ۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! ---

جناب سپیکر، جی، میں نے راجہ صاحب کو floor دیا ہے۔ راجہ صاحب کی آخری speech ہو گی۔ اس کے بعد پھر لاء منسٹر صاحب بات کریں گے۔

جناب احسان الحق احسن نولاٹیا، جناب سپیکر! ہم نے اس کو oppose کیا ہے۔

شیخ اعجاز احمد، جناب سپیکر! ہم نے اس کو oppose کیا ہے۔

ملک اصغر علی قیصر، اسیں eye witness آں جناب! سانوں گل کرن دیو۔

جناب سپیکر، تشریف رکھیں۔ شیخ صاحب! تشریف رکھیں۔ جی، راجہ صاحب!

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! سب بات کریں گے۔

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! کل جو افسوسناک واقعہ یہاں پر ہوا ہے اس پر آج لاء منسٹر صاحب resolution لائے ہیں اور اس پنجاب اسمبلی کی تاریخ میں اس موجودہ حکومت کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ انھوں نے وہ کام کئے ہیں جو آج تک تاریخ میں پہلے اس اسمبلی میں نہیں ہوئے۔ انھوں نے بہت سے ممبران پر آپ کے ذریعے پابندی لگوائی کہ وہ ہاؤس کے اندر داخل نہیں ہو سکتے۔ انھوں نے آپ کی چیئر کو استعمال کرتے ہوئے ہمارے منتخب پارلیمانی لیڈر کو ماننے سے آپ سے انکار کروایا اور جس طرح کل یہ مسئلہ بڑے آرام سے، افہام و تفہیم سے حل ہو گیا تھا، میں نہیں سمجھتا کہ آج اس کو دوبارہ اپنی اکثریت کے بل بوتے پر، اپنے غرور پر، اپنے گھمنڈ پر resolution پاس کروائیں کہ ان کے پاس اکثریت ہے اور جو کوئی یہاں پر زبان استعمال کرے گا، جو کوئی حق کی بات کرے گا، جو سچ کہے گا تو یہ اپنی اکثریت کی بنیاد پر ان کو اس اسمبلی کے ہاؤس میں آنے سے روکیں گے۔

جناب سپیکر! سچ بولنے والے کو اس طرح کبھی ختم نہیں کیا گیا۔ آج سے ہزاروں سال پہلے حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سچ بولا تھا۔ ان کو اس وقت کے آمروں نے، اس وقت کے یزیدیوں نے سزا دی لیکن آج اگر پوری دنیا میں نام بولا جاتا ہے تو وہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے۔ آج اگر سچ کا بول بالا ہے تو وہ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جھنڈے کے نیچے ہے۔ میں اس مسئلے کو متنازعہ نہیں بنانا چاہتا۔ میری حکومتی اراکین خاص طور پر راجہ بشارت صاحب سے یہ گزارش ہے کہ اس قرار داد سے رانا ثناء اللہ صاحب کی ذات پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ یہ ہم سب کے لئے ایک اعزاز ہوگا لیکن وہ بڑے پن کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس اسمبلی کی تاریخ میں ایک سیاہ باب کو رقم ہونے سے بچائیں۔ میں اس ہاؤس کا ایک ادنیٰ سا ممبر ہوں میں ان سے یہ گزارش کرتا ہوں کہ اس ہاؤس کو سیاہ باب سے بچانے کے لئے، اس چیئر کو بچانے کے لئے کہ جس پر آپ تشریف فرما ہیں، اس چیئر کے تقدس کو بچانے کے لئے، اس عہدے اور رتبے کو بچانے کے لئے وہ بڑے پن کا مظاہرہ کریں۔ اس سے ہم پر کوئی پہاڑ نہیں گر پڑتا۔ وہ بڑے پن کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس قرار داد کو واپس لیں اور اگر انھوں نے اس قرار داد کو واپس نہیں لینا تو پھر ابھی اسی وقت میں بھی ایک قرار داد پیش کرتا ہوں اور پنجاب اسمبلی کے قاعدہ 234 ----

جناب سپیکر: راجہ صاحب! میں اس کی اجازت نہیں دیتا۔

راجہ ریاض احمد: جناب! اجازت کیوں نہیں دیتے، یہ کیا بات ہے؟

(قطع کلامیاں، شور، معزز ممبران حزب اختلاف اپنی نشستوں پر کھڑے ہو گئے)

(معزز ممبران حزب اختلاف نے مطالبہ کیا کہ چونکہ ہم نے اس قرار داد کو oppose کیا ہے لہذا ہمیں اس پر بات کرنے کی اجازت دی جائے)

چودھری اصغر علی گجر: جناب سپیکر! ہمیں بھی تو بات کرنے کا موقع دیا جائے۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب! ہم نے اس قرار داد کو oppose کیا ہے ہمیں بات تو کرنے دیں۔

شیخ اعجاز احمد: جناب سپیکر! ہمیں اپنا موقف تو بیان کرنے دیں۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے مطالبہ کیا گیا کہ سید عبدالعلیم شاہ کے خلاف دوبارہ قرار داد پیش کرنے کی ہمیں اجازت دی جائے)

جناب سپیکر : آپ لوگ کافی بات کر چکے ہیں۔ اب میں وزیر قانون کو floor دیتا ہوں۔

(قطع کلامیاں، شور، نعرہ بازی)

وزیر قانون و پارلیمانی امور : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ابھی کچھ دیر پہلے رانا آفتاب صاحب نے یہ فرمایا کہ ہمیں یہاں کچھ اچھی روایات قائم کر کے جانا چاہئے۔ میں اپنے بھائی رانا آفتاب صاحب سے صرف ایک سوال کرنا چاہتا ہوں کہ کیا اچھی روایات میں یہ بات شامل ہے کہ آپ اس معزز ایوان میں بیٹھ کر ایک دوسرے کو ماں بہن کی گالیاں دیتے رہیں، یہ کہاں کی روایت ہے؟ کیا آپ اس ایوان میں بیٹھ کر یہ روایت چھوڑ کر جانا چاہتے ہیں؟ پھر انھوں نے کہا کہ کچھ قوتیں ایسی موجود ہیں جو ان اداروں کو ختم کرنا چاہتی ہیں تو میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس قسم کی غلط زبان استعمال کرنے کا ان کو وہ قوتیں کہہ رہی ہیں کہ آئیں ان اداروں میں اس قسم کی گفتگو کریں؟ میں یہاں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ انھوں نے کہا کہ پس پردہ کچھ لوگ بیٹھے ہوئے ہیں اور ایک منصوبہ بندی کے تحت یہ واقعہ کیا جا رہا ہے۔ کون سی منصوبہ بندی کے تحت رانا صاحب کو یہ کہا گیا تھا کہ کسی کے باپ کے متعلق بات کریں؟ کسی کی ولدیت کو متنازعہ بنائیں؟ میں سمجھتا ہوں کہ اگر ایک رکن کھڑا ہو کر پورے ایوان کی ولدیت متنازعہ بنا سکتا ہے تو پھر یہ پورا ایوان اس کے متعلق جو جی میں آئے کہہ سکتا ہے لیکن ہم نے نہیں کہا۔ میں حلفاً یہ بات کہنا چاہتا ہوں۔ آپ بے شک ریکارڈ ملاحظہ فرمالیں کہ رانا صاحب نے اس وقت لوٹوں کے متعلق بات نہیں کی تھی۔ اس وقت انھوں نے پنجاب کی قیادت کے متعلق بات کی تھی۔ اس وقت انھوں نے پورے ایوان کے متعلق بات کی تھی اور اس وقت انھوں نے کہا تھا کہ "یہ لوگ" انھوں نے لوٹوں کے متعلق بات نہیں کی تھی اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ آج پھر غلط روایات قائم کر رہے ہیں اور رہی یہ بات کہ کل بات ختم ہو گئی تھی تو میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ بات ختم کرنے کے لئے بھی ایک spirit کا ہونا ضروری ہے۔ انسان سے غلطیاں ہو جاتی ہیں لیکن میں نے کل بھی یہ کہا تھا کہ بڑائی اس میں ہے کہ ہم اپنی غلطی کو تسلیم کریں اور gracefully تسلیم کریں۔

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے آوازیں اور مسلسل نعرہ بازی)

جس طرح ہوا تھا وہ آپ کو بھی پتا ہے اور ہمیں بھی پتا ہے۔ جس مبہم انداز سے ' ذومعنی انداز سے اپنے الفاظ واپس لئے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ اس سے ہماری ہرگز تشفی نہیں ہوئی۔ میں نے کل بھی کہا تھا کہ ہم اپنی پارلیمانی پارٹی میں یہ معاملہ طے کریں گے ۔ ملک احمد خان صاحب نے درست کہا کہ کل ہم نے مشروط طور پر بات کی تھی اور آج ہم نے فیصلہ کیا ہے' یہ اکثریت کا فیصلہ ہے اور ہم اقلیت کے ہاتھوں یرغمال نہیں بننا چاہتے' ہم اقلیت کے ہاتھوں اپنی ماؤں' بہنوں کی بے عزتی نہیں کروانا چاہتے۔ ہر چیز کا کوئی طریق کار ہوتا ہے' برداشت کی ایک حد ہوتی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ میری یہ بہنیں پیچھے بیٹھی ہیں۔ آپ حلفاً ان سے پوچھ لیں کہ کیا رانا صاحب ذومعنی گفتگو نہیں کرتے؟ انھوں نے کل ہی بات کی ہے' انھوں نے کہا کہ " تھوڑی دیر ٹھہر جائیں میں performance دکھاؤں گا" رانا صاحب ! اگر آپ کسی کی ماں' بہن کو performance دکھا سکتے ہیں تو پھر شاید اس ایوان میں بیٹھا ہوا ہر شخص کسی کے بھی متعلق یہ بات کر سکتا ہے۔ افسوس ہوتا ہے کہ ہم کرتے نہیں ہیں۔

رانا ثناء اللہ خان : میں نے کب کہا ہے؟ یہ غلط ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور: یہ آپ نے کل کہا ہے کہ میں performance دکھاؤں گا۔ خدا کے لئے ذو معنی گفتگو سے پرہیز کریں۔ اس ایوان کو اس کے شایانِ شان طریقے سے چلنے دیں۔ میں آپ سے استدعا کروں گا کہ آپ قرارداد کو put کریں اور اس پر ووٹنگ کروائی جائے۔ (قطع کلامیاں)

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے جناب سپیکر کے خلاف

غیر پارلیمانی الفاظ کا استعمال اور مسلسل نعرہ بازی)

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ :

> "پنجاب اسمبلی کا یہ معزز ایوان مورخہ 15۔جون 2005 کو پنجاب اسمبلی کے بجٹ اجلاس کے دوران رانا ثناء اللہ خان ' ایم۔پی۔اے' پی پی۔ 70 کی طرف سے تمام معزز ممبران اسمبلی کو گالی دینے ' اجلاس کی کارروائی کے دوران قابل اعتراض زبان استعمال کرنے اور تمام معزز اراکین بالخصوص خواتین کے متعلق ذومعنی گفتگو کرنے کے رویے کی مذمت کرتا ہے۔ یہ معزز ایوان جناب سپیکر سے مطالبہ کرتا ہے کہ

رانا ثناء اللہ خان کے اس غیر پارلیمانی رویے ' تمام معزز ممبران اسمبلی کو گالیاں دینے اور غلط زبان استعمال کرنے پر ان کی رکنیت کو معطل کیا جائے اور موجودہ اجلاس میں شرکت سے روکا جائے۔ "

(قرارداد منظور ہوئی)

(معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "ہم نہیں مانتے ظلم کے ضابطے' اور "گو سپیکر گو" کے نعرے)

جناب سپیکر، ہر گاہ کہ رانا ثناء اللہ خان' رکن صوبائی اسمبلی پنجاب' پی پی -70 ایوان میں گاہے بگاہے غیر پارلیمانی الفاظ استعمال کرنے اور خواتین اراکین کے بارے میں ذومعنی الفاظ استعمال کرتے رہے ہیں جو کارروائی سے حذف کئے جاتے رہے اور انھیں متنبہ کیا جاتا رہا کہ وہ یہ غیر پارلیمانی رویہ ترک کر دیں۔ ہر گاہ اسمبلی کے اجلاس منعقدہ 15-جون 2005 کو انھوں نے نہ صرف غیر پارلیمانی الفاظ استعمال کئے بلکہ معزز اراکین کو گالیاں بھی دیں۔ ہر گاہ کہ صوبائی اسمبلی پنجاب نے اپنے اجلاس منعقدہ 16- جون 2005 میں یہ قرارداد منظور کی ہے کہ،

"پنجاب اسمبلی کا یہ معزز ایوان مورخہ 15-جون 2005 کو پنجاب اسمبلی کے بجٹ اجلاس کے دوران رانا ثناء اللہ خان ' ایم-پی-اے' پی پی-70 کی طرف سے تمام معزز ممبران اسمبلی کو گالی دینے ' اجلاس کی کارروائی کے دوران قابل اعتراض زبان استعمال کرنے اور تمام معزز اراکین بالخصوص خواتین کے متعلق ذو معنی گفتگو کرنے کے رویے کی مذمت کرتا ہے۔ یہ معزز ایوان جناب سپیکر سے مطالبہ کرتا ہے کہ رانا ثناء اللہ خان کے اس غیر پارلیمانی رویے ' تمام معزز ممبران اسمبلی کو گالیاں دینے اور غلط زبان استعمال کرنے پر ان کی رکنیت کو معطل کیا جائے اور موجودہ اجلاس میں شرکت سے روکا جائے۔ "

ہر گاہ مفاد عامہ کا تقاضا ہے کہ مذکورہ رکن کے خلاف قواعد انضباطِ کار کے تحت کارروائی کی جائے۔ لہذا میں سپیکر پنجاب اسمبلی قواعد انضباطِ کار صوبائی اسمبلی پنجاب مصدرہ 1997 کے تحت قاعدہ 210 اور دیگر قواعد کے تحت حاصل اختیارات کو بروئے کار لاتے ہوئے یہ حکم دیتا ہوں کہ مذکورہ رکن "رانا ثناء اللہ خان، رکن صوبائی اسمبلی پنجاب، پی پی - 70 " رواں اجلاس کی نشستوں میں شرکت نہ کریں۔ سپیکر کے خلاف غیر پارلیمانی الفاظ کے استعمال، ہاؤس کا ماحول خراب کرنے اور مسلسل نعرہ بازی کرنے پر میں " رانا مشہود احمد خان " کو یہ کہتا ہوں کہ وہ ہاؤس سے چلے جائیں۔ رانا مشہود احمد خان صاحب! میں آپ سے کہتا ہوں کہ آپ ہاؤس سے باہر تشریف لے جائیں۔

(رانا مشہود احمد خان نے جناب سپیکر کے حکم پر عمل نہیں کیا اور مسلسل
جناب سپیکر کے خلاف نعرے بازی کرتے رہے)

جناب سپیکر: رانا مشہور احمد خان! میں دوسری بار آپ سے کہہ رہا ہوں کہ آپ ہاؤس سے باہر تشریف لے جائیں۔

(رانا مشہود احمد خان بدستور ہاؤس میں موجود رہے اور
نعرہ بارزی جاری رکھی)

جناب سپیکر: رانا مشہود احمد خان! آپ نے سپیکر کے حکم کی تعمیل نہیں کی اور مسلسل ہاؤس کا ماحول خراب کر رہے ہیں لہذا میں مجبوراً آپ کو اجلاس سے 15 دن کے لئے expel کرتا ہوں اور ابھی جس معزز ممبر نے بھی غیر پارلیمانی الفاظ استعمال کئے اور ہاؤس کے ماحول کو خراب کرنے کی کوشش کی تو میں اسے بھی 15 دن کے لئے expel کروں گا۔

اب وقفہ نماز ہوتا ہے اور ہاؤس آدھ گھنٹے کے لئے adjourn کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر نماز ظہر کے لئے آدھ گھنٹے کے لئے ایوان کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(نماز ظہر کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر چودھری محمد افضل ساہی 3-36
پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

بحث

سالانہ بجٹ بابت سال 2005-06 کے مطالبات زر

پر بحث اور رائے شماری

(---جاری)

جناب سپیکر: اب میں وزیر خزانہ سے گزارش کرتا ہوں کہ مطالبہ زر نمبر PC-21013 پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"ایک رقم جو 17۔ارب 17 کروڑ 43 لاکھ 75 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2006 کو ختم ہونے والے مالی سال 2005-06 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد پولیس برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"ایک رقم جو 17۔ارب 17 کروڑ 43 لاکھ 75 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2006 کو ختم ہونے والے مالی سال 2005-06 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد پولیس برداشت کرنے پڑیں گے۔"

مطالبہ زر نمبر PC-21013 میں کٹوتی کی تحریک مندرجہ ذیل اراکین کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ رانا ثناء اللہ خان، شیخ اعجاز احمد، مہر اشتیاق احمد، رانا تجمل حسین، شیخ تنویر احمد، جناب عمران اشرف، راجہ محمد علی، جناب مجتبیٰ شجاع الرحمن، جناب محمد افضل کھوکھر، مہر اعجاز احمد اچلانہ، جناب کامران مائیکل، چوہدری محمد ایاز، چوہدری افضل سلطان ڈوگر، چوہدری سجاد حیدر گجر، ملک ابرار احمد، ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ، راجہ ارشد محمود، محترمہ شہناز سلیم، محترمہ فرزانہ راجہ، محترمہ نگہت پروین میر، محترمہ خالدہ منصور، محترمہ

افشاں فاروق' محترمہ عابدہ جاوید' محترمہ پروین مسعود بھٹی' جناب قاسم ضیا' رانا آفتاب احمد خان' جناب سمیع اللہ خان' سید ناظم حسین شاہ' راجہ ریاض احمد' جناب محمد یار مونکا' راؤ اعجاز علی خان' ڈاکٹر اسد معظم' جناب مشتاق احمد (ایڈووکیٹ)' چودھری زاہد پرویز' للہ شکیل الرحمن(ایڈووکیٹ)' چودھری محمد اشرف کمبوہ' جناب علی حسن رضا قاضی' سید حسن مرتضیٰ' ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی' راجہ محمد شفقت خان عباسی(ایڈووکیٹ)' چودھری اعجاز احمد سماں' جناب طاہر اختر ملک' حاجی محمد اعجاز' جناب تنویر اشرف کائرہ' جناب پرویز رفیق' محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری' محترمہ فرزانہ راجہ| محترمہ طلعت یعقوب' محترمہ فائزہ احمد' محترمہ صغیرہ اسلام' محترمہ ثمینہ نوید' محترمہ نورالنساء ملک' جناب اشتیاق احمد مرزا' محترمہ نشاط افزا' سید احسان اللہ وقاص' چودھری اصغر علی گجر' جناب ارشد محمود بگو' ڈاکٹر سید وسیم اختر' جناب محمد وقاص' چودھری محمد شوکت' سید اعجاز حسین بخاری' محترمہ طاہرہ منیر' محترمہ زیب النساء قریشی۔ رانا ثناء اللہ خان تحریک پیش کریں گے' وہ تشریف نہیں رکھتے۔ شیخ اعجاز احمد!۔۔۔وہ تشریف نہیں رکھتے۔ مہر اشتیاق احمد!۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتے' رانا تجمل حسین!۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتے' شیخ تنویر احمد!۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتے' جناب عمران اشرف!۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتے۔ راجہ محمد علی' میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن' جناب محمد افضل کھوکھر' مہر اعجاز احمد اچلانہ' جناب کامران مائیکل' چودھری محمد ایاز' چودھری افضل سلطان' چودھری شجاعت حیدر' ملک ابرار احمد' ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ' راجہ ارشد محمود' محترمہ شہناز سلیم' محترمہ فرزانہ راجہ' محترمہ نگہت پروین میر' محترمہ خالدہ منصور' محترمہ افشاں فاروق' محترمہ عابدہ جاوید' محترمہ پروین مسعود بھٹی' جناب قاسم ضیا' رانا آفتاب احمد خان' جناب سمیع اللہ خان' سید ناظم حسین شاہ' راجہ ریاض احمد' جناب محمد یار مونکا' راؤ اعجاز علی خان' ڈاکٹر اسد معظم' جناب مشتاق احمد (ایڈووکیٹ)' چودھری زاہد پرویز' للہ شکیل الرحمن(ایڈووکیٹ)' چودھری محمد اشرف کمبوہ' جناب علی حسن رضا قاضی' سید حسن مرتضیٰ' ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی' راجہ محمد شفقت خان عباسی(ایڈووکیٹ)' چودھری اعجاز احمد سماں' جناب طاہر اختر ملک' حاجی محمد اعجاز' جناب تنویر اشرف کائرہ' جناب پرویز رفیق' محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری' محترمہ فرزانہ راجہ' محترمہ طلعت یعقوب' محترمہ فائزہ احمد' محترمہ صغیرہ اسلام' محترمہ ثمینہ نوید' محترمہ نورالنساء ملک' جناب اشتیاق احمد مرزا' محترمہ نشاط افزا' سید احسان اللہ وقاص' چودھری اصغر علی گجر' جناب ارشد محمود بگو' ڈاکٹر سید وسیم اختر' جناب محمد وقاص' چودھری محمد شوکت' سید اعجاز حسین بخاری' محترمہ طاہرہ منیر'

محترمہ زیب النساء قریشی۔ میں نے جتنے بھی معزز اراکین اسمبلی کے نام پکارے ہیں جن کی طرف سے یہ cut motion تھی وہ اس ایوان کے اندر تشریف نہیں رکھتے' لہذا میں یہ question put کرتا ہوں۔ اس میں کٹوتی کی کوئی تحریک پیش نہیں کی گئی اب سوال یہ ہے کہ،

"ایک رقم جو 17 کروڑ 45 لاکھ 75 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے ادا کی جائے جو 30-جون 2006 کو ختم ہونے والے مالی سال 2005-06 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسواء دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "پولیس" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر، آج کا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ اب اجلاس کل سہ پہر تین بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 17 -جون 2005

1 - تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

2 - سرکاری کارروائی

سالانہ بجٹ بابت سال 06-2005 کے مطالبات زر پر بحث اور رائے شماری

صوبائی اسمبلی پنجاب

(چودھویں اسمبلی کا بیسواں اجلاس)

جمعۃ المبارک' 17 - جون 2005

(یوم الجمع' 9- جمادی الاوّل 1426ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس' اسمبلی چیمبرز' لاہور میں سہ پہر 3 بج کر 26 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر چودھری محمد افضل ساہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری افتخار الدین نے پیش کیا۔

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ○

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ ○

مَّا كَانَ عَلَى ٱلنَّبِىِّ مِنْ حَرَجٍ فِيمَا فَرَضَ ٱللَّهُ لَهُۥ ۖ سُنَّةَ ٱللَّهِ فِى ٱلَّذِينَ خَلَوْا۟ مِن قَبْلُ ۚ وَكَانَ أَمْرُ ٱللَّهِ قَدَرًا مَّقْدُورًا ○ ٱلَّذِينَ يُبَلِّغُونَ رِسَٰلَٰتِ ٱللَّهِ وَيَخْشَوْنَهُۥ وَلَا يَخْشَوْنَ أَحَدًا إِلَّا ٱللَّهَ ۗ وَكَفَىٰ بِٱللَّهِ حَسِيبًا ○ مَّا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَآ أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ ٱللَّهِ وَخَاتَمَ ٱلنَّبِيِّۦنَ ۗ وَكَانَ ٱللَّهُ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيمًا ○

سورہ الاحزاب آیت 38 تا 40

نبی کے لئے اللہ نے جو کچھ مقرر کر دیا تھا ان پر اس باب میں کوئی الزام نہیں' اللہ کا یہی معمول (رہا) ہے ان (پیغمبروں) کے بارے میں جو (آپ سے) پیشتر ہو چکے ہیں اور اللہ کا حکم خوب تجویز کیا ہوا ہوتا ہے ○ (یہ وہ لوگ ہیں) جو اللہ کے پیغامات پہنچایا کرتے تھے اور اُسی سے ڈرتے تھے اور بجز اللہ کے کسی سے نہیں ڈرتے تھے' اور اللہ حساب کے لئے کافی ہے ○ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں البتہ اللہ کے رسول ہیں اور خاتم الانبیاء میں ہیں اور اللہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے ○

وما علینا الا البلاغ ○

جناب سپیکر، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب ہم تحاریک التوائے کار کو لیتے ہیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، فرمائیں!

معزز اراکین حزب اختلاف کی پوائنٹ آف آرڈر پر ھنگامہ آرائی

رانا آفتاب احمد خان، شکریہ۔ جناب سپیکر! کل آپ نے ایک فیصلہ سنایا ۔ کہتے ہیں کہ بدنام جو ہوں گے تو کیا نام نہ ہو گا۔ ماشاء اللہ آپ کا نام آباد رہے گا۔ آپ نے یہ فیصلہ کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ،

> I am directed to inform you that during the meeting of the Assembly held on 16th June, Mr Speaker has directed under Rule 210 that you will remain absent during the remaining sittings of the current session

جناب سپیکر! اخبارات میں ہے کہ ان کے اسمبلی کے اندر آنے پر بھی پابندی ہے۔ آپ اس کی clarification دیں کہ آپ اسمبلی کے اندر آنے سے اس ممبر کو روک سکتے ہیں؟ ایوان میں تو آپ نے کر دیا ہے، یہ چیلنج ہوتا ہے یا نہیں ہوتا، یہ الگ بات ہے۔

جناب سپیکر، ایوان سے آپ کی کیا مراد ہے؟

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! ایوان یہ ہے۔

جناب سپیکر، آپ ذرا definition دیکھیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! premises اور House میں دو چیزوں کا فرق ہوتا

ہے۔ Premises start from the gate and House starts from the Lobby کیوں
کوئی آدمی لابی کے اندر نہیں آ سکتا؟ nobody else other than members میں آپ کو
premises اور House کی clarification کرتا ہوں this is the House آپ کا چیمبر
House نہیں ہے، ہمارا چیمبر House نہیں ہے اس طرح تو اسمبلی کے bath rooms بھی
House ہیں۔ House میں آنے سے روکنا آپ کے پاس اختیار ہے۔
جناب سپیکر. آپ رولز آف پروسیجر پڑھیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب! میں نے اس کو پڑھا ہوا ہے ۔ آپ کو پڑھانے کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب سپیکر. آپ پورا پڑھیں۔

رانا آفتاب احمد خان، میں نے پڑھا ہوا ہے۔ آپ مجھے یہ بتائیں کہ آپ کس قانون کے تحت ہمارے چیمبر کو House declare کر سکتے ہیں؟ House یہ ہے کہ کوئی دوسرا شخص اس کے اندر نہیں آسکتا۔ this is the House اس پر آپ کو clarification دینی پڑے گی۔

جناب سپیکر. میں نے انہیں اس ایوان سے روکا ہے۔ وہ اس ایوان کے اندر نہیں آ سکتے، پوری اسمبلی ایوان کا حصہ ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! پوری اسمبلی ایوان نہیں ہے، اس طرح bath rooms بھی ایوان بن جائیں گے۔

جناب سپیکر. وہ بھی اسمبلی کا حصہ ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! یہ ایوان علیحدہ ہے، ایوان کی اپنی sanctity ہے۔

جناب سپیکر. کافی debate ہو چکی ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! آپ یہ declare کر دیں۔

You have to declare whether the office of the guards is also House.

جناب سپیکر. میں نے declare کیا کرنا ہے؟ rules declare کرتے ہیں اس میں لکھا ہوا

ہے اور definition بھی ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! House کی definition یہ نہیں ہے۔ ایوان یہ ہے جہاں کوئی stranger نہیں آسکتا ہے۔ آپ کیا اپنے چیمبر میں کوئی اسمبلی کا بل پاس کر سکتے ہیں، کیا آپ لیڈر آف دی اپوزیشن کے دفتر کو ایوان declare کرتے ہیں؟ آپ اس پر اپنی رولنگ دیں۔

جناب سپیکر، میں اس پر اپنی رولنگ reserve رکھتا ہوں۔۔تحریک التوائے کار نمبر 200 رانا آفتاب احمد خان صاحب کی ہے۔یہ پیش ہو چکی ہے اس کا جواب آنا تھا۔جی، وزیر قانون!

ملک نذر فرید کھوکھر، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، کھوکھر صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

جناب ارشد محمود بگو، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، بگو صاحب! آپ فرمائیں کیا کہنا چاہتے ہیں؟

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! میں گزارش کرتا ہوں کہ میں نے کل بھی گزارش کی تھی اور آج بھی میں اس کو دوبارہ repeat کرتا ہوں اور درخواست بھی کرتا ہوں۔ بجٹ اجلاس ہر حکومت کی کمزوری ہوتی ہے اور ہر حکومت یہ سمجھتی ہے کہ اس سیشن میں اپوزیشن بھر پور حصہ لے۔اپوزیشن ایوان کی tutor ہوتی ہے اور ایوان کو چلانے میں سب سے اہم کردار اپوزیشن کا ہوتا ہے۔ آپ نے اڑھائی سال اس ایوان کو بڑے احسن طریقے سے، بڑے اچھے طریقے سے اور ہماری کڑوی کسیلی باتیں بھی آپ نے سنیں۔ آپ نے ہمارے گلے شکوے بھی سنے اس کے بعد بھی یہاں کوئی ایسی situation پیدا نہیں ہوئی جس کو بنیاد بنا کر کل کا incident کیا جاتا۔ میں پرسوں مسئلہ کو ختم کرنا چاہتا تھا اس لئے میں نے دوسری طرف سے کوئی بات نہیں کی ورنہ آپ اس وقت شاید دیکھ رہے تھے یا نہیں، میں نے آپ کو request کی تھی کہ اس ایوان کو صرف آپ in order کر سکتے ہیں اور آپ ہی اس مسئلے کو سلجھا سکتے ہیں۔ ہم اس سلسلے میں آپ کے ساتھ تعاون کرنے کے لئے تیار ہیں۔ یہاں پر دو تین وزراء سید رضا علی نے مجھے کہا کہ رانا صاحب جب تک معافی نہیں مانگیں گے، جب

تک یہ الفاظ واپس نہیں لیں گے اس وقت تک ہم کارروائی نہیں چلنے دیں گے۔ میں نے کہا کہ آپ ہمیں موقع دیں، ہم اس پر بات کرتے ہیں اور اس مسئلے کو بڑے احسن طریقے سے حل کرتے ہیں۔ پھر ایک بڑے ہی سینئر میں سمجھتا ہوں کہ نوانی صاحب کو کل یہاں پر کوئی part play کرنا چاہئے تھا۔ انہوں نے اس ایوان میں ذمہ داری لی تھی اور ملاحظہ فرمالیں کہ انہوں نے کہا تھا کہ میں ایوان کی طرف سے ذمہ دار ہوں کہ جو بات آپ طے کریں گے ہم اس کے پابند ہوں گے، چاہئے تو یہ تھا کہ جو بات آپ نے پرسوں طے کر دی تھی اس کو دوبارہ issue نہ بنایا جاتا۔ میں آپ سے گزارش کرتا ہوں کہ کل قرآن پاک کی آیت پڑھی گئی جس کا ترجمہ یہ ہے کہ "تم احسن طریقے سے بات کرو اور احسن طریقے سے اس کا جواب دو اور اگر تمہارے سامنے کوئی بُرے طریقے سے بات کرتا ہے تو تم اس کا جواب احسن طریقے سے دو۔ ہمیشہ ہوتا یہ ہے کہ چھوٹے تھوڑی بد تمیزی بھی کرتے ہیں اور aggressive بھی ہوتے ہیں۔ وہ سب کچھ کرتے ہیں لیکن بڑے لوگ درگزر کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو پرسوں act ہوا تھا اور رانا صاحب نے معذرت کی اور کہے ہوئے الفاظ واپس بھی لے لئے تھے میں سمجھتا ہوں کہ پھر اس ایوان کی توہین کی گئی۔ آپ کے وقار کو، آپ کی عزت کو داؤ پر لگانے کی کوشش کی گئی ہے۔ ہم یہ نہیں چاہتے، ہم چاہتے ہیں کہ چیئر کا regard، چیئر کا احترام سب سے اولین ہے۔ اگر آپ کا احترام، آپ کا وقار بلند ہو گا تو ہماری عزت اور وقار بھی بلند ہو گا۔ میں اب بھی یہ روز جس طرح آپ نے فرمایا ہے، میں اصل بات کی طرف آنا چاہتا ہوں کہ during remaining sitting یہ لفظ پڑھ لیں۔ اس میں لفظ sitting کا ہے انہوں نے کہاں بیٹھنا ہے؟ انہوں نے اس ایوان میں بیٹھنا ہے، وہاں نہیں بیٹھنا۔ کارروائی وہاں پر ہونی ہے۔ ان کے چیمبر میں ہونی ہے اور نہ ہی آپ کے چیمبر میں ہونی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کا آپ نے اب order announce کر دیا ہے اور میں حکومت سے، راجہ بشارت صاحب اور وزیراعلیٰ پنجاب سے کہوں گا۔۔۔

جناب سپیکر: میں نے فیصلہ نہیں دیا، میں نے رولنگ محفوظ کی ہے۔

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! مجھے request کرنے دیں۔ میں بار بار وزیراعلیٰ پنجاب سے کہنا چاہتا ہوں، میں نے کل بھی وزیر قانون سے کہا تھا کہ خدا کے لئے اس ایوان کا وقار

مجروح نہ ہونے دیا جائے، آج اخبارات میں کیا لکھا ہوا ہے؟ ہماری جگ ہنسائی ہوئی ہے، حکومت کی ہوئی ہے، سب کی ہوئی ہے تو میں اس لئے کہتا ہوں کہ کسی فاضل ممبر کو، ہمارا ہر فاضل ممبر جو اس ایوان میں بیٹھا ہے وہ ہمارے سر کا تاج ہے اور ہمارے لئے عزت اور وقار کی نشانی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ رانا ثناء اللہ ایک بہترین پارلیمنٹیرین ہیں۔ ہم نے جس جس فاضل دوست نے کوئی غلطی کی تھی، اگر رانا صاحب نے غلطی کی تھی تو ہم نے openly رانا صاحب سے کہا تھا کہ رانا صاحب آپ یہ الفاظ واپس لیں اور ہمارے کہنے پر انہوں نے یہ الفاظ واپس لئے، میرے کہنے پر انہوں نے الفاظ واپس لئے ورنہ وہ اس پر تیار نہیں تھے۔ میں آپ سے پھر یہ درخواست کرتا ہوں کہ خدارا! اس مسئلے کو انا کا مسئلہ نہ بنائیں۔ اس مسئلے کو اس حد تک نہ لے جائیں، آپ اس مسئلے کو نمٹا سکتے ہیں، آپ اس مسئلے کو حل کر سکتے ہیں۔ یہ اپوزیشن، یہ ایوان آپ کی عزت اور احترام کرتا ہے، جب آپ کوئی بات منوانا چاہیں گے تو میں سمجھتا ہوں کہ وہ مسئلہ سلجھ بھی جائے گا۔ میں آخر میں یہی کہوں گا کہ اگر آپ نے یہ آرڈر کر دیا ہے تو چلیں لیکن ان کو اسمبلی حدود میں آنے سے نہ روکا جائے۔ شکریہ

سید ناظم حسین شاہ ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر ، شاہ صاحب! آپ تشریف رکھیں پلیز۔ ایک معزز رکن نے پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر لی ہے۔ شاہ صاحب! میری گزارش تو سنیں کیونکہ آپ ماشاء اللہ پرانے پارلیمنٹیرین ہیں۔ تمام دوستوں کے پوائنٹ آف آرڈر سننے کے بعد پھر سپیکر سب کا جواب دے گا۔ ایک point raise ہوا ہے، معزز رکن نے ایک issue raise کیا ہے تو پلیز مجھے اس کا جواب دینے دیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔ جی، میں اس کی اجازت نہیں دیتا۔

شیخ اعجاز احمد ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر ، شیخ صاحب! تشریف رکھیں۔ میں آپ کو اجازت دینا نہیں چاہتا۔ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف اپنی نشستوں سے اٹھ کر
پوائنٹ آف آرڈر پکارنے لگے)

جناب سپیکر، میں اجازت نہیں دیتا' میں قطعاً اجازت نہیں دیتا۔ یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔ میں قطعاً کوئی اجازت نہیں دوں گا۔ میں بالکل اجازت نہیں دوں گا۔

(قطع کلامیاں)

یہ قرارداد رانا آفتاب احمد خان کی طرف سے ہے۔ (قطع کلامیاں)

رانا صاحب! آپ کی Adjournment Motion ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! یہ طریقہ ہے ایوان میں اپوزیشن سے بات کرنے کا یہ مارنے کو آرہے ہیں۔ یہ اس لئے ایسا کر رہے ہیں کہ ہم باہر سے آئے ہیں۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! وہ بھی باہر ہی سے آئے ہیں اور آپ لوگ بھی باہر ہی سے آئے ہیں اور ایوان کے اندر آپ خاموشی سے بیٹھیں گے تو وہ بھی بیٹھ جائیں گے۔ میں اجازت نہیں دوں گا۔ اب چونکہ رانا صاحب یہ Motion move نہیں کرنا چاہ رہے لہذا میں اسے dispose of کرتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف نے " گو سپیکر گو"
کے نعرے لگانے شروع کر دیئے)

جناب سپیکر، Next سید احسان اللہ وقاص ہیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر جناب محمد اشرف سوہنا نے کھڑے ہو کر
نعرے بازی شروع کر دی)

جناب سپیکر، اشرف سوہنا صاحب! میں آپ سے کہتا ہوں کہ آپ ایوان سے باہر چلے جائیں۔

(اس مرحلہ پر جناب محمد اشرف سوہنا ایوان میں
جناب سپیکر اور معزز ایوان کے خلاف نعرے لگواتے رہے
اور ایوان سے باہر نہ گئے)

جناب سپیکر، اشرف سوہنا صاحب! میں آپ سے پھر کہتا ہوں کہ آپ ایوان سے باہر چلے جائیں۔

(معزز ممبر جناب محمد اشرف سوہنا جناب سپیکر کے بار بار حکم پر ایوان سے باہر
جانے کی بجائے نعرے لگواتے رہے)

جناب سپیکر، اشرف سوہنا صاحب! میں آپ کو 15 دن کے لئے اس ایوان سے باہر جانے کا حکم دیتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر جناب پرویز رفیق نے جناب سپیکر
اور معزز ایوان کے خلاف نعرے لگوانے شروع کر دیئے)

جناب سپیکر، جناب پرویز رفیق! میں آپ سے کہتا ہوں کہ آپ اس ایوان سے باہر چلے جائیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر جناب پرویز رفیق، جناب سپیکر کے حکم کے باوجود ایوان
سے باہر جانے کی بجائے ان کے خلاف نعرے لگواتے رہے)

جناب سپیکر، پرویز رفیق صاحب! میں آپ سے دوبارہ کہتا ہوں کہ آپ اس ایوان سے باہر چلے جائیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر جناب پرویز رفیق جناب سپیکر کے دوبارہ حکم کرنے کے باوجود ایوان
سے باہر نہیں گئے اور جناب سپیکر اور معزز ایوان کے خلاف نعرے لگواتے رہے)

جناب سپیکر، جناب پرویز رفیق! میں آپ کو 15 دن کے لئے اس ایوان سے باہر نکالتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر جناب اشتیاق احمد مرزا ایوان میں جناب سپیکر
اور معزز ایوان کے خلاف نعرے لگوانے لگے)

جناب سپیکر، جناب اشتیاق احمد مرزا صاحب! میں آپ سے کہتا ہوں کہ آپ ایوان سے باہر چلے جائیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر جناب اشتیاق احمد مرزا جناب سپیکر کے حکم ایوان سے باہر
جانے پر عمل کرنے کی بجائے ان کے اور ایوان کے خلاف نعرے لگواتے رہے)

جناب سپیکر، اشتیاق احمد مرزا صاحب! میں آپ سے پھر کہتا ہوں کہ آپ اس ایوان سے باہر چلے جائیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر جناب اشتیاق احمد مرزا نے جناب سپیکر کے حکم کی تعمیل نہ کی اور جناب سپیکر اور ایوان کے خلاف نعرے لگواتے رہے)

جناب سپیکر، جناب اشتیاق احمد مرزا! میں آپ کو 15 دن کے لئے اس ایوان سے باہر نکالتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر جناب سمیع اللہ خان نے ایوان میں جناب سپیکر اور معزز ایوان کے خلاف نعرے لگوانے شروع کر دیئے)

جناب سپیکر، جناب سمیع اللہ خان! میں آپ سے کہتا ہوں کہ آپ اس ایوان سے باہر چلے جائیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر جناب سمیع اللہ خان جناب سپیکر کی حکم پر باہر جانے کی بجائے جناب سپیکر اور ایوان کے خلاف نعرے لگواتے رہے)

جناب سپیکر، جناب سمیع اللہ خان! میں آپ سے پھر کہتا ہوں کہ آپ ایوان سے باہر چلے جائیں۔

(جناب سپیکر کے دوسری بار حکم کے باوجود معزز ممبر جناب سمیع اللہ خان ایوان سے باہر نہیں گئے اور نعرے لگوانے میں مصروف رہے)

جناب سپیکر، جناب سمیع اللہ خان! میں آپ کو 15 دن کے لئے اس ایوان سے باہر نکالتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر شیخ اعجاز احمد اپنی نشست سے اٹھ کر جناب سپیکر اور معزز ایوان کے خلاف نعرے لگوانے لگے)

جناب سپیکر، شیخ اعجاز صاحب! میں آپ کو حکم دیتا ہوں کہ آپ اس ایوان سے باہر چلے جائیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر شیخ اعجاز احمد جناب سپیکر کے باہر جانے کے حکم پر عمل کرنے کی بجائے جناب سپیکر اور معزز ایوان کے خلاف نعرے لگواتے رہے)

جناب سپیکر، شیخ اعجاز احمد! میں آپ سے دوبارہ کہتا ہوں کہ آپ اس ایوان سے باہر چلے جائیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر شیخ اعجاز احمد نے جناب سپیکر کے دوسری بار باہر جانے کے حکم کی تعمیل نہ کی اور جناب سپیکر اور معزز ایوان کے خلاف نازیبا الفاظ استعمال کرنے شروع کر دیئے)

جناب سپیکر، شیخ اعجاز احمد! میں آپ کو 15 دن کے لئے ایوان سے باہر نکالتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر محترمہ فرزانہ راجہ جناب سپیکر اور معزز ایوان کے خلاف نعرے لگوانے لگیں)

جناب سپیکر، میں محترمہ فرزانہ راجہ سے کہتا ہوں کہ وہ ایوان سے باہر چلی جائیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر محترمہ فرزانہ راجہ جناب سپیکر کا حکم ماننے کی بجائے نعرے لگواتی رہیں)

جناب سپیکر، محترمہ فرزانہ راجہ! آپ سے دوبارہ کہتا ہوں کہ آپ اس ایوان سے باہر چلی جائیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر محترمہ فرزانہ راجہ جناب سپیکر کے دوبارہ حکم ایوان سے باہر جانے پر عمل کرنے کی بجائے جناب سپیکر اور ایوان کے خلاف نعرے لگواتی رہیں)

جناب سپیکر، محترمہ فرزانہ راجہ! میں آپ کو 15 دن کے لئے ایوان سے باہر نکالتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری نے "گو سپیکر گو" اور "نو سپیکر نو" اور معزز ایوان کے خلاف نعرے لگوانے شروع کر دیئے)

جناب سپیکر، محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری سے میں کہتا ہوں کہ آپ اس ایوان سے باہر چلی جائیں۔

(اس مرحلہ پر محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری جناب سپیکر کے حکم ایوان سے باہر
جانے کی بجائے جناب سپیکر اور ایوان کے خلاف نعرے لگواتی رہیں)

جناب سپیکر، محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کو میں ایک بار پھر کہتا ہوں کہ ایوان سے باہر چلی جائیں۔

(اس مرحلہ پر جناب سپیکر کے دوبارہ حکم پر بھی معزز ممبر محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری ایوان میں
جناب سپیکر اور ایوان کے خلاف نعرے لگوانے میں مصروف رہیں)

جناب سپیکر، محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری ! میں آپ کو 15 دن کے لئے اس ایوان سے باہر نکالتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر تمام معزز ممبران حزب اختلاف نے اپنی نشستوں سے اٹھ کر "گو سپیکر گو"
اور "نو سپیکر نو" کے نعرے لگانے شروع کر دیئے)

جناب سپیکر، یہ تحریک التوائے کار نمبر 247 جو کہ سید احسان اللہ وقاص، چودھری اصغر علی گجر، ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب ارشد محمود بگو، جناب محمد وقاص، چودھری محمد شوکت، سید اعجاز حسین بخاری، محترمہ طاہرہ منیر، محترمہ زیب النساء قریشی صاحبہ کی طرف سے ہے، کوئی بھی ممبر اسے move نہیں کرنا چاہتا لہذا میں Motion dispose of کرتا ہوں۔ Motion No.248 جناب طاہر اقبال چودھری کی ہے وہ move نہیں کرنا چاہتے لہذا میں اسے بھی dispose of کرتا ہوں۔ Motion No 250 جناب سعود حسن ڈار کی طرف سے ہے وہ اسے move نہیں کرنا چاہتے لہذا میں اسے dispose of کرتا ہوں۔ Motion No. 253 رائے اعجاز!--- وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا Motion dispose of ہوئی۔ Motion No 256 حاجی محمد اعجاز---! وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا Motion dispose of ہوئی۔ Motion No 257 جناب محمد یار موونکا، راؤ اعجاز علی خان، جناب شاہد انجم! move نہیں کرنا چاہتے لہذا Motion dispose of ہوئی۔ Motion No 258 انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں!--- وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا Motion dispose of ہوئی۔ Motion No. 259 چودھری زاہد پرویز، للہ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، چودھری محمد اشرف کمبوہ! move نہیں کرنا چاہتے لہذا Motion dispose of ہوئی۔

Motion No 260 جناب محمد ریاض شاہد! move نہیں کرنا چاہتے لہذا Motion dispose of ہوئی۔ Motion No 261 محترمہ پروین سکندر گل! move نہیں کرنا چاہ رہیں لہذا Motion dispose of ہوئی۔

(اس مرحلہ پر تمام معزز ممبران حزب اختلاف "گو سپیکر گو" "ظلم کے ضابطے ہم نہیں مانتے" اور "لاٹھی گولی کی سرکار نہیں چلے گی' نہیں چلے گی" کے نعرے لگاتے ہوئے ایوان سے باہر چلے گئے)

Motion No 262 محترمہ پروین سکندر گل کی ہے۔ جی' محترمہ!

وزیر زرعی مارکیٹنگ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' قاسم نون صاحب!

وزیر زرعی مارکیٹنگ، جناب سپیکر! آج پنجاب اسمبلی کے اس معزز ایوان میں پھر اپوزیشن نے sanctity of the House کو violate کیا' پریس گیلری میں ہمارے صحافی دوست بھی دیکھ رہے ہیں کہ اس ایوان' وزیٹرز گیلری میں بھی جس بیہودہ اور بے ہنگم انداز میں چیئر اور اس ایوان کے تقدس کو پامال کرنے کی کوشش کی گئی' میں اپنے تمام ممبران کی طرف سے آپ کی توجہ دلانا چاہتا ہوں اور ہم ان کی شدید اور بھرپور مذمت کرتے ہیں۔

محترمہ صباء صادق، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' محترمہ!

محترمہ صباء صادق، جناب سپیکر! میں آپ کی بے حد مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔ آج میں اپوزیشن کا ناروا رویہ اپنانے پر انتہائی مذمت کرتی ہوں اور یہ پاکستان کی تاریخ میں اپوزیشن کا کردار یقیناً کالے حروف کے ساتھ لکھا جائے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ اپوزیشن صرف گورنمنٹ کی اپوزیشن نہیں لگتی بلکہ یہ وفاق پاکستان کی اپوزیشن ہے۔ ہم آپ کے فیصلے کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں اور ہم سمجھتے ہیں کہ آپ کا یہ فیصلہ انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ آنے والی اپوزیشن کے لئے مشعل راہ ثابت ہوگا جبکہ اپوزیشن ممبر کا کام یہ ہوتا ہے کہ گورنمنٹ کی پالیسیوں کو criticize کرے اور گورنمنٹ کی سمت کو اس طرف لے کر جائے

جس سے ملک کی ترقی، خوشحالی اور اس کی نظریاتی سرحدوں کی حفاظت ہو۔ اس کے لئے ہم سب کو مل کر چلنا چاہئے۔ جو politician ہوتا ہے، جو پارلیمنٹیرین ہوتا ہے وہ عوام کا نمائندہ ہوتا ہے اور وہ politician آئندہ آنے والی اسمبلیوں کے لئے ایک رول ماڈل ہوتا ہے، جس بندے کو سیاسی ادب و آداب نہ ہوں، جس شخص کو خواتین کے تقدس کا خیال نہ ہو، جو شخص پاکستان کے politician کے رول ماڈل کو destroy کرنا چاہتا ہو، اس کے لئے آپ کی سزا بہت کم ہے۔ میں اس ایوان کے ادنیٰ ممبر کی حیثیت سے آپ سے یہ گزارش کروں گی کہ ان کو permanently اس ایوان میں آنے سے restrain کیا جائے اور ایسے ممبران کو صحیح direction دیں، جناب والا! آپ اس ایوان کے custodian ہیں۔ جس شخص نے، جن لوگوں نے اس کرسی کی حفاظت نہ کی، اس کرسی کے تقدس کا خیال نہ کیا اور یہاں بیٹھی ہوئی ماؤں بہنوں کے تقدس کا خیال نہ کیا اور بالخصوص میں گواہ ہوں اس چیز کی کہ ان کو اپنی پارلیمانی کمیٹی کی نشست میں بیٹھی ہوئی خواتین کے تقدس کا خیال بھی نہ تھا اور وہاں ایسے الفاظ استعمال کرتے تھے جیسے ایوان اور پارلیمانی کمیٹی میں بھی ادا کرتے تھے اور میں نے بارہا احتجاج کیا مگر ان پر کوئی اثر نہیں تھا۔ میں امید کرتی ہوں کہ ایسے لوگوں کا یہی علاج ہونا چاہئے تاکہ پاکستان کی سیاست ایسے لوگوں سے صاف ہو جائے اور ہمارے یہاں بیٹھے ہوئے پارلیمنٹیرینز، سیاست دان عوام کے راہنما ہیں۔ ان کے رول ماڈل کا عوام کو پتا چلنا چاہئے کہ یہ ہمارے صحیح راہنما ہیں جو پاکستان کو ترقی، خوشحالی اور اس کو حفاظت کے ساتھ لے کر جا رہے ہیں۔ بہت شکریہ

گروپ کیپٹن (ریٹائرڈ) مشتاق احمد کیانی: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، کیانی صاحب!

گروپ کیپٹن (ریٹائرڈ) مشتاق احمد کیانی: بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

The most honourable Speaker! I have never seen anybody such a polite person in my life and if we have to behave that way with a gentleman of his stature, I think it is a black day in the history of politics

of this country. We should be ashamed of ourselves right on this floor of the House. A few days back I requested Rana Sahib...

کہ خدا کے لئے رانا صاحب! کچھ عقل کے ناخن لیں آپ ہمیں کس طرف لے جانا چاہتے ہیں؟ جناب سپیکر! آپ نے شاہ صاحب کا رویہ دیکھ لیا آپ نے ان لوگوں کو اتنا ٹائم دے دے کر سر پر چڑھا لیا۔ ان کو اس لئے وقت دیا گیا کہ یہ اپنا پوائنٹ آف آرڈر'۔۔ جو بھی ہے پوائنٹ آف آرڈر پر آج تک کبھی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہوا۔ آپ نے اس اسمبلی میں ان کو سکھانے کے لئے اتنی نرمی دی جو میں نے زندگی میں کبھی نہیں دیکھی۔ ان کا یہ رویہ اور تربیت ہے' یہ ہمارے پڑھے لکھے اسمبلی کے لوگ ہیں تو مجھے سمجھ نہیں آتی کہ ہمارے پچھلے پچاس سالوں سے لوگ آتے رہے وہ پھر کیا ان سے بھی گئے گزرے ہوں گے کہ انہوں نے اپنے ڈپٹی سپیکر کو اسمبلی کے اندر قتل کیا تو کیا ہم وہ ہسٹری دہرانا چاہتے ہیں؟ خدارا! ان کو عقل کے ناخن دیں' ان میں چند ایک سوبر لوگ بھی غلط کرنے کے لئے تیار ہیں۔ I admire the way you have handled it اور ہمیں اخلاق کے دائرے میں رہتے ہوئے احتجاج کرنا چاہئے۔ بہت بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: جی' وزیر قانون!۔۔۔ محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ میں نے لاء منسٹر کو floor دیا ہے۔ جی!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: شکریہ۔ جناب سپیکر! جیسا کہ ابتداء میں رانا قاسم نون نے فرمایا کہ جو رویہ آج اپوزیشن کی طرف سے اپنایا گیا وہ ہر لحاظ سے قابل افسوس' قابل شرم اور قابل مذمت بھی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ کا بطور سپیکر رویہ اس معزز ایوان میں حکومتی بنچوں کے ممبران ہی نہیں بلکہ اپوزیشن کی اکثریت جو ایک sensible majority اور مثبت سوچ رکھنے والے لوگ بھی اس بات کا اعتراف کرتے ہیں اور اس میں کوئی دوسری رائے نہیں ہو سکتی کہ آپ نے انتہائی تحمل اور برداشت کے ساتھ اس معزز ایوان کو چلایا۔ آج جب ایوان کی کارروائی شروع ہوئی تو جو لوگ اس ایوان کی sanctity' احترام اور اپنے ساتھ چیئر کے مثبت اور polite رویے کی بات کرتے ہیں۔ رانا آفتاب نے اپنی گفتگو کا آغاز ایک شعر

سے کیا تھا کہ "بدنام جو ہوں گے تو کیا نام نہ ہو گا' ماشاء اللہ آپ کا نام آباد رہے گا۔ اس سے ہم کیا مراد لے سکتے ہیں کہ جو شخص اپنی گفتگو کا آغاز ہی سپیکر کو بدنام کرنے کے حوالے سے کرتا ہے اور پھر سپیکر سے چیئر سے اس بات کی توقع رکھتا ہے کہ جناب سپیکر اپنی کرسی پر بیٹھے ہوئے اپنے منصب کا خیال رکھے بغیر اس کی ان ساری باتوں کو ہضم کر جائیں اور اس پر کوئی اعتراض بھی نہ کریں اور کم از کم اتنا بھی نہ کہیں کہ آپ تشریف رکھیں یا آپ بیٹھ جائیں۔

جناب سپیکر! دوسری بات کہ آج اخبارات کے حوالے سے یہاں کہا گیا کہ جی! پہلے حکومتی اراکین نے بھی گالیاں دیں اس کا کیا ہوا؟ کل رانا ثناء اللہ نے بات کرتے ہوئے یہ کہا کہ جی دو دن پہلے یہ ہوا' دو دن کے ریکارڈ کی بات ہے' یہ اسمبلی کا ریکارڈ موجود ہے کہ رانا آفتاب نے ہمارے ایک معزز رکن راولپنڈی فیاض الحسن چوہان کے بارے میں--- اس سے پہلے رانا ثناء اللہ خان نے باپ کے نام سے بات کی تھی اور انہوں نے ماں کے نام سے بات کی تھی۔ اس معزز ایوان کا ہر رکن اس بات کا شاہد ہے۔ انہوں نے کہا تھا کہ یہ شخص اپنی ماں کا بھی نہیں ہے۔ میں یہ الفاظ دوبارہ دہرانے کی وجہ سے آپ سے معذرت خواہ ہوں لیکن پھر بھی ہم نے برداشت کیا۔

جناب سپیکر! تیسری بات ہے کہ ایوان میں چیئر کے تقدس کا خیال نہ رکھنا' سپیکر کے خلاف نازیبا زبان استعمال کرنا' ایوان کی کارروائی کو نہ چلنے دینا اور اس معزز ایوان میں بنچوں پر کھڑے ہو کر نعرے لگوانا اور پھر جب ان کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے تو یہ کہا جاتا ہے' جس طرح کل رانا ثناء اللہ کہہ رہا تھا کہ میں اس کو اپنے لئے تمغہ سمجھوں گا۔ میں اس کی تھوڑی سی وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ تمغہ وہ اپنی سوچ کے مطابق ضرور سمجھ رہے ہوں گے لیکن یقین کیجئے اس پنجاب اسمبلی کی پارلیمانی تاریخ میں ہمیشہ ان کا نام سیاہ حروف کے ساتھ لکھا جائے گا کہ یہ وہ شخص ہے جس نے سپیکر کا احترام نہیں کیا' یہ وہ شخص ہے جس نے اس معزز ایوان کا احترام نہیں کیا اور یہ وہ شخص ہے جس نے تمام اخلاقی ضابطے پامال کرنے کی کوشش کی اور پھر اس کو اسمبلی سے نکالا گیا۔ اگر اس کو کسی سیاسی وجوہ کی بنیاد پر اسمبلی سے نکالا گیا ہوتا تو شاید پھر وہ کہتا کہ یہ سیاسی طور پر میرے لئے انعام ہے لیکن سیاسی

طور پر نہیں نکالا گیا بلکہ اس کو اس رویے' اس کی غلط زبان اور اس کے ان الفاظ جن پر وہ خود شرمندہ تھا اور اس نے پھر شرمندگی میں آئیں بائیں شائیں کرتے ہوئے کہا کہ میں یہ بھی کرتا ہوں' اگر مگر کر کے بات کو ختم کرنے کی کوشش کی۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ کسی ذی شعور اور سمجھدار آدمی کے لئے کوئی عزت کا مقام نہیں ہے۔

جناب سپیکر! جس طرح آج آپ نے کچھ فیصلے فرمائے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ میری اپوزیشن کے اراکین سے یہ گزارش ہے اور میں معزز پریس سے بھی request کرنا چاہتا ہوں کہ خدا کے لئے انہیں آپ ہیرو نہ بنائیں۔ آپ بھی اپنا ایک مثبت کردار ادا کریں اور کہیں کہ جو اشخاص ان معزز ایوانوں کا خیال نہیں رکھتے' ان کے احترام کا خیال نہیں رکھتے' وعدوں کا خیال نہیں رکھتے' وہ یہ اشخاص ہیں اور ان کو سزا دینی لازم ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ رانا ثناء اللہ کا ایک واقعہ الگ۔ وہ بات ہو گئی۔ چلیں! provocation میں ہوئی' کسی طرح slip of tongue ہو گئی لیکن آج کیا تھا؟ آج جس طرح شیخ اعجاز' سمیع اللہ' رانا آفتاب' پرویز حیدر' اشرف سوہنا' کس کس کا نام لیں' جو وہ حرکتیں کر رہے تھے وہ پارلیمانی تاریخ کا حصہ بنیں گی اور وہ اس پارلیمنٹ کے ہیرو قرار پائیں گے؟ میں سمجھتا ہوں کہ ان کو اپنے اس رویے پر شرم آنی چاہیے اور میری معزز پریس سے یہ درخواست ہے کہ ان کے اس منفی کردار کو اجاگر کرنے کی ضرورت ہے۔ اس میں کوئی politicization نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایک آدمی ایوان میں منتخب ہو کر آتا ہے' وہ ایک گھنٹہ بات کرے' اپنا نقطہ نظر بیان کرے' اس کا حق بنتا ہے لیکن میں ہمیشہ یہ بات کہا کرتا ہوں کہ ایک ممبر پارلیمنٹ کے احتجاج کرنے کے انداز میں اور ایک عام سڑک پر مزدور کے احتجاج میں فرق ہونا چاہیے۔ اگر آج شیخ اعجاز بنچوں پر کھڑا ہو کر نعرے لگوا رہا تھا تو خدا کی قسم میں دعوے کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ ریڑھی بانوں کی ایسوسی ایشن کے کارکن اور اس کے احتجاج کرنے میں کوئی فرق نہیں تھا اور اس رویے پر ہمیں افسوس کا اظہار کرنا چاہیے اور جو لوگ معزز ایوان کی بے عزتی کر کے سزا کے طور پر نکالے جاتے ہیں وہ اپنے آپ کو ہیرو سمجھتے ہیں تو یہ بات ان کے لئے قابل شرم اور ان کے حلقے کے عوام کے لئے ایک لمحہ فکریہ ہے کہ ان کو اپنی نمائندگی کے لئے منتخب کر کے بھیجا' جن لوگوں کو انہوں نے معزز بنا

کر ان ایوانوں میں بھیجا وہ ان کے ووٹ حاصل کرنے کے بعد بھی معزز نہیں ہو سکے اور ان کا کردار وہی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اب میں ان کے لئے کوئی غلط الفاظ استعمال نہیں کرنا چاہتا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ جتنی بھی اللہ تعالیٰ کسی کو عزت دے اس کو جھکنا چاہئے' اس کی عزت کے احترام کا خیال کرنا چاہئے اور اپنے منصب کا خیال کرنا چاہئے نہ کہ اس طرح میں سمجھتا ہوں کہ سکول کے بچے بھی ایسا رویہ اختیار نہیں کرتے۔

جناب سپیکر! میں آپ سے صرف یہ استدعا کرنا چاہتا ہوں اس پنجاب کی اکثریت کے یہ منتخب نمائندے جو اس وقت ایوان میں موجود ہیں آپ پر مکمل طور پر اعتماد کرتے ہیں اور ہم آپ کے ہر فیصلے کو تحسین کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ آپ کے کردار کو ہم سلام پیش کرتے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ میں سمجھتا ہوں کہ آپ اپنے منصب کے حوالے سے جو بھی کردار ادا کر رہے ہیں ہمارا تعاون آپ کے ساتھ ہمیشہ رہے گا۔ شکریہ

جناب سپیکر، شکریہ

وزیر جیل خانہ جات ، جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر، جی' سعید اکبر نوانی!

وزیر جیل خانہ جات ، جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ جس طرح کا ماحول ہماری اسمبلی میں create کیا جا رہا ہے' ہم کافی دوست کافی عرصے سے اس ایوان میں منتخب ہو کر آ رہے ہیں' ہم بیشتر سپیکر صاحبان کے ساتھ اس ایوان میں رہے ہیں' ان کا رویہ بھی ہم نے دیکھا کہ کتنی سختی سے وہ کنٹرول کرتے اور بات نہ کرنے کی اجازت دیتے تھے لیکن اگر میں یہ کہوں کہ جس صبر و تحمل اور جس حوصلے سے آپ نے ایک مثبت سوچ کے تحت اپوزیشن کو ہمیشہ موقع بخشا اور کئی دفعہ میں یہ سوچتا تھا کہ میں پوائنٹ آف آرڈر پر دریافت کروں کہ یہ کس رولز کے تحت پوائنٹ آف آرڈر پر بات کی جا رہی ہے لیکن مجھے پھر بعد میں یہ خیال آتا تھا کہ جناب سپیکر ان لوگوں کو موقع دینا چاہتے ہیں کہ یہ اسمبلی میں کوئی گھٹن محسوس نہ کریں اور اپنی بات چاہے وہ رولز کو violate کر کے بھی کر رہے تھے تو آپ نے ان کو موقع بخشا۔ یہ ایک نہایت قابل تعریف سوچ ہے۔ میں اس لئے بات نہیں کر رہا اور نہ ہی ایسی میری طبیعت ہے کہ اگر میرے دل' ضمیر اور ذہن کو کوئی بات اچھی نہ بھی لگے تو

میں اس کے خلاف بات کروں۔

جناب سپیکر! ہم جتنے بھی اس ایوان میں لوگ بیٹھے ہیں' چاہے وہ اس سائیڈ پر یا اس سائیڈ پر ہوں' ہمیں یہ بھی بات مدنظر رکھنی چاہئے کہ یہ ادارے جن کے ہم محافظ ہیں' آیا ان اداروں میں اتنی طاقت ہے کہ یہ ہماری بدتمیزی اور بداخلاقی کو برداشت کر سکتے ہیں؟ ہم پر سب سے بڑی ذمہ داری ہے کہ ہم ان اداروں کے تحفظ' اپنی ذات اور اپنی پارٹیوں کے تحفظ کے لئے نہیں بلکہ ان اداروں کے تحفظ' ان کی بہتر کارکردگی' ان کے tenure کو پورا کرنے اور اس سسٹم کو mature کرنے کے لئے ہمیں قربانیاں دینی ہوں گی۔ ہمیں کئی باتیں اپنے ذہن اور ضمیر کے خلاف کر کے ان اداروں کی بہتری کے لئے کام کرنا ہو گا۔ ہمیں اگر اس بات کا احساس نہ ہوا اور اگر ہم نے اب بھی اس بات کو realize نہ کیا تو پھر یہ قوم اور ملک ہمیں معاف نہیں کرے گا کہ ہم اپنی ذاتی انا کو اس ہاؤس پر مقدم سمجھیں اور اس ہاؤس کے تقدس کو پامال کریں تو میرا نام بڑھے گا اور میرا نام اوپر آئے گا۔

جناب سپیکر! یہ گورنمنٹ کی بھی بہت بڑی ذمہ داری ہوتی ہے لیکن اپوزیشن کی اس سے بھی بڑھ کر ذمہ داری ہے لیکن اس وقت جو ماحول ہے یا جو democratic institutions کی بہتری ہے ان کو mature کرنے کے لئے اور اس سسٹم کو مستحکم کرنے کے لئے ہمیں تفریق مٹانی ہو گی کہ یہ ارکان حکومتی یا اپوزیشن کے ہیں اگر اس طرح کے رویے رہے تو پھر ہمارا جو حشر ہونے والا ہے یا پھر ہم ان کو جواز پیش کریں گے کہ یہ لوگ نااہل ہیں کہ یہ اس سسٹم کو چلا نہیں سکتے۔ میری تمام ہاؤس کے اراکین سے گزارش ہے کہ اس میں اب یہ تفریق ختم کرنی ہو گی کہ کوئی کسی ذاتی انا کے پیچھے کہ میں گالی دوں گا تو میرا نام نکلے گا اور میرا اخباروں میں نام آئے گا۔ اس طرح گالیاں دینے سے یا misbehave کرنے سے' غلط نعرے لگانے سے انسٹیٹیوشن مستحکم نہیں بلکہ کمزور ہوتے ہیں۔ یہ تمام ذمہ داری اراکین کی ہے اور اپوزیشن کی زیادہ ذمہ داری ہے کہ وہ اس بات کا احساس کرے اور اس بات کو نبھانے اور اس بات پر عملدرآمد کرے' اگر ان کو کوئی باہر سے direction آتی ہے کہ آپ باہر بیٹھے ہیں' یہ جو ہمیں کہہ رہے ہیں کہ اس سسٹم کو کمزور کریں تو یہ ان کے لئے بھی برا ہے اس طرح وہ کبھی بھی انشاء اللہ واپس نہیں آسکیں گے۔ یہ ان کے لئے زیادہ اچھا ہے کہ یہ سسٹم چلتا رہے۔ یہ ادارے مضبوط ہوں۔ یہ ڈیموکریٹک سسٹم ہے' ہر بندے کا چانس

ہو سکتا ہے مگر ان رویوں سے تو مجھے نہیں لگتا کہ کسی کا بھی چانس ہو۔

جناب سپیکر! میں بحیثیت ایک ممبر یہ گزارش کرتا ہوں کہ ہمیں اپنے رویوں میں تبدیلی لانی ہو گی، ہمیں اپنی گفتگو کو بہتر کرنا ہو گا۔ ہمیں اپنی سوچ کو بہتر کرنا ہو گا تب یہ ادارے مستحکم ہو سکتے ہیں۔ اگر کوئی کہے کہ یہ ساری ذمہ داری گورنمنٹ کے اراکین کی ہے تو اس طریقے سے یہ ادارے پھر نہیں چلتے۔ شکریہ

جناب سپیکر، شکریہ

وزیر تعلیم، جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر، جی، وزیر تعلیم!

وزیر تعلیم، شکریہ۔ جناب سپیکر! میں اپنا یہ فرض سمجھتا ہوں کہ میں اپنے جذبات کا تھوڑا سا اظہار اس موقع پر ضرور کروں۔ آپ بھی جانتے ہیں اور سارا ایوان بھی جانتا ہے کہ پنجاب اور پاکستان کی جمہوریت میں اپوزیشن میں رہتے ہوئے بہت بڑے بڑے نام آج آپ کے اور ہمارے ذہن میں بھی ہیں۔ خواجہ محمد صفدر ہوں، 1962 کی منی اپوزیشن ہو یا مخدوم زادہ حسن محمود ہوں 1980 سے پہلے کی دہائی میں جو انھوں نے اپوزیشن کا کردار ادا کیا، مخدوم الطاف کے رویے اور ان کے کردار کی وجہ سے آج بھی ہم ان کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ یہ نام، یہ عہدے، یہ کردار اپنی قربانی اور اپنی ایک حیثیت کی وجہ سے مانے جاتے ہیں۔

جناب والا!1999 سے لے کر اب تک آپ دیکھ لیں۔1993 میں چودھری پرویز الہیٰ یہاں پر ڈپٹی اپوزیشن لیڈر تھے۔ آپ ان کا رویہ اور قربانی بھی دیکھ لیں۔ گزارش کرنے کا مقصد صرف یہ ہے کہ ان سارے ناموں کے پیچھے ان کا اپنا ایک کردار ہے۔ اپوزیشن لیڈر کی حیثیت سے انھوں نے جو رول ادا کیا اس وجہ سے آج بھی ہم انھیں خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔ آپ مجھ سے بہتر جانتے ہیں کہ چودھری ظہور الہیٰ کا بہت بڑا نام تھا، یہ نام انہوں نے ایسے ہی نہیں کمایا، ان کے کردار ہی کی وجہ سے یہ نام ہے۔ میں یہاں پر یہ بات highlight کرنا چاہتا ہوں کہ پچھلے اڑھائی سالوں میں جب بھی وقفہ سوالات ہوا اور ہمارے معزز وزراء جواب کے لئے کھڑے ہوئے تو اپوزیشن والوں نے انھیں کیا کچھ نہیں کہا؟ اپوزیشن یہ نہیں کہ آپ کس کی کتنی insult کرتے ہیں یا personal attack سے

دوسرے بندے کو کتنا ذلیل کرتے ہیں، اپوزیشن کا تو یہ کام ہے کہ وہ facts and figures کی بات کرے، healthy تنقید کرے، اپنی تنقید کے ذریعے حکومت کی اصلاح کرے۔ ہم ایسی اپوزیشن کو بالکل نہیں مانتے جو کہ ذاتیات پر اتر آئے۔ آپ نے جس بُرد باری اور تحمل سے پچھلے اڑھائی سالوں میں کام لیا ہے وہ قابلِ تحسین ہے۔ ہم خود محسوس کرتے تھے کہ بطور وزیر ہمیں اپنی بات کی وضاحت کے لئے زیادہ ٹائم نہیں ملتا رہا لیکن آپ نے اپوزیشن کو ایمانداری کے ساتھ وقت دیا، انھیں بات کرنے کا پورا موقع دیا۔ آج انھوں نے اپنے ہی کردار سے اس confidence کو کھو ڈالا ہے۔ ذو معنی باتیں، گالیاں دینا، personal attack کرنا، کسی کی ذات یا کردار پر attack کرنا اس کو اپوزیشن نہیں کہتے۔ میں آپ کو خراجِ تحسین پیش کرتا ہوں کہ آپ نے آج اس ہاؤس کی sanctity کو maintain کرنے کے لئے، اس ہاؤس کو چلانے کے لئے ایک دلیرانہ قدم اٹھایا ہے۔ اس کے لئے ہم سب آپ کے ساتھ ہیں۔ آپ نے Rules and Procedures کی بات کی ہے۔ آپ نے رولز سے ہٹ کر کوئی بات نہیں کی۔ اپوزیشن کے جو لوگ walkout کر گئے ہیں ان میں سے چند ایک اچھے بھی ہیں۔ میں ان سے یہ کہوں گا کہ آپ کسی بڑے کے پیچھے لگ کر اپنے اچھے کردار کو بالکل خراب نہ کریں۔ برطانیہ میں آج بھی اپوزیشن کو کہا جاتا ہے کہ

"Her Majesty Royal Opposition, Mr Speaker, Loyal and Royal Opposition.

جناب والا! ملک کے ساتھ loyalty اپوزیشن اور حکومتی بنچوں میں بھی رہ کر دکھانی پڑتی ہے لیکن اس وقت ہماری اپوزیشن کی طرف سے loyalty کا کردار نہیں ہے۔ یہاں پر تو nuclear issue اور آپ کی حکومت کے secrets کو divulge کیا جاتا ہے۔یہاں پر آپ کی کشمیر پالیسی پر بڑے بڑے لیڈر، جو ریٹائرڈ ہو گئے ہیں یا exile ہیں۔ انھوں نے حکومت پاکستان کے secrets کو بھی divulge کرنے سے گریز نہیں کیا۔ اس کو loyalty یا opposition ہرگز نہیں کہا جا سکتا لہذا میں آپ کے کردار کو خراجِ تحسین پیش کرتا ہوں۔ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

ڈاکٹر سامیہ امجد : جناب سپیکر! مجھے بھی اس سلسلے میں بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر : محترمہ! میرے خیال میں کافی باتیں ہو گئی ہیں۔

ڈاکٹر سامیہ امجد : جناب سپیکر! میں صرف دو منٹ میں اپنی بات کو ختم کر لوں گی۔

جناب سپیکر : جی' ڈاکٹر سامیہ امجد صاحبہ!

ڈاکٹر سامیہ امجد : جناب سپیکر ! شکریہ۔ آپ سب کی توجہ چاہوں گی۔

ہونے کو کیا ہوا نہیں ہے
ہم نے تقدیر کہا نہیں ہے
بکھروں کا کوئی سمیٹ لے گا
اس کا بھی تو آسرا نہیں ہے
کیا کرے گا اور جی کر تُو
مرنے کا بھی حوصلہ نہیں ہے

جناب سپیکر! آج جو کچھ ہوا اس کو تقدیر کا فیصلہ کہیں یا وہ وقت کہیں کہ جو آہستہ آہستہ' سِر کتا سِر کتا اڑھائی سال میں اس مقام تک آیا ہے۔ اس کی مذمت آپ کو میری ہر اس تقریر میں ملے گی جو اڑھائی سالوں کے دوران میں نے یہاں ایوان میں کی ہیں۔ آپ ریکارڈ ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔ اس اپوزیشن کو جرأت اور ہمت اس وقت سے ہوئی جب انھوں نے اس معزز ہاؤس کے اراکین کی بے حرمتی اور بے عزتی غیر پارلیمانی الفاظ سے شروع کی۔ انھوں نے صدر صاحب' جوڈیشری' بیورو کریسی اور failure of system کے بارے میں بات کی۔ حیف صد حیف! میں تو اس دن ہی ڈر گئی تھی جس دن انھوں نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی بے حرمتی پر چپ سادھے رکھی۔ اگر نادانستہ بھی کی تھی تو پھر بھی معافی مانگنی چاہئے تھی۔ انھوں نے تو اُسی دن اپنی تقدیر پر مہر لگالی تھی کہ نہ یہ جئیں گے اور نہ مریں گے۔ اگر انھوں نے اُس دن معذرت کر لی ہوتی تو آج یہ دن نہ آتا۔ میں یہ بات on the record لانا چاہتی ہوں کہ جو اپنے گھر کے سربراہ کی عزت نہیں کرتے ان کی دنیا میں بلکہ دونوں جہانوں میں عزت نہیں ہوتی۔ کاش! اس دن بِسم اللہ الرحمٰنِ الرحیم کے تقدس کو ہی بحال کر لیتے تو آج یہ دن نہ دیکھنا پڑتا۔ مجھے دُکھ ہے کہ آج چند اراکین اپنی "مَیں" کی وجہ سے اس حال کو

پہنچے ہیں۔ ان کے کچھ idols ہیں' کچھ ایسے لوگ ہیں کہ جن کو وہ بت بنا کر پہلے دن سے ان کی پرستش کر رہے ہیں۔ شخصیات کو انھوں نے ناخدا بنایا ہوا ہے۔ میں اس کے خلاف احتجاج کرتی ہوں۔ مجھے افسوس ہے کہ آج اس طرح کا دن آیا مگر مجھے امید ہے کہ آج کا دن ایک نئے اور سنہرے باب کا آغاز ہو گا۔ میں تمام ممبران کی طرف سے آپ کے ہر فیصلے کو سلام پیش کرتی ہوں اور اپوزیشن کے لئے میرا یہ پیغام ہے اور یہ ان کا فرض بھی ہے کہ وہ گھر کے سربراہ کی عزت کریں۔ یہی مشرق و مغرب میں فرق ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی' چودھری صاحب! فرمائیں۔

جناب صبغت اللہ چودھری (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! یہ جو طرز عمل اپوزیشن نے adopt کیا ہے اس بارے میں کہوں گا کہ:

نچیاں دی آشنائی کولوں فیض کسے نہ پایا
ککر تے انگور چڑھایا ہر گچھا زخمایا

جناب سپیکر! موجودہ اپوزیشن نے اڑھائی سالہ عرصہ کے دوران جو طرز عمل جسے میں "وال میکی" کہوں گا وہ adopt کئے رکھا۔ انھوں نے اڑھائی سال کی محنت میں کیا کمایا؟ "طوقِ ملامت" ان کے گلے میں پڑا اور وہ بے آبرو ہو کر یہاں سے نکلے۔

عالی جاہ! اس طرز عمل سے انھیں ندامت نہیں ہوئی بلکہ انھوں نے یہی شیطانی طرز عمل جاری رکھا۔ انھوں نے اپنے سیاسی مسخرہ پن اور سیاسی خواجہ سرا ہونے کا ثبوت فراہم کیا ہے۔ ایسے طرز عمل سے تاریخ میں نام نہیں رہتے۔ تاریخ میں آپ کا نامِ نامی' اسم گرامی ہمیشہ سنہری حروف سے لکھا جائے گا کہ جنھوں نے مضبوط ہاتھوں کے ساتھ اپنے rule of law کو determine کروایا۔ میں آخر میں ان کو اس بات پر ندامت نہ ہونے پر حضرت عثمان ہارونی کا ایک فقرہ عرض کرنا چاہتا ہوں "ندامت می کند خلقِ سر بازار می رقصم" اس ندامت کو سمیٹتے ہوئے وہ یہاں سے گئے ہیں اور ان کا طرز عمل انتہائی ناعاقبت اندیشانہ اور سرکشی والا تھا۔ اس طرز عمل کی وجہ سے انھیں جو کچھ ہوا ہے یہ ان کی اپنی ہی کمائی تھی جسے وہ سمیٹ کر گئے ہیں۔ آپ کی مہربانی کہ آپ نے مجھے چند لمحات عطا فرمائے۔

محترمہ شمیم اختر : پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر : محترمہ! اب کارروائی کو آگے چلنے دیں۔ کافی ہو گیا ہے' ہم نے cut motions take up کرنی ہیں۔ آپ ضمنی بجٹ پر بات کر لیجئے گا۔

محترمہ شمیم اختر : جناب سپیکر ! میں صرف ایک منٹ لوں گی۔

جناب سپیکر : جی' فرمائیں!

محترمہ شمیم اختر، جناب سپیکر! یہ فیصلہ آج سے اڑھائی سال پہلے ہی ہونا چاہئے تھا۔ ایک شخص نے سستی شہرت حاصل کرنے کے لئے اڑھائی سال میں خواتین اور ارکان اسمبلی کے خلاف غیر پارلیمانی الفاظ استعمال کئے۔ اسی طرح قومی اسمبلی کی خواتین کو غلط سوچ کے ساتھ منسوب کیا گیا اور پھر وہی سوچ ہماری ذات کے ساتھ منسوب کی گئی۔ یہ روایت پڑتی جا رہی تھی اور رانا ثناء اللہ خان کی دیکھا دیکھی باقی ممبران بھی خواتین کے لئے ذومعنی الفاظ استعمال کرنے لگے۔ ہمیں "سویٹ ڈش" کے نام سے پکارا گیا۔ ہمیں غلط طریقے سے منسٹرز کے ساتھ منسوب کر کے غلط سوچ کے ساتھ بیان کیا گیا۔ میں اپنی موجودہ حکومت کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں جنھوں نے عورتوں کو عزت کے ساتھ ایوانوں میں بٹھایا لیکن انھوں نے عورتوں کے ساتھ کیا کیا؟ انھوں نے عورتوں کو سیڑھیوں میں بٹھایا۔ جب ایوان میں غریب عوام کی فلاح و بہبود کے لئے قانون سازی ہو رہی تھی تو اس وقت انھوں نے خواتین کو ایئرپورٹوں' سڑکوں اور سیڑھیوں پر بٹھا کر اپنے لیڈران کی سالگرہ منانے کے لئے استعمال کیا۔ اس ایوان میں آپ کی Chair سب سے بڑی ہے لیکن ایک کرسی وہ بھی ہے "کرسیہ السموات والارض" کہ جس کی کرسی آسمانوں اور زمینوں پر ہے۔ اپوزیشن نے اس کرسی کا 1
بھی احترام نہیں کیا اور اس ایوان میں اللہ تعالیٰ کے پاک نام کی دھجیاں بکھیر دی گئیں۔ آپ نے اور تمام حکومتی بنچوں نے بھی بڑے تحمل' بڑے صبر کے ساتھ اڑھائی سال تک ان کا رویہ برداشت کیا لیکن اب یہ ناقابل برداشت تھا کہ اراکین اسمبلی کے ساتھ ساتھ قائد ایوان کے بزرگوں کو بھی گالیاں دی گئیں۔ یہ کسی طور پر بھی ناقابل برداشت تھا۔ ہم سب خواتین اس کی بھرپور مذمت کرتی ہیں اور آپ کے فیصلے کو خراج تحسین پیش کرتی ہیں۔

وزیر کالونیز، جناب سپیکر! ایجنڈے کے مطابق کارروائی کریں۔

جناب سپیکر، جی، شروع کرنے لگے ہیں۔ گھمن صاحب! کافی باتیں ہو گئی ہیں۔

محترمہ پروین سکندر گل، جناب سپیکر! میری ایک تحریک التوائے کار ہے۔

جناب سپیکر، محترمہ! پلیز تشریف رکھیں، تحاریک التوائے کار کا ٹائم ختم ہو گیا ہے، اس کو پھر take up کر لیں گے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ میں معزز اراکین اسمبلی، اس پورے ایوان اور ان خواتین و حضرات کا جنھوں نے اپنے جذبات اور خیالات کا اس ایوان میں اظہار کیا مشکور ہوں اور اس پورے ایوان کو یقین دلانا چاہتا ہوں کہ جب تک میں اس کرسی پر بیٹھا ہوں انشاء اللہ تعالیٰ میری حتی المقدور کوشش ہو گی کہ اس ہاؤس کے وقار اور تقدس کو بحال رکھوں اور اس ایوان کے اندر فضا کو بہتر رکھنے کی کوشش کروں جیسا کہ آپ سب معزز اراکین اسمبلی بلکہ اپوزیشن بھی اس امر کی گواہی دیتی ہے اور آج بھی ارشد بگو صاحب نے پوائنٹ آف آرڈر پر جو باتیں کیں انھوں نے تسلیم کیا کہ سپیکر نے ہمیشہ اپوزیشن کے ساتھ اچھا رویہ رکھا اور وقتاً فوقتاً وہ اس کا اظہار ایوان کے اندر کرتے رہے لیکن ان اڑھائی سالوں میں جو چیز میرے مشاہدے میں آئی آپ بھی اس کے گواہ ہیں کہ سوائے چند دوستوں کے اپوزیشن کی اکثریت شروع سے ہی اس ایوان کی کارروائی کو قطعاً سنجیدگی سے چلانا نہیں چاہتی تھی اور نہ ہی انھوں نے اس ایوان کے اندر سنجیدہ طریقے سے بیٹھنے کی کوشش کی۔ وہ اس اسمبلی کے قواعد و ضوابط اور آئین کے بھی منافی باتیں کرتے رہے۔ ان کی سنجیدگی کا آپ خود ہی اندازہ لگائیں۔ میں جو بات کرنے لگا ہوں یہ on record ہے کہ رانا ثناء اللہ خان خود ساختہ ہی پارلیمانی پارٹی کے لیڈر بنے ہوئے ہیں کہ میں اپنی پارلیمانی پارٹی کا لیڈر ہوں اور وہ سمجھتے ہیں کہ وہ بڑی تیاری کے ساتھ اس ایوان کے اندر آتے ہیں۔ انھوں نے on the floor of the House پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنا چاہی۔ میں نے انھیں floor دیا اور جب میں نے ان کی بات سنی تو میں نے کہا کہ کیا آپ اس پر میری رولنگ چاہتے ہیں؟ جب میں پہلے کہہ رہا تھا کہ آپ میری رولنگ چاہتے ہیں تو انھوں نے سر ہلایا مقصد تھا کہ "جی، ہاں" چاہتا ہوں۔ نولاٹیا صاحب نے بھی اسی issue

پر بات کی اور یہ بات on record ہے کہ انھوں نے دس مرتبہ کہا کہ جناب سپیکر! "میں اس پر آپ کی رولنگ چاہوں گا"۔ جب میں نے کہا کہ آپ کو پتا ہے کہ رولنگ آنے کے بعد اس میں آپ کا نقصان کیا ہو گا؟ تو رانا ثناء اللہ خان اٹھے اور انھوں نے کہا کہ جناب! میں نے تو رولنگ مانگی ہی نہیں۔ مقصد یہ ہے کہ جب ایک معزز رکن پوائنٹ آف آرڈر raise کرتا ہے تو سپیکر اس کا پابند نہیں ہے کہ اگر ممبر رولنگ مانگے تو سپیکر دے۔ سپیکر اگر سمجھتا ہے کہ پوائنٹ آف آرڈر بنتا ہے۔ آپ ریکارڈ ملاحظہ کریں۔ یہ روزانہ تقریباً100 پوائنٹ آف آرڈر raise کرتے ہیں اور میں ایک کا بھی جواب نہیں دیتا یا میں نے ایک پر بھی رولنگ نہیں دی۔ میرا خیال ہے کہ پورے اڑھائی سال کے عرصے میں میری ایک یا دو رولنگز آئی ہیں کیونکہ سرے سے ان کا پوائنٹ آف آرڈر بنتا ہی نہیں۔ ان کا بھی یہ مقصد ہوتا ہے کہ پوائنٹ آف آرڈر پر اٹھ کر دنیا جہان کی گپ شپ اس ایوان کے اندر لگائیں۔ ایک معزز رکن جو اپنے آپ کو ایک پارٹی کا لیڈر بھی کہتا ہے اس کا یہ حال ہے کہ پوائنٹ آف آرڈر raise کرتا ہے اور کہتا ہے کہ ہمیں رولنگ بھی نہیں چاہئے تو اس کے پوائنٹ آف آرڈر raise کرنے کا مقصد کیا ہے؟

میں دوسری گزارش کرتا ہوں کہ بگو صاحب نے جو ایک دو point کہے میں ان کا جواب دینا چاہتا تھا لیکن وہ پہلے ہی واک آؤٹ کر گئے۔ وہ کہہ رہے تھے کہ پچھلے دنوں سپیکر صاحب کا رویہ بڑا ٹھیک رہا ہے۔ ہم appreciate کرتے ہیں۔ یہ کرتے ہیں' وہ کرتے ہیں اور ان کا موقف یہ تھا کہ جب رانا ثناء اللہ خان نے معافی مانگ لی۔ معذرت کر لی تو پھر دوبارہ اس issue کو اس ایوان میں نہیں اٹھانا چاہئے تھا۔ پورا ایوان اس چیز کا گواہ ہے کہ جب انھوں نے معذرت کی کیونکہ انھوں نے اس ایوان کے اندر طوفان بدتمیزی کی۔ اصولی طور پر تو مجھے یہ نہیں چاہئے تھا کہ میں دوبارہ پھر ان کو floor دیتا لیکن رانا ثناء اللہ نے درخواست کی کہ مجھے wind up کرنے کے لئے دو منٹ دے دیں تو میں نے انھیں تقریر مکمل کرنے کے لئے دو منٹ دے دیئے۔ جونہی انہوں نے اپنی تقریر wind up کی تو وہ احتجاجاً ایوان سے باہر چلے گئے۔ معلوم نہیں انھیں کس چیز پر احتجاج تھا؟ غلط بات پر انھوں نے معذرت بھی کر لی اور پھر احتجاجاً واک آؤٹ بھی کر گئے۔ مقصد یہ ہے کہ حکومتی بنچوں کی طرف سے یہ نکتہ دوبارہ

نہیں اٹھایا گیا بلکہ اسی وقت اپوزیشن کی طرف سے یہ نکتہ اٹھایا گیا۔ بائیکاٹ کرنے کا مقصد یہ تھا کہ وہ میری رولنگ پر مطمئن نہیں تھے اس لئے واک آؤٹ کر گئے۔

میں آج بھی اس ایوان کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ میں نے جو آرڈر کئے اس میں بھی اپوزیشن کی بہتری ہے کیونکہ حکومتی بنچوں پر 261 لوگ بیٹھے ہیں اور اگر ایک آدمی 261 لوگوں کو گالی دیتا ہے اس پر اگر میں خاموش تماشائی بنا رہتا تو پھر ایوان میں اس کے حشر کا پتا چلنا تھا۔ پھر لوگوں نے کہنا تھا کہ جب 261 لوگ اس ایوان کے اندر قرار داد مذمت لے کر آئے اور وہ اکثریت رائے سے منظور ہوئی تو سپیکر نے پھر بھی اسے ایوان سے نہ نکالا کیونکہ سپیکر خود چاہتا تھا کہ اس ایوان کے اندر کوئی نہ کوئی ہنگامہ ہو۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر صحیح معنوں میں دیکھا جائے تو یہ اپوزیشن کی favour ہوئی ہے۔ میں نے اس ایوان کے ماحول کو بہتر کرنے کے لئے انہیں نکالا۔ انہیں میں نے کہا کہ جتنے دن یہ اجلاس چلے گا اور ایک ممبر کو میں نے کہا کہ 15 دن تک تشریف نہ لائیں تو یہ ان کی بہتری کے لئے کیا۔ یہ ہمیشہ سپیکر کو دھمکی دیتے رہے لیکن میں نے آج تک کسی اخبار میں، کسی ٹی۔وی پر اس کا جواب نہیں دیا کہ ان فضول باتوں کا جواب دینے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ ٹی۔وی پر پٹی چلتی رہی کہ آج ہمارے 106 لوگ ہو گئے ہیں اور ہم No Confidence لے کر آ رہے ہیں۔ آج ہمارے اتنے لوگ ہو گئے ہیں اور ہم سپیکر کے خلاف No Confidence لے کر آ رہے ہیں۔ یہ ان کی بلیک میلنگ اور مجھے under pressure کرنے کی پالیسی رہی۔ اسی لئے اس دن میں نے یہ مثال دی تھی کہ یہ گیدڑ بھبکیاں لگا رہے ہیں اور مجھے بلیک میلنگ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ایسی باتوں سے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے میں گھبرانے والا نہیں اور نہ ہی ایسی باتیں مجھے فیصلہ کرنے میں رکاوٹ حائل کر سکتی ہیں تو یہ ان کا پچھلے دو سالوں کا رویہ ہے۔ میں نے بڑے صبر و تحمل کے ساتھ اور اس سے پہلے بھی ایک دن انہوں نے "Go Speaker Go" اور اس قسم کے نعرے لگائے اور ان کو بھی میں نے بڑے صبر و تحمل کے ساتھ سنا اور میں نے سمجھا کہ صرف میری ذات کی حد تک ہے چلو! کوئی بات نہیں ٹھیک ہو جائیں گے لیکن پورے ایوان کو اگر یہ گالیاں دینا شروع کر دیں، ایک موصوف بنچ پر کھڑے تھے شیخ اعجاز صاحب جن کا تعلق فیصل آباد سے ہے تو میں ان کو بتا دینا چاہتا ہوں اگر وہ سن رہے ہوں ان کی اوقات یہ

ہے کہ اس ایوان کے اندر جو جی چاہے یہ اپنی زبان پر الفاظ لاتے ہیں لیکن اس آدمی نے اپنی ہی پارٹی کے راجہ نادر پرویز کے خلاف اس کی غیر موجودگی میں ایک جملہ کہا اور اس کی شکل کا پندرہ دن پتا نہیں چلا کہ یہ شیخ اعجاز ہے یا کوئی اور ہے؟ میں خود الائیڈ ہسپتال میں اس کی خبر لینے گیا اور اس وقت اس کے منہ سر کا کوئی پتا نہیں چلتا تھا۔مجھے یہ پتا ہے کہ یہ لوگ کتنے پانی میں ہیں لیکن یہ ایوان کوئی موچی دروازہ نہیں ہے۔یہ معزز ایوان ہے اس ایوان کے اندر قواعد و ضوابط کے اندر رہ کر ہی بات ہوسکتی ہے۔ اس سے ہٹ کر اگر انہوں نے کوئی بات کرنی ہے تو ایوان سے باہر کر لیں۔آج کے بعد ایسی ہر گز میں اجازت نہیں دوں گا۔یہ ماشاء اللہ اپوزیشن پر بھی مجھے یقین ہے' اس کرسی پر بیٹھ کر میری نظر ایک ایک معزز رکن پر ہوتی ہے۔اس دن جب ہنگامہ ہوا تو رانا ثناء اللہ خان کو چھڑانے والے اپوزیشن کی طرف سے صرف تین آدمی تھے۔مجھے پتا ہے کہ دوسرے لوگ ان کے ساتھ نہیں ہیں لیکن ان کی مجبوری ہے انہوں نے الیکشن لڑنا ہے۔ ان کا survival ہے۔ اس سیاست میں انہوں نے باہر بیٹھی اپنی قیادت کو دکھانا ہے کہ ہم کیا کر رہے ہیں؟ اس لئے وہ خاموشی کے ساتھ ہم بھی جب اپوزیشن میں ہوتے تھے نہ چاہتے ہوئے بھی جو قیادت لکھواتی تھی یہ لکھ دیں اگر ادھر نعرے لگتے تھے تو ہم بھی ایک کارنر میں بیٹھے ان کے ساتھ walkout کر جاتے تھے تو میں جانتا ہوں کہ ان کے ساتھ یہ تو 106 کی پٹی چلاتے ہیں۔ یہی اگر رویہ رہا تو شاید 6 آدمی بھی ان کے ساتھ نہ رہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

بہرحال میں اپنے عقیدے کے مطابق مجھے رب العزت نے یہ عزت بخشی ہے اور اس منصب پر بٹھایا ہے۔ مجھے اپوزیشن نے اس منصب پر نہیں بٹھایا تو انشاء اللہ میں قانون و ضابطے اور آئین کے مطابق اس ایوان کی کارروائی چلاؤں گا۔مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اپوزیشن کا اگر ایک ممبر بھی ادھر نہ بیٹھے۔میں نے حتی المقدور کوشش کی کہ اپوزیشن بجٹ اجلاس میں بیٹھے اور وہ اپنا رول ادا کرے۔یہ اس چیز کی on record گواہی ہے کہ کل پانچ cut motions تھیں۔جب اپوزیشن نے بائیکاٹ کیا تو ایک motion پہلے ہو چکی تھی دوسری ہم نے ان کے جانے کے بعد take up کی۔اگر ہم اس ساری کارروائی کو bulldoze کرنا چاہتے تو ہمارے پاس time تھا کل ہی سارا سلسلہ ہو جاتا تھا۔ہم نے انتظار کیا کہ آج معزز

اراکین اپوزیشن آئیں گے وہ اس ایوان میں بیٹھیں گے کارروائی میں حصہ لیں گے اور اپنا role ادا کریں گے لیکن انہوں نے ثابت کیا کہ وہ اس ایوان کی کارروائی' اس صوبے کے عوام اور اپنے حلقوں کے بارے میں قطعاً سنجیدہ نہیں ہیں۔ انہیں جو حکم ملتا ہے اس کے مطابق وہ کارروائی کو bulldoze کر کے اپنی مرضی کے مطابق چلانا چاہتے ہیں تو میں اس ایوان کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ان کی دھمکیاں کہ ہم No Confidence کر دیں گے اور ان کے under pressure کرنے کی وجہ سے میں Constitution اور Rules of Procedure کو ان کے تابع نہیں بنا سکتا۔ انشاء اللہ اس ایوان کے اندر وہ بیٹھے گا جو Rules of Procedure اور Constitution کے تابع رہ کر بات کرے گا۔ بہت مہربانی ۔ شکریہ

اب تحاریک التوائے کار کا وقت ختم ہو گیا ہے ۔

سرکاری کارروائی

سالانہ بجٹ بابت سال 2005-06 کے مطالبات زر پر بحث اور رائے شماری

مطالبہ زر نمبر P.C 21015

جناب سپیکر، اب ہم cut motions کو take up کرتے ہیں۔ اب میں وزیر خزانہ سے گزارش کروں گا کہ مطالبہ زر نمبر P.C 21015 پیش کریں۔

وزیر خزانہ، شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ ۔

"ایک رقم جو 4۔ارب 70 کروڑ 48 لاکھ 87 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2006 کو ختم ہونے والے مالی سال 2005-06 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعلیم" پر برداشت کرنے پڑیں گے"۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ،

"ایک رقم جو 4-ارب 70 کروڑ 48 لاکھ 87 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2006 کو ختم ہونے والے مالی سال 06-2005 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعلیم" پر برداشت کرنے پڑیں گے"۔

کٹوتی کی تحریک جن ممبران کی طرف سے موصول ہوئی ہیں وہ ہیں رانا ثناء اللہ خان' شیخ اعجاز احمد مہر اشتیاق احمد' جناب محمد نواز ملک' رانا تجمل حسین' چودھری عبدالغفور خان' ڈاکٹر نذیر احمد مٹھو ذوگر' محترمہ فرزانہ راجہ' محترمہ نگہت پروین میر' محترمہ خالدہ منصور' ڈاکٹر اسد اشرف' میاں یاور زمان' چودھری محمد اکرم گجر' چودھری طاہر اقبال' ڈاکٹر ملک مختار احمد برتھ' محترمہ افشاں فاروق' محترمہ شہناز سلیم' محترمہ پروین مسعود بھٹی' محترمہ عابدہ جاوید' جناب قاسم ضیا' رانا آفتاب احمد خان' جناب سمیع اللہ خان' جناب محمد یار ممونکا' راؤ اعجاز علی خان' ملک اصغر علی قیصر' محترمہ نجمی سلیم' راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)' راجہ ریاض احمد' سید ناظم حسین شاہ' ڈاکٹر اسد معظم' چودھری زاہد پرویز' لالہ شکیل الرحمٰن (ایڈووکیٹ)' چودھری محمد اشرف کمبوہ' جناب تنویر اشرف کائرہ' جناب احسان الحق احسن نولاٹیا' میاں سیف اللہ اویسی' ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی' محترمہ طلعت یعقوب' محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری' محترمہ کائزہ احمد' جناب مشتاق احمد (ایڈووکیٹ)' محترمہ ثمینہ نوید' سید احسان اللہ وقاص' چودھری اصغر علی گجر' جناب ارشد محمود بگو' ڈاکٹر سید وسیم اختر' جناب محمد وقاص' چودھری محمد شوکت' سید اعجاز حسین بخاری' محترمہ طاہرہ منیر' محترمہ زیب النساء قریشی' میں نے جن معزز اراکین اسمبلی کے نام پکارے ہیں ان میں کوئی بھی اس ایوان کے اندر تشریف فرما نہیں ہے لہذا اب میں question put کرتا ہوں۔

اب سوال یہ ہے کہ،

"ایک رقم جو 4- ارب 17 کروڑ 48 لاکھ 87 ہزار روپے کی بسلسلہ مطالبہ نمبر PC-21015 ـــ "تعلیم" کو کم کر کے ایک روپیہ کر دیا جائے۔"

(تحریک نامنظور ہوئی)

جناب سپیکر، اب سوال یہ ہے کہ،

"ایک رقم جو 4۔ارب 70 کروڑ 48 لاکھ 87 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2006 کو ختم ہونے والے مالی سال 06-2005 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعلیم" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر P.C 21002

جناب سپیکر، وزیر خزانہ مطالبہ نمبر PC-21002 پیش کریں۔

وزیر خزانہ، شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ،

"ایک رقم جو ایک کروڑ 79 لاکھ 60 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2006 کو ختم ہونے والے مالی سال 06-2005 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مالیہ اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ،

"ایک رقم جو ایک کروڑ 79 لاکھ 60 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2006 کو ختم ہونے والے مالی سال 06-2005 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مالیہ اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی تحریک رانا ثناء اللہ خان' شیخ اعجاز احمد' جناب محمد نواز ملک' جناب بلال یسین' چودھری عبدالغفور خان' میاں یاور زمان' سید مجاہد علی شاہ' ڈاکٹر نذیر احمد ملھو ڈوگر' جناب طاہر اقبال چودھری' جناب افضل سلطان ڈوگر' چودھری محمد شفیق انور' بابو نفیس احمد انصاری' شیخ تنویر احمد' رانا مشہود احمد خان' چودھری سجاد حیدر گجر' ملک ابرار احمد' ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ' رانا تجمل حسین' جناب قاسم ضیا' رانا آفتاب احمد خان' جناب سمیع اللہ خان' جناب محمد یار مونکا' راؤ اعجاز علی خان' ملک اصغر علی قیصر' محترمہ نجمی سلیم' راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)' راجہ ریاض احمد' سید ناظم حسین شاہ' ڈاکٹر اسد معظم' چودھری زاہد پرویز' لالہ شکیل الرحمن(ایڈووکیٹ)' چودھری محمد اشرف کمبوہ' جناب تنویر اشرف کائرہ' جناب احسان الحق احسن نولاٹیا' میاں سیف اللہ اویسی' ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی' محترمہ طلعت یعقوب' محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری' محترمہ فرزانہ راجہ' محترمہ فائزہ احمد' مہر اشتیاق احمد' جناب اشتیاق احمد مرزا' سید احسان اللہ وقاص' چودھری اصغر علی گجر' جناب ارشد محمود بگو' ڈاکٹر سید وسیم اختر' جناب محمد وقاص' چودھری محمد شوکت' سید اعجاز حسین بخاری' محترمہ طاہرہ منیر' محترمہ زیب النساء قریشی کی طرف سے ہے۔ یہ تمام اراکین اسمبلی ایوان کے اندر موجود نہ ہیں لہذا اب میں question put کرتا ہوں۔

اب سوال یہ ہے کہ،

"ایک رقم جو ایک کروڑ 79 لاکھ 60 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جانے جو 30-جون 2006 کو ختم ہونے والے مالی سال 06-2005 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مالیہ اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر P.C 21016

جناب سپیکر، اب وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر PC-21016 پیش کریں۔ جی' وزیر خزانہ!

وزیر خزانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ

"ایک رقم جو 6۔ارب دو کروڑ 71 لاکھ 91 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2006 کو ختم ہونے والے مالی سال 06-2005 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "خدمات صحت" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ

"ایک رقم جو 6۔ارب دو کروڑ 71 لاکھ 91 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2006 کو ختم ہونے والے مالی سال 06-2005 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "خدمات صحت" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

اس میں کٹوتی کی تحریک رانا ثناء اللہ خان' رانا مشہود احمد خان' ڈاکٹر اسد اشرف' ڈاکٹر نذیر احمد مظہو ڈوگر' ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ' ملک ابرار احمد' شیخ اعجاز احمد' شیخ تنویر احمد' میاں یاور زمان' جناب جہاں زیب راؤ' محترمہ فرزانہ راجہ' محترمہ نگہت پروین میر' محترمہ خالدہ منصور' محترمہ افشاں فاروق' محترمہ پروین مسعود بھٹی' محترمہ عابدہ جاوید' محترمہ شہناز سلیم' جناب قاسم ضیا' رانا آفتاب احمد خان' ڈاکٹر نادیہ عزیز' ڈاکٹر اسد معظم' جناب سمیع اللہ خان' مخدوم سید محمد مختارحسین' سید ناظم حسین شاہ' جناب جاویدحسن گجر' ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی' راجہ ریاض احمد' ملک اصغر علی قیصر' چودھری اعجاز احمد سماں' جناب پرویز رفیق' محترمہ نشاط افزاء' جناب عامر فدا پراچہ' جناب اشتیاق احمد مرزا' راجہ محمد شفقت خان عباسی(ایڈووکیٹ)' محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری' محترمہ فائزہ احمد' محترمہ طلعت یعقوب' جناب علی حسن رضا قاضی' جناب محمد یار مونکا' جناب مشتاق احمد (ایڈووکیٹ)' پیر مشتاق احمد شاہ کھگہ' محترمہ صائمہ بخاری' محترمہ صبیحہ بیگم' محترمہ نجمی سلیم' محترمہ ثمینہ نوید' محترمہ عذرا بانو' محترمہ صغیرہ اسلام' چودھری زاہد پرویز'

حاجی محمد اعجاز، راؤ اعجاز علی خان، سید احسان اللہ وقاص، چودھری اصغر علی گجر، جناب ارشد محمود بگو، ڈاکٹر سید وسیم اختر، چودھری محمد شوکت، جناب محمد وقاص، سید اعجاز حسین بخاری، محترمہ طاہرہ منیر، محترمہ زیب النساء قریشی کی طرف سے ہے۔ جن معزز اراکین نے یہ کٹوتی کی تحریک پیش کی ان میں سے کوئی بھی معزز رکن یہاں تشریف فرما نہیں ہے لہذا میں اب question put کرتا ہوں۔

اب سوال یہ ہے کہ

"ایک رقم جو 6۔ارب دو کروڑ 71 لاکھ 91 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2006 کو ختم ہونے والے مالی سال 06-2005 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "خدمات صحت" برداشت کرنا پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر P.C 21001

جناب سپیکر، جتنے مطالبات زر پر کٹوتی کی تحاریک موصول ہوئی تھیں ان پر کارروائی مکمل ہو گئی ہے۔ باقی ماندہ مطالبات زر جو کارروائی یہ ہیں ان پر براہ راست سوالات کے ذریعے کارروائی ہو گی کیونکہ کٹوتی کی 5 تحاریک تھیں اس کے علاوہ انہوں نے کسی مطالبہ زر پر کوئی کٹوتی کی تحریک پیش نہ کی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ،

"ایک رقم جو 18 لاکھ 52 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2006 کو ختم ہونے والے مالی سال 06-2005 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "افیون" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر P.C 21003

جناب سپیکر، اب سوال یہ ہے کہ،

"ایک رقم جو دو کروڑ 34 لاکھ 11 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2006 کو ختم ہونے والے مالی سال 06-2005 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صوبائی آبکاری" برداشت کرنے پڑیں گے"۔

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر P.C 21004

جناب سپیکر، اب سوال یہ ہے کہ،

"ایک رقم جو سات کروڑ 81 لاکھ 43 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2006 کو ختم ہونے والے مالی سال 06-2005 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "اسٹامپ" برداشت کرنے پڑیں گے"۔

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر P.C 21005

جناب سپیکر، ب سوال یہ ہے کہ،

"ایک رقم جو 70 کروڑ 6 لاکھ 83 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2006 کو ختم ہونے والے مالی سال 06-2005 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا

اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "جنگلات" برداشت کرنے پڑیں گے"۔

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر P.C 21006

جناب سپیکر، اب سوال یہ ہے کہ،

"ایک رقم جو 17 لاکھ 73 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2006 کو ختم ہونے والے مالی سال 06-2005 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "رجسٹریشن" برداشت کرنے پڑیں گے"۔

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر P.C 21007

جناب سپیکر، اب سوال یہ ہے کہ،

"ایک رقم جو ایک کروڑ 48 لاکھ 79 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2006 کو ختم ہونے والے مالی سال 06-2005 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "اخراجات برائے قوانین موٹر گاڑیاں" برداشت کرنے پڑیں گے"۔

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر P.C 21008

جناب سپیکر، اب سوال یہ ہے کہ،

"ایک رقم جو تین کروڑ 29 لاکھ 67 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2006 کو ختم ہونے والے مالی سال 06-2005 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "دیگر ٹیکس و محصولات" برداشت کرنے پڑیں گے"۔

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر P.C 21009

جناب سپیکر، اب سوال یہ ہے کہ،

"ایک رقم جو 5-ارب چھ کروڑ 81 لاکھ 94 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2006 کو ختم ہونے والے مالی سال 06-2005 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "آبپاشی و بحالی اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے"۔

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر P.C 21010

جناب سپیکر، اب سوال یہ ہے کہ،

"ایک رقم جو 5-ارب66 کروڑ 45 لاکھ 56 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2006 کو ختم ہونے والے مالی سال 06-2005 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل

ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "انتظام عمومی"
برداشت کرنے پڑیں گے"۔

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر P.C 21011

جناب سپیکر، اب سوال یہ ہے کہ،

"ایک رقم جو ایک ارب32 کروڑ 21 لاکھ29 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2006 کو ختم ہونے والے مالی سال 06-2005 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "نظام عدل" برداشت کرنے پڑیں گے"۔

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر P.C 21012

جناب سپیکر، اب سوال یہ ہے کہ،

"ایک رقم جو ایک ارب46 کروڑ 9 لاکھ 32 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2006 کو ختم ہونے والے مالی سال06-2005 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "پاگلان کی بستیاں" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر P.C 21014

جناب سپیکر، اب سوال یہ ہے کہ،

"ایک رقم جو ایک کروڑ 39 لاکھ 80 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جانے جو 30-جون 2006 کو ختم ہونے والے مالی سال 2005-06 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "عجائب خانہ جات" برداشت کرنے پڑیں گے"۔

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر P.C 21017

جناب سپیکر، اب سوال یہ ہے کہ،

"ایک رقم جو 2-ارب 80 کروڑ 77 لاکھ 68 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جانے جو 30-جون 2006 کو ختم ہونے والے مالی سال 2005-06 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صحت عامہ" برداشت کرنے پڑیں گے"۔

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر P.C 21019

جناب سپیکر، اب سوال یہ ہے کہ،

"ایک رقم جو 13 کروڑ 53 لاکھ 12 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جانے جو 30-جون 2006 کو ختم ہونے والے مالی سال 2005-06 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا

اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ماہی پروری" برداشت کرنے پڑیں گے"۔

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر P.C 21020

جناب سپیکر، اب سوال یہ ہے کہ،

"ایک رقم جو 74 کروڑ 30 لاکھ 93 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2006 کو ختم ہونے والے مالی سال 06-2005 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ویٹرنری" برداشت کرنے پڑیں گے"۔

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر P.C 21021

جناب سپیکر، اب سوال یہ ہے کہ،

"ایک رقم جو 5 کروڑ 7 لاکھ 30 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2006 کو ختم ہونے والے مالی سال 06-2005 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "امداد باہمی" برداشت کرنے پڑیں گے"۔

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر P.C 21022

جناب سپیکر، اب سوال یہ ہے کہ،

"ایک رقم جو ایک ارب 75 کروڑ 82 لاکھ 69 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2006 کو ختم ہونے والے مالی سال 06-2005 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صنعتیں" برداشت کرنے پڑیں گے"۔

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر P.C 21023

جناب سپیکر، اب سوال یہ ہے کہ،

"ایک رقم جو 47 کروڑ 46 لاکھ 7 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2006 کو ختم ہونے والے مالی سال 06-2005 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "متفرق محکمہ جات" برداشت کرنے پڑیں گے"۔

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر P.C 21024

جناب سپیکر، اب سوال یہ ہے کہ،

"ایک رقم جو ایک ارب 12 کروڑ 19 لاکھ 27 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2006 کو ختم ہونے والے مالی سال 06-2005 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے

قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سول ورکس" برداشت کرنے پڑیں گے"۔

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر P.C 21025

جناب سپیکر، اب سوال یہ ہے کہ،

"ایک رقم جو ایک ارب25 کروڑ 77 لاکھ 63 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2006 کو ختم ہونے والے مالی سال 06-2005 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مواصلات"برداشت کرنے پڑیں گے"۔

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر P.C 21026

جناب سپیکر، اب سوال یہ ہے کہ،

"ایک رقم جو9 کروڑ 94 لاکھ 5 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2006 کو ختم ہونے والے مالی سال 06-2005 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ" برداشت کرنے پڑیں گے"۔

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر P.C 21027

جناب سپیکر، اب سوال یہ ہے کہ،

"ایک رقم جو ایک کروڑ 51 لاکھ 21 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2006 کو ختم ہونے والے مالی سال 06-2005 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ریلیف" برداشت کرنے پڑیں گے"۔

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر P.C 21028

جناب سپیکر، اب سوال یہ ہے کہ،

"ایک رقم جو 10-ارب 22 کروڑ 16 لاکھ 82 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2006 کو ختم ہونے والے مالی سال 06-2005 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "پنشن" برداشت کرنے پڑیں گے"۔

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر P.C 21029

جناب سپیکر، اب سوال یہ ہے کہ،

"ایک رقم جو 6 کروڑ 84 لاکھ 36 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2006 کو ختم ہونے والے مالی سال 06-2005 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا

اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سٹیشنری اینڈ پرنٹنگ" برداشت کرنے پڑیں گے"۔

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر P.C 21030

جناب سپیکر، اب سوال یہ ہے کہ،

"ایک رقم جو 75 کروڑ روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2006 کو ختم ہونے والے مالی سال 2005-06 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سبسڈیز" برداشت کرنے پڑیں گے"۔

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر P.C 21031

جناب سپیکر، اب سوال یہ ہے کہ،

"ایک رقم جو 78-ارب 92 کروڑ 45 لاکھ 46 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2006 کو ختم ہونے والے مالی سال 2005-06 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "متفرقات" برداشت کرنے پڑیں گے"۔

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر P.C 21032

جناب سپیکر، اب سوال یہ ہے کہ،

"ایک رقم جو ایک کروڑ 95 لاکھ 95 ہزارروپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2006 کو ختم ہونے والے مالی سال 06-2005 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شہری دفاع" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر P.C 13033

جناب سپیکر، اب سوال یہ ہے کہ،

"ایک رقم جو 38-ارب 35 کروڑ 3 لاکھ 42 ہزارروپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2006 کو ختم ہونے والے مالی سال 06-2005 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "غلے اور چینی کی سرکاری تجارت" برداشت کرنے پڑیں گے"۔

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر P.C 13034

جناب سپیکر، اب سوال یہ ہے کہ،

"ایک رقم جو ایک کروڑ 30 لاکھ 18 ہزارروپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30 جون 2006 کو ختم ہونے والے مالی سال 06-2005 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا

اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "میڈیکل سٹور اور کوئلے کی سرکاری تجارت" برداشت کرنے پڑیں گے"۔

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر P.C 13035

جناب سپیکر، اب سوال یہ ہے کہ،

"ایک رقم جو ایک ہزارروپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2006 کو ختم ہونے والے مالی سال 2005-06 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد قرضہ جات "سرکاری ملازمین دفاع" برداشت کرنے پڑیں گے"۔

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر P.C 13049

جناب سپیکر، اب سوال یہ ہے کہ،

"ایک رقم جو 10-ارب روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2006 کو ختم ہونے والے مالی سال 2005-06 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مقامی حکومت" برداشت کرنے پڑیں گے"۔

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر P.C 22036

جناب سپیکر، اب سوال یہ ہے کہ،

"ایک رقم جو 25-ارب 79 کروڑ 41 لاکھ 62 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2006 کو ختم ہونے والے مالی سال 06-2005 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ترقیات" برداشت کرنے پڑیں گے"۔

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر P.C 12037

جناب سپیکر، اب سوال یہ ہے کہ،

"ایک رقم جو 6-ارب 98 کروڑ 50 لاکھ روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30 جون 2006 کو ختم ہونے والے مالی سال 06-2005 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعمیرات آبپاشی" برداشت کرنے پڑیں گے"۔

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر P.C 12038

جناب سپیکر، اب سوال یہ ہے کہ،

"ایک رقم جو 43 کروڑ 21 لاکھ 83 ہزارروپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2006 کو ختم ہونے والے مالی سال 06-2005 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا

اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "زرعی ترقی و تحقیق"
برداشت کرنے پڑیں گے"۔

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر P.C 12040

جناب سپیکر، اب سوال یہ ہے کہ
"ایک رقم جو 20 کروڑ 49 لاکھ 69 ہزارروپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب
کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2006 کو ختم ہونے
والے مالی سال 06-2005 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا
اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ٹاؤن ڈویلپمنٹ"
برداشت کرنے پڑیں گے"۔

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر P.C 12041

جناب سپیکر، اب سوال یہ ہے کہ
"ایک رقم جو 12- ارب 64 کروڑ 25 لاکھ روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب
کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2006 کو ختم ہونے
والے مالی سال 06-2005 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا
اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شاہرات و پل"
برداشت کرنے پڑیں گے"۔

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر P.C 12042

جناب سپیکر، اب سوال یہ ہے کہ،

"ایک رقم جو 9-ارب ایک کروڑ 69 لاکھ 44 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2006 کو ختم ہونے والے مالی سال 06-2005 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سرکاری عمارات" برداشت کرنے پڑیں گے"۔

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر P.C 12043

جناب سپیکر، اب سوال یہ ہے کہ،

ایک رقم جو 98 کروڑ 30 لاکھ 6 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2006 کو ختم ہونے والے مالی سال 06-2005 کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "قرضہ جات برائے میونسپلٹیز / خود مختار ادارہ جات وغیرہ" برداشت کرنے پڑیں گے"۔

(مطالبہ زر منظور ہوا)
(نعرہ ہائے تحسین)

رپورٹ(جو پیش کی گئی)

جناب سپیکر، اب تمام مطالبات زر ختم ہوئے۔ میاں افتخار حسین چھچھر مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں تو میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

میاں افتخار حسین گھمن، جناب سپیکر! مجھے اس کی کاپی ابھی نہیں ملی۔
جناب سپیکر، میاں صاحب! کاپی مل گئی ہے۔
میاں افتخار حسین گھمن، جناب! نہیں ابھی نہیں ملی۔

مجلس قائمہ برائے کلچر اینڈ یوتھ افئیرز
کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

جناب سپیکر، چلیں اتنی دیر میں next کو call کرتا ہوں۔ جناب آصف جیلانی شیخ مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں--- وہ تشریف نہیں رکھتے۔ جناب فیصل حیات جوآنہ مجلس قائمہ برائے کلچر اینڈ یوتھ افئیرز کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ رپورٹ ایوان میں پیش کریں۔
جناب فیصل حیات جوآنہ، میں

"The Punjab Council of Arts Amendment Bill, 2004
moved by Syed Ihsan Ullah Waqas sahib M.P.A"
کے بارے میں مجلس قائمہ برائے کلچر اینڈ یوتھ افئیرز کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔"
جناب سپیکر، رپورٹ پیش کر دی گئی ہے۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

رپورٹیں (توسیع)

مجلس استحقاقات کی رپورٹیں

ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب سپیکر: ملک نذر فرید کھوکھر تحریک استحقاق نمبر 41,49,54,55,63 اور 69 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹیں ایوان میں پیش کریں۔

ملک نذر فرید کھوکھر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں ---

جناب سپیکر: ملک صاحب! میں نے تحاریک استحقاق کے جو نمبر پکارے ہیں وہ آپ پکاریں گے۔

ملک نذر فرید کھوکھر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"تحاریک استحقاق نمبر 5,41,43,52 to 57,60,65 to 72 بابت سال 2003
25,32,51,53,71,72 بابت سال 2004 اور 1,8,10,11,14 بابت سال 2005 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 15۔ستمبر 2005 تک توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی کہ:

"تحاریک استحقاق نمبر 5,41,43,52 to 57,60,65 to 72 بابت سال 2003
25,32,51,53,71,72 بابت سال 2004 اور 1,8,10,11,14 بابت سال 2005 کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 15۔ستمبر 2005 تک توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"تحاریک استحقاق نمبر 5,41,43,52 to 57,60,65 to 72 بابت سال 2003
25,32,51,53,71,72 بابت سال 2004 اور 1,8,10,11,14 بابت سال

2005 کے بارے میں مجلس استحقاقت کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 15۔ستمبر 2005 تک توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: کھوکھر صاحب! آپ نے دوسری والی پڑھ دی ہے۔(قہقہے)

ملک نذر فرید کھوکھر: ٹھیک ہے جناب! میں وہ پڑھ دیتا ہوں۔

جناب نجف عباس سیال: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی' سیال صاحب!

جناب نجف عباس سیال: جناب سپیکر! ملک نذر فرید صاحب ہمارے بڑے بھائی ہیں اور نہایت ہی قابل احترام ہیں اور عمر میں بھی سینئر ہیں تو میں request کروں گا کہ چیف منسٹر صاحب اور وہ سارے ہال کا جو فوٹو تھا وہ تو بن گیا تو ادھر ساری چیئرز خالی پڑی ہیں اور آپ ادھر corridor میں کھڑے ہیں ادھر آ جائیں۔ (قہقہے)

جناب سپیکر: جی' کھوکھر صاحب!

ملک نذر فرید کھوکھر: جناب والا! جس وقت میرا نام پکارا گیا میں جس جگہ پر جس mike کے نزدیک تھا تو میں وہیں کھڑا ہو گیا۔

جناب سپیکر: آپ پڑھ سکتے ہیں اور میں نے اجازت دی ہوئی ہے۔

ملک نذر فرید کھوکھر: جناب والا! میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب مصدرہ 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 144 کو معطل کر کے درج ذیل تحریک پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

قرارداد یہ ہے کہ:

"یہ ایوان اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ اراکین صوبائی اسمبلی کی تنخواہیں' الاؤنسز۔۔۔"

رپورٹیں (جو پیش ہوئیں)

مجلس استحقاقات کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

جناب سپیکر۔ ملک صاحب! آپ کون سی تحریک پڑھ رہے ہیں؟ (قہقہے)

ملک صاحب! میں نے تحاریک استحقاق کے نمبرز بھی پکارے ہیں کہ 41,49,54,55,63 اور 69 کے بارے میں ہے۔

ملک نذر فرید کھوکھر۔ جناب سپیکر! تحریک استحقاق نمبر 41 پیش کردہ میاں افتخار حسین چھچھر ایم۔پی۔اے، تحریک استحقاق نمبر 49 پیش کردہ رانا ثناء اللہ خان ایم۔پی۔اے، تحریک استحقاق نمبر 54 پیش کردہ محترمہ کنول نسیم ایم۔پی۔اے، تحریک استحقاق نمبر 55 پیش کردہ چودھری عارف محمود گل ایم۔پی۔اے، تحریک استحقاق نمبر 63 پیش کردہ ملک محمد وارث کلو (پارلیمانی سیکرٹری برائے کالونیز) اور تحریک استحقاق نمبر 69 پیش کردہ محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری ایم۔پی۔اے کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

رپورٹیں (توسیع)

پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹ

ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب سپیکر۔ محترمہ ارشاد بیگم پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتی ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

محترمہ ارشاد صفدر۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ،

> "حکومت پنجاب کے حسابات برائے سال 1998,1999 اور ان پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں 5۔اگست 2005 سے ایک سال کی توسیع کر دی جائے"۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ،

"حکومت پنجاب کے حسابات برائے سال 1998,1999 اور ان پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں 5-اگست 2005 سے ایک سال کی توسیع کر دی جائے"۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ،

"حکومت پنجاب کے حسابات برائے سال 1998,1999 اور ان پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 1 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں 5-اگست 2005 سے ایک سال کی توسیع کر دی جائے"۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب سپیکر: ملک نذر فرید کھوکھر تحریک استحقاق کے بارے میں مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنی تحریک پیش کریں۔

مجلس استحقاقات کی رپورٹیں

ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

ملک نذر فرید کھوکھر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ،

"تحاریک استحقاق نمبر 5,41,43,52 to 57,60,65 to 72 بابت سال 2003 25,32,51,53,71 اور 72 بابت سال 2004، 1,8,10,11 اور 14 بابت سال 2005 کے بارے مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 15-ستمبر 2005 تک توسیع کر دی جائے"۔

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ،

"تحاریک استحقاق نمبر 5,41,43,52 to 57,60,65 to 72 بابت سال 2003 25,32,51,53,71 اور 72 بابت سال 2004، 1,8,10,11 اور 14 بابت سال 2005 کے بارے مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 15-ستمبر 2005 تک توسیع کر دی جائے"۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ،

"تحاریک استحقاق نمبر 5,41,43,52 to 57,60,65 to 72 بابت سال 2003
25,32,51,53,71 اور 72 بابت سال 2004' 1,8,10,11 اور 14 بابت سال 2005
کے بارے مجلس استحقاقات کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں
مورخہ 15۔ستمبر 2005 تک توسیع کر دی جائے"۔

(تحریک منظور ہوئی)

پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 2 کی رپورٹ
ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب سپیکر، جناب آصف سعید احمد خان منیس پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نمبر 2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

آصف سعید احمد خان منیس، جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ،

"حکومت پنجاب کے حسابات برائے سال 2000-1999 اور ان پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی 2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 5۔اگست 2005 سے ایک سال کی توسیع کر دی جائے"۔

جناب سپیکر، یہ تحریک پیش کی گئی کہ،

"حکومت پنجاب کے حسابات برائے سال 2000-1999 اور ان پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی 2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 5۔اگست 2005 سے ایک سال کی توسیع کر دی جائے"۔

یہ تحریک پیش کی گئی اور اب سوال یہ ہے کہ

"حکومت پنجاب کے حسابات برائے سال 2000-1999 اور ان پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ کے بارے میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی 2 کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 5۔اگست 2005 سے ایک سال کی توسیع کر دی جائے"۔

(تحریک منظور ہوئی)

مجلس قائمہ برائے مال بحالی و اشتمال کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب سپیکر، میاں ماجد نواز مجلس قائمہ برائے مال بحالی و اشتمال کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی رپورٹ ایوان میں پیش کریں۔

میاں ماجد نواز، جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ

"The Punjab Prohibition of Private Money Landing Bill, 2003 moved by Mrs Humera Awais Shahid, M.P.A.
کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مال بحالی و اشتمال کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 30۔جولائی 2005 تک توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر، یہ تحریک پیش کی گئی کہ

"The Punjab Prohibition of Private Money Landing Bill, 2003 moved by Mrs Humera Awais Shahid, M.P.A.
کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مال بحالی و اشتمال کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 30۔جولائی 2005 تک توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور سوال یہ ہے کہ

"The Punjab Prohibition of Private Money Landing Bill,2003 moved by Mrs Humera Awais Shahid, M.P.A.

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مال بحالی و اشتمال کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 30-جولائی 2005 تک توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

مجلس قائمہ برائے انڈسٹریز کامرس اینڈ انویسٹمنٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب سپیکر، سید محمد رفیع الدین بخاری مجلس قائمہ برائے انڈسٹریز کامرس اینڈ انویسٹمنٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

سید محمد رفیع الدین بخاری، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ

"The Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Bill, 2003. The Punjab Board of Technical Education (Amendment) Bill, 2004 moved by Dr. Syed Wasim Akhtar, MPA/PP-271

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے انڈسٹریز' کامرس اینڈ انویسٹمنٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 30-جولائی 2005 تک توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر، یہ تحریک پیش کی گئی کہ

"The Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Bill, 2003. The Punjab Board of Technical Education (Amendment) Bill, 2004 moved by Dr. Syed Wasim Akhtar, M.P.A/PP-271

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے انڈسٹریز' کامرس اینڈ انویسٹمنٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 30۔جولائی 2005 تک توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اب سوال یہ ہے کہ،

"The Punjab Technical Education and Vocational Training Authority (Amendment) Bill, 2003. The Punjab Board of Technical Education (Amendment) Bill, 2004 moved by Dr. Syed Wasim Akhtar, M.P.A/PP-271

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے انڈسٹریز' کامرس اینڈ انویسٹمنٹ کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 30۔جولائی 2005 تک توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

مجلس قائمہ برائے قانون و پارلیمانی امور کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب سپیکر، چودھری جاوید احمد مجلس قائمہ برائے قانون و پارلیمانی امور کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

چودھری جاوید احمد (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ،

1. The Punjab Ministers Salaries, Allowances and Privileges (Amendment) Bill, 2004;
2. The Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill, 2004 moved by Rana Sanaullah Khan, M.P.A;

3 Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill, 2004 moved by Mrs Shahina Asad, M.P.A;and

4. The Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill, 2005 moved by Rana Sanaullah Khan, M. P.A.

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے قانون و پارلیمانی امور کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 30۔جولائی 2005 تک توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی کہ،

1. The Punjab Ministers Salaries, Allowances and Privileges (Amendment) Bill, 2004;

2. The Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill, 2004 moved by Rana Sanaullah Khan, M.P.A;

3. Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill, 2004 moved by Mrs Shahina Asad, M.P.A;and

4. The Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill, 2005 moved by Rana Sanaullah Khan,M.P.A

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے قانون و پارلیمانی امور کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 30۔جولائی 2005 تک توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ،

1. The Punjab Ministers Salaries, Allowances and Privileges (Amendment) Bill, 2004;

2 The Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill, 2004 moved by Rana Sanaullah Khan, M.P.A;

3. Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment) Bill, 2004 moved by Mrs Shahina Asad, M.P.A;and

4 . The Provincial Assembly of the Punjab Privileges (Amendment)Bill, 2005 moved by Rana Sanaullah Khan,M.P.A

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے قانون و پارلیمانی امور کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 30-جولائی 2005 تک توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب سپیکر: رانا احسن رضا مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی رپورٹ پیش کریں۔

رانا احسن رضا: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں،

"The Punjab Provincial of Domestic Violence Bill, 2003 moved by Dr. Anjum Amjad, M.P.A

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 30-جولائی 2005 تک توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی کہ،

"The Punjab Provincial of Domestic Violence Bill, 2003 moved by Dr. Anjum Amjad, M.P.A

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 30-جولائی 2005 تک توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ،

"The Punjab Provincial of Domestic Violence Bill, 2003 moved by Dr. Anjum Amjad, M.P.A

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ ایوان میں پیش
کرنے کی میعاد میں مورخہ 30-جولائی 2005 تک توسیع کردی جائے۔"
(تحریک منظور ہوئی)

مجلس قائمہ برائے تحفظ ماحولیات کی رپورٹ
ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب سپیکر، محترمہ فریدہ رفیق سلہری مجلس قائمہ برائے تحفظ ماحولیات کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتی ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی رپورٹ پیش کریں۔

محترمہ فریدہ رفیق سلہری، میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ،

"The Punjab Prohibition on the use of Rubber and Plastic and for keeping Victuals Bill, 2003 moved by Miss Maha Raja Tareen, M.P.A/W-320

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تحفظ ماحولیات کی رپورٹ ایوان میں
پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ30-جولائی2005 تک توسیع کردی جائے۔"

جناب سپیکر، یہ تحریک پیش کی گئی کہ،

"The Punjab Prohibition on the use of Rubber and Plastic and for keeping Victuals Bill, 2003 moved by Miss Maha Raja Tareen, MPA/W-320

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تحفظ ماحولیات کی رپورٹ ایوان میں
پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ30-جولائی2005 تک توسیع کردی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اب سوال یہ ہے کہ،

"The Punjab Prohibition on the use of Rubber and Plastic and for keeping Victuals Bill, 2003 moved by Miss Maha Raja Tareen, MPA/W-320

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تحفظ ماحولیات کی رپورٹ ایوان میں پیش
کرنے کی میعاد میں مورخہ 30-جولائی 2005 تک توسیع کر دی جائے۔"
(تحریک منظور ہوئی)

مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹ
ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب سپیکر، میاں افتخار حسین چھچھر مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی رپورٹ پیش کریں۔

میاں افتخار حسین چھچھر، میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ،

"The matters relating to the problems of agriculturists in connection with the pesticide prices and marketing of the agriculture produce, agriculture loans, tubewells etc.

وغیرہ کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹ ایوان میں پیش
کرنے کی میعاد میں مورخہ 30-جولائی 2005 تک توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر، یہ تحریک پیش کی گئی کہ،

"The matters relating to the problems of agriculturists in connection with the pesticide prices and marketing of the agriculture produce, agriculture loans, tubewells etc.

وغیرہ کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹ ایوان میں پیش
کرنے کی میعاد میں مورخہ 30-جولائی 2005 تک توسیع کر دی جائے۔ "

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اب سوال یہ ہے کہ،

"The matters relating to the problems of agriculturists in connection with the pesticide prices and marketing of the agriculture produce, agriculture loans, tubewells etc.

وغیرہ کے بارے میں مجلس قائمہ برائے زراعت کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 30-جولائی 2005 تک توسیع کر دی جائے۔ "

(تحریک منظور ہوئی)

قائد ایوان کا خطاب

جناب سپیکر: اب میں وزیراعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الٰہی صاحب کو دعوت خطاب دیتا ہوں۔

جناب وزیراعلیٰ پنجاب! (نعرہ ہائے تحسین)

وزیراعلیٰ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ جناب سپیکر! میں آپ کا اور معزز ایوان کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور مبارکباد بھی پیش کرتا ہوں کہ الحمد اللہ اس ایوان میں تیسرا بجٹ پیش کیا گیا اور یہ ٹیکس فری بجٹ ہے اس میں اور کوئی نیا ٹیکس نہیں لگایا گیا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

ہماری حکومت پنجاب کی یہ کوشش رہی ہے بلکہ ہم نے یہ پالیسی بنائی ہے کہ اپنے بجٹ کے اندر پنجاب کے غریب عوام کی بہتری و بھلائی کے لئے سہولتیں پیدا کی جائیں اور میں سمجھتا ہوں کہ ہم سب کا فرض ہے کہ کمی کرنے کے حوالے سے ایسی ٹھوس پالیسی ground پر لائی جائے جس سے زیادہ سے زیادہ مواقع پیدا ہوں اور unemployment کم ہو۔ پھر ہم نے ساتھ ہی ساتھ overall کوشش کی ہے کہ Vision 2020 جس کا میں نے آج سے ڈیڑھ دو سال پہلے ذکر کیا کہ ہم پنجاب کو 2020 تک کس طرح دیکھنا چاہتے ہیں' اس کی progress کس فیلڈ میں کس طرح ہونی چاہئے پھر جو ہم policies بنائیں اس کی implementation اور ساتھ مانیٹرنگ اس طریقے سے ہو کہ بات صرف دعوؤں تک محدود نہ رہ جائے بلکہ اس کا عمل عوام کو نظر آئے اور جو بھی policies بنائی جائیں ان کے ثمرات نچلی سطح تک عوام تک پہنچائے جائیں۔ اس میں ہماری throughout کوشش ہے اور ہم انشاء اللہ آئندہ بھی دیکھیں گے کہ ہر سیکٹر میں الحمدللہ صوبہ پنجاب میں ایسا کوئی شعبہ نہیں ہے اس اڑھائی سال کے عرصے میں' کسی بھی شعبے کو اٹھا کر دیکھ لیں لیکن آج مجھے افسوس اس بات کا ہے کہ اپوزیشن نہیں ہے جب بجٹ پیش کیا گیا تھا اس وقت تو کوئی ایسا مسئلہ نہیں تھا اس وقت بھی انہوں نے

سیڑھیوں پر بحث سنا یہ ان کی اپنی پالیسی یا باہر سے گائیڈ لائین کا حصہ ہو سکتی ہے لیکن ہمیں اس سے کوئی سروکار نہیں۔ کم از کم پنجاب کے عوام یہ دیکھ رہے ہیں کہ ہم نے ان کو اسمبلی کے اندر اس لئے بھیجا ہے کہ یہ وہاں جا کر ہمارے علاقوں اور صوبوں کے مسائل highlight کریں' بیان کریں اور وہاں بیٹھ کر ایسی چیزوں کو focus کریں جو عوام اور ان کے علاقوں کی ضروریات ہیں' اس اہم کام کے سوا یہ باقی سارا کچھ کرتے رہے ہیں۔ کبھی انھوں نے الاؤنس miss نہیں کیا' کبھی تنخواہ miss نہیں کی' چاہے وہ یہاں آئیں یا نہ آئیں۔ اگر ان کی حاضری کا رجسٹر دیکھ لیا جائے ایک ہی آدمی ساری حاضری لگا کر چلا جاتا ہے لیکن ہم ایسی چیزوں میں نہیں پڑنا چاہتے۔

آوازیں، شیم، شیم

وزیراعلیٰ: افسوس کی بات یہ ہے کہ جو رویہ انھوں نے اس ہاؤس کے اندر سپیکر کے بارے میں اپنایا اور جو ریمارکس دیئے مجھے ان پر بڑا دکھ اور افسوس ہے۔ سپیکر custodian of the House ہوتا ہے' آپ نے ہمیشہ بڑے صبر و تحمل کے ساتھ حتیٰ کہ آپ personal attack اور تنقید بھی سنتے رہے ہیں اور یہ کوئی دو دن کی بات نہیں ہے۔ اڑھائی سال سے ہم تسلسل کے ساتھ دیکھتے چلے آ رہے ہیں' آپ بھی دیکھتے چلے آ رہے ہیں۔ پھر ایک اجتماعی ذمہ داری آپ کی بحیثیت custodian of the House اس ایوان کے معزز ممبران کی ہے اور ہونی بھی چاہئے کہ ایسی روایات اور ایسی traditions ہم قائم نہ کریں جو کہ ہمارے بعد آنے والے لوگ دیکھیں کہ انھوں نے اپنے دور میں کیا کیا اور خاص طور پر اسمبلی کی لائبریری موجود ہے۔ آپ ریکارڈ دیکھ لیں۔ رانا ثناء اللہ خان کی طرف سے اس طرح کی زبان' اس طرح کی گفتگو' خواتین کے حوالے سے ذو معنی باتیں تاریخ میں اس شخص اور اس پارٹی کے دوسرے لوگوں کے علاوہ کسی کو اس طرح کی باتیں پنجاب اسمبلی کے اندر on the floor of the House کرنے کی جرات نہیں ہوئی۔ آپ کے آج کے فیصلہ پر بھی میں آپ کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ آپ نے اس ہاؤس کے تقدس کو بحال کرنے کے لئے جو فیصلہ آج کیا ہے وہ صحیح کیا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

کیا لکھنے والے اور دیکھنے والے یہ نہیں دیکھ رہے ہیں کہ وہ رانا ثناء اللہ خان کو support

کس point پر کر رہے ہیں؟ وہ اس کی حمایت کس point پر کر رہے ہیں کہ وہ ہاؤس کے اندر گالیاں دیتا ہے؟ وہ ہاؤس کے اندر خواتین کے بارے میں نازیبا الفاظ استعمال کرتا ہے کیا اس کلچر کو یہ promote کر رہے ہیں؟ میں تو کہوں گا کہ یہ دکھ کی بات ہے۔ وہ کہتا ہے کہ میں یہ زبان--- یہ زبان اپنے گھر میں کوئی استعمال کرتا ہے؟ وہ خدا کا خوف کرے اور اس ہاؤس کو چلنے دے اور overall ہماری ذمہ داری یہی ہے کہ اس ہاؤس کو احسن طریقے سے چلایا جائے۔ ان کو تو احساس نہیں ہے کیونکہ وہ تو ایک ایجنڈے پر کام کر رہے ہیں لیکن ہمارا ایجنڈا اس صوبے کے غریب عوام کی بہتری اور بھلائی ہے۔ اس پر ہم انشاء اللہ چلیں گے۔ کوئی شرافت کی حد ہوتی ہے یہ کوئی تمغے والی بات ہے؟ کچھ خدا کا خوف کریں۔ کیا گالیاں دینے پر یہ تمغے بانٹے جا رہے ہیں؟ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہو گی کہ کوئی بھی اس طرح کی زبان استعمال کرے تو ہم سب کو condemn کرنا چاہیے' اس ہاؤس کی کارروائی کو احسن طریقے سے چلانا اور اس ہاؤس کی traditions کو برقرار رکھنا ہی ہمارا اصل مقصد ہے۔ اس ہاؤس کے اندر ایسی گفتگو کرنا جو عوام ہمارے حلقوں میں بیٹھی ہے' یہ کوئی نہ سمجھے کہ کوئی نہیں دیکھ رہا' وہ دیکھ رہے ہیں کہ ان کے نمائندے اسمبلی کے اندر کیا role play کر رہے ہیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ کا فیصلہ درست تھا اور ہمیں خوشی ہے کہ آپ نے صحیح فیصلہ کیا ہے۔

جناب سپیکر! یہاں میں یہ repeat کرنا چاہوں گا کہ میں نے اپنی پہلی speech میں کھل کر یہ بات کہی تھی کہ اپوزیشن کی طرف سے جو بھی مثبت تنقید آئے گی اس کو ہم ٹھنڈے دل سے ہی نہیں سنیں گے بلکہ ان کی تجاویز کو سامنے رکھتے ہوئے اپنی پالیسی کو بنائیں گے اور اس میں ان کی تجاویز کو شامل کریں گے۔ یہ کوئی عقل کُل والی اور شرمانے والی بات نہیں ہے۔ کوتاہیاں ہوتی ہیں لیکن ہم ٹھیک کرنے کو تیار ہیں اور پھر آپ اس بات کے گواہ ہیں' پورا ہاؤس اس بات کا گواہ ہے کہ رانا ثناء اللہ خان نے ہی ایک تجویز دی' میں یہاں آ کر بیٹھا تو انھوں نے کہا کہ پانچ مرلے پر ٹیکس زیادتی ہے' ختم ہونا چاہئے۔ میں نے اٹھ کر یہاں on the floor of the House کہا کہ یہ ان کی بات صحیح ہے۔ اس کا ہم جائزہ لیں گے اور انشاء اللہ ان کی تجویز پر عمل کریں گے اور ان کی تجویز پر پانچ مرلے پر ٹیکس ہم

نے ختم کیا۔ اگر کوئی اور گورنمنٹ ہوتی تو وہ کہتی کہ یہ کریڈٹ میں خود ہی لے لوں' اپنی جیب میں یہ کریڈٹ ڈال لوں۔ اگر انھوں نے ایک چیز کو اجاگر کیا ہے تو ہم نے کریڈٹ بھی اس وقت انہی کو دیا لیکن کام حکومت نے کیا۔ اسی طرح اور بے شمار مثالیں ہیں کہ جہاں پر ہم نے اپوزیشن کی تجاویز کو سامنے رکھ کر اپنی پالیسیوں کو درست کیا اور آئندہ بھی ہماری یہی پالیسی ہے کہ ان کی جو مثبت تجاویز ہوں گی انشاء اللہ ہم ان پر عمل کریں گے۔ پہلے بھی کرتے رہے ہیں لیکن اس ہاؤس کو ایک ڈسپلن کے تحت چلانا ہے۔ پورا ہاؤس سپیکر صاحب کے ساتھ ہے اور ڈسپلن انشاء اللہ قائم ہو کر رہے گا۔ جہاں تک اس صوبے کے اندر الحمد للہ ایجوکیشن کی بات ہے تو مجھے دکھ اور افسوس ہوا کہ کچھ مختلف معزز اراکین اپوزیشن اسمبلی کو پتا ہی نہیں کہ ایجوکیشن پالیسی کیا ہے' کسی نے آج تک یہ سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کی کہ ایجوکیشن پالیسی کیا ہے؛ ہم نے پالیسی بناتے وقت کن چیزوں کو سامنے رکھا' ہم نے focus دس سے بارہ سال کے بچوں کو کیا ہے جو ایک کروڑ کے قریب ہیں اور وہ سکولوں میں نہیں جا رہے یہ لمحہ فکریہ ہے۔ کسی حکومت کا اس طرف پہلے کیوں نہیں دھیان گیا؛ ہم نے ایجوکیشن سیکٹر ریفارم پروگرام شروع کیا تو اس میں ہم نے awareness campaign چلائی۔ پہلے free education provide کی' free books provide کیں' infrastructure سارا ٹھیک کیا' ٹیچروں کی بھرتی کی اور اس کے بعد سکولوں کے اندر ماحول ایسا بنایا تاکہ لوگ آئیں اور پھر ہمارے سکولوں میں غریبوں کے بچے جاتے ہیں تو الحمد للہ اس کے بعد ہم نے awareness campaign شروع کی اس لئے کہ اگر پندرہ ساؤتھ ڈسٹرکٹ کی بچیوں کے لئے ہم نے خاص طور پر وظیفہ شروع کیا کہ جو بچی پچیس دن سکول حاضر ہو گی تو اس کو دو سو روپیہ وظیفہ ملے گا اور جس خاندان کے گھر تین بچیاں ہیں ان کو چھ سو روپیہ صرف سکول بھیجنے کا وظیفہ ملے گا جہاں تک کہ کتابیں مفت' تعلیم مفت ہو گی تو ہم کیسے لوگوں تک یہ بات پہنچائیں؛ اس کے لئے ہم نے awareness campaign' اشتہار' ٹی وی میں دیا اور اس کا رزلٹ میں آپ کو on the floor of the House یہ کہنا چاہوں گا' بیشک چیلنج سمجھ لیں کہ دس لاکھ سے زیادہ بچوں نے داخلہ لیا تو جو کام ہم کریں اس کی awareness بلکہ مجھے تو معزز ایوان میں بیٹھے ہوئے majority ممبران نے یہ کہا ہے کہ جتنا گراؤنڈ پر کام ہو رہا ہے اس کی تشہیر' اس کی پبلسٹی اتنی نہیں ہو رہی۔ یہ ایک عام شکایت ہے لیکن جہاں ضروری ہوتا ہے

وہاں ہم تشہیر بھی کرتے ہیں اس کا سروے ورلڈ بنک نے " فرگوسن" کمپنی کے ذریعے سے اپنے طور پر کروایا ہے۔ اس کے علاوہ ہم نے بھی دو دفعہ اپنے طور پر سروے کروایا اور الحمدللہ ہمارا ایجوکیشن سیکٹر ریفارمز پروگرام شگلائی کی ورلڈ بنک کی میٹنگ میں role model کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا! انہی لائنوں پر چلتے ہوئے انشاء اللہ جولائی کے بعد ہم ہیلتھ سیکٹر ریفارمز پروگرام شروع کر رہے ہیں جس کے تحت بنیادی مراکز صحت' رورل ہیلتھ سنٹرز میں انشاء اللہ ہم تمام نئے equipment دیں گے۔ ڈاکٹروں کے لئے ہاؤسنگ کالونیاں بنا رہے ہیں اور شام کو پرائیویٹ پریکٹس بھی allow کر رہے ہیں۔ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں اور تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں کو upgrade کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ جس طرح ہم نے لاہور میں ایمرجنسی سروس شروع کی ہے' یہ ہم نے ایک پائلٹ پراجیکٹ بنایا تھا تو انہی بنیادوں پر اب ہم بڑے شہروں کے ٹیچنگ ہسپتالوں میں بھی یہ سکیم شروع کر رہے ہیں۔ پانچ اضلاع بہاولپور' گوجرانوالہ' ملتان' فیصل آباد اور راولپنڈی میں بھی ہم ایمرجنسی سروس شروع کر رہے ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ ہماری یہ کوشش ہے کہ ایمرجنسی میں خواہ کوئی بھی مریض پہنچ جائے اس سے کوئی فیس نہ لی جائے' اسے ادویات مفت مہیا کی جائیں۔ اگر 10 ہزار روپے کے ٹیکے کی ضرورت بھی پڑے تو وہ حکومت مفت مہیا کرے گی۔ پہلے ایمرجنسی میں ڈاکٹر کام نہیں کرتے تھے' ہم نے فیصلہ کیا کہ جو بھی ایمرجنسی میں کام کرے گا اس کو ڈبل تنخواہ ملے گی' چاہے وہ ڈاکٹر' نرس یا پیرا میڈیکل سٹاف ہو سب کو ڈبل تنخواہ ملے گی۔ یہاں بڑی باتیں کی گئیں کہ ساؤتھ پنجاب میں کچھ نہیں ہو رہا۔ میں کہتا ہوں کہ آپ پچھلے چالیس' پچاس سال کا ریکارڈ ملاحظہ فرما لیں' اللہ کے فضل و کرم سے میں چیلنج کرتا ہوں کہ جتنے ان دو سالوں میں ساؤتھ پنجاب کو ترقیاتی فنڈز دیئے گئے ہیں آج تک کسی نے نہیں دیئے۔

جناب سپیکر! ہم نے پہلی دفعہ سروے کر کے پورے پنجاب کے ہر ایک ضلع کی profile بنائی ہے جس میں وہ تمام چیزیں موجود ہیں۔ اس profile میں اس ضلع کا لٹریسی ریٹ' ہسپتالوں میں per bed کتنی کمی ہے' وہاں کتنے سکول کم ہیں؛ یعنی جو جو shortfall ہیں وہ سب کچھ ہر ضلع کی profile میں موجود ہے۔ یہ سب کچھ ایک کھلی کتاب کی طرح ہے۔

اس کو سامنے رکھتے ہوئے ہم نے اضلاع کو indentify کیا ہے کہ کون سے اضلاع باقی پنجاب سے پیچھے رہ گئے ہیں' ہم ان کو پہلے take up کر رہے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! جہاں تک ساؤتھ پنجاب کا تعلق ہے۔ میں بتاؤں گا کہ ساؤتھ پنجاب کی 21 تحصیلیں سب سے پسماندہ ہیں۔ ان میں جہاں واٹر سپلائی کی ضرورت ہے وہاں دیا جا رہا ہے' جہاں سیوریج کی ضرورت ہے وہاں سیوریج دے رہے ہیں۔ پونے سات ارب روپے کا ترقیاتی پروگرام انشاء اللہ دو ماہ میں شروع ہو رہا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

یہ ایک اصول ہے کہ فنڈز کی تقسیم صوبے کے اندر آبادی کے حساب سے کی جاتی ہے لیکن اللہ کے فضل و کرم سے ہم نے آتے ہی یہ فیصلہ کیا کہ پہلی حکومتوں کی غلط پالیسیوں کی وجہ سے جو احساس محرومی پیدا ہوا ہے ہم اس کو ختم کریں۔ ان علاقوں میں جتنی development کی ضرورت ہے ہم نے اس پر focus کیا ہے اور یہ طے کیا ہے کہ ان علاقوں کو آبادی سے زیادہ فنڈز دینے ہیں تو ہم انھیں آبادی سے زیادہ' 8 فیصد سے بھی زیادہ فنڈز دے رہے ہیں جو کہ پہلے کبھی کسی نے نہیں دیئے۔

جناب والا! جہاں تک سڑکوں کا تعلق ہے تو الحمد للہ یہ چیلنج کی بات ہے' کوئی بھی جا کر پتا کرے جتنی سڑکیں ہم نے دی ہیں اس سے پہلے کبھی نہیں دی گئیں۔ ہم نے farm to market roads, inter-district roads' آپ کی پرانی existing roads کی improvement سے لے کر نئی سڑکوں کی تعمیر تک جتنا کام کیا ہے انشاء اللہ پہلے آپ کو کبھی اتنا کام نظر نہیں آئے گا اور اس سال ہمارا یہ پروگرام ہے کہ جتنی بھی سکیمیں ہیں ان کے حوالے سے انشاء اللہ ہماری کوشش ہے کہ جولائی کے اندر ان کے ٹینڈرز ہو کر کام شروع ہو جائیں گے۔

جناب سپیکر! فنڈز کی utilization کے حوالے سے میں یہ کہوں گا کہ پچھلے سال 93 فیصد funds کی utilization ایک ریکارڈ ہے' کوئی چیک کرنا چاہتا ہے تو بے شک کرے۔ اس سال انشاء اللہ ہمارا 96 فیصد تک utilization کا ٹارگٹ ہے۔ ہم نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ دو سال کے اندر جتنے بھی مڈل سکول ہیں ان کو اللہ کے فضل و کرم سے ہم نے ہائی سکولوں کا درجہ دینا ہے۔ ہم نے ایجوکیشن ریفارمز پروگرام تین سال کا شروع کیا تھا۔ اب

پچھلے دنوں ورلڈ بنک کے ساتھ میٹنگ میں طے ہوا ہے اور اب ہم اس کو 10 سال تک کے لئے extend کر رہے ہیں۔ اب ہم پورے سیکٹر کو لے رہے ہیں' صرف پرائمری یا ہائی level تک نہیں بلکہ تعلیم کے پورے سیکٹر کو لے رہے ہیں جس میں کالجوں کو بھی ساتھ ہی focus کیا ہے تاکہ جو لوگ دس سال تک نیچے سے پڑھ کر آئیں گے لامحالہ انھوں نے آگے کالج بھی جانا ہوگا اور ہم چاہتے ہیں کہ وہاں پر بھی کوئی کمی نہ آنے پائے۔ اس حوالے سے پچھلے دنوں ہائر کمیشن کے ڈاکٹر عطا الرحمٰن صاحب کے ساتھ ہم نے میٹنگ کی ہے اور اس میٹنگ میں ہم نے یہ کہا ہے کہ سب سے کم یونیورسٹیاں اس صوبہ پنجاب کے اندر ہیں۔ انھوں نے ہمیں یقین دہانی کروائی ہے کہ یہ کمی پوری کی جائے گی' اس کے لئے ہم انھیں جگہ بھی مہیا کر رہے ہیں تاکہ یہاں زیادہ سے زیادہ کالج اور یونیورسٹیاں قائم کی جا سکیں۔

اس کے علاوہ دوسرے بہت سے سیکٹر ایسے ہیں کہ جن کی جانب کبھی بھی' کسی بھی حکومت نے کوئی توجہ نہیں دی۔ سپیشل ایجوکیشن پروگرام کے تحت mentally retarded handicap and blind بچوں کے لئے ہر تحصیل کے اندر ہم سنٹرز بنا رہے ہیں۔ ان بچوں کے لئے مفت ٹرانسپورٹ مہیا کی گئی ہے' دو سو روپے وظیفہ اور جو استاد ان بچوں کو پڑھائیں گے انھیں double تنخواہ دے رہے ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا! پورے پنجاب کے اندر تقریباً چھ لاکھ ایسے بچے ہیں۔ ہماری اس جانب توجہ سے تین گنا enrolment بڑھی ہے۔ اسی طرح وہ بچے جو کہ سڑکوں اور ٹریفک لائٹس پر بھیک مانگتے ہوئے نظر آتے ہیں ان کے لئے Special Child Protection Bill اس ہاؤس سے پاس ہوا ہے جس کے لئے میں پورے ہاؤس کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ الحمد للہ اس پر کام شروع ہو چکا ہے اور آپ یہ سن کر حیران ہوں گے کہ جب ہم نے لاہور کے اندر سروے شروع کیا تو یہاں سے ہم نے 15 گینگ پکڑے جو بچوں کو بھیک مانگنے پر مجبور کرتے رہے ہیں۔ ان سب کو ہم نے گرفتار کیا ہے' ان کو سزائیں دلوا رہے ہیں اور ان بچوں کو ہم نے Rehabilitation Centres کے اندر رکھا ہے جہاں پر انھیں خوراک مفت مہیا کی جا رہی ہے' یونیفارم مفت دی جا رہی ہے۔ اس کے علاوہ ان کے لئے دو چار psychiatrists رکھے ہیں تاکہ جو بچہ جس mental level کا ہو اسے اسی کلاس میں ڈالا جائے۔ اس بجٹ میں ہم نے

پانچ سو بچوں کے لئے ایک ہوسٹل تعمیر کرنے کا منصوبہ بھی رکھا ہے اور اس سکیم کو اب ہم پنجاب کے تمام بڑے شہروں تک لے کر جا رہے ہیں۔ آخر یہ بھی قوم کے بچے ہیں۔ پہلے کسی حکومت نے ان welfare projects پر focus نہیں کیا۔ یہ آپ کی، مسلم لیگ کی حکومت ہی ہے کہ جس نے اس جانب focus کیا ہے اور الحمد للہ یہ بہتری اور بھلائی کے پراجیکٹ جاری رہیں گے۔ ہم بھیک مانگنے والے بچوں کو معاشرے کے اندر ایک مقام دلوائیں گے اور باوقار زندگی گزارنے کے حوالے سے حکومت پنجاب سہولتیں دے رہی ہے انشاء اللہ ان کے دور رس نتائج نکلیں گے۔

آپ اسی طرح ایگریکلچر سیکٹر کو لے لیں ہم نے ساڑھے بارہ ایکڑ پر ٹیکس فری کیا ہے، interest rates کم کئے ہیں۔ کھالے پکے کئے جا رہے ہیں اور خاص طور پر صوبے کے اندر اریگیشن سسٹم میں بہتری لانے کے لئے بیراجوں کی rehabilitation کا پروگرام شروع کیا ہوا ہے۔ اس پر 7-ارب روپے رکھے گئے ہیں۔ تونسہ بیراج کی upgradation شروع ہے۔ اسی طرح کئی جگہوں پر نہروں کی لائننگ شروع کرنے کا پروگرام ہے۔ انشاء اللہ آگے چل کر آپ کو اریگیشن سیکٹر میں کافی بہتری نظر آئے گی۔ ہم نے فلیٹ ریٹ کیا، جو علاقے tail پر ہیں ان کو 50 فیصد rebate دیا گیا ہے۔ ہم نے پٹواری کلچر ختم کیا ہے۔ اسی طرح لینڈ ریونیو ریکارڈ کے سلسلے میں ورلڈ بنک نے agree کیا ہے اور ہم ایک پراجیکٹ شروع کر رہے ہیں۔ آہستہ آہستہ پورا لینڈ ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کریں گے جس سے انشاء اللہ پٹواری کلچر کا مکمل طور پر خاتمہ ہو گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

میں یہاں پر یہ بھی بتانا چاہوں گا کہ کوئی ڈیڑھ سال پہلے میری کوشش رہی ہے اور ہاؤس کی طرف سے بھی مسلسل ڈیمانڈ رہی ہے کہ ٹیوب ویلوں کے بلوں میں کمی ہونی چاہئے۔ جب ڈیڑھ سال پہلے ہم نے کام شروع کیا تو میرے ذہن میں تھا اور میں نے واپڈا والوں سے بات کی کہ اگر آپ off peak hours میں انڈسٹری کو 50 فیصد rebate دیتے ہیں تو یہاں کیوں نہیں دے سکتے؟ جب ہم نے چیک کیا تو وہ میٹر 25 ہزار روپے کا آتا ہے، چونکہ اس کی قیمت بہت زیادہ تھی اس لئے ہم نے کافی کوشش کی اور جب پچھلے مہینے چیئرمین واپڈا سے میری میٹنگ ہوئی تو انہوں نے کہا کہ اب چائنیز کمپنی نے ایک میٹر تیار کیا ہے اور اس کی قیمت

پانچ ہزار روپے ہے۔ اب اس پر ہمارا تقریباً agreement ہونے والا ہے۔ میری پرسوں N.E.P.R.A کے چیئرمین سے میٹنگ ہوئی ہے۔میں ایوان کو یہ یقین دلانا چاہتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ حکومت پنجاب اپنی طرف سے 125 ایکڑ پر وہ پانچ ہزار روپیہ بھی برداشت کرنے کے لئے تیار ہے جس پر 35 کروڑ روپیہ خرچ آئے گا اور اس سے 125 ایکڑ والے ہمارے چھوٹے کاشتکار 95 فیصد بنتے ہیں یہ میٹر لگانے سے اگر وہ صرف off peak hours میں رات 10:00 بجے سے صبح 6.00 بجے تک ٹیوب ویل چلائیں گے تو ان کو 50 فیصد rebate ملے گا۔

جناب سپیکر! میرا خیال تھا کہ لاء اینڈ آرڈر اور پولیس کے اخراجات پر اتنی کٹوتی کی تحریکیں دی گئی تھیں شاید کوئی اچھی تجاویز آئیں تو ہم ان کو بھی سامنے رکھتے ہوئے اپنی پالیسی یا اصلاح کرنے کے لئے ہر وقت تیار تھے۔ لاء اینڈ آرڈر کو بہتر بنانے کے لئے پٹرولنگ پوسٹ کا ہمارا initiative اس سال انشاء اللہ 250 کے قریب patrolling posts تیار ہو جائیں گی۔ ان میں سے 100 کے قریب تیار ہو چکی ہیں اور ہم وہاں سے ابتدا بھی کر رہے ہیں۔ میں نے پہلے بھی ذکر کیا ہے کہ یہ independent post ہے جس کے اندر رہائش بھی ہے اور انھیں powers بھی دی گئی ہیں کہ وہ کرائم پر پہنچ کر کسی ملزم کو 24 گھنٹے اندر رکھ سکتے ہیں اس کے بعد پھر متعلقہ S.H.O کے حوالے کریں گے۔ پھر ہم نے اس کا monitoring system علیحدہ بنایا ہے۔ وہاں جو بھی رپورٹ ہو گی اس کی اطلاع ایک کمپیوٹر کے ذریعے فوراً ہوم ڈیپارٹمنٹ میں آئے گی جسے یہاں سے ہم خود monitor کریں گے۔ ہماری یہ کوشش ہے کہ پنجاب میں تمام rural roads کو safe بنایا جائے۔ 250 پٹرولنگ پوسٹیں تیار ہو چکی ہیں اور 250 اس سال تیار ہو جائیں گی اور انشاء اللہ اگلے سال ان 550 پوسٹوں سے پورا پنجاب cover ہو گا۔ ہم نے اس کے لئے 10ہزار افراد کی بھرتی کی ہے اور ہماری کوشش ہے شاید ہم تھانہ کلچر کو ختم تو نہ کر سکیں لیکن آہستہ آہستہ کم کرنے کی کوشش ہے تاکہ لوگوں کے سامنے ایسی فورس ہو جسے ہم help line کے طور پر پیش کرنا چاہ رہے ہیں کہ جب ہمارے شہریوں کا زندگی میں کبھی واسطہ پڑ ہی جاتا ہے کہیں چوری ہو گئی، ڈکیتی ہو گئی یا کوئی کرائم ہو گیا اگر وہ فون کریں تو کم ازکم فوراً response ہو۔ پھر ہم رورل ایریا میں ہر دس پٹرولنگ پوسٹ پر ایک ایمبولنس سروس بھی دے رہے ہیں تاکہ اگر سڑک پر حادثہ ہو

جائے تو وہ ایمبولینس ان کو قریبی ہسپتال میں پہنچا دے۔ ہم نے ایلیٹ سکول سے ان کی کمانڈو ٹریننگ بھی کرائی ہے۔ میں on the floor of the House یہ بات کہہ رہا ہوں کہ جو پہلی پانچ ہزار کی بھرتی ہوئی ہے وہ مکمل طور پر on merit ہوئی ہے اور ان کی تنخواہ دس ہزار روپے رکھی ہے ۔ اس میں 75 فیصد گریجوایٹ ہیں' 300 کے قریب ایل-ایل-بی ہیں' باقی ماسٹرز ہیں۔ میں نے برٹش پولیس کے لوگوں کو بھی یہاں پر بلایا تھا اور ہم نے ان کا کورس بھی سیٹ کیا تھا کہ ایک عام شہری کے ساتھ کس طرح بات کرنی ہے؟ اس کے ساتھ اس حوالے سے بات کرنی ہے کہ وہ مصیبت میں ہے' وہ تکلیف میں ہے اور آپ نے اس کی help کرنی ہے۔ کسی پر مت شک کریں کہ جو help مانگ رہا ہے یہ خود چور ہے یا خدانخواستہ کوئی جرم کر کے آیا ہے۔ آپ نے یہ سمجھنا ہے کہ یہ مصیبت میں ہے۔ یہ مشکل میں ہے اور یہ میرا فرض ہے کہ میں اس کی help کروں۔ ہم نے اس حوالے سے ان کو ٹریننگ دی ہے۔ ان چیزوں پر focus کیا ہے کہ جو عام پولیس کی کوتاہیاں ہو رہی ہیں' ہمیں یہ کہنے میں کوئی عار نہیں ہے کہ ہم کہیں کہ سب اچھے والی بات ہے ایسا نہیں ہے۔ اب ہماری یہ کوشش ہے کہ موجودہ پولیس کو بھی مزید بہتر کیا جائے۔ اس میں بہتری کی بڑی گنجائش ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ' اللہ کے فضل و کرم سے اس میں آہستہ آہستہ بہتری آئے گی۔ میں نے لاء اینڈ آرڈر کے حوالے سے پولیس کو کہا ہے کہ خاص طور پر ہمارے دیہاتوں میں ہر مہینے raids ہونے چاہئیں۔ جو مویشی چوری ہو رہے ہیں' جو رسہ گیر ہیں اور خاص طور پر وہ لوگ جو مجرموں کی پشت پناہی کرتے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ مجرم اتنے قصور وار نہیں جتنے پشت پناہی والے قصور وار ہیں ان کو پہلے پکڑنا چاہئے۔

جناب والا! ہمارے دوسرے سیکٹرز میں ٹورازم ہے۔ الحمدللہ اس پر بھی کام ہو رہا ہے اور progress ہو رہی ہے اور آہستہ آہستہ ایسے مواقع پیدا کئے جا رہے ہیں جس سے ہمارا ٹورازم بڑھے اور اس حوالے سے خاص طور پر میں tourism کو promote کرنے کے حوالے سے' لاہور میں شیخ زید سنٹر سے 40 ہزار کے قریب indirect اور 10 ہزار direct پوسٹیں انشاء اللہ نکلیں گی۔

جناب والا! یہ 200 ملین ڈالر کا بہت بڑا project ہے اسی طرح ایک اور M.O.U یہ بھی کوئی 25-ارب روپے کا project ہے۔جنہوں نے سارا دبئی develop کیا ہے۔وہ بھی اس میں Royal Family Partner ہے اور ان کے ساتھ پنجاب حکومت کا یہاں پر ایک NewLake City بنانے کا پرو گرام ہے اور دریائے راوی کو ایک lake کی شکل میں convert کر کے دونوں کناروں پر High Rise Buildings اور Appartment Buildings بنانے کا پروگرام ہے۔ اسی طرح overall ہر شعبے میں کوئی بھی ڈیپارٹمنٹ آپ اٹھا کر دیکھ لیں۔لائیو سٹاک کو دیکھ لیں وہاں بھی ہمارا پرو گرام ہے۔پھر Green Punjab کا پرو گرام ہے۔لاہور کے اندر اس کو pollution free کرنے کا پروگرام ہے۔ اس کے علاوہ 28 ہزار روپے کا four stroke انجن کا رکشا 28 ہزار روپے میں ہم دے رہے ہیں۔اس میں بنک آف پنجاب اور دوسرے بنک بھی شامل کئے گئے ہیں اور ہماری یہ بھی کوشش ہے کہ تین سال کے اندر لاہور کو pollution free کیا جائے اور پھر باقی شہروں میں بھی انشاء اللہ تعالیٰ یہ سکیم ہم لے کر آئیں گے اور interest free loan دیں گے۔اس کا سارا interest حکومت پنجاب برداشت کرے گی۔ (نعرہ ہائے تحسین)

اسی طرح industrial estates بنائی جا رہی ہیں۔ سندر انڈسٹریل اسٹیٹ جو ہم نے پرائیویٹ سیکٹر کے ساتھ مل کر شروع کی 90 فیصد انڈسٹری کے لئے لاہور کے اندر پلاٹ بک ہو چکے ہیں اور ان پر یہ بھی پابندی ہے کہ دو سال کے اندر انہوں نے انڈسٹری شروع کرنی ہے۔اسی طرح فیصل آباد میں Garments City سو فیصد بک چکی ہے اور آپ اچھی طرح سے جانتے ہیں کہ وہاں پر تین ہزار ایکڑ اراضی ہم نے مزید خرید کی ہے اور ایک بہت بڑی انڈسٹریل اسٹیٹ بنانے کا پرو گرام شروع کیا ہوا ہے جہاں ہزاروں jobs انشاء اللہ تعالیٰ دو سال کے اندر create ہوں گی اور اس طرح صوبے کے اندر existing industrial estates ملتان جہاں انڈسٹریل اسٹیٹ بالکل بنجر ہو چکی تھی آپ جا کر دیکھیں وہ آباد ہونا شروع ہو گئی ہے۔ہماری کوشش یہ ہے کہ ایسے مواقع پیدا کئے جائیں' ایسی facilities provide کی جائیں جس سے کہ investment attract ہو اور جب investment آئے گی' جب انڈسٹری لگے گی تو اللہ کے فضل و کرم سے automatically jobs create ہوں گی۔ اسی طرح ہمارا Jail

Reforms Programme پر بھی focus ہے اور پہلی دفعہ قیدیوں کے لئے بیٹھ کر ہم نے ایک ایسا پروگرام بنایا ہے جس میں ان کے میڈیکل چیک اپ سے لے کر ان کی خوراک تک تبدیل کی ہے اور اس میں بہتری لے کر آئے ہیں وہاں ہم ان کے systems کو بہتر بنا رہے ہیں۔جہاں کہیں کمی ہے' میں ملک ماکین کی طرح یہ تو نہیں کہوں گا کہ ہم جیلوں کے جال بچھا دیں گے۔"جیلوں کے وزیر بھی یہاں بیٹھے ہیں لیکن جیل کے اندر جو facilities ایک انسان کے لئے قید کاٹنے کے حوالے سے ہونی ضروری ہیں وہ provide کرنا ہمارا فرض ہے اور پھر خاص طور پر جیلوں میں بچے اور خواتین کے بارے میں' میں نے وزیرموصوف سے بھی کہا ہے کہ اس پر focus کرنے کی ضرورت ہے اور اس میں بہتری لانے کی ضرورت ہے۔اس میں کمزوریاں ہیں' انشاء اللہ ان کو اس سال ہم ٹھیک کریں گے۔(نعرہ ہائے تحسین) اس ہاؤس کو بھی آپ اچھی طرح سے جانتے ہیں کہ یہ پوری اسمبلی جب یہاں بیٹھتی ہے تو اس حوالے سے بھی یہ ہاؤس اب بہت چھوٹا ہو گیا ہے۔یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ اسی طرح کی خوب صورت بلڈنگ اس سے ڈبل بنائی جائے اور یہ پیچھے لان اور اسی طرح کی بلڈنگ یہاں پر تعمیر کی جائے کہ اسمبلی کا front بھی اس طرح سے رہے اور دوسری سائیڈ پر بھی اس طرح کا آئے اور ہال ہم نیچے لے کر جا رہے ہیں۔ اس کا نقشہ بھی انشاء اللہ آپ کو دکھائیں گے وہ بھی اسی سال شروع کرنے کا پروگرام ہے اور اس میں ہاؤس کے ساتھ ساتھ ہاسٹل شروع کرنے کا بھی پروگرام ہے اور ہاسٹل بھی اسلام آباد میں فیڈرل لاجز کے سائز کا ہو گا۔

(نعرہ ہائے تحسین)

آوازیں، تنخواہیں بھی بڑھائی جائیں۔

وزیر اعلیٰ، جہاں تک تنخواہوں کا تعلق ہے۔۔۔

آوازیں، تنخواہیں بڑھائی جائیں۔

جناب سپیکر، آرڈر پلیز۔

وزیر اعلیٰ، ممبران سے پہلے جو اسمبلی کے ملازمین ہیں' یہ روایت رہی ہے کہ ہر سال بجٹ اجلاس کے موقع پر سپیشل الاؤنس اور اضافی تنخواہ کا اعلان کیا جاتا ہے وہ میں اعلان کر رہا ہوں

اور آپ کے سلسلے میں بھی میں نے وزیر قانون سے بات کی تھی' راجہ بشارت صاحب سے کہا ہے کہ جو اضافہ قومی اسمبلی کے ممبران کی تنخواہوں میں ہوا ہے اس کو سامنے رکھتے ہوئے وہاں پر جتنا بھی اضافہ ہوا ہے آپ کے الاؤنسز اور تنخواہ میں بھی اتنا ہی اضافہ ہوگا اور یہ میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک جھوٹی اور سستی شہرت کے حوالے سے کچھ لوگ تنقید کرتے ہیں کہ جی! یہ انہوں نے تنخواہیں بڑھا لی ہیں' انہوں نے یہ بڑھا لیا ہے۔سچائی کو تسلیم کرنا چاہئے۔ تنخواہیں تو ہر سال بڑھاتے ہیں۔ وفاقی حکومت نے جتنا بھی اضافہ کیا ہے اسی حساب سے ہم نے اپنے بجٹ میں بھی تنخواہوں کا اضافہ کیا ہے اور ہمیں غریبوں کے مسائل اور چیزوں کی قیمتوں کا بھی احساس ہے اور ہماری کوشش ہے کہ اس دفعہ وزیر اعظم صاحب سے میٹنگ ہوئی تو میں نے ذکر کیا کہ جس طرح آپ کے پاسPASCO ہے۔ فیڈرل گورنمنٹ کو چاہئے کہ وہ خاص طور پر جو ضروریاتِ زندگی میں دالیں' چاول آٹا اور گھی جیسی چیزوں پر focus کرے' آپ کا بہت بڑا ادارہPASCO ہے یہ چیزیں خرید کرے اور جب یہ اشیائے ضروریاتِ زندگی مہنگی ہوں تو انہیں release کریں۔ہم بھی اپنی سطح پر کوشش کر رہے ہیں۔ایک میٹنگ میں' میں نے بڑی detail کے ساتھ وزیر خوراک یہاں موجود نہیں' اس میٹنگ میں شاید لودھی صاحب یا وزیر موصوف تھے اس میٹنگ میں ہم نے بیٹھ کر اس مسئلے پر سوچا ہے۔میں نے اس میں کہا تھا کہ پہلے ہم اس کا target رمضان میں رکھیں کہ بغیر مار پیٹ کے بغیر مجسٹریٹ کے' یعنی تنگ کئے بغیر ہم خود چیزیں مارکیٹ کے اندر لے کر آئیں۔ جب demand سے double supply آئے گی تو قیمتیں خود بخود نیچے ہو جائیں گی۔یعنی زبردستی نہ کی جائے۔(نعرہ ہائے تحسین)

تو یہ ہم انشاء اللہ ایسا کام کریں گے جس سے قیمتیں کم ہوں۔ باقی وفاقی حکومت کے ذہن میں بھی ہر وقت یہ بات رہتی ہے اور اسی لئے ڈیزل پٹرول کی قیمتیں آپ سن کر حیران ہوں گے کہ آپ ہمسایہ ملک ہندوستان سے موازنہ کرلیں اور یہاں کی تیل کی قیمتوں کا موازنہ کر لیں۔ subsidy کا بہت بڑا load ہے جو وفاقی حکومت خود برداشت کر رہی ہے اور اسی لئے یہاں اتنی قیمتیں نہیں بڑھیں جتنی باقی ملکوں میں بڑھی ہیں تو کوشش اور فکر ہر وقت یہ ہے کہ کس طرح ہم پنجاب کے غریب عوام کی بہتری اور بھلائی کے ایسےمنصوبے لے کر آئیں

اور اللہ تعالیٰ سے ہم بھی یہی دعا کرتے ہیں کہ ہمیں ہمت اور توفیق دے تاکہ ہم ایسے منصوبے لے کر آئیں جس سے غریبوں کا بھلا ہو، جس سے غریبوں کا فائدہ ہو، جس سے قیمتیں کم ہوں اور لوگوں کو زیادہ سے زیادہ روزگار ملے اور ان کو کوئی تکلیف نہ پہنچے بلکہ ایسے مسائل کے آگے آپ رکاوٹ بنیں تاکہ غریبوں کی بہتری اور بھلائی ہوتی رہے۔ ہم اپنا کام نیک نیتی سے ادا کرتے رہیں بغیر اس بات کے کہ کوئی ہاؤس کے اندر آتا ہے، نہیں آتا۔ لوگوں نے ہمیں جس مقصد کے لئے elect کر کے بھیجا ہے وہ کام ہمیں نیک نیتی سے جاری رکھنا چاہئے اور جو لوگ اس میں رکاوٹ بنتے ہیں ہمیں ان کا بھی انشاء اللہ ہر forum پر مقابلہ کرنا ہے۔ ہماری کوشش ہے اور ہماری دعا ہے کہ انشاء اللہ آپ دیکھیں گے کہ اللہ کے فضل و کرم سے یہ اسمبلیاں اپنی میعاد پوری کریں گی۔

جناب سپیکر! میں انہی الفاظ کے ساتھ آپ کا اور اس ہاؤس کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: بہت شکریہ، جناب قائد ایوان!۔۔۔ اب آج کا اجلاس اختتام پذیر ہوا اور اجلاس کل صبح 10 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ، 18 ۔جون 2005

1۔ تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

2۔ سرکاری کارروائی

1۔ مسودہ قانون مالیات پنجاب مصدرہ 2005

2۔ سال 06-2005 کے منظور شدہ اخراجات کا گوشوارہ ایوان کی میز پر رکھنا

3۔ حکمت عملی کے اصولوں پر عملدر آمد پر مبنی رپورٹ
بابت سال 2003 کا ایوان کی میز پر رکھنا

4۔ آرڈیننس (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب مجریہ 2005

5۔ مسودہ قانون منہاج یونیورسٹی، لاہور مصدرہ 2005

6۔ مسودہ قانون (ترمیم) یونیورسٹی آف سنٹرل پنجاب لاہور مصدرہ 2005

7۔ مسودہ قانون، یونیورسٹی آف ساؤتھ ایشیا لاہور مصدرہ 2004

8۔ مسودہ قانون بیکن ہاؤس نیشنل یونیورسٹی لاہور مصدرہ 2005

9۔ مسودہ قانون (ترمیم) صوبائی موٹر گاڑیاں مصدرہ 2005

10۔ قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 میں [illegible]

صوبائی اسمبلی پنجاب

(چودھویں اسمبلی کا بیسواں اجلاس)

ہفتہ' 18 - جون 2005

(یوم السبت' 10- جمادی الاول 1426ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز' لاہور میں صبح 10 بج کر 25 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر چودھری محمد افضل ساہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری افتخار الدین نے پیش کیا۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ٥

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ٥

يَـٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓا۟ أَطِيعُوا۟ ٱللَّهَ وَأَطِيعُوا۟ ٱلرَّسُولَ وَأُو۟لِى ٱلْأَمْرِ مِنكُمْ ۖ فَإِن تَنَـٰزَعْتُمْ فِى شَىْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى ٱللَّهِ وَٱلرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ ٱلْـَٔاخِرِ ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا٥

سورۃ النساء آیت،59

اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور رسُول صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اپنے میں سے اہل اختیار کی اطاعت کرو پھر اگر تم میں باہم اختلاف ہو جائے تو اس کو اللہ اور اس کے رسُول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف لوٹا لیا کرو اگر تم اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو یہی بہتر اور انجام کے لحاظ سے بھی خوشتر ہے٥

وماعلینا الاالبلاغ٥

پوائنٹ آف آرڈر

حکومتی پالیسیوں پر معزز ممبران حزب اختلاف کا احتجاج

جناب سپیکر، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب ہم تحاریک استحقاق take up کرتے ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' رانا آفتاب احمد خان صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ چاہوں گا۔

سردار امجد حمید خان دستی، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، دستی صاحب! میں نے معزز رکن کو floor دیا ہے۔ میں آپ کو time دیتا ہوں۔ پلیز! تشریف رکھیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! میں Article 15 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan deals with the freedom of movement of a citizen اس ریفرنس سے آپ نے جو فیصلہ کیا ہے Power to order withdrawal of members or suspend sitting اس میں' میں آپ کے Rules of Procedure کی توجہ چاہتا ہوں۔ اس میں لکھتے ہیں کہ

POWER TO ORDER WITHDRAWAL OF MEMBERS OR SUSPEND SITTING:-

210 (2) The Speaker may direct any member whose conduct is, in his opinion, grossly disorderly, to withdraw immediately from the Assembly, and any member so ordered to withdraw shall do so forthwith and shall absent himself during the remainder of the sitting.

ٹھیک ہے۔ جناب!--- اس کے بعد آتا ہے کہ،

(3) If any member is ordered to withdraw a second or subsequent time in the same session, the Speaker may direct the member to absent himself from the sittings of the Assembly for any period not exceeding fifteen days and the memeber so directed shall absent himself accordingly.

جناب سپیکر! رانا ثناء اللہ خان کی بات پر آپ نے ریمارکس حذف کر دئیے ' apology ہو گئی اور issue ختم ہو گیا۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ Resolution آ نہیں سکتی تھی۔ Resolution آئی ہے تو اگر آپ suspend کر سکتے تھے تو for that sitting کر سکتے تھے۔ sitting کے بعد اگر ان کا دوبارہ gross misbehaviour تھا تو آپ fifteen days کے لئے suspend کر سکتے تھے۔ یہ آپ نے غلط کیا ہے----

جناب سپیکر، رانا صاحب! 58 جس کا آپ نے حوالہ دیا ہے یہ ذرا دوبارہ پڑھیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! 210 کا حوالہ دیا ہے۔

جناب سپیکر، آپ اسے دوبارہ پڑھیں۔

رانا آفتاب احمد خان، میں نے Freedom of movement کا کہا ہے۔ میں اس پر آ رہا ہوں۔

جناب سپیکر، آپ دوبارہ پڑھ دیں تاکہ معزز ایوان سن لے۔

رانا آفتاب احمد خان، میں اسی پر آ رہا ہوں۔ میں نے Freedom of movement کی بات کی ہے۔ میں نے کل تین گھنٹے بیٹھ کر I have discussed everything with the......

جناب سپیکر، آپ کہہ رہے ہیں کہ میں نے جو رولنگ دی ہے وہ میں نے غلط دی ہے جس کو آپ base بنا رہے ہیں۔ اسے پلیز! ذرا دوبارہ پڑھیں۔

رانا آفتاب احمد خان، میں 210 کا جا رہا ہوں۔

جناب سپیکر، ابھی 58 کا حوالہ پہلے جائیں۔

رانا آفتاب احمد خان، 58 تو میں نے کہا ہی نہیں ہے۔ میں نے تو Article 15 پڑھا ہے۔

جناب سپیکر، چلو! 15 پڑھ دیں۔

رانا آفتاب احمد خان، وہ ہے movement of a citizen جو آپ نے debar کیا ہے ' جب پہلے معاملہ ختم ہو گیا ' جب gross disorderly تھا اس وقت آپ نے کرنا تھا۔

جناب سپیکر، میری بات سنیں۔ آپ تو اپنے شغل میں لگے ہوئے تھے۔ میں نے رانا صاحب کو تین مرتبہ کہا ہے کہ آپ ایوان سے تشریف لے جائیں لیکن وہ نہیں گئے۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! کیا ہم شغل کر رہے ہیں؟ آپ ہمیں شغل کہہ رہے ہیں؟

جناب سپیکر، جب وہ نہیں گئے تو پھر میں نے expel کر دیا۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! I have never been irrelevant آپ کہہ رہے ہیں کہ میں شغل کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر، نہیں تو جو کل ہوا ہے وہ کیا ہوا ہے؟

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! آپ کے اختیار میں نہیں کہ آپ ایک فاضل رکن کو Assembly Precinct میں آنے سے روکیں۔

جناب سپیکر، میں نے جو آرڈر کیا ہے وہ in writing کیا ہے' کوئی verbally نہیں کیا۔ اگر آپ سمجھتے ہیں تو آپ اسے چیلنج کر لیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! آپ کہہ دیں کہ آپ نے جو کیا ہے ' آپ نے کوئی زبانی آرڈر نہیں دیا ہے۔ دوسرا ہم نے یہاں پر table resolution دیا ہوا ہے کہ جو اس دن بات ہوئی' آپ نے ان کو نکال دیا۔ کل ہمارے معزز رکن ناظم شاہ صاحب بیٹھے تھے تو میرے بھائی کیانی صاحب نے ان پر جو زبان استعمال کی ہے ' ان پر حملہ کیا ہے اور انہوں نے ادھر آ کر خود کہا ہے کہ میرے ایک عزیز کا انتقال ہو گیا تھا میں ذرا hyper تھا۔ آپ ان پر کوئی action نہیں لیتے

ہیں۔ نجف سیال صاحب نے گالیاں نکالی ہیں ' انہوں نے مائیک مارے ہیں۔

آوازیں، شیم' شیم۔

رانا آفتاب احمد خان، آپ کا تقدس ' آپ کا احترام اپنی جگہ پر لیکن یہ چیزیں جانبداری کی طرف جاتی ہیں۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! میری گزارش سنیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! آپ نے ان کے خلاف تو action لیا ہے۔ کیا اس ایوان میں پریس نے گالیاں نہیں لکھی ہیں؟

جناب سپیکر، آپ میری گزارش سنیں۔ آپ Resolution لے کر آئیں۔ میں انشاء اللہ اس کی turn پر اسے take up ضرور کروں گا۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! Constitution میں کیا provision تھی؟ سندھ اسمبلی میں انہوں نے کل Resolution نہیں لانے دی۔ خدارا ! آپ اپنی رولنگ کو negate نہ کریں۔ آپ نے کہا تھا کہ بجٹ سیشن میں Resolution نہیں آتی۔ Resolutions are only for public interest. رانا ثناء اللہ خان کو نکالنے سے کیا public interest ہے یا رانا مشہود کو نکالنے سے کیا public interest ہے' اس میں public interest کیا ہے؟

جناب سپیکر، آپ لے کر آئیں گے۔ انشاء اللہ وہ بھی take up کروں گا۔

رانا آفتاب احمد خان، آپ out of turn لیں۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! یہ ایک روایت نہیں بنانی۔

رانا آفتاب احمد خان، آپ ہماری روایات دیکھ لیں۔ آپ کی majority ہے' آپ kill کر دیں مگر آپ اس کو لے تو لیں۔

جناب سپیکر، میری گزارش سنیں۔ پرائیویٹ ممبرز ڈے آ رہا ہے اس میں آپ لے آئیں۔

رانا آفتاب احمد خان، پرائیویٹ ممبرز ڈے میں کیوں لائیں؟ ان کی Resolution بھی آپ

پرائیویٹ ممبرز ڈے میں لے لیتے۔

جناب سپیکر، وہ تو گورنمنٹ کی طرف سے تھا۔ وہ آسکتی ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، یہ تو کوئی بات نہیں ہے۔ آپ نے کہہ دیا کہ گورنمنٹ ہے۔ گورنمنٹ آپ کو کہے گی کہ۔۔۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! میں جب کہہ رہا ہوں کہ آپ پرائیویٹ ممبرز ڈے میں Resolution لے آئیں میں اسے accept کروں گا۔

رانا آفتاب احمد خان، پرائیویٹ ممبرز ڈے کے لئے نہیں۔ ہم out of turn کے لئے request کر رہے ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ Rules 234 suspend کر کے ہماری Resolution لے آئیں۔

جناب سپیکر، جی نہیں۔ میں out of turn نہیں لوں گا۔

آوازیں، شیم، شیم۔

تحاریک استحقاق

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب سپیکر، اب ہم تحاریک استحقاق take up کرتے ہیں۔ تحریک استحقاق نمبر 21 جناب سمیع اللہ خان کی طرف سے ہے۔ تشریف نہیں رکھتے، تحریک dispose of ہوئی۔

پوائنٹ آف آرڈر

حکومتی پالیسیوں پر معزز ممبران حزب اختلاف کا احتجاج

(۔۔۔جاری)

جناب ارشد محمود بگو، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی' ارشد محمود بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! کل اخبارات میں وزیراعلیٰ پنجاب کا بھی بیان آیا ہے' انہوں نے پریس کانفرنس کی ہے جس میں ہمارے فاضل وزراء اور خصوصاً راجہ بشارت صاحب نے بھی اس میں بیانات دیئے ہیں۔ راجہ صاحب نے کہا ہے کہ رانا ثناء اللہ کا بیان اور اس کا conduct تاریخ میں سیاہ حروف سے لکھا جائے گا۔ ایک اور طعنہ یہ ہمیں اکثر دیتے ہیں کہ یہ آجاتے ہیں ' حاضری لگاتے ہیں اور باہر چلے جاتے ہیں۔ وزیراعلیٰ پنجاب نے بھی کل اخبارات میں یہی کہا ہے کہ اپوزیشن والے آ کر حاضری لگاتے ہیں اور چلے جاتے ہیں۔ ہمیں پیسے گورنمنٹ دیتی ہے کوئی اپنی جیب سے نہیں دیتا اور ان کو بھی ملتا ہے لیکن ہم تو کام کرتے ہیں ' ہم اسمبلی کے بزنس میں حصہ لیتے ہیں اور اس اسمبلی کا ریکارڈ گواہ ہے کہ 40 اور 50 فیصد بزنس ہمارا ہوتا ہے' ہم اس میں حصہ لیتے ہیں۔ ایوان میں تو ایسے فاضل ممبران بھی ہیں جو یہاں پر کبھی آتے ہی نہیں ہیں' وہ ہم سے بھی ہیں اور حکومتی بنچوں میں سے بھی ہیں اور وہ daily allowance لیتے ہیں۔ یہ ہمارا حق ہے ' ہم ادھر آتے ہیں ' کام کرتے ہیں اور allowance وغیرہ لیتے ہیں۔ میں سمجھتا تھا کہ یہ جو مسئلہ ہے یہ اب پاکستان level اور انٹرنیشنل level کا بن چکا ہے اور میڈیا ایک ایک منٹ کی خبر اچھال رہا ہے اور دیکھ رہا ہے۔ میں نے کل بھی یہ request کی تھی اور میں آج اس کو پھر repeat کرتا ہوں کہ یہ کوئی ایسا ہاتھ ہے جو ان اسمبلیوں کو بلڈوز کرنا چاہتا ہے۔ میں نے تو کل وزیراعلیٰ پنجاب سے بھی یہ کہا تھا کہ خدارا! ایسا نہ کریں۔ ہم نے کل آپ کی رولنگ کو چیلنج نہیں کیا تھا۔ ہم نے یہ کہا تھا کہ remaining sittings پر آپ نے ان کو suspend کیا ہے کہ وہ seat پر نہیں آ سکتے ' بیٹھ نہیں سکتے۔ ہم نے آپ سے یہ درخواست کی تھی کہ آپ مہربانی کریں کہ اسمبلی میں ان کو آنے دیں' premises میں آنے دیں' کیا فرق پڑے گا' تین چار دن آپ نے اجلاس چلانا ہے اس سے کیا فرق پڑے گا' کیا ہوگا' کیا حکومت گر جائے گی؛ ہم آپ کو ڈرانا نہیں چاہتے۔ آپ بہادر آدمی ہیں ' آپ اچھے آدمی ہیں۔ کون کسی کو ڈرا سکتا ہے؛ میں ڈرا سکتا ہوں؛ اپوزیشن ان کو ڈرا سکتی ہے؛ یہ ہمیں ڈرا سکتے ہیں' میں کہتا ہوں کہ کوئی کسی کو نہیں ڈرا سکتا اور نہ کوئی کسی سے ڈرتا ہے۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ کل شیخ اعجاز کے متعلق آپ نے فرمایا کہ

آپ اس کی تیمارداری کے لئے گئے ' حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے تو ایک شخص آیا اور اس نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ بحث و مباحثہ اور غلط زبان استعمال کی۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خاموش ہو گئے' حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر تبسم فرمایا' حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر اس بات پر مسکراہٹ آ گئی۔ تھوڑی دیر کے بعد جب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ صبر نہ کر سکے تو انہوں نے جواب دینا شروع کر دیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر سنجیدگی آ گئی۔ جب وہ شخص چلا گیا تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پوچھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب وہ مجھے گالیاں دے رہا تھا تو آپ تبسم فرما رہے تھے اور جب میں نے اس کو جواب دیا تو آپ کے چہرے پر کرختگی آ گئی' سنجیدگی آ گئی۔ فرمایا ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ! جب تم اس کا جواب نہیں دے رہے تھے تو فرشتے تمہاری طرف سے اس کو جواب دے رہے تھے۔ جب تم نے جواب دینا شروع کر دیا تو فرشتے وہاں سے چلے گئے۔ میرے نبی محترم نے یہ فرمایا کہ اگر کوئی شخص کسی بیمار کی بیمار پرسی کے لئے جاتا ہے ' صبح جاتا ہے تو شام تک فرشتے اس پر رحمتیں بھیجتے ہیں اور اگر وہ رات کو جاتا ہے تو ساری رات فرشتے اس پر رحمتیں بھیجتے ہیں۔"

جناب سپیکر! آپ نے تو اتنا اچھا کام کیا۔ جب میرا ایکسیڈنٹ ہوا تو سب سے پہلے آپ تھے جنہوں نے میری بیمار پرسی کی تھی' شوکت مزاری صاحب نے بھی کی مجھے بڑی خوشی ہوئی تھی ' میں نے اچھا محسوس کیا تھا کہ آپ نے میری بیمار پرسی کی ہے۔ آپ نے شیخ اعجاز کی جو بیمار پرسی کی ہے تو آپ نے ایک اسلامی اور اخلاقی فرض ادا کیا تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ Chair کے لئے یہ مناسب نہیں تھا کہ اس انداز میں بات کی جاتی۔ سپیکر ہمیشہ گورنمنٹ کا آدمی ہوتا ہے اور سپیکر کا یہ کام ہوتا ہے کہ وہ ایوان کو چلائے۔ آپ ایوان کو چلا رہے ہیں لیکن آپ ہمارے بھی اور حکومت کے بھی کسٹوڈین ہیں۔ آپ کا یہ فرض ہے کہ صورتحال کو کنٹرول کریں۔ اسی ایوان میں منظور موہل ڈپٹی سپیکر تھے اور ایک فاضل ممبر نے کھڑے ہو کر کہا کہ ڈپٹی سپیکر صاحب آپ نے دوسری شادی کی ہے۔ ڈپٹی سپیکر نے کہا کہ میں تیسری شادی تمہاری بہن سے کروں گا۔ یہ الفاظ اسی اسمبلی میں پیش ہوئے تھے لیکن یہاں پر

وصی ظفر صاحب، خواجہ ریاض محمود صاحب گتھم گتھا ہو گئے لیکن ہم ایسا نہیں ہونے دیں گے، ہم اپنے دوستوں کو دست و گریبان نہیں ہونے دیں گے۔ ہم یہاں پر اپوزیشن اور گورنمنٹ کو چاہتے ہیں۔ ہم یہاں پر لوگوں کے مفادات کے لئے پنجاب کے ساڑھے آٹھ کروڑ عوام کے مفادات کے لئے اس ایوان میں آتے ہیں۔ ہم اس لئے آتے ہیں کہ ان کو ریلیف دیں، ان کی تکالیف اور ان کی مشکلات کو دور کریں۔ میں آج بھی آپ سے کہتا ہوں کہ آپ اس میں کوئی مثبت رویہ اور مثبت کردار ادا کریں۔

جناب والا! میں آخر میں ایک شعر آپ کی نذر کرتا ہوں۔

ہم سے یہ گلہ ہے کہ ہم وفادار نہیں
ہم وفادار نہیں، تُو بھی تو دلدار نہیں

سردار امجد حمید خان دستی، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، فرمائیں!

سردار امجد حمید خان دستی، جناب والا! آپ سمجھدار بھی ہیں، قانون دان بھی ہیں اور جس احسن طریقے سے آپ نے اس ایوان کو چلایا ہے وہ قابل ستائش ہے لیکن میں ایک گزارش کروں گا کہ [*******]

جناب سپیکر، میں یہ الفاظ کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

سردار امجد حمید خان دستی، ان کی وجہ سے کائنات میں رنگ ہے، ان کی وجہ سے رونق ہے، ان کی وجہ سے اسمبلی میں رونق ہے، ان کو دیس نکالا نہیں دینا چاہئے تھا۔ لہذا میں اس پر ایک منٹ کی خاموشی اختیار کرتا ہوں۔

جناب سپیکر، شکریہ۔

چودھری عبدالغفور خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر. جی' فرمائیں!

چودھری عبدالغفور خان، جناب سپیکر! شکریہ کہ آپ نے مجھے floor دیا۔ میں آپ کا مشکور ہوں۔ پچھلے چند دنوں سے اسمبلی کے اندر جو کچھ ہوا یا ہو رہا ہے اسمبلی کے ممبران کے علاوہ یہی سب کچھ صرف پنجاب کے عوام نہیں' پاکستان کے عوام نہیں بلکہ پوری دنیا کے لوگ دیکھ رہے ہیں' پاکستان کے اندر' پاکستان کا سب سے اہم صوبہ اور اس کی اسمبلی کے اندر کیا کیا جا رہا ہے؟

جناب سپیکر. چودھری صاحب! یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہے۔ یہ تقریر ہے اور یہ کوئی طریقہ نہیں ہے۔ جی' راجہ ریاض احمد!

چودھری عبدالغفور خان، جناب سپیکر! میں اپنی بات ختم کر رہا ہوں۔ براہ مہربانی میری بات سن لیں۔

جناب سپیکر. میں debate نہیں کروا رہا' آپ تشریف رکھیں۔

چودھری عبدالغفور خان، جناب سپیکر! ابھی قاری صاحب تلاوت فرما رہے تھے تو انہوں نے اس آیت سے شروع کیا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کہ میں شروع کرتا ہوں اس اللہ کے نام سے جو رحمن اور رحیم ہے۔ اللہ کریم نے اپنی جس صفت کو سب سے زیادہ promote کیا ہے۔ میرا اللہ جبار اور قہار بھی ہے لیکن میرے اللہ نے اپنی جس صفت کو سب سے زیادہ promote کیا ہے وہ رحمن اور رحیم ہے اور یہی ہمیں حکم دیا ہے۔ قرآن کریم کی ایک آیت کا ترجمہ ہے کہ "اے بندے! جب تجھ پر کوئی ظلم کرے اور تو اس کا بدلہ لینا چاہے تو ٹھہر اور یہ سوچ کہ تو اپنے اللہ کا کتنا گنہگار ہے؟ پھر تو اپنے اللہ سے بدلے کی توقع رکھتا ہے یا معافی کا طلب گار ہے اور پھر جو تو اپنے لئے پسند کرتا ہے وہی اس کے ساتھ کر۔"

جناب سپیکر! غرور اور تکبر سوائے اللہ کی ذات کے کسی کو زیب نہیں دیتا کہ اللہ کی زمین پر اکڑ کر چلنے سے نہ ہم اس زمین کو پھاڑ سکتے ہیں' نہ ہمارا سر آسمان کے ساتھ لگ سکتا ہے۔ ہم اپنے جس کریم آقا کو مانتے ہیں۔ آپ فتح مکہ کے واقعات دیکھیں ۔ ہم جس کریم آقا کے ماننے والے ہیں۔ میرے اس کریم آقا نے طائف کے اندر پتھر کھا کر' آپ کے نعلین

مبارک، خون مبارک سے بھر گئے اور میرے کریم آقا نے پھر بھی ان کے لئے دعائیں مانگیں۔ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سرکار ایک کافر کو قتل کرنے لگے اور اس پر تلوار تان لی جب اس نے آپ کے چہرہ مبارک پر تھوکا تو آپ واپس آ گئے کہ پہلے میں اسلام کے لئے تمہیں قتل کر رہا تھا اب میرا اور تیرا ذاتی معاملہ ہے۔ یہاں پر برداشت کیا جائے۔ مجھے یہ کہنے کی اجازت دیں کہ مہاراجہ پٹیالہ نے برصغیر میں جب یہ ملک پاکستان بنا، سب سے زیادہ مسلمانوں کو شہید کیا تھا۔ اب ان کو پاکستان میں بلا کر سب سے زیادہ عزت دی جاتی ہے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔

راجہ ریاض احمد: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

راجہ ریاض احمد: جناب سپیکر! میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے موقع دیا۔ بات یہ ہے کہ جس دن یہ قرارداد آئی تھی میں نے راجہ بشارت صاحب سے گزارش کی تھی کہ آپ بڑے پن کا مظاہرہ کریں اور مجھے بعد میں پتا چلا کہ وزیراعلیٰ صاحب اس وقت چیمبر میں تشریف رکھتے تھے۔ مجھے پوری امید تھی کہ راجہ بشارت صاحب یا وزیراعلیٰ صاحب بڑے پن کا مظاہرہ کریں گے اور یہ قرارداد نہیں لائیں گے اگر لے بھی آئے تھے تو مناسب تھا کہ اس کو واپس لے لیتے اور نوبت یہاں تک نہ پہنچتی۔ میں آج بھی یہی بات کہتا ہوں کہ وہ فیصلہ آپ نے دباؤ میں کیا ہے۔

جناب سپیکر: مجھ پر قطعاً کسی قسم کا دباؤ نہیں تھا اور نہ میں دباؤ برداشت کرتا ہوں۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

راجہ ریاض احمد: جناب سپیکر! آپ نے کہا ہے کہ حکومتی ارکان کا مجھ پر دباؤ ہے اس وجہ سے میں نے یہ فیصلہ کیا ہے۔

جناب سپیکر: کس نے کہا ہے؟

راجہ ریاض احمد: جناب سپیکر! یہ آپ نے کہا ہے اور یہ اخبار میں آیا ہے۔

جناب سپیکر: اخبار میں آیا ہے تو اخبار کوئی حدیث تو نہیں ہے۔ میں on the floor of the House کہہ رہا ہوں کہ مجھ پر قطعاً کسی کا دباؤ نہیں ہے۔ میں نے اخبار والوں کو کہا تھا کہ یہ فیصلہ

میں نے خوش دلی سے نہیں کیا۔ میں نے نہ چاہتے ہوئے اپوزیشن کے رویہ سے مجبور ہو کر یہ فیصلہ کیا ہے۔

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! آپ نے 'راجہ بشارت صاحب نے اور وزیراعلیٰ صاحب نے اگر اس کو واپس نہیں لیا تو میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ آپ ہم سب کے سپیکر ہیں اور آپ بڑے پن کا مظاہرہ کریں۔ آپ اپنے اس فیصلے کو واپس لیں اور اس ایوان کو جو کچھ طاقتیں اس سارے سسٹم کو سبوتاژ کرنا چاہتی ہیں۔ ہم سب مل کر چاہے وہ اپوزیشن والے ہوں' چاہے اقتدار والے ہوں آپ کی قیادت میں ان طاقتوں کو جواب دیں کہ ہم اس اسمبلی کو چلانا چاہتے ہیں۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس ملک میں جمہوریت ہو ' ہم یہ چاہتے ہیں کہ اس ملک کے غریب عوام کو انصاف ملے لیکن آپ کا رویہ ' آپ جس طرح سے اس ایوان کو چلا رہے ہیں تو میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ آپ اپنے رویے میں تبدیلی لائیں اور مجھے یہ پتا ہے کہ آپ کے ایک بھائی جرنیل ہیں اور اس وجہ سے آپ پر جرنیلی روپ آ رہا ہے---

جناب سپیکر، راجہ صاحب! اس سے جرنیل کا کیا تعلق ہے؛ (شور و غل)

راجہ ریاض احمد، آپ پر جرنیلی روپ آ رہا ہے اور آپ جرنیل بن کر اس اسمبلی کو کبھی نہیں چلا سکتے' آپ جرنیل نہ بنیں' آپ سپیکر محمد افضل ساہی رہیں' جنرل افضل ساہی بننے کی کوشش نہ کریں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی' وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! آج جب اجلاس شروع ہوا تو رانا آفتاب صاحب اور ارشد محمود بگو صاحب نے جن خیالات کا اظہار کیا تو اس سے میں سمجھتا ہوں کہ بجا طور پر یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ ہمارے ان دوستوں کے دل میں اس بات کی خواہش ضرور موجود ہے کہ اس معزز ایوان کو احسن طریقے سے چلنا چاہئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس معزز ایوان کے اس طرف یا ادھر بیٹھے ہوئے اراکین بلا شبہ ہر ممبر اور معزز رکن کی یہ خواہش ہے کہ اس معزز ایوان کو اس معزز ایوان کے شایان شان ہی چلنا چاہئے۔

جناب سپیکر! پچھلے دو دنوں سے جو واقعات رونما ہوئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر ہم اس کی تلخی کو ختم کرنا چاہتے ہیں ' اگر ہم ماضی کے واقعات کو بھول کر اس عزم کا اظہار کرنا چاہتے ہیں کہ ہمیں اس معزز ایوان کو ایک بہتر انداز سے چلانا ہے تو میں اپنے اس طرف بیٹھے ہوئے بھائیوں سے' ادھر بیٹھے ہوئے تمام بھائیوں سے اور معزز خواتین سے یہ استدعا کروں گا کہ ہمیں یہ بات اپنے رویے سے ثابت کرنی چاہئے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ کے اندر اس معزز ایوان کو پرامن' احسن طریقے سے چلانے اور ایک دوسرے کی عزت و احترام کو ملحوظ خاطر رکھنے کی خواہش موجود ہے۔ ہمارے اندر بھی موجود ہے تو پھر اس کا عملی ثبوت دینا چاہئے تاکہ یہ ایوان احسن طریقے سے چل سکے۔

جناب سپیکر! آج کے اخبارات میں جس طرح ارشد بگو صاحب نے فرمایا ' میرے حوالے سے ایک بات اخبارات میں آئی' اپوزیشن کے حوالے سے بات تھی' میں معذرت چاہتا ہوں اس بات کو repeat کرتے ہوئے کہ "اراکین اسمبلی کا ریڑھی بانوں کی طرح کا رویہ ہے۔" میں تردید کرنا چاہتا ہوں کہ میں نے ہرگز یہ الفاظ نہیں کہے بلکہ میں نے یہ کہا تھا کہ معزز ممبران اسمبلی کا احتجاج کرنے کا طریق کار سڑک پر احتجاج کرنے والوں سے مختلف ہونا چاہئے۔ میں نے یہ کہا اور میں آج بھی اس بات پر قائم ہوں کہ ہمارا رویہ سڑک پر احتجاج کرنے والوں سے مختلف ہونا چاہئے۔ اس ایوان میں پرسوں اور کل جو صورتحال پیدا ہوئی اس پر ہمارے بھائیوں نے اپنا نکتہ اعتراض پیش کیا اور اپنا protest launch کروایا تو میری ان سے استدعا ہے کہ Let's give it a new beginning ہمیں ایک نئے سفر کا آغاز کرنا چاہئے اور ہمیں اپنے رویوں سے آج کے دن یہ ثابت کرنا چاہئے کہ ہم اس معزز ایوان کو پر امن اور صحیح جمہوری اقدار اور Rules of Procedure کے مطابق چلانا چاہتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ جب معزز اراکین کا رویہ مثبت ہو گا تو بجا طور پر پھر ہم سب اپوزیشن اور ٹریژری بنچز کے اراکین مل کر آپ کی خدمت میں پیش ہوکر یہ کہہ سکتے ہیں کہ ہم آئندہ کے لئے کوئی ایسی بات نہیں کریں گے جو ماضی میں ہو چکا ہم اس کو فراموش کرنا چاہتے ہیں تو پھر ہم آپ سے کسی مہربانی کی توقع کر سکتے ہیں۔ مشترکہ طور پر ہم آپ سے request کر سکتے ہیں۔ میری بھائیوں سے استدعا تھی کہ اگر ہم نے ایک مثبت

روپے کے اظہار کے بعد' ایک مثبت خواہش کے اظہار کے بعد' پھر وہی احتجاج کا طریقہ اختیار کرنا ہے تو پھر شاید ایک نئی beginning ہمیں نہ مل سکے اور پھر وہی پرانے جو کل اور پرسوں کے واقعات دھرائے جائیں' میں آپ سے استدعا کرتا ہوں اور بڑی دردمندی کے ساتھ استدعا کرنا چاہتا ہوں کہ آئیں مل کر ہم پرانے واقعات کو نہ دہرائیں۔ آج مثبت روپے کا اظہار کریں اور پھر میں سمجھتا ہوں کہ ہم حق بجانب ہوں گے Chair سے بھی اور وزیراعلیٰ پنجاب سے بھی اور اس معزز ایوان کے ہر رکن سے یہ بات منوانے کے لئے کہ ہم مثبت انداز اختیار کرنا چاہتے ہیں لہذا آپ ہمارے ساتھ تعاون کریں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر، ملک اصغر علی قیصر صاحب!

ملک اصغر علی قیصر، جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اورخصوصاً راجہ بشارت صاحب نے جن خیالات کا اظہار کیا لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ درست بات ہے اس میں اپوزیشن کے لوگوں کا زیادہ عمل دخل ہو گا لیکن ٹریژری بنچز میں ہمارے کچھ ایسے معزز اراکین بھی تھے جنہوں نے صبر وتحمل اور بڑے پن کا مظاہرہ نہیں کیا۔ انہی باتوں کو آگے چلاتے ہوئے میں یہ کہتا ہوں کہ کیا یہ وہ اسمبلی نہیں ہے جہاں پر خواتین کو "بلبل پنجاب" کا خطاب دیا گیا؟ ان کی گفتگو' ان کا بات کرنے کا انداز ایسا تھا کہ لوگ سانس نہیں لیتے تھے۔ آج ہماری خواتین ارکان یہاں پربیٹھی ہیں یہ الحمد للہ پڑھی لکھی ہیں' سب کچھ ہے تو کیا پنجاب اسمبلی کی history میں اپنا مقام بنانے کے لئے یہ جدوجہد نہیں کر سکتیں؟ ہمارے یہ نوجوان فاضل ممبران وہ یہ نہیں سوچ سکتے کہ ہم نے مخدوم زادہ حسن محمود کے پیرو کار بننا ہے اور ان کے pattern پر چلنا ہے اور جتنے اچھے پارلیمنٹیرین گزرے ہیں ہم نے ان کےنقش قدم پر چلتے ہوئے اس اسمبلی میں ایسی روایات کو جنم دینا ہے کہ آئندہ آنے والی نسل اس اسمبلی کی لائبریریوں کی books پڑھیں تو وہ ہمیں برے لفظوں سے یاد کرنے کی بجائے اچھے الفاظ سے یاد کرے؟

جناب سپیکر! ہم سب کو اپنے اپنے گریبان میں جھانک کر اپنا احتساب کرنا ہوگا' ہمیں اپنے رویوں پر نظرثانی کرنا ہوگی' ہمیں اپنی گفتگو کو ٹھیک کرنا ہوگا اور آج اگر راجہ بشارت

صاحب نے ان خیالات کا اظہار کیا ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ گیند گورنمنٹ اور ٹریژری بنچز کی کورٹ میں ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ یہ جو سانحہ ہوا ہے یہ دوبارہ نہ دہرایا جائے۔ ہر ممبر محسوس کرتا ہے کہ اس کو احسن طریقے سے ختم کیا جائے لیکن یہ نہ ہی کوئی بھیک ہے اور نہ ہی کوئی منت ہے۔ ہم سب کو برابری کی بنیاد پر اس بات کو سوچنا ہوگا اور ایوان کا ماحول ٹھیک رکھنے کے لئے ٹریژری بنچز کی ذمہ داریاں زیادہ ہوتی ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ ایک good gesture کا اظہار کرنے کے لئے آپ کو، ٹریژری بنچز کو اپنے خیالات میں تبدیلی لانا ہوگی۔ جیسے کسی شاعر نے کہا ہے کہ۔

اب کے یوں دل کو سزا دی ہم نے
اس کی ہر بات بھلا دی ہم نے
اک اک پھول بہت یاد آیا
شاخ گل جب جلا دی ہم نے
آج تک جس بات پر وہ شرمندہ ہیں
بات کب کی وہ بھلا دی ہم نے

جناب سپیکر، سید مجاہد علی شاہ صاحب!

سید مجاہد علی شاہ، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! جن خیالات کا اظہار ہمارے لاء منسٹر صاحب نے کیا ہے ہم سب کی یہ خواہش ہے کہ یہاں سب کی عزت ہو، سب کا احترام ہو۔ ایک دوسرے کی ہم عزت اور احترام کریں اور یہ ایوان بڑی خوش اسلوبی سے چلنا چاہئے۔ یہاں بیٹھے ہوئے کسی معزز رکن کی یہ خواہش نہیں ہوتی کہ وہ گھر سے آئے اور یہاں پر آ کر اس ایوان کی activities میں حصہ نہ لے۔ بدقسمتی سے پچھلے دو تین دنوں کے ماحول کے بارے میں ہم سب کی یہ خواہش ہے کہ یہ سابقہ پوزیشن میں جانا چاہئے اور بجٹ اجلاس میں خوش اسلوبی سے حاضری دے کر ہم واپس جائیں نہ کہ اس ماحول میں جو اس وقت ہمارے ایوان میں بنا ہوا ہے۔

جناب سپیکر! جہاں راجہ صاحب نے اتنی مہربانیاں کی ہیں تو میری التجا ہے کہ اگر یہ نیک نیتی سے چاہتے ہیں تو کیا ممکن نہیں ہے کہ ایک گھنٹہ کے لئے یہ ایوان adjourn ہو

جائے اور یہ باہر بیٹھ کر کوئی ایسا decision لیں جس سے تمام معزز اراکین جو اس وقت ایوان کے باہر بیٹھے ہیں جس میں ہمارے پارلیمانی لیڈر بھی ہیں یہ کیسے ممکن ہے کہ جب ہمارے پارلیمانی لیڈر اور آٹھ معزز رکن باہر بیٹھے ہوں اور ہم یہاں پر آپ کو کہیں کہ جناب! ہم نیک نیتی سے بیٹھ کر آپ کا ایوان چلائیں گے۔ یہ جو ایجنڈا یہاں بیٹھ کر پڑھا ہے اس میں کل تک جو چیزیں شامل نہیں تھیں وہ بل شامل کر دیئے گئے ہیں یہ سوچ کر کہ اپوزیشن نے بائیکاٹ کرنا ہے اور ہم one-way یہ بل پاس کروالیں گے۔ جب نیت ہی یہ ہو' میں کہتا ہوں کہ نیت کو دیکھ لیں---

وزیر قانون و پارلیمانی امور، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ معزز رکن نے ایجنڈے کے متعلق بات کی ہے' یہ ایجنڈا پہلے سے موجود تھا اور باقاعدہ ان Bills پر اپوزیشن کی طرف سے amendments بھی آئی ہوئی ہیں اور یہ کوئی ہم جلدی میں نہیں کر رہے بلکہ یہ چیزیں پہلے سے ایجنڈے میں موجود تھیں اور ان کے علم میں تھیں انہوں نے خود اس پر amendments دی ہوئی ہیں۔

جناب سپیکر، جی' شکریہ۔ رانا آفتاب احمد خان!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! یہاں پر کافی تفصیل سے بات ہوئی۔ میں پہلے دن سے ہی راجہ صاحب سے کہہ رہا تھا کہ یہاں پر حالات بہت tense ہیں جو واقعہ ہوا ہے this was not called for میری ابھی بھی گزارش یہ ہے کہ جیسے پولیس پر بات ہوئی تھی یہ تو پولیس کے خلاف بات نہیں کریں گے because they have their vested interests ہم نے آپ کی نشاندہی کرنی تھی' آپ کو بتانا تھا پولیس آرڈر 2000 میں کیا ہے' rate of crime میں کیا ہے؛ ان سب باتوں کے باوجود ایک چیز ضرور ہوتی ہے کہ one should never pocket insult. بے عزتی تو کوئی pocket نہیں کرتا ہے' ہمارے ساتھی جن کے ساتھ یہ کیا گیا ہے

ہم ابھی بھی کہتے ہیں کہ آپ اپنا یہ رتبہ دیکھتے ہوئے ان کو' اس ایوان کو adjourn کرکے ہم ان کو بلوا لیتے ہیں وہ آجائیں اور کوئی بھی ہو مگر آپ کو یہ چاہئے کہ آپ کے پاس ترازو برابر ہو۔ یہ نہ ہو کہ وہ گالی نکالیں اور ہمارے بارے میں آپ کو کہیں کہ چونکہ یہ گورنمنٹ پارٹی کے نہیں ہیں' میں ابھی بھی کہتا ہوں جیسے اس دن نجف سیال' علیم شاہ اور ان سب نے گالیاں نکالیں اور جس طرح insult کرنے کی کوشش کی آپ نے اس پر کوئی ایکشن نہیں لیا۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! آپ تو اس دن ایوان میں تھے ہی نہیں' آپ کو کیسے پتا چلا کہ انہوں نے گالی دی؟

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! یہ ریکارڈ کی بات ہے۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! آپ سنی سنائی باتیں کرتے ہیں۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! آپ نے خود اپنی تقریر میں کہا تھا میں سن رہا تھا' آپ نے کہا تھا کہ جب رانا ثناء اللہ کو مارنے لگے تھے تو تین آدمیوں نے بچایا تھا یہ تو آپ کی ریکارڈنگ ہے۔

جناب سپیکر، وہ میں نے خود کہا تھا' حکومتی بنچز کی طرف سے ہی روکنے والے لوگ تھے۔ صرف تین آدمی اتنے آدمیوں کو کیسے روک سکتے تھے؟ یہ حکومتی بنچز کے لوگ تھے جنہوں نے بچایا۔

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! اس ایوان کے ماحول کو خراب ہونے سے بچائیں' یہ بڑی important legislations ہیں لیکن جب تک ہمارے ساتھی رکن واپس نہیں آئیں گے ہم اس proceeding کا حصہ بننا نہیں چاہیں گے۔ آپ اس کو adjourn کرکے بڑے پن کا ثبوت دیں اور وہ واپس آئیں اور ہم انشاء اللہ اس میں شریک ہوں گے۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! جیسے وزیر قانون نے کہا ہے کہ اگر آپ اس ایوان کے اندر ایسا ماحول پیدا کر دیں گے تو میں سمجھوں گا کہ ان کا آنا بہتر ہے۔ جی' شاہ صاحب!

سید ناظم حسین شاہ، جناب سپیکر! پہلے تو میں آپ کا شکرگزار ہوں کہ دو دن کے بعد' چلو اتنی بھی آپ کی محبت ہماری طرف کہ آپ نے مجھے ٹائم دے دیا ہے۔ گزارش یہ ہے کہ جیسے راجہ

بشارت صاحب نے کہا ہے' ہمارے دوستوں نے بھی کہا ہے یہاں اس ایوان میں یہ حالات پہلے بھی پیدا ہوتے رہے ہیں۔ ہر اسمبلی میں' ہر سیشن میں تقریباً یہ حالات اس وقت کے میں quote کروں گا چودھری ظہیر صاحب بھی موجود تھے اور عمران مسعود صاحب بھی موجود تھے 1993 کی اسمبلی میں راجہ بشارت صاحب بھی تھے۔ (قطع کلامی)

اچھا sorry آپ نہیں تھے۔ آپ کو یاد ہوگا کہ جب انعام اللہ نیازی صاحب سپیکر کے ڈائس کے اوپر چڑھ گئے تھے مگر سپیکر حنیف رامے صاحب نے ان کو باہر نہیں نکالا تھا۔ 1990 میں آپ کو بھی پتا ہو گا جب میرے ساتھ سپیکر منظور وٹو صاحب نے----

جناب سپیکر: ان کو باہر نہیں نکالا تھا لیکن پولیس نے ان کو گرفتار کیا تھا میں اس ایوان میں تھا۔

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر! آپ اس ایوان میں تھے اور آپ کے سامنے یہ سارا واقعہ ہوا تھا۔ جب منظور وٹو صاحب نے مجھے باہر بھیج دیا تھا اور پھر آدھے گھنٹے کے بعد سلمان تاثیر کے کہنے پر مجھے allow کردیا تھا۔ ظہیر صاحب! آپ کو بھی یاد ہو گا' عمران مسعود صاحب بھی بیٹھے ہیں۔ جناب والا! گزارش یہ ہے کہ جو ارباب اقتدار کے پاس قلم ہوتا ہے آپ اس کرسی پر بیٹھے ہیں یہاں سے آپ نے ہمیں کچھ دینا ہے' ہم آپ کو کچھ نہیں دے سکتے۔ آپ اپنی پوزیشن دیکھیں اور خود ٹھنڈے دل سے فیصلہ کریں کہ یہ جو کچھ ہو رہا ہے اس سے آپ کے image میں اضافہ یا کمی ہو رہی ہے؛ ہمارے ساتھ جو ہو رہا ہے اس کو چھوڑیں۔ آپ اپنا دیکھیں ۔ ہمیشہ قدر اس کی ہوتی ہے جو کسی کو کچھ دے۔ بیٹا اس وقت تک بیٹا رہتا ہے جب باپ سے لیتا رہتا ہے وہی بیٹا اگر باپ کو دینا شروع کر دے تو پھر باپ کی وہ حیثیت نہیں رہتی۔

جناب والا! آپ امیر تیمور کا قول بھی دیکھیں جس شخص کے متعلق یہ ہے کہ اس نے اتنا ظلم اور بربریت کی' وہ بھی کہتا ہے کہ ایک آدمی جب آپ سے آ کر request کرے تو آپ اس کی صرف وہ request پوری نہ کریں' معاف نہ کریں بلکہ دو رکعت نوافل شکرانہ بھی ادا کریں کہ قادر مطلق اس کو آج اس پوزیشن میں لے آیا ہے کہ وہ آپ کے

سامنے استدعا کر رہا ہے۔ ہم آپ سے استدعا کر رہے ہیں' ارباب اقتدار سے استدعا کر رہے ہیں ہم کیا lose کریں گے' ہمارے پاس کیا ہے؟ ہمارے پاس development funds نہیں ہیں' ہمارے پاس کوئی چیز نہیں ہے۔ ہمارے پاس صرف یہی ہے کہ ہم صرف بات کر سکتے ہیں' اس بات پر بھی آپ قدغن لگا رہے ہیں۔ آپ اس جگہ بیٹھے ہوئے ہیں جہاں تاریخ بن رہی ہے' آپ تاریخ مرتب کر رہے ہیں' حکمرانوں کا ہر ایک اقدام تاریخ مرتب کرتا ہے۔ آپ خود سوچیں کہ آپ کے متعلق جو image بن رہا ہے میں آپ سے یہی استدعا کروں گا کہ آپ مہربانی کریں اس چیز کو دیکھیں اور راجہ صاحب بھی یہی کہہ رہے ہیں کہ آپ مثبت طریقے سے'۔۔۔ ہم تو بار بار آپ سے استدعا کر رہے ہیں' آپ نے کچھ دینا ہے ہم نے تو کچھ نہیں دینا اور نہ ہی ہم آپ کو کچھ دے سکتے ہیں۔ ایک انگریزی کا مقولہ ہے کہ

If you can't be master of yourself you can't be master of masses rational thinking

اپنے جذبات کو کنٹرول کریں اور آپ اس کا فیصلہ کریں' آپ مہربانی کریں ہمارے دوستوں میں جیسے مجاہد شاہ صاحب نے کہا' جھگڑے ہوتے رہتے ہیں اس کے بعد افہام و تفہیم ہوتی ہے۔ ہمارے ممبروں کو آپ allow کریں' بیٹھ کر بات کریں اور اس چیز کو sort out کریں اور اگر آپ یہ سمجھیں کہ اس طریقے سے ہم ان کو بلڈوز کر دیں گے۔ اس دنیا میں ہمیشہ دو ہی طاقتیں رہی ہیں ایک تلوار اور ایک مذاکرات۔

جناب والا! تلوار کا مستقل حل نہیں ہوتا' عارضی حل تو ضرور ہو جائے گا اس لئے میں آپ سے پھر یہ استدعا کرتا ہوں کہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے یہ پوزیشن دی ہے ہم بھی آپ سے یہ استدعا کر رہے ہیں کہ آپ اس پوزیشن میں ہیں۔ آپ تاریخ مرتب کریں' اس چیز کو اور ایوان کو احسن طریقے سے چلائیں ورنہ We have to do nothing and you have to do everything. شکریہ

حاجی محمد اعجاز۔ پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی' حاجی صاحب!

حاجی محمد اعجاز: جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ۔ باتیں تو یہاں پر بہت اچھی ہوئیں' آپ نے بھی کیں' راجہ بشارت صاحب نے بھی کیں اور ہمارے دوستوں نے بھی کیں۔ پنجاب کی ایک مثال ہے کہ "سو ہتھ رسا تے سرے تے گنڈ" آپ کی مہربانی کہ آپ ہلکا سا تبسم فرما رہے ہیں آپ تھوڑی سی مہربانی اور فرمائیں' آپ نے ہمارے آدمیوں کو یہاں سے out کیا ہے مہربانی فرمائیں اور انہیں واپس بلا لیں' اس ایوان کا ماحول انشاء اللہ بہت بہتر ہو جائے گا۔ میں شاہ صاحب کی باتوں کو آگے بڑھاتا ہوں کہ اللہ کریم جو آدمی جتنا بوجھ اٹھا سکتا ہے اس پر اتنا ہی بوجھ ڈالتا ہے۔ اگر وزیراعلیٰ پنجاب جناب پرویز الٰہی اس قابل نہ ہوتے کہ وہ وزیراعلیٰ بن کر اس پنجاب کو چلا سکیں تو اللہ کریم کبھی بھی ان پر یہ ذمہ داری نہ ڈالتا۔ آپ کو اللہ کریم نے سپیکر بنایا ہے' آپ اس ایوان کے کسٹوڈین ہیں۔ آپ بڑے پن کا مظاہرہ کریں۔ آپ نے ہمارے جو ممبران out کئے ہیں یہ آپ کا اختیار ہے۔ یہ نہیں کہ آپ انھیں بلا نہیں سکتے۔ آپ نے ابھی پہلے فرمایا تھا کہ آپ کو کسی نے dictate نہیں کروایا۔ آپ پر کوئی دباؤ نہیں تھا کہ آپ انہیں باہر نکالیں۔ آپ مہربانی فرمائیں۔ اپنے خصوصی اختیارات استعمال کریں۔ ان معزز ممبران کو یہاں لائیں' انھیں یہاں آنے کی اجازت دیں تو انشاء اللہ العزیز یہ ماحول بہت بہتر ہو جائے گا۔ ہم آپ سے یہی استدعا کرتے ہیں کہ آپ بڑے آدمی ہیں۔ آپ کا رتبہ بڑا ہے۔ آپ کی Chair بڑی ہے۔ آپ بڑے پن کا ثبوت دیں۔ بہت مہربانی

جناب سپیکر: جی' شکریہ۔ وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ہم اس پر جتنی مزید بات کریں تو یہ معاملہ اتنا ہی طول پکڑتا جائے گا۔ میرے محترم بھائی ناظم شاہ صاحب نے بات کی ہے کہ ہم آپ کو کچھ بھی نہیں دے سکتے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ معزز ایوان آپ کو بہت کچھ دے سکتا ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ ہم آپ کو اعتماد دے سکتے ہیں اور ہمیں آپ کو اعتماد دینا بھی چاہیے۔ میں پھر اپنی اس بات کو دہرانا چاہتا ہوں کہ اگر ہم ایک اچھا رویہ اپنا کر آپ کو

اعتماد دیں گے تو پھر ہم آپ سے ہر قسم کی رعایت کی، مہربانی کی، شفقت کی، میں سمجھتا ہوں کہ ہم ضد بھی کر سکتے ہیں کہ آپ ہمیں یہ عنایت فرمائیں۔ میری صرف استدعا یہ ہے کہ آپ اس معزز ایوان کی کارروائی کو چلائیں۔

معزز ممبران حزب اختلاف، No. No.

وزیر قانون و پارلیمانی امور، کیونکہ مجھے 100 فیصد اس بات کا یقین ہے کہ جب ہم اس ایوان کی کارروائی کو چلانے کی بات کریں گے تو پھر وہی رویہ اپنایا جائے گا۔ میں نے اسی لئے خلوص نیت اور انتہائی سنجیدگی کے ساتھ یہ بات کہی تھی کہ چلیں ایک نئے سفر کا آغاز کرتے ہیں۔ اگر آج ہم خاموشی سے اس معزز ایوان کی کارروائی کو چلنے دیتے ہیں---

حاجی محمد اعجاز، ابتداء آپ کی طرف سے ہونی چاہئے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور، ابتداء ہماری طرف سے ہو گی۔ ہم اپوزیشن کو ساتھ لے کر چلنا چاہتے ہیں۔ میرے بھائیوں نے یہ کہا کہ کچھ باہر بیٹھی قوتیں اس نظام کو نہیں چلنے دیتیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہم یہ باتیں پچھلے اڑھائی سال سے کر رہے ہیں کہ جو باہر لوگ بیٹھے ہوئے ہیں وہ اس سسٹم کو نہیں چلنے دے رہے۔ خدارا! ہمیں اپنے فیصلے خود کرنے چاہئیں۔ ہمیں باہر سے اطلاعات پر یا direction پر فیصلے نہیں کرنے چاہئیں۔ ہم اس ایوان میں موجود ہیں' آئیں! مل کر ہم یہ فیصلہ کریں کہ آج اس ایوان نے پرسکون طریقے سے چلنا ہے۔ اس کے بعد جو آپ حکم دیں گے ہم تعمیل کرنے کے لئے تیار ہیں۔

جناب سپیکر، شکریہ

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! ---

جناب سپیکر، بگو صاحب! ابھی چلنے دیں۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! میں نے چند باتیں کرنی ہیں۔

جناب سپیکر، جی' جناب ارشد محمود بگو!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، بیٹھ جائیں۔

معزز ممبران حزب اقتدار، جناب سپیکر! آپ ایوان چلائیں۔

جناب سپیکر، جی' سن لیں۔ پلیز! سن لیں۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! راجہ صاحب نے بڑی اچھی تقریر کی اور بڑی اچھی تجویز دی تھی ہم نے ان کو خود offer کی اور صبح سے offer کر رہے ہیں کہ ہمارے ساتھ بیٹھ جائیں' جو ممبران' اسمبلی میں آ جائیں گے' وہ 9 آدمی جو ہیں اگر وہ اسمبلی کے اندر آ جائیں گے' داخل ہو جائیں گے' negotiation ہو جائے گی تو کیا فرق پڑے گا؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! مشروط نہیں بلکہ غیر مشروط کریں۔

جناب ارشد محمود بگو، جناب سپیکر! میری گورنمنٹ سے اور خصوصی طور پر آپ سے یہ التماس ہے کہ آپ ایک گھنٹے کے لئے ایوان ملتوی کرلیں۔ وہ ایوان کے اندر نہ آئیں' ہم بیٹھ کر بات کر لیتے ہیں۔ مجھے امید ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ کسی نتیجے پر یہ بات ختم ہو جائے گی۔ ہم اس مسئلے کو احسن طریقے سے حل کرلیں گے۔ میری یہ درخواست ہے کہ جس طرح شاہ صاحب نے کہا ہے کہ یہ بسم اللہ کریں۔ ہم نے تو ان کو یہ offer دی ہے۔ یہ فاضل ممبران کو اسمبلی کے اندر آنے کے لئے allow کر دیں۔ ہم بات کر لیتے ہیں' آپ کے چیمبر میں بات کر لیتے ہیں' ان کے چیمبر میں جا کر بات کر لیتے ہیں اور احسن طریقے سے انشاء اللہ اس کو ختم کر کے ایوان کو چلائیں۔

جناب سپیکر، جی' شکریہ

ڈاکٹر اسد اشرف، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' تشریف رکھیں۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! میں نے بھی بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر، پلیز! تشریف رکھیں۔ پلیز! تشریف رکھیں۔ ملک صاحب! آپ بھی بیٹھیں۔ آپ بیٹھیں۔ میری بھی بات سن لیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر، جناب سپیکر! میں نے بھی بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر، جی، تشریف رکھیں۔ پلیز! تشریف رکھیں، میں کہہ رہا ہوں۔ آپ میری بات سن لیں۔ میں نے کافی باتیں سنی ہیں۔

ڈاکٹر اسد اشرف، جناب سپیکر! میں بھی بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر، جی، ڈاکٹر صاحب! تشریف رکھیں۔ پلیز! تشریف رکھیں۔ آپ میری بھی دو منٹ بات سن لیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ جی، تشریف رکھیں۔ پلیز! تشریف رکھیں۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

ڈاکٹر اسد اشرف، اس ایوان کو آپ مولا جٹ کی طرح مت چلائیں۔ یہ پنجاب کا ایوان ہے، نت ایوان نہیں ہے۔ قبضہ گروپ والے باہر سے ادھر آ گئے ہیں۔

جناب سپیکر، آپ تمیز کے ساتھ بات کریں۔ آپ کو بات کرنے کا طریقہ آنا چاہئے۔ میں آپ کو floor نہیں دے رہا۔ آپ تشریف رکھیں۔

ڈاکٹر اسد اشرف، آپ نے سب کو ٹائم دیا ہے۔ مجھے بھی ٹائم دیں۔ یہ میرا حق ہے۔

جناب سپیکر، کیا حق ہے؟ آپ جو مرضی زبان استعمال کرتے پھریں، یہ آپ کا حق ہے؟ یہ حق آپ کو نہیں ملے گا۔

تحاریک استحقاق

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

(---جاری)

جناب سپیکر، میں کارروائی شروع کرتا ہوں۔ جی، یہ تحریک استحقاق چودھری زاہد پرویز صاحب کی ہے۔

ڈاکٹر اسد اشرف، میں بول کر دکھاؤں گا۔ دیکھتا ہوں میری آواز کون بند کرتا ہے؟

جناب سپیکر، آپ تشریف رکھیں ۔ تشریف رکھیں ۔ جی' چودھری صاحب! ۔۔۔ آپ move کرنا چاہ رہے ہیں یا نہیں کرنا چاہ رہے؟ جی' آپ motion پڑھیں۔ آپ motion پر بات کریں۔ میں نے آپ کو تحریک استحقاق پڑھنے کا کہا ہے۔ جی' آپ move نہیں کرنا چاہتے لہذا میں اسے dispose of کرتا ہوں۔

ڈاکٹر اسد اشرف، یہاں پر کوئی قبضہ گروپ آیا ہوا ہے؟ یہ نت ایوان نہیں ہے کہ یہاں کوئی بات نہیں ہو گی۔ (شور و غل)

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون(جو زیر غور لایا گیا)

مسودہ قانون مالیات پنجاب مصدرہ 2005

MR SPEAKER:- Now, we take up the Punjab Finance Bill, 2005. Minister for Finance! (Interruptions)

MINISTER FOR FINANCE: Sir, I move:

> "That the Punjab Finance Bill, 2005 be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Finance, Bill 2005 be taken into consideration at once."

The motion moved and the question is:

> "That the Punjab Finance Bill, 2005 be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Now, we take up the Bill clause by clause.

Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. An amendment has been received in it from the Finance Minister. He may move it. Minister for Finance!

ڈاکٹر اسد اشرف، جناب سپیکر! آپ بڑے پن کا مظاہرہ کریں اور مجھے وقت دیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے "گو سپیکر گو"
اور معزز ایوان کے خلاف مسلسل نعرہ بازی)

MINISTER FOR FINANCE: Sir, I move:

That in para (i) of clause 2 of the Bill, as introduced in the Assembly-

(i) the existing sub-paras (a) and (b) shall respectively be re-lettered as (b) and (c); and

(ii) before sub-para (b) so re-lettered, the following sub-para (a) shall be inserted:-

"(a) in the heading, the words and commas "marriage halls, lawns" appearing between the words "hotels" and "clubs" shall be omitted."

(اس مرحلہ پر معزز ممبر جناب محمد نواز ملک نے جناب سپیکر
اور معزز ایوان کے خلاف نعرے لگوانے شروع کر دیئے)

MR SPEAKER: The amendment moved is:

That in para (i) of clause 2 of the Bill, as introduced in the Assembly-

(i) the existing sub-paras (a) and (b) shall respectively be re-lettered as (b) and (c); and

(ii) before sub-para (b) so re-lettered, the following sub-para (a) shall be inserted:-

"(a) in the heading, the words and commas "marriage halls, lawns, ", appearing between the words "hotels" and "clubs" shall be omitted."

The amendment moved and the question is:

That in para (i) of clause 2 of the Bill, as introduced in the Assembly-

(i) the existing sub-paras (a) and (b) shall respectively be re-lettered as (b) and (c); and

(ii) before sub-para (b) so re-lettered, the following sub-para (a) shall be inserted:-

"(a) in the heading, the words and commas "marriage halls, lawns" appearing between the words "hotels" and "clubs" shall be omitted."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: The motion moved and the question is:

Clause 2 of the Bill, as amended, do stand part of the Bill.

(The motion was carried.)

(اس مرحلہ پر معزز ممبر جناب محمد نواز ملک جناب سپیکر اور معزز ایوان کے خلاف دوسرے معزز ممبران حزب اختلاف سے مسلسل نعرے لگواتے رہے)

جناب سپیکر، میں ملک نواز کو کہتا ہوں کہ ایوان سے باہر تشریف لے جائیں۔۔۔ میں ملک نواز کو دوسری بار کہہ رہا ہوں کہ وہ ایوان سے باہر تشریف لے جائیں۔

(معزز ممبر جناب محمد نواز ملک جناب سپیکر کے دو مرتبہ کہنے کے باوجود
معزز ایوان سے باہر تشریف نہ لے گئے اور مسلسل نعرہ بازی کا استعمال جاری رکھا)

جناب سپیکر، میں ملک نواز کو 15 دن کے لئے ایوان سے باہر رہنے کی ہدایت کرتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر تمام معزز ممبران حزب اختلاف نعرہ بازی کرتے ہوئے
ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

That Clause 1 of the Bill do stand part of the Bill.

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

That Preamble of the Bill do stand part of the Bill.

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Long Title of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Point of Order, Sir.

MR SPEAKER: Yes, Minister for Law!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے اس معزز ایوان اور بالخصوص اپنے پریس کے بھائیوں سے یہ استدعا کرنا چاہتا ہوں کہ گزشتہ دو دنوں سے جو ایک صورتحال درپیش آ رہی تھی اس بابت یک طرفہ طور پر یہ کہا جا رہا تھا یا ایک تاثر دینے کی کوشش کی جا رہی تھی کہ شاید حکومت سخت رویہ اپنائے ہوئے ہے، حکومت اپنے رویے میں لچک پیدا نہیں کرنا چاہتی۔

جناب سپیکر! میں یہ بات on record لانا چاہتا ہوں کہ آج حکومت کی طرف سے ایک مثبت رویہ سامنے آیا۔ ہماری طرف سے کھل کر ایک offer دی گئی۔ مجھے اس بات کا یقین تھا کہ اپوزیشن کے ساتھی اس طرف نہیں آئیں گے لیکن اس کے باوجود میں نے انتہائی sincerity کے ساتھ بات کی تھی کہ ہم ان معاملات کو احسن طریقے سے آگے لے کر چلنا چاہتے ہیں۔ آپ نے دیکھا کہ ابھی یہ بات چیت چل ہی رہی تھی کہ ڈاکٹر اسد اشرف نے جو الفاظ قائد ایوان کے متعلق کہے وہ باعث شرم ہیں۔ میں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے وہ الفاظ حذف فرما دیئے لیکن جس طرح ماحول کو خراب کرنے کی deliberately کوشش کی گئی اور اس کے بعد انہوں نے جو رویہ آپ کے متعلق اپنایا وہ بھی آپ نے ملاحظہ فرمایا۔ جو لوگ ایک سوالیہ نشان لگاتے تھے کہ آپ کا رویہ سخت ہے یا آپ جانبداری کا ثبوت دیتے ہیں آج جس تحمل، برداشت، رواداری اور شرافت کے ساتھ آپ نے ان کو برداشت کیا اس پر میں آپ کو سلام پیش کرتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں آج اپنے پریس کے بھائیوں سے بھی استدعا کرنا چاہتا ہوں کہ آئیں! ہم ان اداروں کے استحکام، جمہوریت کے استحکام کے لئے مل کر اپنی اپنی ذمہ داریاں نبھائیں اور جو لوگ غلط ہیں انھیں غلط کہیں۔ میں نے اپوزیشن کی موجودگی میں بھی کہا تھا کہ جو طاقتیں دبئی، جدہ یا انگلینڈ میں بیٹھ کر ان اداروں کا استحکام نہیں چاہتیں، وہ چاہتی ہیں کہ ان اداروں کو ختم کیا جائے۔ ہمیں ان کا آلہ کار نہیں بننا چاہئے لیکن problem یہ ہے کہ یہ لوگ ان کا آلہ کار بنے ہوئے ہیں۔ آپ ان کے ساتھ جتنا مرضی اچھا رویہ اختیار کر لیں، جتنی مرضی افہام و تفہیم کی بات کریں لیکن جب تک انھیں ایک ٹیلیفون کال نہیں آتی اس وقت تک ان کے رویے میں کوئی تبدیلی نہیں آ سکتی۔ میں معزز پریس سے استدعا کروں گا کہ آئیں! آپ جمہوریت اور ان اداروں کی بقا کے لئے آج اس بات کا خود فیصلہ کریں کہ مثبت رویہ کن لوگوں کا ہے، منفی سوچ کن لوگوں کی ہے اور وہ لوگ کون ہیں جو جمہوریت کو نقصان پہنچانے اور ان اداروں کو ختم کرنے کے درپے ہیں؟ ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ان کے ان منفی رویوں سے ہم پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ جمہوریت بھی قائم رہے گی، یہ ادارے بھی قائم رہیں گے اور انشاء اللہ تعالیٰ یہ اسمبلیاں بھی اپنی مدت پوری کریں گی۔ شکریہ

جناب سپیکر: شکریہ۔ وزیر خزانہ!

MINISTER FOR FINANCE: Sir, I move:

That the Punjab Finance Bill, 2005 be passed.

MR SPEAKER: The motion moved is:

That the Punjab Finance Bill, 2005 be passed.

The motion moved and the question is:

That the Punjab Finance Bill, 2005 be passed.

(The motion was carried)

(The Bill is passed)

اخراجات کا منظور شدہ گوشوارہ بابت سال 06-2005 کا پیش کیا جانا

MINISTER FOR FINANCE: Sir, I lay the Schedule of Authorized Expenditure for the Year 2005-06.

MR SPEAKER: The Schedule of Authorized Expenditure for the Year 2005-06 has been laid. Minister for law!

حکمت عملی کے اصولوں پر عملدرآمد پر مبنی رپورٹ
برائے سال 2003 کا پیش کیا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Mr Speaker, I lay the Report on Observance and Implementation of Principles of Policy for the Year 2003.

MR SPEAKER: The Report on Observance and Implementation of Principles of Policy for the Year 2003 has been laid.

ہنگامی قانون

(جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)

ہنگامی قانون (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب مجریہ 2005

MR SPEAKER: Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Mr Speaker, I lay the Punjab Local Government (Amendment) Ordinance, 2005.

MR SPEAKER: The Punjab Local Government (Amendment) Ordinance, 2005 has been laid on the table of the House. It is deemed to be a Bill, introduced in the House, under Rule 91(6) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Local Government and Rural Development for report up to 31st July 2005. Minister for Law!

مسودات قانون(جو پیش کئے گئے)

مسودہ قانون، دی منہاج یونیورسٹی، لاھور مصدرہ 2005

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Mr Speaker, I introduce the Minhaj University, Lahore Bill, 2005.

MR SPEAKER: The Minhaj University, Lahore Bill 2005 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Education for report up to 31st July 2005.

Minister for Law!

مسودہ قانون (ترمیم) دی یونیورسٹی آف سنٹرل پنجاب لاھور مصدرہ 2005

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I move to introduce the University of Central Punjab, Lahore (Amendment) Bill 2005.

MR SPEAKER: The University of Central Punjab, Lahore (Amendment) Bill, 2005 has been introduced in the House under Rule 91(5) of the Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Education for report up to 31st July 2005.

Now, we take up the University of South Asia, Lahore Bill 2004. Minister for Law!

مسودات قانون (جو زیر غور لائے گئے)

مسودہ قانون، دی یونیورسٹی آف ساؤتھ ایشیا لاہور، مصدرہ 2004

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I move:

> "That the University of South Asia, Lahore Bill, 2004 as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the University of South Asia, Lahore Bill, 2004 as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

"That the University of South Asia, Lahore Bill, 2004 as recommended by the Standing Committee on Education,be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Now, we take up the Bill clause by clause.

CLAUSE 3

MR SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 8

MR SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 9

MR SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 9 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 10

MR SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 10 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 11

MR SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 11 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 12

MR SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 12 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 13

MR SPEAKER: Now, Clause 13 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 13 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 14

MR SPEAKER: Now, Clause 14 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 14 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 15

MR SPEAKER: Now, Clause 15 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 15 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 16

MR SPEAKER: Now, Clause 16 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 16 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 17

MR SPEAKER: Now, Clause 17 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 17 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 18

MR SPEAKER: Now, Clause 18 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 18 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 19

MR SPEAKER: Now, Clause 19 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 19 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 20

MR SPEAKER: Now, Clause 20 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 20 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 21

MR SPEAKER: Now, Clause 21 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 21 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 22

MR SPEAKER: Now, Clause 22 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 22 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 23

MR SPEAKER: Now, Clause 23 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 23 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 24

MR SPEAKER: Now, Clause 24 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 24 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLASUE 25

MR SPEAKER: Now, Clause 25 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 25 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 26

MR SPEAKER: Now, Clause 26 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 26 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

SCHEDULE

MR SPEAKER: Now, Schedule of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Schedule of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Preamble of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I move:

"That the University of South Asia, Lahore Bill, 2004 be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is -

"That the University of South Asia, Lahore, Bill 2004 be passed."

The motion moved and the question is:

> "That the University of South Asia, Lahore Bill, 2004 bepassed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

مسودہ قانون، دی بیکن ہاؤس نیشنل یونیورسٹی، لاہور مصدرہ 2005

MR SPEAKER: Now, we take up the Beaconhouse National University, Lahore Bill, 2005. Minister for Law:-

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I move:

> "That the Beaconhouse National University, Lahore Bill, 2005 as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Beaconhouse National University, Lahore Bill, 2005 as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

"That the Beaconhouse National University, Lahore Bill, 2005 as recommended by the Standing Committee on Education, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Now, we take up the Bill clause by clause.

CLAUSE 3

MR SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 8

MR SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 9

MR SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 9 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 10

MR SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 10 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 11

MR SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 11 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 12

MR SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 12 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 13

MR SPEAKER: Now, Clause 13 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 13 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 14

MR SPEAKER: Now, Clause 14 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 14 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 15

MR SPEAKER: Now, Clause 15 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 15 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 16

MR SPEAKER: Now, Clause 16 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 16 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 17

MR SPEAKER: Now, Clause 17 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 17 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 18

MR SPEAKER: Now, Clause 18 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 18 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 19

MR SPEAKER: Now, Clause 19 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 19 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 20

MR SPEAKER: Now, Clause 20 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 20 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 21

MR SPEAKER: Now, Clause 21 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 21 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 22

MR SPEAKER: Now, Clause 22 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 22 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 23

MR SPEAKER: Now, Clause 23 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 23 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 24

MR SPEAKER: Now, Clause 24 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 24 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 25

MR SPEAKER: Now, Clause 25 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 25 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

SCHEDULE

MR SPEAKER: Now, Schedule of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Schedule of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, Preamble of the Bill is under consideration Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I move:

"That the Beaconhouse National University, Lahore Bill, 2005 be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Beaconhouse National University, Lahore Bill, 2005 be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Beaconhouse National University, Lahore Bill, 2005 be passed."

(The motion was carried)

(The Bill is passed.)

مسودہ قانون(ترمیم) پراونشل موٹر وھیکلز مصدرہ 2005

MR SPEAKER: Now, we take up the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill, 2005. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I move:

"That the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill, 2005 as recommended by the Standing Committee on Transport, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill, 2005 as recommended by the Standing Committee on Transport, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

"That the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill, 2005 as recommended by the Standing Committee on Transport, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Now, we take up the Bill clause by clause.

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 8

MR SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 9

MR SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 9 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 10

MR SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 10 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 11

MR SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 11 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 12

MR SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 12 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 13

MR SPEAKER: Now, Clause 13 of the Bill is under consideration. An amendment has been received in it from the Law Minister. He may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I move:

That for Clause 13 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Transport, the following be substituted:

"13. **REPEAL**. The Provincial Motor Vehicles (Amendment) Ordinance, 2005 (II of 2005) is hereby repealed."

MR SPEAKER: The amendment moved is:

That for Clause 13 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Transport, the following be substituted:

"13 . REPEAL . The Provincial Motor Vehicles (Amendment) Ordinance, 2005 (II of 2005) is hereby repealed."

The amendment moved and the question is:

That for Clause 13 of the Bill, as recommended by the Standing Committee on Transport, the following be substituted:

"13 . REPEAL . The Provincial Motor Vehicles (Amendment) Ordinance, 2005 (II of 2005) is hereby repealed."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That Clause 13 of the Bill, as amended, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I move:

"That the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill, 2005 be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill, 2005 be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill, 2005 be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 میں ترمیم کے لئے تحریک

MR SPEAKER: Now, we take up the motion for leave to amend the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 Law Minister has given a notice of motion for leave to amend the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. The proposed amendment is as under:

In Rule 148, in sub-rule (1), in the table of Standing Committee:

(i) after serial No. 1-A, the following new committee shall be added at serial No. 1-B:-

COMMERCE & INVESTMENT:

"1-B. Standing Committee on Commerce and Investment (ii) at serial No. 13, in the second column under the heading "Name of the Committee", and in the third column under the heading "Department", the comma and words", Commerce and Investment", shall be deleted;

(iii) after serial No. 21, the following new committee shall be added at serial No. 21-A, and the existing serial No.21-A, shall be renumbered as serial No.21-B:

MANAGEMENT & PROFESSIONAL DEVELOPMENT" "21-A . Standing Committee on Management and Professional Development.

(iv) after serial No. 27, the following new committee shall be added at serial No.27-A:-

SPECIAL EDUCATION

"27-A.Standing Committee on Special Education"

(v) at serial No. 29, in the second column under the heading"Name of the Committee", and in the third column under the heading "Department", the words "and Resort Development" shall be added after the word "Tourism".

MR SPEAKER: The Law Minister may move his motion for consideration of the proposed amendment.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I move:

> "That the proposed amendment in sub-rule (1) of Rule 148 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the proposed amendment in sub-rule (1) of Rule 148 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 , be taken into consideration at once."

The motion moved and the question is:

> "That the proposed amendment in sub-rule (1) of Rule 148 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 , be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Now, we take up the amendment. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir , I move:

> "That the proposed amendment in sub-rule (1) of Rule 148 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, be passed."

MR SPEAKER: The proposed amendment is under consideration . Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is :

> "That the proposed amendment in sub-rule (1) of Rule 148 of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, be passed."

(The motion is passed.)

جناب سپیکر، جناب آصف جیلانی شیخ مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی report ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ report پیش کریں۔

رپورٹ (جو ایوان میں پیش ہوئی)

مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹ
کا ایوان میں پیش کیا جانا

جناب آصف جیلانی شیخ، میں The Punjab Anti-Corruption Establishment Bill, 2005 Bill, No. VII of 2005 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن کی رپورٹ ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر، رپورٹ پیش کر دی گئی ہے۔

(رپورٹ پیش ہوئی)

جناب سپیکر، محترمہ پروین سکندر گل صاحبہ مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتی ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

رپورٹ (توسیع)

مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ
ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

محترمہ پروین سکندر گل، میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ،

"Punjab Education Foundation Amendment Bill, 2004 Bill No. XXV,2004 moved by Uzma Zahid Bukhari MPA, W-338

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 30۔ جولائی 2005 تک کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب سپیکر، یہ تحریک پیش کی گئی کہ

"Punjab Education Foundation Amendment Bill, 2004,
Bill, No. XXV, 2004 moved by Uzma Zahid Bukhari MPA,
W-338 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی report ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 30- جولائی 2005 تک کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی اور اب سوال یہ ہے کہ

"Punjab Education Foundation Amendment Bill, 2004
Bill No. XXV, 2004 moved by Uzma Zahid Bukhari
MPA, W-338 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے تعلیم کی report ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں مورخہ 30- جولائی 2005 تک کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

معزز ممبران حزب اختلاف کے احتجاج پر جناب سپیکر کے کلمات

جناب سپیکر، معزز اراکین سے اب میری گزارش ہے کہ آج بھی ایوان میں جو بدمزگی ہوئی آپ سب نے اس کو سنا اور دیکھا بھی ہے۔ میں نے آج بھی بڑے صبر و تحمل کا مظاہرہ کیا اور میں آپ دوستوں کو بھی داد دیتا ہوں کہ آپ نے بھی بڑے صبر و تحمل کا مظاہرہ کیا ہے۔ احتجاج کرنا حزب اختلاف کا privilege ہے۔ قواعد و ضوابط کی حدود کے اندر رہ کر احتجاج کریں تو مجھے قطعاً کوئی اعتراض نہیں ہے۔ آپ نے دیکھا کہ آج بھی ایک ممبر نے غیر پارلیمانی الفاظ استعمال کئے تو میں نے اسے ایوان سے باہر نکال دیا۔ میں ایوان کو یقین دلانا چاہتا ہوں اور اپوزیشن کی اس بات کی تائید کرتا ہوں کہ وہ کہتے ہیں کہ ہم چاہتے ہیں کہ جمہوریت رہے اور ہم اس لئے کوشش کرتے ہیں کہ ہم ایوان میں بیٹھیں۔ میں نے ہرممکن کوشش کی کہ وہ ایوان

میں آ کر بیٹھیں اور participate کریں اور میری حتی المقدور کوشش رہی ہے کہ اللہ کرے یہ جمہوریت قائم و دائم رہے' یہ اسمبلیاں سلامت رہیں۔ میں تو کہتا ہوں کہ میں نے جو اڑھائی سال کے عرصے میں اس ایوان میں اپوزیشن کے رویے کے برعکس ہے میں ان قوتوں کو داد دیتا ہوں جن کے پاس اسمبلیاںdesolve کرنے کا اختیار ہے لیکن انھوں نے اتنا صبر کیا ہوا ہے کہ اتنا گند ان ایوانوں کے اندر پھیلانے کے باوجود وہ ہمیں موقع دیئے جا رہے ہیں۔ میری حتی المقدور کوشش ہے کہ اس ایوان کے اندر حالات پرسکون رہیں تاکہ ان ایوانوں کو دوام ملے۔ یہ اسمبلیاں اپنا tenure پورا کریں۔ صدر پاکستان بھی کئی دفعہ کہہ چکے ہیں کہ میں نے ان ایوانوں کے عرصے کو ہرصورت پورا کرنا ہے لیکن اپوزیشن کے رویے سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ وہ تلے ہوئے ہیں کہ ہم نے ہرصورت یہ اسمبلیاں desolve کرانی ہیں۔ آپ گواہ ہیں کہ جب 27 ممبرز اس ایوان سے نکالے گئے تو اس کے بعد بھی ایوان بڑے پرسکون طریقے سے چلتا رہا۔ انھوں نے اب یہ تہیہ کیا ہوا ہے کہ ہرصورت ہم نے اسمبلیاں desolve کرانی ہیں۔ ہم نے اسمبلیاں نہیں چلنے دینی لیکن میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں اور میرا فرض بھی بنتا ہے اور میری حتی المقدور کوشش ہوگی کہ یہ اسمبلیاں اپنا tenure پورا کریں۔ یہ ایوان پرسکون طریقے سے چلے۔ یہ تو ایک دو یا پانچ چھ کی بات کرتے ہیں۔ اگر سو آدمی بھی مجھے نکالنے پڑیں' اس ایوان کو بہتر طریقے سے چلانے کے لئے تو میں انشاء اللہ قواعد و ضوابط کو بروئے کار لاتے ہوئے اس ایوان کے تقدس اور وقار کو مجروح نہیں ہونے دوں گا اور اس ایوان کو پرسکون طریقے سے چلانے کی کوشش کروں گا۔ بہت مہربانی' شکریہ

اب اجلاس بروز سوموار مورخہ 20۔ جون 2005 کو سہ پہر تین بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 20۔جون 2005

1۔ تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

2۔ سرکاری کارروائی

ضمنی بجٹ بابت سال 05-2004 پر عام بحث

صوبائی اسمبلی پنجاب

(چودھویں اسمبلی کا بیسواں اجلاس)

پیر' 20 - جون 2005

(یوم الاثنین' 12۔ جمادی الاول 1426ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز' لاہور میں سہ پہر 3 بج کر 40 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر چودھری محمد افضل ساہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری غلام رسول نے پیش کیا۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِo

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o

إِنَّ ٱلَّذِينَ سَبَقَتۡ لَهُم مِّنَّا ٱلۡحُسۡنَىٰٓ أُوْلَـٰٓئِكَ عَنۡهَا مُبۡعَدُونَo لَا
يَسۡمَعُونَ حَسِيسَهَاۖ وَهُمۡ فِي مَا ٱشۡتَهَتۡ أَنفُسُهُمۡ خَـٰلِدُونَo لَا
يَحۡزُنُهُمُ ٱلۡفَزَعُ ٱلۡأَكۡبَرُ وَتَتَلَقَّىٰهُمُ ٱلۡمَلَـٰٓئِكَةُ هَـٰذَا يَوۡمُكُمُ ٱلَّذِي
كُنتُمۡ تُوعَدُونَo يَوۡمَ نَطۡوِي ٱلسَّمَآءَ كَطَيِّ ٱلسِّجِلِّ لِلۡكُتُبِۚ
كَمَا بَدَأۡنَآ أَوَّلَ خَلۡقٖ نُّعِيدُهُۥۚ وَعۡدًا عَلَيۡنَآۚ إِنَّا كُنَّا فَـٰعِلِينَo
وَلَقَدۡ كَتَبۡنَا فِي ٱلزَّبُورِ مِنۢ بَعۡدِ ٱلذِّكۡرِ أَنَّ ٱلۡأَرۡضَ يَرِثُهَا
عِبَادِيَ ٱلصَّـٰلِحُونَo إِنَّ فِي هَـٰذَا لَبَلَـٰغٗا لِّقَوۡمٍ عَـٰبِدِينَo وَمَآ
أَرۡسَلۡنَـٰكَ إِلَّا رَحۡمَةٗ لِّلۡعَـٰلَمِينَo

سورۃ الانبیاء آیت 101 تا 107

بے شک وہ جن کے لئے ہمارا وعدہ بھلائی کا ہو چکا وہ جہنم سے دور رکھے گئے ہیں۔ وہ اس کی بھنک نہ سنیں گے اور وہ اپنی من مانی خواہشوں میں ہمیشہ رہیں گے۔ انہیں غم میں نہ ڈالے گی وہ سب سے بڑی گھبراہٹ اور فرشتے ان کی پیشوائی کو آئیں گے کہ یہ ہے تمہارا وہ دن جس کا تم سے وعدہ تھا۔ جس دن ہم آسمان کو لپیٹیں گے جیسے سجل فرشتہ نامۂ اعمال کو لپیٹتا ہے جیسے پہلے اسے بنایا تھا ویسے ہی پھر کر دیں گے۔ یہ وعدہ ہے ہمارے ذمہ ہم کو اس کا ضرور کرنا اور بے شک ہم نے زبور میں نصیحت کے بعد لکھ دیا کہ اس زمین کے وارث میرے نیک بندے ہوں گے۔ بے شک یہ قرآن کافی ہے عبادت والوں کو اور ہم نے تمہیں نہ بھیجا مگر رحمت سارے جہان کے لئےo

وماعلینا الاالبلاغo

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب ہم تحاریک استحقاق take up کرتے ہیں۔

پوائنٹ آف آرڈر

ایوان سے نکالے گئے ارکان اسمبلی کے بارے میں شائستہ رویہ اختیار کرنے کی اپیل

قائد حزب اختلاف: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی' جناب قاسم ضیاء پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر! شکریہ کہ آپ نے مجھے اس وقت بات کرنے کا وقت دیا۔ میں آج as Custodian of the House چند باتیں آپ کے گوش گزار کرنا چاہوں گا کہ Custodian کا کام ہوتا ہے کہ دونوں اطراف ٹریژری اور اپوزیشن بنچوں کے ممبران کو ساتھ لے کر چلیں۔ اگر کوئی معاملہ ہاؤس میں آ جائے تو اس کو ایسے سلجھانے کی کوشش کریں کہ دونوں اطراف سے مساوی سلوک ہو لیکن مجھے افسوس ہے کہ جو رویہ چند دن پہلے سے اپوزیشن بنچوں کے ساتھ روا رکھا گیا ہے یہ پہلی دفعہ نہیں بلکہ دو سال پہلے بھی آپ کو یاد ہو گا کہ یہاں پر ٹریژری اور اپوزیشن بنچوں کے درمیان چھوٹی سی جھڑپ ہوئی تھی لیکن آپ نے اس دفعہ صرف اپوزیشن کے 27 معزز ممبران اس sitting میں بیٹھنے سے debar کئے' اس کے برعکس آپ سے بارہا کہا جاتا رہا کہ انہیں یہاں بیٹھنے دیا جائے مگر ہمیں چیمبر میں آنے سے بھی روکا جاتا رہا اور آج بھی ہمارے ان ممبران کو اس ہاؤس سے باہر نکالا ہے جن کی بات میں بعد میں کروں گا' ان کو اس بلڈنگ میں بھی آنے سے روکا جا رہا ہے۔ میں یہ کہنا چاہوں گا کہ جمہوریت میں آپ کے منصب کے بڑے فرائض ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ہم نے آپ کی respect کی۔ جب سے یہ ہاؤس شروع ہوا تھا تب بھی آپ سے کہا تھا اور آج پھر کہتے ہیں کہ ہم چاہتے ہیں کہ اس ملک میں جمہوریت چلے لیکن جمہوریت اس طرح نہیں چلتی کہ اپوزیشن کے خلاف resolutions لا کر انہیں اٹھا کر باہر پھینک دیا جائے۔ میں اپنے ان بھائیوں کے لئے جو یہ resolution لے کر آئے' کہوں گا' ایک بڑی اچھی

saying ہے' ایک Pastor تھا جب فاشزم ہٹلر کے زمانے میں بہت بڑھ گیا تو اس نے یہ بات کی تھی۔ شاید اس کو سننے کے بعد ان کے ضمیر جاگیں اور یہ اپنے فیصلے پر نظر ثانی کا سوچیں۔ اس Pastor جس کا نام مارٹن تھا نے کہا تھا کہ،

> First they came for the communists, and I did not speak out because I was not a communist; then they came for the socialists, and I did not speak out because I was not a socialist; then they came for the trade-unionists and I did not speak out because I was not a trade-unionist; then they came for the Jews and I did not speak out becasue I was not a Jew; then they came for me and there was no one left to speak out for me.

جناب سپیکر! میں کہنا چاہتا ہوں کہ کسی نے سدا ایم۔پی۔اے نہیں رہنا' سدا آپ نے بھی سپیکر نہیں رہنا' سدا ہم نے بھی اپوزیشن میں نہیں رہنا لیکن اس طرح کی روایات مت قائم کیجئے جس سے آنے والی نسلوں کو مشکل در پیش ہو۔ ہم اس ملک میں ان اداروں کی آزادی اور خود مختاری چاہتے ہیں لیکن آپ کی رولنگ کے بعد کہ جس میں ایک resolution اس دن آئی کہ جب رانا ثناء اللہ صاحب نے کہا تھا* [*****************]

جناب سپیکر: یہ الفاظ میں کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر! جب آپ نے وہ الفاظ کارروائی سے حذف کروا دیئے اور اس دن آپ نے یہ معاملہ سلجھا لیا تو پھر دوسرے دن جب حکومتی بنچوں کی طرف سے resolution آئی اور وہ resolution ان کی اپنی پارلیمانی میٹنگ میں طے ہوئی۔ آپ نے ان کو یہاں ہاؤس میں resolution پر بات کرنے کی اجازت بھی نہیں دی اور پھر اس پر ووٹنگ کروا کر ہمارے ممبران

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

کو باہر پھینکا۔ اگر اس طرح کے precedents آپ نے اس ہاؤس میں قائم کرنے ہیں تو پھر اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ آپ نے جمہوریت میں نئی راہ کھولی ہے کہ کل کو کوئی بھی اپوزیشن اس ہاؤس میں نہ بیٹھے کیونکہ جب بھی حکومتی بنچز والے آئیں گے ' کوئی بھی resolution لائیں گے اور اس پر سپیکر صاحب precedent کو دیکھتے ہوئے پوری اپوزیشن کو اٹھا کر باہر پھینک دیں گے کیا آپ ایسا precedent قائم کرنا چاہتے ہیں؟ میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس ملک میں جمہوریت کے راستے میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے جس طرح کے precedents آپ قائم کر رہے ہیں اگر آپ اس ہاؤس کی کارروائی کی بات کریں تو پچھلے اڑھائی سال سے ' جب سے یہ ایوان چل رہا ہے تو اپوزیشن کی طرف سے ہی سارا بزنس دیا گیا ہے۔ ورنہ زیادہ تر ان میں سے تو کسی نے بولا ہی نہیں ہے ' سوائے راجہ بشارت صاحب کے جن کو میں سمجھتا ہوں کہ اپنی سیٹ کے علاوہ دوسری جگہ سے شاید اسی لئے لایا گیا ہے کہ وہ سب کی جگہ جواب دے سکیں۔ بات یہ ہے کہ جس طرح آپ نے اس ہاؤس کو چلانے کی بات کی ہے ' میں آپ سے کہوں گا کہ آپ اپنے فیصلے پر نظرثانی کریں کیونکہ آپ نے رولنگ دی ہے جو کہ رولز آف پروسیجر کی شق 210 کے مطابق دی ہے۔ اس میں بھی واضح لکھا ہوا ہے کہ "آپ پہلے دن یعنی جس دن یہ واقعہ پیش آئے کسی ممبر کو اس ہاؤس سے اس دن کی کارروائی تک کے لئے ہاؤس سے باہر نکال سکتے ہیں۔ اگر پھر دوبارہ وہ یہ کام کرے تو پھر آپ اس کو اس ہاؤس سے نکال سکتے ہیں" لیکن آپ نے پہلے دن تو ان کو معاف کر دیا ' پہلے دن تو آپ نے افہام و تفہیم سے بات کو ختم کر دیا اس کے بعد دوسرے دن حکومتی بنچز کی طرف سے ایک قرارداد پیش ہونے کے بعد آپ نے اس کو out of turn لے کر ہمارے ممبران کو debar کیا۔ اس کے بعد آپ لگاتار تین دن سے ہمارے ممبران کو debar کر رہے ہیں۔ آپ کیا چاہتے ہیں؟ اگر ہماری شکلیں آپ کو پسند نہیں ہیں ' ہمارا رویہ آپ کو پسند نہیں ہے تو پھر آپ ہمیں ویسے ہی کہہ دیں ' آپ ہمیں لکھ کر دے دیں۔ ہم استعفے دے کر اس ہاؤس سے باہر چلے جاتے ہیں۔ آپ ہمیں یہ بات لکھ دیں کہ ہمیں اپوزیشن کی ضرورت نہیں ہے لیکن اگر آپ کا یہ رویہ رہا تو یہ ہاؤس ایسے کس طرح چلے گا؟ میں آپ سے پھر یہ درخواست کروں گا کہ اپنے اس فیصلے پر نظرثانی کریں ' ہمارے معزز ممبران کو واپس بلائیں اور کم از کم وہ resolution ' ایک

unprecedented resolution جس کو آپ نے اس ہاؤس میں in order قرار دے کر ہمارے ممبران کو باہر کیا ہے اس کو ختم کریں ' اس کو withdraw کریں کیونکہ جب آپ کوئی چیز اس کارروائی سے حذف کر دیتے ہیں تو اس کے بعد اس پر آپ کیسے رولنگ دے سکتے ہیں؛ وہ الفاظ جو آپ نے کارروائی سے حذف کئے' وہ الفاظ جو کارروائی کا حصہ ہی نہیں رہے ان پر کیسے رولنگ دے دی؛ اس کو بنیاد بنا کر آپ نے ہمارے ممبران کو باہر کر دیا۔ مجھے افسوس ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں اور مجھے یہ بھی بتایا گیا ہے کیونکہ میں خود موجود نہیں تھا کہ رانا صاحب جب تقریر کر رہے تھے تو چند حکومتی وزراء اور ممبران نے آگے بڑھ کر انہیں گالم گلوچ بھی کیا' کسی نے مائیک کھینچا آپ نے ان کے خلاف تو کوئی کارروائی نہیں کی' ان کے لئے تو کوئی ضابطہ اخلاق لاگو نہیں کیا لیکن صرف اور صرف اپوزیشن کے ممبران کو آپ نے باہر نکالا۔ یہ ہم سب کا ملک ہے۔ ہم سب اس ملک میں' اس پنجاب میں منتخب ہو کر [************] اس ایوان میں بیٹھے ہیں۔

جناب سپیکر: یہ الفاظ کارروائی سے حذف کئے جاتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف: جناب سپیکر! میں آپ سے گزارش کروں گا کہ اگر آپ اس ملک میں جمہوریت چاہتے ہیں' مجھے تو پتا نہیں ہے مگر اخبارات میں تو چھپ رہا ہے کہ شاید آپ کی کوئی آپس کی لڑائی ہے۔ ہر کوئی power play کرنا چاہتا ہے تو خدارا! آپ اس ایوان کو power play میں استعمال مت کیجئے۔ آپ ایوان کو چلنے دیجئے' اس ملک میں' اس آئین میں' اس ایوان میں اگر اپوزیشن کی کوئی حیثیت نہیں تو بغیر اپوزیشن کے آپ کا ایوان بھی مکمل نہیں ہوتا۔ اگر آپ نہیں چاہتے کہ ہم یہاں پر بیٹھیں تو پھر آپ من مانی کیجئے' آپ نے ہمیشہ من مانی کی ہے لیکن میں آپ کو آخر میں کہنا چاہوں گا کہ آپ اس resolution کو واپس لیں' آپ اپنی رولنگ اور قرارداد کو واپس کریں ورنہ یہ ہاؤس کو اس طرح چلانا مشکل ہو گا۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر! دوسری جو بات میں کرنا چاہتا تھا کہ 210 کا جو میں نے حوالہ دیا کہ آپ صرف sitting سے روک سکتے ہیں۔ کیا آپ نے یہ آرڈر جاری کر دیئے ہیں کہ پولیس ان کو outside of the Assembly premises روک لے؟ آپ مجھے بتائیں کہ کیا آپ نے ایسے کوئی آرڈرز جاری کئے ہیں؟ پنجاب پولیس گاڑیاں لے کر جہاں سے اسمبلی کی premises شروع ہوتی ہیں وہاں پر کھڑی ہے۔ آپ خود چل کر اس بات کا مشاہدہ کرلیں ۔ ابھی میرے ساتھ دوست چار بجے وہاں پر آئیں گے اور کم از کم میں چاہوں گا کہ آپ انہیں یہ آرڈر کریں کہ وہ میرے کرے اور چیمبر تک آسکیں کیونکہ یہ قانون کے مطابق ہے۔ آپ ان کو sitting سے روک سکتے ہیں لیکن اس sitting سے روک کر میں سمجھتا ہوں کہ آپ نے ایک ایسا precedent قائم کیا ہے کہ آنے والے دور میں، جب بھی کوئی اسمبلی یہاں meet کرے گی، جب بھی ٹریژری بنچز چاہیں گے، اگر ٹریژری بنچز والے آپ کو یہ resolution دے دیں کہ اپوزیشن کے جتنے ممبران یہاں پر بیٹھے ہیں تو ان کے خلاف capital punishment لاگو کر دی جائے تو کیا آپ اس پر بھی ایسی ہی رولنگ دے دیں گے؟

جناب سپیکر! ایسے کام کیجئے کہ جس سے اس ملک میں جمہوریت پروان چڑھے، یہ تو آپ خود جمہوریت کو سبوتاژ کر رہے ہیں۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ ایوان چلے اسی لئے ہم ایوان میں بیٹھے ہیں لیکن اگر آپ نہیں چاہتے تو جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ آپ ہمیں کہہ دیں اور ہم ایوان سے چلے جاتے ہیں، ہم ایوان کو چھوڑ دیتے ہیں، اگر آپ کی اسی میں خوشی ہے یا ٹریژری بنچز والوں کی خوشی ہے تا کہ یہ من مانی کرلیں۔ جب ان سے کرپشن کی بات کریں تو ہمارے ممبرز کو Notices جاری کرتے ہیں ہم جب ان کے ساتھ on the floor of the House بات کریں کہ آپ ہم سے زیادتی کرتے ہیں ۔ آپ نے اس بات پر تو کبھی رولنگ نہیں دی کہ جب لاء منسٹر صاحب نے خود کھڑے ہو کر کہا کہ ہم ڈویلپمنٹ فنڈ کی سکیمیں ان کو دیں گے۔ انہوں نے آج تک اپنے وعدے کا پاس نہیں رکھا۔ آپ نے تو اس پر کبھی اپنی رولنگ نہیں دی کہ آپ نے on the floor of the House وعدہ کیا تھا۔ اپوزیشن کو فنڈز دیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ اپنا رویہ یک طرفہ کر رہے ہیں۔ ہمیں پہلے بھی افسوس ہوتا ہے کہ ہمیں اپنے سپیکر پر اعتماد نہیں رہا۔

ہم سمجھتے ہیں کہ ایسے فیصلوں پر آپ کو نظر ثانی کرنی چاہئے۔ میں چاہوں گا کہ آپ اس پر ابھی رولنگ دیں کیونکہ میرے جو ممبران چار بجے باہر آئیں گے انہیں کم از کم اپوزیشن کے چیمبر میں آنے کی اجازت ہونی چاہئے۔ ہاں! اگر زبردستی ہاؤس میں آنے کی کوشش کریں تو آپ کا سارجنٹ ایٹ آرمز ہے۔ کیا انہوں نے آپ کی بات سے اختلاف کیا تھا کہ جب آپ نے رولنگ دی تو وہ اس ہاؤس سے باہر نہیں گئے؟ آپ رولنگ دے سکتے ہیں۔ اگر آپ شق 210 کے الفاظ پڑھیں تو اس میں بڑا کلیئر لکھا ہے کہ آپ اس دن کے لئے جو باقی sitting ہوتی ہے اس سے ان کو debar کر سکتے ہیں لیکن آپ نے ایک جو فیصلہ لاگو کیا وہ بھی ایک قرارداد پر اور ایک ایسا فیصلہ دیا جو آئین کے مطابق نہیں۔

جناب سپیکر۔ آپ ذرا قاعدہ 210 پڑھ دیں تاکہ پورا ایوان سن لے۔

جناب نجف عباس سیال۔ پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر۔ سیال صاحب! آپ تشریف رکھیں۔ جی، جناب قاسم ضیاء!

قائد حزب اختلاف۔ جناب سپیکر! یہ 210 کا تعلق maintenance of order سے ہے۔

Power to order withdrawal of members or suspend sitting.-

(1) The Speaker shall preserve order and shall have all powers necessary for the purpose of enforcing his orders.

اس کا پیرا ہے کہ۔

(2) The Speaker may direct any member whose conduct...

(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر۔ آرڈر پلیز، آرڈر پلیز۔ جی، جناب قاسم ضیا!

LEADER OF THE OPPOSITION: The Speaker may direct any member whose conduct is , in his opinion , grossly disorderly , to withdraw

immediately from the Assembly, and any member so ordered to withdraw shall do so forthwith and shall absent himself during the remainder of the sitting.

یہ اس دن کی بات ہے۔

جناب سپیکر، آپ آگے پڑھیں۔

قائد حزب اختلاف، جناب سپیکر! اس کے آگے ہے --

(3) If any member is ordered to withdraw a second or subsequent time in the same session, the Speaker may direct the member to absent himself from the sittings of the Assembly for any period not exceeding fifteen days and the member so directed shall absent himself accordingly.

رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، آپ ان کو بات کرنے دیں وہ اپوزیشن لیڈر ہیں اور آپ کی پارٹی کے لیڈر ہیں۔ براہ مہربانی تشریف رکھیں۔

قائد حزب اختلاف، جناب سپیکر! آپ نے پہلے ہی دن جب قرار داد out of order کی آپ نے کہا کہ پڑھ دی۔ اس پر ووٹنگ کروائی اور ساتھ ہی آپ نے اس پر اپنا فیصلہ دے دیا کہ آپ پندرہ دن کے لئے باہر نکلیں۔ آپ نے اس دن کے لئے انہیں debar نہیں کیا۔

جناب سپیکر، آپ میری بات سنیں۔ کیا میں آپ کو اس دن کی ابھی ٹیپ سنا دوں۔ میں نے تین دفعہ رانا ثناء اللہ صاحب کو کہا کہ آپ ہاؤس سے تشریف لے جائیں، رانا مشہود کو بھی میں نے تین دفعہ کہا لیکن وہ تو نعرے لگا رہے تھے، ان کو پتا ہی نہیں تھا کہ سپیکر کیا کہہ رہا ہے؟ اپنے تین دفعہ کہنے کے بعد میں نے ان کو پندرہ دن کے لئے باہر بھیجا۔ یہ on record بات ہے۔ ٹیپ

بھی ہے اور تحریر میں بھی لکھا ہوا ہے۔

رانا آفتاب احمد خان، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، آپ تشریف رکھیں۔

رانا آفتاب احمد خان، آپ میری قانونی بات سنیں۔

جناب سپیکر، میں آپ کی قانونی بات سنوں گا۔ پہلے میری گزارش سن لیں کہ جو بات اپوزیشن لیڈر نے کی ہے اس کا جواب دینے دیں پھر اس کے بعد میں آپ کو موقع دوں گا۔ جناب قاسم ضیاء! آپ نے ماشاء اللہ بڑی اچھی باتیں کیں اور بڑی تفصیل کے ساتھ آپ نے بات کی۔ آپ نے دیکھا کہ پورے معزز ایوان نے بڑے پرسکون طریقے سے آپ کی بات سنی۔ آپ نے رویوں کی بات کی ہے اور پچھلے اڑھائی سال کے عرصے میں میرا رویہ اس ایوان میں on record ہے اور میں یہ کوئی زبانی کلامی نہیں کہہ رہا کہ جب بھی بحیثیت اپوزیشن لیڈر آپ نے کوئی پوائنٹ آف آرڈر raise کیا یا آپ نے بجٹ پر تقریر کرنا چاہی یا کسی point پر بھی آپ نے بات کرنا چاہی تو میں نے آپ کا اتنا عزت و احترام کیا کہ پورے ایوان نے بڑے پرسکون طریقے سے آپ کو سنا اور میں نے پہلے دن حکومتی بنچز پر بیٹھے ہوئے دوستوں سے گزارش کی تھی کہ اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ قائد ایوان کو پرسکون طریقے سے اپوزیشن سنے تو پھر آپ کو بھی اپوزیشن لیڈر کو سننا پڑے گا اور اس ایوان کا ریکارڈ گواہ ہے کہ جب بھی آپ نے بات کرنا چاہی تو حکومتی بنچز نے بڑے پرسکون طریقے سے آپ کی بات سنی جیسا کہ آج بھی انہوں نے آپ کی بات بڑے پرسکون طریقے اور صبر و تحمل سے سنی۔ دوسرا رویے کے حوالے سے بات ہے تو ریکارڈ گواہ ہے کہ کسی سپیکر کا رویہ کیا رہا؟

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! آپ کا تعلق بھی فیصل آباد سے ہے اور آپ نے ہی کہا ہے کہ یہ گند ہے---

جناب سپیکر، راجہ صاحب! براہ مہربانی آپ تشریف رکھیں۔ پریس والے دیکھ رہے ہیں اور صبح آپ کا بیان آجائے گا۔

راجہ ریاض احمد، جناب سپیکر! آپ کا تعلق فیصل آباد سے ہے اور ---

جناب سپیکر، میں مانتا ہوں کہ میرا تعلق فیصل آباد سے ہے اور میرا تعلق سو سال پہلے کا ہے اور میں چکوال سے migrate کر کے فیصل آباد نہیں آیا۔ میں سو سال سے فیصل آباد میں ہوں۔ آپ تشریف رکھیں اور مجھے اپنی بات مکمل کر لینے دیں۔

دوسرا on record ہے کہ میں اپوزیشن و دیگر دوستوں کو گواہ بنا کر یہ بات کہہ رہا ہوں کہ اپوزیشن کی طرف سے جو بھی Privilege Motions آئیں تقریباً 99 فیصد Motions میں نے in order قرار دے کر Privilege Committee کے سپرد کیں۔ یہ تھا میری نظروں میں اپوزیشن کا، حکومتی پارٹی کے دوستوں کا عزت و احترام۔ آج تک کسی دور میں بھی اتنی بھاری تعداد میں Privilege Motions in order قرار نہیں دی گئیں۔ اگر کسی S.H.O نے کسی معزز ممبر کے خلاف کوئی نازیبا الفاظ استعمال کئے تو وہ Privilege Motion لے کر آیا تو آپ نے ادھر D.I.G کو بلوایا، آپ نے S.S.P کو بلوایا، آپ نے ہوم سیکرٹری کو ادھر بلوایا، جو بھی متعلقہ محکموں کے سیکریٹریز ہیں تو وہ ادھر آ کر ذلیل و خوار ہوتے رہے ہیں لیکن یہ صرف آپ کے احترام اور عزت کی خاطر تھا۔ آپ کا سوال یہ تھا کہ میں نے پہلے بھی 27 لوگ نکالے اور آج بھی 10 نکال دیئے ہیں تو میں یہ پہلے دن سے کہہ رہا ہوں کہ میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ دل کھول کر اس ایوان کے اندر بات کریں، احتجاج بھی کریں، آپ کا احتجاج اڑھائی سال سنا ہے، یہ آپ کا استحقاق ہے لیکن اخلاق اور تہذیب کے دائرے کے اندر جو آپ کرنا چاہیں کریں۔ اس معزز ایوان کے اندر یہ بھی پہلی دفعہ ہی ہوا ہے کہ چار دن general discussion ہوئی ہے اور یہ پریس والے اور پورا ایوان بھی اس چیز کا گواہ ہے کہ میں بار بار یہ کہتا رہا ہوں کہ اپوزیشن کی طرف سے جو نام میرے پاس آئے تھے وہ تمام صاحبان بات کر چکے ہیں۔ جو معزز رکن بجٹ پر بات کرنا چاہ رہا ہے وہ اپنے نام کی چٹ میرے پاس بھجوا دے۔ اس کے بعد جب کوئی چٹ نہیں آتی تھی تو جو معزز اراکین اسمبلی بیٹھے ہوا کرتے تھے میں پھر ان کے نام لے کر کہ اگر آپ بات کرنا چاہ رہے ہیں تو بے شک کر لیں، کسی نے کہا کہ میں دوسرے دن کروں گا اور کسی نے کہا کہ تیسرے دن

کروں گا اور یہ بھی on record ہے کہ اپوزیشن کو آج تک بجٹ پر بات کرنے کے لئے اس ایوان کے اندر اتنا ٹائم نہیں ملا جتنا میں نے دیا ہے۔ میں صرف ایک ہی بات کرتا ہوں کہ آپ احتجاج کریں، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ میں سنوں گا لیکن جب میں نے 27 ممبران نکالے تھے اس دن سے لے کر آج دن تک میں یہ تہیہ کئے ہوئے ہوں کہ غیر پارلیمانی الفاظ اور غلیظ الفاظ اس ہاؤس میں جو بھی معزز رکن بولے گا خواہ اس کا تعلق حکومتی پارٹی سے ہو خواہ اپوزیشن سے ہو، میں اس کو قطعاً اجازت نہیں دوں گا۔ ہاں! آپ بجٹ پر بات کرنا چاہیں یا جو بھی بات کرنا چاہیں یہ میرا حق بھی بنتا ہے کہ میں سنوں کیونکہ میں سپیکر صرف حکومتی پارٹی کا نہیں پورے ایوان کا سپیکر ہوں اور آپ کو موقع دیا ہے اور آئندہ بھی انشاء اللہ ملے گا لیکن اگر آپ کارروائی کو بلڈوز کرنا چاہیں گے۔ آپ نے کہا کہ جی! رانا ثناء اللہ خان نے معذرت کر لی، میں بار بار ان باتوں کو repeat نہیں کرنا چاہتا۔

میں آج بھی on the floor of the House کہتا ہوں کہ رانا ثناء اللہ خان نے معذرت کی، انہوں نے الفاظ بھی واپس لئے۔ انہوں نے کہا کہ جی! میں اپنی speech wind up کرنا چاہتا ہوں۔ حکومتی پارٹی کے بنچز پر بیٹھے ہوئے تمام معزز اراکین اسمبلی نے کہا کہ پھر آپ ہنگامہ کھڑا کر رہے ہیں، کیوں اس کو ٹائم دے رہے ہیں؟ اخلاقی طور پر چونکہ دوست جذبات میں تھے اور مجھے ٹائم نہیں دینا چاہئے تھا لیکن اس کے باوجود میں نے کہا کہ ٹھیک ہے رانا صاحب! اگر آپ دو تین منٹ میں wind up کرنا چاہتے ہیں تو کر لیں۔ رانا صاحب نے اپنی speech wind up کی اور اس کے بعد احتجاجاً واک آؤٹ کر گئے۔ مطلب جب الفاظ واپس لے لئے، معذرت کر لی تو واک آؤٹ کس لئے کرنا تھا؟ مقصد یہ کہ وہ اپنی بات کر گئے اور کسی کی بات انہوں نے نہیں سنی۔

دوسری بات یہ ہے کہ اگر آپ یہ چاہتے ہیں تو میں آپ کا یہ شوق بھی پورا کر دیتا ہوں۔ آپ تمام اراکین اسمبلی مجھے لکھ کر دے دیں کہ اگر ہاؤس میں کوئی mishap ہوا تو یہ ذمہ داری اپوزیشن کی ہے۔ اس دن میں تو سمجھتا ہوں کہ میں نے اپوزیشن کی favour کی ہے کہ اس ایوان میں بیٹھے ہوئے 260 آدمی جذبات میں آ کر کہیں اس معزز رکن اسمبلی کو آپ ایوان

سے باہر نکال دیں اور میں کہوں کہ جی نہیں! میں نے اس کو ادھر ہی رکھنا ہے۔ مجھے پتا تھا اور میں خود خبر بھی لینے گیا تھا۔ جب رانا صاحب نے بائی پاس کروایا تھا۔ ہارٹ کے مریض ہیں اور اگر 260 آدمی اس پر الجھ پڑتے تو اس وقت کچھ بھی mishap ہو سکتا تھا اور پھر آپ نے کہنا تھا کہ یہ تماشا سپیکر صاحب نے خود لگایا ہے۔ سپیکر کو پتا تھا' حکومتی پارٹی نے کہنا تھا کہ جی ہم تو کہتے تھے کہ آپ اس کو نکال دیں لیکن میں نے آپ کی بہتری کے لئے 'رانا ثناء اللہ کی بہتری کے لئے ایسا کیا لیکن اس کو آپ پھر بنیاد بنا کر ہر روز نئے سے نئے نعرے لگاتے رہے ہیں جو کہ ٹھیک نہیں ہے۔ شکریہ

قائد حزب اختلاف، جناب سپیکر! میں نے بات ختم نہیں کی تھی کہ رانا صاحب کھڑے ہو گئے تھے۔

جناب سپیکر، یہ تو آپ کی پارٹی کا مسئلہ ہے جسے آپ نے کنٹرول کرنا ہے۔ اگر وہ چاہتے ہیں کہ آپ صحیح بات نہیں کر سکتے تو....

قائد حزب اختلاف، جناب سپیکر! وہ پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑے ہوئے تھے۔

جناب سپیکر، اگر وہ چاہتے ہیں کہ آپ بات صحیح نہیں کر سکتے تو پھر آپ یہ کنٹرول کریں۔

قائد حزب اختلاف، جناب سپیکر! مجھے پھر ایک دفعہ افسوس کے ساتھ کہنا پڑے گا کہ آپ نے اپنے آپ کو defend کرتے ہوئے پھر ان افسروں کی بات کی۔ آپ نے کہا کہ "جب کسی ممبر کے ساتھ کچھ ہو جاتا ہے تو پھر بے چارے افسروں کے خلاف کوئی تحریک استحقاق آتی ہے تو میں ان کو آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں"۔ کیا یہ معزز ممبران کا حق نہیں ہے؟

جناب سپیکر، جی بالکل ان کا یہ حق ہے۔

قائد حزب اختلاف، جناب سپیکر! پھر آپ کا یہ کہنا کہ بے چارے افسر' بے چارے سیکرٹری۔ میں سمجھتا ہوں کہ اسی طرح کی باتوں کی وجہ سے انہوں نے عوام سے اس طرح کا سلوک روا رکھا ہوا ہے۔ اگر ہم ایوان میں بیٹھ کر عوام کے تحفظ کی بات کریں' آپ کیا بات کرتے ہیں؟ آپ کے کہنے پر تو یہاں ہوم سیکرٹری نہیں آتا تھا اور جب لاء اینڈ آرڈر پر بحث ہوتی تھی اور انہیں بلایا جاتا

تھا تو ہوم سیکرٹری آج تک یہاں پیش نہیں ہوا۔ بات یہ ہے کہ آپ ان کو defend کرنے کی بجائے عوام کی بات کریں کیونکہ یہ عوام کے نمائندوں کی بات ہے۔

جناب سپیکر، میں ان کو defend نہیں کر رہا بلکہ میں تو رویوں کی بات کر رہا ہوں۔

قائد حزب اختلاف، جناب سپیکر! ابھی آپ نے خود ہی یہ فرمایا کہ رانا ثناء اللہ پر حملہ آور ہو جاتے تو کوئی mishap ہو جاتا۔ اگر یہ ہمارے ساتھ الجھنا چاہتے ہیں تو ہم یہاں پر کھڑے ہیں۔ بولیں! کس کی جرات ہے کہ ہمارے ساتھ الجھے؟ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہم نہیں چاہتے اس طرح کی بات ہو کیونکہ یہ غلط بات ہے۔ آپ یہ کہہ دیں کہ ہمارے ممبر کم تھے ابھی آپ نے پھر uphold کیا ہے کہ اگر 260 کا معزز ایوان یہ کہہ دے کہ ایک ممبر کو باہر بھیج دیں تو کیا یہ 260 ایم۔پی۔اے یہ کہہ دیں کہ قاسم ضیا کو پھانسی دے دیں تو کیا آپ پھانسی کا آرڈر دے دیں گے؟ آپ اس طرح کی رولنگ نہ دیں' اس طرح کی جمہوریت کو آگے لے کر مت چلیں کہ جس سے کل کو یہ ایوان چل ہی نہ سکے۔ میں یہی آپ سے کہنا چاہتا ہوں کہ ہم بھی عوام کے نمائندے ہیں۔ میں ایک اور بات یہ بھی کرنا چاہوں گا کہ ابھی آپ نے کہا کہ میں نے فیصلہ کیا تھا کہ یہاں پر جو بد نظمی کرے گا اس کے خلاف ایکشن لوں گا تو جن ممبران اور منسٹرز نے رانا ثناء اللہ صاحب کو گالیاں دیں ان کے خلاف آپ نے کیا کیا ہے؟ اور پھر آپ نے یہ کہا کہ ----

جناب سپیکر، کسی نے کوئی گالی نہیں دی۔

قائد حزب اختلاف، پھر آپ نے یہ کہا کہ وہ اپنی بات مکمل کر کے واک آؤٹ کر گئے۔ انہوں نے واک آؤٹ اس issue پر نہیں کیا تھا۔ انہوں نے تو این۔ایف۔سی ایوارڈ کے متعلق ایک شخص کو اختیار دینے پر واک آؤٹ کیا تھا۔ کیا آپ چاہتے ہیں کہ اب ہم اپنا آئینی اختیار بھی آپ کو دے دیں؟ آپ اس کا فیصلہ دے دیں گے کہ ہم کیا صحیح سمجھتے ہیں اور کس وقت واک آؤٹ کرنا چاہئے۔ یہ رویہ غلط ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ ہم اس ایوان کو چلانا چاہتے ہیں لیکن اس کا طریق کار بڑا واضح ہے۔ یہ جو آپ نے unprecedented قسم کی روایات قائم کرنے کی کوشش

کی ہے' اس کو ختم کیا جائے۔ اور وہ جو ریزولیشن ان کی طرف سے آئی تھی اور جیسے آپ نے in order قرار دیا تھا kindly اس کو withdraw کروائیں' اپنا آرڈر واپس لیں تو میں سمجھتا ہوں کہ افہام و تفہیم سے بات آگے چل سکتی ہے۔ اگر نہیں تو پھر آپ ہمیں لکھ کر دیں کہ ہمیں آپ کی ضرورت نہیں ہے' اپوزیشن یہاں نہ بیٹھے اور ہم خود ہی ہاؤس چلالیں گے"۔ آپ لکھتے ہیں کہ جمہوریت میں اپوزیشن کا کوئی رول نہیں ہے تو آپ ہمیں لکھ کر دے دیں تاکہ ہم عوام کو بتا سکیں کہ ایسے حکمران' ایسے سپیکرز آج ہماری اسمبلیوں میں موجود ہیں جو اختلاف رائے سننا ہی نہیں چاہتے۔ اور اگر آپ نہیں چاہتے تو پھر ہمیں لکھ کر دے دیں اور ہم استعفیٰ دے دیتے ہیں۔

جناب سپیکر۔ میں تو سننا چاہتا ہوں۔ قاسم ضیاء صاحب! آپ کی تقریر ختم ہو جاتی تھی لیکن میں پھر بھی کہتا تھا کہ اور کوئی بات کرنی ہے تو کریں۔

جناب ارشد محمود بگو۔ پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر۔ جی' بگو صاحب!---سیال صاحب! میں ابھی آپ کو ٹائم دیتا ہوں' پلیز! تشریف رکھیں۔ میں نے بگو صاحب کو floor دیا ہے۔جی' بگو صاحب!

جناب ارشد محمود بگو۔ جناب سپیکر! اپوزیشن لیڈر جناب قاسم ضیاء نے بڑے خوبصورت طریقے سے بات کی کیونکہ ہاؤس میں سپیکر custodian ہوتا ہے۔ ہمارا آپ پر حق ہے اس لئے قاسم ضیاء صاحب نے حقیقت آپ کے سامنے بیان کی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ روّیے ایک دن میں تبدیل نہیں ہوتے' روّیے سال میں بھی تبدیل نہیں ہوتے' اگر یہ ادارے چلتے رہیں گے' اگر ان میں ڈسپلن نہیں ہوگا تو پھر ایک وقت آئے گا کہ روّیے ٹھیک ہو جائیں گے۔ اُس دن بھی مسلسل ہمارے دوستوں نے کہا اور آج ہمارے قائد حزب اختلاف نے بھی کہا ہے کہ اتنا بڑا issue اس وقت ہمارے لئے اور پورے پنجاب کے لئے بدنامی کا باعث بنا ہوا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اس کا کوئی حل ڈھونڈیں اور میں نے پرسوں بھی یہی عرض کی تھی کہ وہ حل آپ نے ڈھونڈنا ہے۔ یہاں اتفاق سے قاسم ضیاء صاحب موجود ہیں' وہ قائد حزب اختلاف ہیں۔ میں آپ سے' اس ہاؤس اور راجہ صاحب سے درخواست کرتا ہوں' آج ہم راجہ صاحب کے ساتھ ٹی وی پروگرام میں اکٹھے تھے۔

ہم نے کہا تھا کہ لوگ ہمیں تماشا بنا رہے ہیں' آڈیٹوریل لکھے جا رہے ہیں اور لوگ مجھ پر' آپ پر اور اس ہاؤس پر تنقید کر رہے ہیں۔ میں یہ کہتا ہوں کہ اس کو اتنا کا مسئلہ نہ بنائیں۔ نہ ہم بنائیں' نہ حکومت بنائے اور نہ چیئر اس کو اتنا بڑا مسئلہ بنائے۔ جس طرح انہوں نے بڑی اچھی تجویز دی ہے۔ میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ نے جن دوستوں کو آؤٹ کیا ہے ان کو اپوزیشن کے کمرے میں آنے دیں' ہم بات کر کے کوشش کریں گے کہ یہ مسئلہ بہتر طریقے سے حل ہو جائے۔ ہماری اکثریت یہی چاہتی ہے کہ ہم اس مسئلے کو حل کرلیں۔ میں ایک مرتبہ پھر ان کی بات کو دہراتا ہوں کہ ہمارے نکالے گئے دوستوں کو Assembly premises میں آنے دیں' ہم اپوزیشن لیڈر کے کمرے میں بیٹھ کر میٹنگ کر لیتے ہیں اور کوئی اچھا حل ڈھونڈ لیتے ہیں تاکہ اس ہاؤس کے تقدس کو قائم رکھا جاسکے اور بدمزگی نہ ہو۔

جناب سپیکر: جی' شکریہ' وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: شکریہ۔ جناب سپیکر! جن خیالات کا اظہار قائد حزب اختلاف نے کیا۔ پرسوں بھی جب اجلاس شروع ہوا تو اس وقت بھی اسی قسم کے جذبات کا اظہار کیا گیا تھا لیکن کچھ ہی دیر بعد جو صورتحال سامنے آئی وہ اول دن کی صورتحال سے بھی بدتر تھی۔ آپ نے بالکل بجا طور پر اس بات کا اظہار کیا کہ بات رویوں کی تبدیلی کی ہے۔ ابھی قائد حزب اختلاف نے بات کرتے ہوئے کسی مفکر کے حوالے سے بات کی اور فرمایا کہ اُس نے کہا کہ جب بات fascist قوتوں کے متعلق ہوئی تو میں اس لئے نہیں بولا کہ میں fascist نہیں تھا' انہوں نے کہا کہ بات Jews کے متعلق ہوئی تو میں اس لئے نہیں بولا کہ میں Jew نہیں تھا تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ پورا ایوان اس بات کا گواہ ہے کہ ہم بھی بہت ساری باتیں سنتے رہے لیکن نہیں بولے۔ اس لئے نہیں بولے کہ وہ میری ماں' بہن اور میرے باپ کے متعلق نہیں تھی لیکن جب اس معزز ایوان کے تمام اراکین کے باپ دادا کے متعلق اور ان کی ولدیت مشکوک کرنے کی بات ہوئی تو پھر سارے بولے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس میں کوئی نئی بات نہیں ہے۔ جب ہماری ذات کی بات آئی' جب ہمارے والدین کی بات آئی تو پھر کوئی بھی شخص اس وقت خاموش نہیں رہ سکتا تھا۔ جس طرح آپ نے Privilege Motion کے بارے میں بتایا میں دعوے کے ساتھ کہہ سکتا

ہوں اور اس پنجاب اسمبلی کا ریکارڈ اٹھا کر دیکھ لیں کہ گزشتہ اڑھائی پونے تین سالوں کے دوران جتنی Privilege Motions آپ نے in order قرار دیں اگر ان کا چوتھائی حصہ بھی کسی بھی دور حکومت میں in order قرار دیا گیا ہو تو ان کے مجرم ہم ہوں گے لیکن یہ سب کچھ کیوں ہوا؟ اس لئے کہ ہم یہ محسوس کرتے ہیں اور ہمارا اس بات پر کامل یقین ہے کہ جو معزز حضرات اس معزز ایوان میں منتخب ہو کر آتے ہیں خواہ ان کا تعلق حکومتی بنچز سے ہے' خواہ ان کا تعلق اپوزیشن سے ہے' عزت سب کی برابر ہے' احترام سب کا برابر ہے اور حکومت پنجاب کے تمام اہلکار اگر وہ حکومتی بنچز کی عزت کرتے ہیں تو ان پر لازم ہے کہ وہ اسی طرح احترام اور عزت اپوزیشن والوں کو بھی دیں۔ اس لئے آپ کے حکم کے مطابق میں نے ہمیشہ concede کیا۔ ورنہ کوئی بھی حکومت writ of the Government کو establish کرنے کے لئے کبھی بھی ایسا نہیں کرتی کہ اپنے اہلکاروں کو اس طرح ان کی پیشیاں بھگتانی شروع کر دیں لیکن چونکہ ہماری خواہش تھی کہ ہم نے اس پورے ایوان کو ساتھ لے کر چلنا ہے' سب دوستوں کو ساتھ لے کر چلنا ہے تو ہم نے یہ رویہ اختیار کیا۔ میرے بھائی ارشد بگو صاحب فرما رہے تھے کہ آج صبح' بالکل ہم ٹیلی ویژن کے ایک پروگرام میں اکٹھے تھے اور ہم نے اس بات پر اتفاق کیا کہ لوگ باہر ہمارے رویوں کی وجہ سے ہمارے ایوانوں کا مذاق بنا رہے ہیں اور جو رویہ ہم ایوان کے اندر اختیار کرتے ہیں اس کی بدولت ہمارا مذاق بنتا ہے۔ میں نے پرسوں بھی گزارش کی تھی کہ چلیں! ہم ماضی کی تلخیوں کو فراموش کر کے نئے سفر کا آغاز کریں اور اس کا آغاز ہم اسی معزز ایوان کے اندر سے کر سکتے ہیں نہ کہ باہر بیٹھ کر' میں سمجھتا ہوں کہ کچھ ہمارے دوست باہر ہیں تو کم از کم ہم جو اس ایوان کے اندر بیٹھے ہیں ہم ان رویوں کو درست کرنے کا فیصلہ کرلیں اور اس کے بعد آگے چلیں۔ اب یہ تو نہیں ہو سکتا'۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر، آرڈر پلیز' بات تو سن لیں۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور ، میری بات تو سن لیں' اب یہ تو نہیں ہو سکتا' پرسوں یہ کہا جا رہا تھا کہ جی! آپ اس ہاؤس کی کارروائی روک دیں تو پھر وہی بات جس کو میں بارہا دہراتا ہوں کہ

اکثریت اقلیت کے ہاتھوں یرغمال بن کر رہ جائے' اکثریت وہی بات مانے جو اقلیت کہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ رویہ مناسب نہیں ہے۔ آپ جمہوریت کی بات کرتے ہیں تو جمہوری اصول ہے کہ اکثریت کا فیصلہ آپ کو تسلیم کرنا پڑے گا اور اگر فیصلہ غلط ہے تو پھر آپ اس پر بحث کریں' اس پر بات کریں' صبح سے لے کر شام تک بات کریں' جتنی دیر آپ بات کریں گے ہم اتنی دیر تک آپ کا جواب دیں گے' logically ہم آپ کو convince کرنے کی کوشش کریں گے لیکن یہ کوئی طریقہ نہیں کہ ابھی دس منٹ کے بعد یہاں پر جو صورتحال پیدا ہوئی ہے اس سے میں بھی اور آپ بھی آگاہ ہیں' ہمیں سارا علم ہے کہ دس منٹ کے بعد کیا ہونے والا ہے' دس منٹ کے بعد کیا رویہ اختیار کیا جائے گا' میں ایک اور گزارش کرنا چاہتا ہوں یہاں قاسم ضیاء صاحب نے بات کی کہ ہم کرپشن کی بات کرتے ہیں تو نوٹس دے دیئے جاتے ہیں تو میرے بھائی کرپشن کی سیاست کرنے کا وقت گزر گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آج ہمارے لئے یہ لمحہ فکریہ ہے کہ جن لوگوں نے جس دور میں بھی کرپشن کی سیاست کی ان کا انجام اچھا نہیں ہوا۔ اس سے آپ بھی متفق ہیں۔ اس سے ہم بھی متفق ہیں اس لئے خدارا! آپ اس پرانے mind frame سے باہر آئیں۔ کرپشن کے mind frame سے باہر آئیں اور آج کے بدلے ہوئے حالات کے مطابق بات کریں۔ آج کوئی حکمران کرپشن کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ آپ کے جن ساتھیوں نے کرپشن کی بات کی ہے۔ ماضی کی حکومتوں کا یہ رویہ رہا ہے کہ جو کرپشن کی بات کرتا تھا' جو حکومت پر تنقید کرتا تھا اس کو پکڑ لیا جاتا تھا لیکن ہم نے وہ طریقہ اختیار نہیں کیا۔ جن معزز اراکین نے اس پنجاب اسمبلی کے اندر یا باہر کے جو بھی لوگ سیاست میں حصہ لیتے ہیں اگر انہوں نے کرپشن کی بات کی ہے' انہوں نے directly یا indirectly اگر کسی کو کرپشن میں ملوث کرنے کی کوشش کی ہے تو ہم نے legal course اپنایا ہے۔ آپ کو تو اس بات کو appreciate کرنا چاہئے کہ جنہوں نے کرپشن کی بات کی ہم نے اس کو legal notice دیا کہ وہ جواب دیں۔ ہم بھی عدالت میں جائیں گے اور اپنی بے گناہی کا ثبوت دیں گے اور انشاء اللہ ان کو prosecute بھی کروائیں گے کیونکہ ہم اس ملک سے' اس صوبے سے الزام تراشی کی سیاست کو ختم کرنا چاہتے ہیں لیکن یہ کوئی بات نہیں ہے کہ یہاں سے جو مرضی اٹھے باہر بیٹھے اوپر بیٹھے' نیچے بیٹھے' بیٹھ کر یہ کہے کہ

فلاں کرپٹ ہے' فلاں کرپٹ ہے۔ اب جو کسی کو کرپٹ کہے گا اس کو ثابت کرنا پڑے گا' اگر ثابت نہیں کرے گا تو پھر اس کو سزا بھگتنا پڑے گی۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے معزز بھائیوں سے استدعا کرنا چاہتا ہوں کہ خدارا! ایک مثبت رویہ اپنائیں۔ اگر آپ کے مثبت رویے کا ادھر سے مثبت جواب نہ آئے تو میں سمجھتا ہوں کہ ہم سارے دوست ادھر بیٹھے ہوئے آپ کے مجرم ہیں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ کے مثبت رویے کا مثبت جواب دیا جائے گا' آپ براہ مہربانی ہاؤس کی کارروائی کو چلنے دیں۔ مثبت انداز سے پیش رفت ہونے دیں' انشاء اللہ تعالیٰ آپ کے جو بھی grievances ہیں' میں نے پرسوں بھی کہا تھا کہ آپ کے ساتھ مل کر سپیکر صاحب کو request کی جا سکتی ہے' قائد ایوان کو request کی جا سکتی ہے۔ ہم آپ کے ساتھ بات کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن یہ کوئی طریق کار نہیں ہے کہ یکطرفہ طور پر کارروائی کو بلڈوز کیا جائے' کارروائی روک دی جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ مناسب رویہ نہیں ہے۔ اس کے لئے میری آپ سے استدعا ہو گی کہ یہ چند لمحوں کی بات ہے۔ آپ ابھی اس معزز ایوان کی کارروائی کو چلا کر دیکھیں' reaction آپ کے سامنے آجائے گا۔ شکریہ

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی' جناب ارشد محمود بگو!

جناب ارشد محمود بگو: جناب سپیکر! میں راجہ صاحب کی بات کے حوالے سے عرض کروں گا کہ انہوں نے کہا ہے کہ ہم مثبت جواب دیں گے تو یہ مثبت جواب نہیں ہے۔ میں نے آپ سے request کی تھی کہ اگر ہمارے دس ممبران اسمبلی premises میں آ کر' اپوزیشن کے کمرے میں بیٹھ کر آپس میں کوئی بات کر لیں گے' negotiation یا کوئی میٹنگ کر لیں گے تو اس سے اس ہاؤس پر کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ حکومتیں عملی طور پر ہمیشہ مثبت جواب دیتی ہیں' یہ زبانی کلامی ہمیں مثبت جواب دینا چاہتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہم آپ سے request کرتے ہیں کہ چونکہ یہ آرڈر آپ کے ہیں' آپ نے ان کی remaining sitting کو suspend کیا ہے' ہم آپ سے درخواست کرتے ہیں کہ آپ ان کو اسمبلی premises میں آنے دیں۔ لیڈر آف دی اپوزیشن کے کمرے تک آنے دیں۔ ہم ان کے

ساتھ بیٹھ کر پھر آپ کے ساتھ بھی بات کرنے کے لئے تیار ہوں گے۔ شکریہ

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی' رانا آفتاب احمد خان صاحب!

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! یہاں پر صبح سے یہ بات ہو رہی ہے' راجہ صاحب نے بڑا احسان کیا ہے کہ یہ ان کی بڑی مہربانی ہے کہ سرکاری افسران اب ان کی بات سنتے ہیں تو آپ کی اطلاع کے لئے ہے کہ،

> "There is difference between a public representative and a public servant. A public servant is supposed to respect the public representative."

وہ ایک منتخب نمائندہ ہوتا ہے۔ اس کے لئے یہ آپ دیکھ لیں۔ یہ اس کا کوئی احسان نہیں کر رہے ہیں۔

If you read the Constitution .

> 25 (1) All citizens are equal before law and are entitled to equal protection of law.

اس میں تو یہ کوئی مہربانی نہیں کر رہے ہیں۔ دوسری انھوں نے کرپشن کی بات کی ہے۔ 'Corruption is very relative term. جن لوگوں کے خلاف نیب میں cases چل رہے ہیں' جنھوں نے کرپشن کی ہے اور خود کہا ہے' آپ کے موجودہ وزیر داخلہ نے کہا تھا کہ I have saved this money for the rainy days. وہ تو وہاں پر بیٹھے ہیں۔ میں بگو صاحب کو بتاتا ہوں کہ یہ ہم نے ان ممبران پر کوئی احسان نہیں کرنا ہے۔ This is their legal and constitutional right. میں آپ کو پڑھ کر جاتا ہوں کہ،

> What is the precinct of the Assembly? which is laid down in section 2(h) of the Provincial Assembly of the Punjab Privileges Act,1972.

(h)"Precincts of the Assembly" means the Assembly Chambers , building , courtyard and gardens appurtenant hereto , and includes the hall , lobbies , galleries , room of the Speaker , Deputy Speaker , Ministers and other officers of the Government located in the Assembly Building , committee rooms and the offices of the Assembly Secretariat and any other premises which are notified as such for a specified time by the Speaker in the official gazette.

بات یہ ہے کہ یہ جو ہال ہے آپ کی sitting صرف یہاں پر ہو سکتی ہے۔ آپ اور کہیں نہیں کر سکتے۔ You can not convene a session until you notified . کہ آپ اس وقت اس کو courtyard میں کر سکتے ہیں۔ آپ ان کو sitting پر یہاں پر بیٹھنے کے لئے بات کر رہے ہیں۔ sitting پر آپ کر سکتے ہیں۔ This is first time in the history..

جناب سپیکر، یہ جدھر معزز اراکین اسمبلی بیٹھے ہیں، آپ بھی تشریف فرما ہیں، کیا آپ اسے ہاؤس مانتے ہیں؟

RANA AFTAB AHMED KHAN: This is Hall.

مگر میں نے کل بھی کہا تھا---

جناب سپیکر، کیا آپ اس کو ہاؤس مانتے ہیں؟

رانا آفتاب احمد خان، جناب سپیکر! اس طرح تو جو ڈرائیور اس وقت باہر کھڑا ہے He is in the House. ، وہ جو باہر گاڑی کھڑی ہوئی ہے اس کا ڈرائیور بھی He is also in the House then. یہ ہاؤس کی definition ہے Sitting may could be only on this place.

جناب سپیکر: ہاؤس کی sitting سے میں نے ان کو پندرہ دن کے لئے نکالا ہے۔ آپ صرف یہ فرمادیں کہ کیا اس کو ہاؤس مانتے ہیں؟

رانا آفتاب احمد خان: یہ ہاؤس ہے۔

جناب سپیکر: ہاؤس ہے؟

رانا آفتاب احمد خان: جی۔

جناب سپیکر: آپ ہاؤس کی definition پڑھیں۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! precinct میں دیکھیں۔ آپ کا چیمبر ہاؤس نہیں ہے۔ اس طرح تو پھر قاسم ضیاء کا آفس بھی ہاؤس ہے۔

جناب سپیکر: ہاں' بالکل ہاؤس ہے۔

رانا آفتاب احمد خان: نہیں' جناب! غلط ہے۔

جناب سپیکر: دیکھیں! اس کی definition میں نے تو نہیں کی۔

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! نہیں' یہ غلط ہے۔ آپ اس کی غلط interpretation کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں! کیا یہ غلط لکھا ہوا ہے؟

رانا آفتاب احمد خان: جناب سپیکر! میں بگو صاحب سے بالکل اتفاق نہیں کرتا۔ میں کہتا ہوں کہ ان کا ایک legal right ہے کہ وہ یہاں پر آئیں۔ ان کا حق ہے کہ آپ ان کو لائیں۔ آپ نے ایک resolution پر یہ کیا ہے اور resolution is not binding آپ کہتے ہیں کہ یہاں پر خطرہ تھا You could pend it آپ آدھ گھنٹے کے لئے adjourn کر دیتے۔

سید ناظم حسین شاہ: جناب سپیکر!---

جناب سپیکر: جی' شاہ صاحب!

سید ناظم حسین شاہ، جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ آپ یہی rule 210 کو ہی دیکھ لیں۔ میں اس کو پڑھ رہا ہوں کہ،

210 (2) The Speaker may direct any member whose conduct is, in his opinion, grossly disorderly, to withdraw immediately from the Assembly, and any member so ordered to withdraw shall do so forthwith and shall absent himself during the remainder of the sitting.

یعنی کہ بات جس پر ہو رہی ہے وہ sitting of the Assembly ہے' اسمبلی کی sitting کہاں ہوتی ہے؟ اس ہاؤس میں ہوتی ہے۔

جناب سپیکر، ہاؤس میں؟

سید ناظم حسین شاہ، جی' ہاؤس میں۔ مطلب ہے کہ اس ہاؤس میں۔ اسمبلی کی sitting باہر تو نہیں ہو رہی۔

جناب سپیکر، یہ ہاؤس کی definition آپ پڑھ نہیں رہے۔ ہاؤس کی definition اس میں لکھی ہوئی ہے۔

سید ناظم حسین شاہ، جناب سپیکر! نہیں' اس میں آپ دیکھیں کہ sitting of the Assembly دیکھیں! آپ جس جگہ پر بیٹھے ہوئے ہیں' آپ نے بھی interpret کرنا ہے' ہم نے بھی interpret کرنا ہے۔ میں نے کل بھی آپ سے یہی استدعا کی تھی کہ آپ جہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں' آپ کی بات کا زیادہ وزن ہو گا اور آپ کی بات سے ہی نتائج اخذ ہوں گے اور آپ کی بات پر ہم نہیں چاہتے کہ کل آپ کی رولنگ کے خلاف فیصلہ آئے۔ اس لئے میں آپ سے بار بار یہ استدعا کر رہا ہوں کہ آپ اس کی interpretation----

جناب سپیکر، شاہ صاحب! میں نے جو بھی فیصلہ کیا ہے وہ بالکل قواعد و ضوابط کے مطابق کیا ہے۔ آپ اپنے مطلب کی بات پڑھ دیتے ہیں' آگے آپ پڑھتے ہی نہیں۔ ہاؤس کی definition

آپ پڑھ دیں تو آپ کو پتا چل جائے گا۔

راجہ طارق کیانی، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، آپ فرمائیں!

راجہ طارق کیانی، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! آپ کی مہربانی، شکریہ کہ آپ نے مجھے floor دیا۔

رانا تجمل حسین، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، رانا صاحب! میں نے معزز رکن کو floor دیا ہے۔ ان کے بعد آپ کو موقع دوں گا۔ آپ تشریف رکھیں۔ پلیز تشریف رکھیں۔

راجہ طارق کیانی، بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! یہ جتنی بھی صدمہ آمیز صورتحال پیدا ہوئی ہے، میرے نزدیک قانون کی پیچیدگیوں اور قانون کی تہہ در تہہ چھپے ہوئے امکانات کو بروئے کار لا کر ہم اس صدمہ آمیز صورتحال سے نہیں نکل سکتے۔ اس سے نکلنے کا ایک غیر منطقی اور معذرت کے ساتھ ایک کمزور استدلال آپ نے پچھلے اجلاس کے اندر یہ کہہ کر دیا کہ یہ جو میں نے observation یا ruling دی ہے یہ زبانی نہیں بلکہ لکھی ہوئی ہے، اگر اس پر کسی کو اختلاف ہے تو وہ عدلیہ کا دروازہ کھٹکھٹا سکتا ہے۔ اس سلسلے میں میری گزارش یہ ہے کہ یہ پارلیمنٹ کے ایوان ایک ایسے ایوان ہوتے ہیں جو اپنے مسائل، اپنی پیچیدگیوں، اپنی تکلیف دہ اور مشکل صورتحال کو اپنے ذریعے، اپنی توانائیوں سے، اپنے حزب اختلاف اور حزب اقتدار کی مشاورت سے حل کیا کرتے ہیں۔ اگر ہم اپنے اس ادارے کی اثر پذیری، اس ادارے کی گرفت، اس ادارے کی قدر و منزلت کو ریاست کے دوسرے انتظام کرنے والے اداروں پر supremacy کی حد تک لے جانا چاہتے ہیں تو پھر ہمیں اپنی ان پیچیدگیوں اور مشکلات کو ہر دفعہ، ہر بار کسی دوسرے ادارے کی طرف دستک دے کر وہاں سے حل طلب کرنا میں سمجھتا ہوں کہ ان اداروں کی قوت اثرات کو کمزور کرنے کے مترادف ہے۔ جیسا کہ ابھی ارشد بگو صاحب نے کہا کہ وہ اور لاء منسٹر صاحب ٹی۔ وی کے اندر اکٹھے تھے تو ٹی۔ وی والے تو میں سمجھتا ہوں کہ ٹی۔وی والے ہیں۔ یقین کریں کہ اس صدمہ انگیز اور

افسوسناک صورتحال پر ہمارے انڈر گریجویٹ بچے بڑے تمسخرانہ انداز میں ہم سے پوچھتے ہیں کہ آپ کے منتخب ایوانوں کے اندر یہ کیا ہو رہا ہے؟ میری آپ سے' قائد حزب اختلاف کے حوالے سے یہ گزارش ہے کہ سفارتکاری کے اندر اور پارلیمنٹ کے ایوانوں کے اندر جن کو تاریخ میں Me Speaker' My Speaker کہا جاتا تھا اور یہ کیوں کہا جاتا تھا؟ آپ کو ہرگز مجھے جانے کی ضرورت نہیں کہ تاریخ اور پارلیمنٹ کے اندر دو الفاظ My Lord اور My Speaker بڑے مستعمل رہے' My Lord اس لئے کہا جاتا تھا کہ وہ My Lord' خدائی کام' انصاف کرنے کے کام' زندگی دینے اور لینے کا کام کیا کرتا تھا اور برطانیہ کے آغاز میں My Speaker کیوں کہا جاتا تھا؟ وہ اس لئے کہا جاتا تھا کہ My Speaker سے مراد Speaker کی جو position of trust ہوا کرتی ہے' جو وہ کرسی ہوتی ہے وہ تمام کے تمام ایوان کے اندر سے ہر منتخب افراد کے مجموعے اور ان کی توانائیاں' ان کی عقل' ان کی سوچ اور ان کی speaking power کو جب ہم اجتماع میں لاتے تھے تو وہ My Speaker اس position of trust پر بیٹھتا تھا تو ہماری تمام توانائیاں' دانش' بولنے اور گفتار کے انداز کو یکجا کرکے My Speaker کی position of trust create ہوئی اور اسی لئے ایوان کے تمام لوگ اپنی عناد سے بھری گردنوں کو سپیکر کے بیٹھنے سے پہلے سر تسلیم خم کیا کرتے ہیں۔ جب سپیکر My Speaker سے سفر کرکے their Speaker بن جائے تو پھر اس کا وہ position of trust ' وقار اور متانت مجروح ہوتی ہے۔ میری گزارش ہے کہ وزیر قانون جو کہ ایک منجھے ہوئے پارلیمنٹیرین ہیں اور میرے قائد حزب اختلاف کی مشاورت سے' ان کے دلائل لینے کے بعد فیصلے کی قوت My Speaker کے پاس rest ہونی چاہئے۔ اس مشکل' تکلیف دہ صورتحال سے نکلنے کا راستہ بھی یہی ہے۔ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ سفارت کاری کے اندر اور My Speaker کے دلائل کے اندر کبھی اختتام نہیں ہوا کرتا۔ میں معذرت کے ساتھ کہتا ہوں کہ یہ صورتحال محض اس وجہ سے create ہوئی کہ My Speaker نے راستے کے اندر جتنے بھی سنگ میل تھے جہاں پر کہیں بھی کھڑے ہو کر آپ اس صورتحال کو بطریق احسن حل کر سکتے تھے انہیں چھوڑ دیا۔ چونکہ دلائل اور راستوں کو چھوڑ کر My Speaker اختتامی حد تک پہنچے' جس کی وجہ سے آج میں' آپ اور ہم سب مشکل صورتحال

سے دوچار ہیں۔ اگر ہم اپنی اپنی ضد پر کھڑے رہے تو یہ صورتحال مشکل سے مشکل تر ہوتی رہے گی۔ میری آپ سے التماس ہے کہ آپ اپنی position of trust کا خیال رکھتے ہوئے' اپنی سوچ کو بروئے کار لاتے ہوئے اس مشکل صورتحال کا حل نکالیں۔ شکریہ

جناب سپیکر : شکریہ۔ حاجی محمد اعجاز صاحب!

حاجی محمد اعجاز : جناب سپیکر ! بڑی مہربانی۔ پرسوں جب اجلاس شروع ہوا اور جو باتیں آپ' وزیر قانون اور کچھ دوسرے دوستوں نے کیں ان کو سننے کے بعد اور پھر آج کی باتوں کو سننے کے بعد میں سمجھتا ہوں کہ آپ کے دل میں ایک ایسی خواہش موجود ہے' آپ یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے ممبران جو اس ہاؤس سے نکالے گئے ہیں انھیں ہاؤس میں واپس بلانا چاہئے۔ وزیر قانون نے بھی فرمایا ہے کہ ہمیں پرانی باتوں کو چھوڑ کر آج اسی وقت سے ہی ایک نئے کام کے لئے ابتدا کرنی چاہئے لیکن وہ اپنا پہلا قدم بڑھانے سے پتا نہیں کیوں گریز کر رہے ہیں؟ جب آپ نے وزیر قانون صاحب سے ان کی رائے پوچھی تو انھوں نے بہت اچھی باتیں کیں لیکن اپنا قدم آگے نہیں بڑھانا چاہتے۔ پتا نہیں کیا بات ہے یا وہ کون سی ایسی قوتیں ہیں جو کہ ان کو اور آپ کو روک رہی ہیں کہ آپ ان ممبران کو یہاں نہ بلائیں؟

جناب سپیکر : یا آپ کو کہہ رہی ہیں کہ اسمبلیوں کے اندر ہنگامہ کریں؟

حاجی محمد اعجاز : جناب سپیکر ! بات یہ ہے کہ ہمیں جو وہ کہہ رہی ہیں' ہم نے تو اپنی لیڈر محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ کا حکم ماننا ہے اور مانتے ہیں لیکن ہم آپ کی بھی عزت و احترام اسی طرح کرتے ہیں۔ اگر رانا ثناء اللہ خان نے لوٹا کہہ دیا تو لوٹا کوئی اتنا بُرا لفظ نہیں ہے۔ بات یہ ہے کہ ہمیں ان باتوں کو چھوڑنا ہو گا' ان باتوں کو بھولنا ہو گا اور نئے سرے سے قدم آگے بڑھانا چاہئے تو قدم آپ نے بڑھانا ہے' قدم حکومت نے بڑھانا ہے' حکومت کو چاہئے کہ ہمارے ممبران کو اسمبلی premises میں آنے دے۔ بے شک اس ہاؤس کو ایک آدھ گھنٹے کے لئے adjourn کر دیں اور بیٹھ کر ہم بات کر لیتے ہیں تاکہ اس ہاؤس کو اچھے طریقے سے چلا سکیں۔

جناب سپیکر : شکریہ۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر : پوائنٹ آف آرڈر۔

راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ) : پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب فیاض الحسن چوہان : پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر : ڈاکٹر صاحب' عباسی صاحب! تشریف رکھیں۔ چوہان صاحب! آپ بھی تشریف رکھیں۔ کافی باتیں ہو گئی ہیں۔ اب اس پر debate تو نہیں کروانی۔ آپ تشریف رکھیں۔ مجھے بھی موقع دیں۔ میں نے اپوزیشن بنچز پر بیٹھے ہوئے دوستوں کا موقف بڑی تفصیل کے ساتھ سنا اور حکومتی پارٹی کی طرف سے وزیر قانون صاحب کا موقف بھی سنا ہے تو میں اس پورے معزز ایوان سے یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ اگر حکومتی پارٹی اور اپوزیشن کے ممبران چاہتے ہیں کہ اس ایوان کی کارروائی smoothly چلے تو پھر میں ایک کمیٹی بنا دیتا ہوں۔ اس کمیٹی میں کچھ ممبران حکومتی پارٹی اور کچھ اپوزیشن کی طرف سے شامل کر لیتے ہیں۔ اگر یہ کمیٹی مجھے یقین دہانی کروا دیتی ہے کہ ہاؤس smoothly چلے گا' اس میں کوئی غیر پارلیمانی زبان استعمال نہیں کی جائے گی تو پھر اس بابت میں ضرور سوچوں گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

قائد حزب اختلاف : پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر : جی' جناب قاسم ضیاء!

قائد حزب اختلاف : جناب سپیکر ! ہمیشہ تصفیہ میں کمیٹیاں بنتی رہتی ہیں۔ آپ کو یاد ہو گا کہ ایک دفعہ پہلے بھی اسی طرح کی صورت حال پیدا ہوئی تھی اور اس وقت ہاؤس adjourn ہوا تھا۔ چنانچہ آپ یا تو ہاؤس adjourn کریں' بزنس روک دیں تا کہ ہم آپ سے بات کر لیں لیکن اس سے پہلے میں یہ چاہوں گا کہ---

جناب سپیکر : جناب قاسم ضیاء! آپ بھی ضد نہ کریں' ہاؤس چلنے دیں۔

قائد حزب اختلاف : جناب سپیکر ! ہاؤس adjourn کرنے سے کوئی فرق نہیں پڑے گا لیکن اس سے پہلے جو زیادہ ضروری چیز ہے کہ آپ نے جو ایک رولنگ دی ہے' جو آج کے بعد ہمیشہ ایک precedent کے طور پر اس ایوان میں قائم رہے گی کہ جب حکومتی بنچز چاہیں گے' جس کے خلاف چاہیں گے قرار داد لائیں گے اور اسے اٹھا کر باہر پھینک دیں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ اس پر نظر ثانی کریں اور اس رولنگ کو واپس لیں اور ان کو کہیں کہ یہ اپنی قرار داد withdraw کریں' کیونکہ اس سے اس ایوان پر تو شاید اتنا فرق نہ پڑے لیکن آنے والی نسل پر' جب تک اس ملک میں سیاست ہوتی ہے اور یہ ایوان چلتا ہے وہ اثر انداز ہوتی رہے گی۔ میں سمجھتا ہوں کہ پہلے آپ اس پر اپنی رولنگ دیں کہ کیا آپ اس پر اپنا فیصلہ withdraw کرتے ہیں؟

جناب سپیکر : وہ تو میں پہلے ہی اپنی رولنگ دے چکا ہوں۔

قائد حزب اختلاف : جناب سپیکر !! اگر آپ کا یہی رویہ ہے اور آپ یہ بات نہیں کرنا چاہتے تو پھر میں سمجھتا ہوں کہ کم از کم ہم آپ کے اس بجٹ سیشن کا بائیکاٹ کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر اپوزیشن کے معزز اراکین ہاؤس سے باہر تشریف لے گئے
مگر ملک محمد اسحاق بچہ اپنی نشست پر بیٹھے رہے)

جناب صبغت اللہ چودھری (ایڈووکیٹ) : پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر : جی' چودھری صاحب! فرمائیں' کیا کہنا چاہتے ہیں؟

جناب صبغت اللہ چودھری (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر ! اپوزیشن لیڈر نے پوائنٹ آف آرڈر پر یہاں جو کچھ فرمایا ہے ان کے انداز گفتگو میں انتہائی جارحیت پائی جاتی تھی اور انداز بھی تحکمانہ تھا۔ انھوں نے آج تک آداب گدائی ہی نہیں سیکھے۔ گزشتہ اڑھائی سال سے ہم نے مغلظات سنیں' انھوں نے جو کچھ ان کے جی میں آیا وہ کہا' ہم نے خوش دلی سے برداشت کیا۔ آپ کی دریا دلی' فیاضی اور التفات کا رُخ ہمیشہ انھی کی طرف رہا۔ ہم حکومتی پارٹی میں بیٹھے ہوئے ممبران ہمیشہ احساس محرومی کا شکار رہے۔ ہمیشہ انھیں زیادہ وقت دیا گیا۔ آج بھی دیکھیں' ان کی گفتگو کا انداز انتہائی جارحانہ اور تحکمانہ تھا۔ انھیں پہلے آداب گدائی سیکھنے چاہئیں۔ آپ سے اگر کچھ حاصل کرنا تھا تو ادب

سے حاصل کرتے ۔ میں مولانا روم رحمتہ اللہ علیہ کا شعر پڑھتا ہوں کہ :

تو برائے وصل کردن آمدی
نے برائے فصل کردن آمدی

جناب والا ! ہم کسی کے ساتھ قطعاً اس قسم کی محاذ آرائی نہیں چاہتے لیکن و اللہ ' باللہ میں آپ کو عرض کرنا چاہوں گا کہ یہاں ایوان میں بیٹھا ہوا کوئی شخص اگر کسی کو گالی دے گا تو حکومتی پارٹی اسے برداشت کرنے کے لئے قطعاً تیار نہیں ہے۔

جناب سپیکر : شکریہ۔ اپوزیشن کی طرف سے ملک اسحاق بچہ بات کرنا چاہتے ہیں۔ جی' ملک صاحب!

ملک محمد اسحاق بچہ : جناب سپیکر ! اس اسمبلی کو بنے ہوئے اڑھائی سال ہو گئے ہیں آپ نے دیکھا ہو گا کہ میں نے آج تک کوئی بات نہیں کی۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ادارے افہام و تفہیم سے چلتے ہیں۔ سیاست میں قوت برداشت کا ہونا انتہائی ضروری ہے۔ جمہوریت میں قوت برداشت ایک ایسی چیز ہے جو جمہوریت کو آگے لے کر چلتی ہے۔ میں آئین کی بات نہیں کرتا' میں یہاں پر بھائی چارے کی بات کرنا چاہتا ہوں۔ میں آپ سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ جس مقام پر بیٹھے ہیں یہ بہت اونچا مقام ہے' یہاں سے انصاف کی توقع ہے۔ ہماری طرف سے کسی کی دل آزاری ہوئی ہے یا نہیں لیکن میری یہ submission ہے کہ یہ اجلاس ایک' دو یا تین دن چلے گا مجھے معلوم نہیں۔ میں آپ کی خدمت میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آپ فراخدلی کا مظاہرہ کریں۔ میری رائے ہے کہ ان ممبران کو اسمبلی میں قائد حزب اختلاف کے آنے تک آنے دیں۔ آپ یہاں تک تو دیکھیں کہ ان کا کیا attitude ہے؟ اگر اس کے بعد ان کا attitude اچھا ہو تو پھر ان کو یہاں بھی آنے دیں۔ اگر وہاں ہی ہنگامہ ہو جاتا ہے تو پھر ٹھیک ہے آپ جو کرنا چاہتے ہیں کریں۔ پارٹی کے حوالے سے ہٹ کر یہ میری اپنی ذاتی رائے ہے۔ میں اڑھائی تین سال میں پہلی مرتبہ بولا ہوں اور یہ میری تجویز ہے۔

جناب سپیکر، شکریہ ملک صاحب! مہربانی۔

(اس مرحلہ پر معزز رکن جناب محمد اسحاق بچہ
بھی ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر، آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔ سیال صاحب! تشریف رکھیں۔ ابھی تحاریک استحقاق کے وقت میں دو تین منٹ بقایا ہیں اور صرف دو تحاریک استحقاق ہیں لہذا ان کو take up کر لیتے ہیں۔ تحریک استحقاق نمبر 20 ملک اصغر علی قیصر کی طرف سے ہے---- وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک استحقاق نمبر 24 محترمہ فائزہ احمد صاحبہ کی طرف سے ہے---- وہ تشریف نہیں رکھتیں لہذا تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک استحقاق محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری صاحبہ کی طرف سے ہے وہ بھی تشریف نہیں رکھتیں لہذا تحریک استحقاق dispose of ہوئی۔
اگلی تحریک استحقاق میاں نوید جہانیاں کی طرف سے ہے۔ جی' میاں صاحب!

ڈی-سی-او خانیوال کا معزز رکن اسمبلی کے ساتھ تضحیک آمیز سلوک

MIAN NAVEED JAHANIAN: I hereby give notice of a privilege motion which requires immediate intervention of the Assembly. The matter is that on 12th May 2005, I made a telephone call to Mr Muhammad Khan Khichi, D.C.O, Khanewal to discuss a serious and immediate Government issue with him When I introduced myself, he started misbehaving with me and instead of realizing the delicacy of the matter, he crossed all limits of decency which is absolutely unbecoming of an

official of his rank. He demonstrated such behaviour which clearly indicates his hatred for public representatives He literally cursed me, abused me, shouted at me and finally hanged up the phone in a very disgusting manner. His arrogant and rude behaviour has breached not only mine but the privilege of this entire august House Therefore, it is requested that notice of privilege motion may be held in order and be referred to the Committee on Privileges for consideration and report.

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور: جناب سپیکر! اس سلسلے میں میری گزارش ہے کہ مجھے تحریری جواب موصول نہیں ہوا لیکن آج سے دو دن قبل میں نے متعلقہ ڈی۔ سی۔ او کو یہاں بلوایا تھا اور میری کوشش تھی کہ معزز رکن کے ساتھ بیٹھ کر معاملے کو افہام وتفہیم سے طے کیا جا سکے یا کم از کم میرے بھائی کی جو دل آزاری ہوئی ہے اس کا ازالہ ہو سکے لیکن ابھی تک ملاقات ہو سکی اور نہ ہی اس کا تحریری جواب مجھے موصول ہوا ہے۔ اگر آپ کل کے لئے pending فرمانا چاہتے ہیں تو بہتر ہے۔ میں اسے oppose نہیں کروں گا۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! ایک دن کے لئے pending کر دیں!

میاں نوید جہانیاں: جناب سپیکر! اسے کمیٹی کے حوالے کیا جائے Let the Committee decide

جناب سپیکر: جواب تو آ لینے دیں۔

میاں نوید جہانیاں: جناب والا! 9 دن ہو گئے ہیں لیکن ابھی تک اس نے جواب نہیں دیا تو اسے کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے and let the Committee decide how long it will take.

جناب سپیکر، میاں صاحب! ایسا کرتے ہیں کہ آپ کل تک موقع دے دیں۔ اگر کل بھی جواب نہ آیا تو پھر اس کو decide کر دوں گا۔

میاں نوید جہانیاں، جناب والا! پلیز۔ آج ہی اسے کمیٹی کے حوالے کر دیں۔ I will really appreciate that.

جناب سپیکر، میاں صاحب! ایک دن سے کیا فرق پڑتا ہے؛ اجلاس تو کل بھی جاری رہتا ہے۔ انشاء اللہ میں کل اس پر فیصلہ دے دوں گا۔

میاں نوید جہانیاں، جی درست ہے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ یہ تحریک استحقاق کل تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اب تحاریک استحقاقات کا وقت ختم ہوتا ہے۔

سرکاری کارروائی

ضمنی بجٹ بابت سال 2004-05 پر عام بحث

جناب سپیکر، اب ہم ضمنی بجٹ برائے سال 2004-05 پر عام بحث کا آغاز کرتے ہیں۔ چونکہ اپوزیشن تشریف فرما نہیں ہے لہذا میں مشتاق احمد کیانی وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ کو دعوت خطاب دیتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم O Sir, I am highly obliged the way you have given me a chance to speak today on few points raised by the honourable Opposition Leader انھوں نے وہی باتیں repeat کیں کہ لوٹے کا باپ نہیں ہوتا۔ آپ نے ان کو کچھ نہیں کہا۔ پھر انھوں نے ہمیں دھمکی دی کہ میں سب کو مل لوں گا۔ ان سب چیزوں کو دیکھتے ہوئے میں نے اس دن بھی عرض کیا تھا کہ

What is a Point of Order and what is the procedure when Speaker addresses?

جناب سپیکر، کیانی صاحب! آپ بجٹ پر بات کریں۔ اس پر کافی بات ہو گئی ہے۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئر نگ، جناب سپیکر! میں آپ کو راجہ ریاض کی بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر، ابھی وہ چلے گئے ہیں۔

MINISTER FOR PUBLIC HEALTH ENGINEERING: This must come on record where he says when the Speaker addresses the Assembly, he shall be heard in silence and any member who is then Speaker.[******]

جناب سپیکر، میں یہ الفاظ کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئر نگ، جناب سپیکر! آپ جو ان کو debate کی اجازت دیتے ہیں kindly یہ مت دیں۔

Because Point of Order shall relate to the interpretation and it may not be raised in relation to business

جناب سپیکر، کیانی صاحب! سارے دوست سمجھ گئے ہیں۔

وزیر پبلک ہیلتھ انجینئر نگ، یہ ایسے ہی ایک کے بعد دوسرا شروع ہو جاتا ہے۔ لہذا آپ یہ بند کریں۔ ان سے یہ تو پوچھ لیا کریں کہ under what rules, they are raising Point of Orders یہ اسی وقت چپ ہو جائیں گے۔ شکریہ

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی' جناب نجف عباس خان سیال!

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب نجف عباس خان سیال، شکریہ جناب سپیکر! میری دلی خواہش تو یہ تھی کہ جس وقت اپوزیشن کے دوست بیٹھے تھے آپ مجھے اس وقت ٹائم دیتے تا کہ میں بھی کچھ حقائق سے پردہ اٹھا لیتا۔ میں اپوزیشن کے لئے جھنگ کی زبان میں ایک بہت پرانا شعر عرض کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر، سیال صاحب! میں صرف ایک گزارش کروں گا۔

جناب نجف عباس خان سیال، جناب سپیکر! یہ میرا پوائنٹ آف آرڈر نہیں بلکہ میں نے کچھ وقت مانگا تھا۔

جناب سپیکر، میری گزارش سن لیں کہ جس معزز رکن نے بھی بات کرنی ہے relevant رہ کر کرے۔ یہ rules کسی مخصوص جماعت یا کسی مخصوص معزز رکن کے لئے نہیں ہیں۔ خدا را! اس ہاؤس کو پرسکون طریقے سے چلنے دیں۔ کھل کر بات کریں لیکن relevant رہیں۔

جناب نجف عباس خان سیال، جی، میں کھل کر اور relevant بات کروں گا۔

جناب سپیکر، شکریہ

جناب نجف عباس خان سیال، جناب سپیکر! میں ایک شعر سے اپنی بات کا آغاز کر رہا تھا۔ جھنگ کی زبان میں ایک شعر ہے،

گل کرن توں پہلے سوچ لویندا اے
میں کیہ تائیں رہساں گل تے
گل نال جہان تے گل بندی اے
جے رہیے اپنی گل تے
میں گل پالی تیری گل گل تے
توں رہیوں نہ اپنی گل تے
ایویں عمر نجف دی لنگ گئی اے
قاسم ضیاء تنیں بے اعتبار دی گل تے

جناب سپیکر! میں 1969 سے حقائق عرض کرتا ہوں اس سے پہلے کے حقائق بیان نہیں کروں گا۔ 1969 میں ذوالفقار علی بھٹو صاحب ایوب خان کے بیٹے بنے ہوئے تھے۔ ایوب خان اور گورنر امیر محمد خان سے اختلاف ہوا تو انھوں نے پاکستان پیپلز پارٹی کے نام سے نئی جماعت بنالی۔ میرے پریس کے دوست بھی بیٹھے ہیں اور میں اپنے ساتھیوں سے کہوں گا کہ اگر آپ پانچ منٹ خاموشی اختیار کریں تو میں ان کو سارے حقائق بیان کروں گا۔

جناب والا! 1979 میں میاں محمد نواز شریف کو گورنر غلام جیلانی نے introduce کروایا۔ میاں محمد نواز شریف کو اس وقت تک سیاست میں کوئی نہیں جانتا تھا اور نہ ہی سیاست سے ان کا دور سے بھی کوئی واسطہ تھا۔ میں جو بھی بات کروں اگر میرا اپوزیشن والا کوئی دوست سن رہا ہو تو وہ میرے ساتھ اس سلسلے میں بات بھی کر سکتا ہے اور مذاکرہ بھی کر سکتا ہے۔ 1979 میں گورنر غلام جیلانی کے زمانے میں انہوں نے بطور وزیر ایکسائز پنجاب مارشل لاء گورنمنٹ میں oath لیا اور اس کے بعد 1985 میں غیر جماعتی بنیادوں پر جب الیکشن ہوا تو انہوں نے گورنر جیلانی سے مل کر اور جنرل محمد ضیاء الحق سے مل کر پاکستان مسلم لیگ (جونیجو) بنائی اور سب سے پہلے سلام پیش کرتا ہوں محمد خان جونیجو (مرحوم) کو کہ اس جیسا ایماندار سیاست دان نہ اس پاکستان کی تاریخ میں آئے گا اور نہ اس سے پہلے آیا تھا۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ دعا کریں کہ آئے۔ ان جیسے اچھے لوگ آئیں۔

جناب نجف عباس خان سیال: جناب والا! میں اس طرف بھی آ رہا ہوں۔ میں 1985 کی بات کر رہا ہوں۔

وزیر جیل خانہ جات: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جناب سید اکبر خان!

وزیر جیل خانہ جات: جناب والا! میری گزارش ہے کہ ہمیشہ جو برائی ہے اس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ آئندہ ایسی نہ آئے۔ جو اچھائی ہے اس کے لئے تو انسان دعا گو رہتا ہے کہ دیانت دار لوگ سیاست میں آئیں۔

جناب سپیکر، وہ تو میں نے عرض کر دیا ہے۔

وزیر جیل خانہ جات، اور یہ کہنا کہ نہ اس جیسا پہلے کوئی آیا ہے اور نہ آئندہ کوئی آئے گا۔ آئندہ کے لئے تو یہ دعا کریں کہ آتے رہیں۔

جناب سپیکر، ہم نے یہی کہا ہے دعا کریں کہ آئیں۔

وزیر جیل خانہ جات، جو corrupt ہیں ان کے لئے دعا کریں کہ ایسا کوئی نہ آئے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ آپ اپنی بات کریں۔

جناب نجف عباس خان سیال، جناب والا! 1985 کی بات کر رہا ہوں جب تک وہ وزیر اعظم رہے ہیں اس دور کی بات کر رہا ہوں اس سے آگے تو بہت سارے تماشے ہوئے ہیں اور اس کی طرف میں آ رہا ہوں۔ پچھلے کئی دنوں سے جو یہ مظلوم بن کر بیان کیا جا رہا ہے تو میں اس طرف بھی آؤں گا اور آپ کے دس منٹ لوں گا کیونکہ میں پچھلے دس دن سے انتظار میں بیٹھا تھا۔ اس کے بعد میاں محمد نواز شریف تشریف لے آئے اور یہاں پر 1985 میں ایک سلطنت قائم ہو گئی۔ 1985 سے لے کر اس وقت تک جب جناب غلام حیدر وائیں کے خلاف عدم اعتماد کیا گیا تو میرے قائد چودھری پرویز الٰہی اور چالیس آدمی چودھری وجاہت حسین ان کے بھائی اور 38 آدمی اور بچ گئے انہوں نے اور چودھری پرویز الٰہی نے نواز شریف کا ساتھ دیا۔ساتھ دینے کے بعد ---

سید عبدالعلیم شاہ، ہوٹل کابل بھی دیا۔

جناب نجف عباس خان سیال، میں اسی طرف آ رہا ہوں۔اس کے بعد ان سے عہد و پیماں کئے گئے ---

جناب محمد محسن خان لغاری، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، فرمائیں!

جناب محمد محسن خان لغاری، جناب والا! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جو تاریخ کا ہمیں لیکچر دیا جا رہا ہے۔اس کا میں ضمنی بجٹ کے ساتھ تعلق سمجھ نہیں سکا۔مہربانی فرما کر سیال صاحب سے کہیں کہ ہمیں سمجھادیں کہ اس کا ضمنی بجٹ کے ساتھ کوئی تعلق ہے؟

جناب سپیکر، جی' آپ کی بات بالکل ٹھیک ہے۔سیال صاحب! پلیز بجٹ کی طرف آئیں۔

جناب نجف عباس خان سیال ، جناب والا! میں نے آپ سے پانچ منٹ کا وقت مانگا تھا اور جناب نے اس پر شفقت فرماتے ہوئے مجھے وقت دیا اور میں یہ عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ میں .بجٹ پر نہیں بولوں گا۔بجٹ پر دوسرے دوست بولیں گے' میں نے صرف چند حقائق پیش کرنے کے لئے سپیکر صاحب سے ٹائم لیا ہے اور انہوں نے مجھے عنایت کیا ہے۔

جناب والا! اس کے بعد پھر یہ وعدہ کیا گیا' بعد میں جب 1997 میں حکومت آئی تو پنجابی کی ایک مثال ہے کہ " انڈے کھان نوں باندری تے ڈنڈے کھان نوں ریچھ" پھر دونوں بھائیوں نے اور بڑے میاں صاحب اللہ ان کو غریق رحمت کرے انہوں نے ہمارے قائد سے دھوکہ کیا اور اس کے بعد ہمارے بزر گ' ہمارے قائد پنجاب پرویز الٰہی کے والد صاحب پر بجلی چوری کا مقدمہ درج کروایا گیا۔ اس کے بعد بھی چودھری پرویز الٰہی نے ان کا ساتھ دیا اور 1999 تک ان کے ساتھ رہے۔ان کے جانے کے بعد انہوں نے غیرت مند ہونے کا ثبوت دیا کہ پاکستان مسلم لیگ (قائد اعظم) کے نام پر نئی پارٹی بنائی۔

جناب سپیکر! نئی پارٹیاں تو بنتی رہتی ہیں اٹل بہاری واجپائی ' وشوا ند سینا' ایل۔کے ایڈوانی یہ سب کانگریس کا حصہ تھے اور اندرا گاندھی کے ساتھ ہوا کرتے تھے لیکن انہوں نے ان کی پالیسیوں سے اختلاف کرتے ہوئے بی۔جے۔پی پارٹی بنائی اور بی۔جے۔پی دو دفعہ انڈیا میں جیتی۔ یہ لوٹا بنانا' یہ کس کو لوٹا بناتے ہیں؟ ہمارے قائد نے تو نئی سیاسی جماعت بنائی ہے۔جب تک میاں محمد نواز شریف رہا ہے وہ اس کے ساتھ رہے ہیں۔ ہاں! میرے لیڈر کا یہ قصور ضرور ہے کہ اس نے کسی کے تخیلات میں کلمہ چوک نہیں بنایا۔میرے لیڈر پرویز الٰہی کا یہ جرم ضرور ہے کہ اس نے لال سوہارا میں اپنے آرام کے لئے علیحدہ گھر نہیں بنوایا۔میرے لیڈر پرویز الٰہی کا یہ جرم

ضرور ہے کہ اس نے میٹرک تک تعلیم مفت کی ہے۔ میرے لیڈر پرویز الٰہی کا جرم یہ ہے کہ 14 سال میں جو سلطنت انہوں نے پنجاب کی بنائی ہوئی تھی اس میں اتنی ترقی نہیں ہوئی جتنی ان دو سالوں میں ریکارڈ ترقی ہوئی ہے۔ میرے لیڈر کا یہ جرم ضرور ہے کہ اس نے اپنے وزیر اعلیٰ ہاؤس میں اصطبل نہیں بنوائے۔ میرے وزیر اعلیٰ کا جرم یہ ہے کہ اس نے شمشاد بیگم کو انڈیا میں فون نہیں کئے کہ "میرے پیا گئے رنگون وہاں سے کیا ہے ٹیلی فون" وہ آپ سمجھ گئے ہیں کہ کون سے لیڈران تھے۔

جناب سپیکر: شکریہ۔

جناب نجف عباس خان سیال: جناب والا! اگر میرے لیڈر نے یہ جرم کیا ہے تو ایسے جرم ہمارے لیڈر اور ہماری جماعت کرتی رہے گی۔

جناب سپیکر: سیال صاحب! شکریہ۔ بہت مہربانی۔ جی، گوندل صاحب!

چودھری نذر حسین گوندل: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۰ شکریہ۔ جناب سپیکر! سب تعریفیں اس مالک کائنات کے لئے ہیں جو تمام تر خوبیوں کا مالک ہے اور ہر ایک خامی سے پاک ہے۔ یہ تسلیم شدہ بات ہے کہ انسان ناقص العقل ہے اور اس کا بنایا ہوا کوئی بھی شاہکار، کوئی بھی پروگرام ہو اس میں خامیاں رہ جاتی ہیں۔ حکومت پنجاب نے بجٹ 6-2005 ہو یا 5-2004 کا ضمنی بجٹ ہو اپنی تمام تر صلاحیتوں اور توانائیوں کے ساتھ اپنی دانست کے مطابق انتہائی ایمانداری کے ساتھ پنجاب کے عوام کے مسائل حل کرنے کے لئے، ان کو تکلیفوں سے نجات دلانے کے لئے اور اپنے وسائل کا بہتر استعمال کرنے کے لئے واقعی یہ ایک درست اور حقیقی بجٹ مرتب کیا ہے لیکن ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ اس میں بھی خامیاں ہو سکتی تھیں اور انہی خامیوں کو دور کرنے کے لئے یہ ایک فورم رکھا گیا ہے کہ بجٹ اسمبلی میں پیش ہوتا ہے اس میں چاہے حزب اقتدار کے لوگ ہوں یا حزب اختلاف کے وہ اختلاف رائے رکھنے کا حق رکھتے ہیں اور اپنی اپنی دانست کے مطابق ان کی کوئی بھی تنقید ہو تو اس کو مثبت سوچ کے مطابق اسمبلی میں پیش کرے تاکہ وہ خامی نہ رہے بلکہ بجٹ کی خوبی بن جائے لیکن انتہائی افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا

ہے کہ بجٹ سیشن ایک اہم اجلاس ہے جو کہ سال میں ایک بار آتا ہے اور جس میں پورے پنجاب کا مکمل ترقیاتی پروگرام ہوتا ہے اور جس میں عوام کی فلاح و بہبود کے منصوبے شامل ہوتے ہیں جس کو انتہائی سنجیدگی سے لینا چاہئے' چاہے اپوزیشن بنچز ہوں چاہے' حکومتی بنچز ہوں لیکن افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ اپوزیشن کے ممبران نے اس کی اہمیت کو سمجھا ہی نہیں ہے۔اس اہم موقع کو ضائع کرنے کے لئے ایسی تگ و دو انہوں نے کی ہے کہ بجائے اس کے کہ تجاویز مثبت انداز میں دیتے بجٹ میں اچھی ترامیم ہوتیں اور وہ ترامیم ہوتیں جو کہ تحصیل' ضلع اور صوبہ پنجاب کے عوام کے لئے کارگر ثابت ہوتیں اس کی بجائے انہوں نے اس ہاؤس کو اور اس موقع کو اپنا ذاتی حصہ سمجھتے ہوئے ایسی ایسی تنقید کی جس کا یہ نہ تو کوئی موقع تھا اور نہ مرحلہ تھا اور انتہائی اہم مرحلہ ان کی اس ضد' ان کی اس غلط فہمی اور غلط منصوبہ بندی کی وجہ سے انہوں نے ضائع کیا۔ اگر وہ درست تجویزیں لاتے' اچھی تجاویز پیش کی جاتیں تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ بجٹ پورے سال کا جو ایک ترقیاتی پروگرام تھا یا ضمنی بجٹ 2004-05 تھا درست ہوتا اور صوبہ پنجاب کے عوام کی کوئی نہ کوئی بہتری سوچی جاتی اور اس پر عمل ہو جاتا۔ ان کے اس منفی رویے کی وجہ سے میں سمجھتا ہوں کہ نہ صرف صوبہ پنجاب کے عوام کا سابقہ 2004-05 بلکہ 2005-06 کا بھی انتہائی نقصان ہوا اور یہ انہی کی ذمہ داری ہے اور انہی کی وجہ سے ہے جو مثبت تجاویز اس طرح سے نہ آسکیں۔میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ مواقع ایسے ہوتے ہیں کہ جب انسان اچھی تجاویز دیتا ہے اس کے مطابق بجٹ میں ترمیم ہوتی ہے اور صوبہ پنجاب کے عوام کے مسائل درست ہو کر اس کے مطابق حل ہوتے ہیں۔ یہی میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ان کو اپنی نیتیں اور رویے درست کرنے چاہئیں۔ کہتے تو یہ ہیں کہ یہ Mr Speaker کی بات ہے لیکن یہ اپنے رویے درست کرنے کو تیارنہیں ہیں اور نہ ہی انہوں نے درست کئے ہیں۔اگر یہ رویے ایسے ہی رہے تو پنجاب کے عوام کے مسائل میں ان کے رویوں کی وجہ سے اضافہ ہو گا' کمی نہیں ہو گی۔ مہربانی۔شکریہ

جناب سپیکر: جناب محسن لغاری!

جناب محمد محسن خان لغاری، شکریہ' جناب سپیکر! میں اپنی بات کا آغاز dictionary میں بجٹ کی definition اور supplement کی definition سے کروں گا۔ بجٹ کے بارے میں dictionary لکھتی ہے کہ۔

"An automized summary of estimated or intended expenditure for a given period along with proposal of financing them."

اس کی دوسری definition ہے۔

"Assessmatic plan for the expenditure of usually fix source such as money or time during a given period."

اس کی تیسری definition ہے۔

"The total sum of money allocated for a particular purpose for a particular time."

ڈکشنری ' supplement کی definition دیتی ہے۔

"Something added to complete a thing make up for a deficiency or extend or strengthened the whole."

جناب سپیکر! بجٹ اور supplement کی ان تینوں definitions سے جو چیز ہمیں سمجھ آتی ہے کہ supplementary budget وہ ہونا چاہئے تھا کہ جو ہمارے original budget 2004-05 کی خامیوں کو پورا کرتا ہو۔ پچھلے سال کی development allocation میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ یہ میرے دیئے ہوئے نمبر نہیں ہیں بلکہ ہیں سرکاری اعداد و شمار سے بات کرتا ہوں۔

ضلع لاہور کے لئے پچھلے سال کی allocation 2114.64 which is 21 846% of the total budget. اس کے مقابلے میں ضلع لودھراں کے لئے 19.9 which is 0.216% of the total budget. فیصل آباد کے لئے 9.588 فیصد اور پاکپتن کے لئے 0.254 فیصد ہے۔

اگر اسی طرح percentage wize دیکھتے جائیں تو ایسے علاقے جن پر کم خرچ ہوا ہے اس supplementary budget کو inequality کو ختم کرنے کے لئے استعمال ہوتا تو ہم کہتے کہ ہمارے original plan میں جو deficiency تھی اس کو ہم نے compensate کیا اور ان issues کو address کیا ہے۔ میرے باقی بھائی اپنے علاقوں کی نمائندگی تو خود کریں گے میں اپنے ضلع ڈیرہ غازی خان کے چھوٹے سے علاقے کی بات کروں گا کیونکہ میں ان کا نمائندہ ہوں اور ان کے حقوق کی نمائندگی کرنے کے لئے یہاں آیا ہوں۔

جناب سپیکر! پچھلے سال کا جو development budget تھا اس کے اندر ڈیرہ غازی خان کو 1.475% allocation ملی۔ اس کے بعد جب ہم اس سال کا یہ revise budget دیکھتے ہیں تو اس کے اندر جو چیزیں مجھے اپنے ضلع کے لئے نظر آئی ہیں وہ forestry department نے مہربانی کر کے فورٹ منرو کے اندر tree plantation کے لئے 5.3 million rupees allocate کئے ہیں۔ ہماری منصوبہ بندی کی کمزوری یہ ہے کہ وہاں پینے کا تو پانی نہیں ہے اور ہم نے tree plantation کے لئے پیسے رکھ دیئے ہیں اور وہاں پر fruit trees چلے بھی گئے ہیں اور جو مجھے بتایا گیا ہے کہ سیب بھی ہیں' آڑو بھی ہیں' چیڑ کے درخت بھی ہیں اور اس میں امرود کے درخت بھی ہیں۔ مجھے یہ سمجھ نہیں آ رہی کہ 6500/7000 فٹ کی بلندی کے اوپر جہاں پانی کی کمی ہے وہاں امرود کا درخت کیسے لگے گا لیکن بہت مہربانی کہ اس کے لئے ہم نے 5.33 million rupees allocate کر دیئے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ ہم نے فورٹ منرو کے لئے ایک سڑک رکھی ہے جس کے لئے 10 million rupees ہیں۔ ایک ہمارا ڈگری کالج تحصیل تونسہ کے لئے رکھا گیا ہے اور تحصیل تونسہ ہسپتال کی upgradation کے لئے بھی پیسے رکھے گئے ہیں۔ باقی چیزیں وہی ہیں جو باقی ضلعوں کے لئے ہیں کہ judges کے لئے residences بن رہی ہیں اور Police Patrolling Posts بن رہی ہیں تو اس سارے supplementary budget میں جو پیسے رکھے گئے ہیں اس میں مجھے اپنا ضلع بالکل نظر نہیں آیا۔ ان supplementary budget deficiencies کو پورا کرنے کے کام آتا ہے وہ مجھے تو نہیں نظر آیا۔ میرے ہاتھ میں یہ document ہے اس پر میں

نشان لگاتا گیا ہوں۔ tourism کے لئے ہم نے جو پیسے رکھے ہیں اس میں یہ document کہتی ہے کہ،

funds for the establishment of New Murree Development Authority:

50 millions اس کے بعد اگلی جو allocation ہے وہ ہے۔ funds for New Murree grant to NewMurree, Auhtority Development, another 50 millions ایک ہے۔ another 36.497 Millions. جناب والا! اس طرح سے 136.497 millions کی tourism کی جو بھی grant ہے وہ ساری کی ساری New Murree Project کے لئے چلی گئی ہے۔

جناب سپیکر! اس کے بعد ہم Urban Water Supply and Urban Works کی طرف آتے ہیں۔ یہ document سب بھائیوں نے دیکھا ہوگا۔ I am talking about page No 60. یہاں سے Urban Water Supply Scheme Nankana Sahib District Sheikhupura 16 millions, 19 millions, 10.477 millions. Urban Water Scheme Sheikhupura 10 millions, Sialkot 20 millions, Jehlum 6 millions. اس طرح ہم چلتے جاتے ہیں، چلتے جاتے ہیں تو مجھے کہیں پر بھی اپنا ضلع، اپنا شہر، اپنا علاقہ اور اپنا گاؤں نظر نہیں آتا تو میں پوچھتا ہوں کہ supplementary budget ان deficiencies کو کیسے پورا کر رہا ہے؟

جناب سپیکر! ایک اور item 27 on page 63. ہے۔ اس میں 18 سکیمیں قصور کی، 31 سکیمیں سرگودھا کی، 6 ٹوبہ ٹیک سنگھ، 10 وہاڑی، ایک خانیوال، 3 لیہ اور ایک رحیم یار خان کی ہے I don't see my district in it, sir. میں نے دے کے بہت مشکل اور محنت کر کے جب ادھر دیکھتا ہوں تو مجھے وزیر خزانہ صاحب کا حلقہ نظر آتا ہے جس کے لئے 100 millions کی allocation ہے۔ page 76 item 61, grant in 8 development schemes of constituency N.A- 175, District Rajanpur, 100 million rupees. آگے ہے۔ Establishment of model village in Chak # 43/GB, Tehsil Summendari District Faisalabad, model village in Sialkot, model village in Sargodha. جناب! ہمارے علاقے میں بھی کوئی model village declare کیا جا سکتا ہے۔ میرے چھوٹے

سے علاقے یا گاؤں کا تو کہیں ادھر نام نہیں آتا۔ میں پچھلی دفعہ بھی یہی کہتا رہا ہوں۔ تحصیل کے کالج کے لئے جس طرح کی منتیں سماجتیں کہیں ہم کرنے کو تیار ہیں اور تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال کے بارے میں پچھلے 3 سال سے رو رہے ہیں لیکن کوئی پیشرفت نہیں ہو رہی۔ ہماری طرف سڑکیں بن رہی ہیں نہ کوئی سکول بن رہا ہے۔ یہ supplementary budget ان سارے issues کو address کرنے کے لئے ہونا چاہئے تھا کہ جہاں پر نہیں خرچ ہوا۔ supplementary budget میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ وہیں پر ہی خرچ ہو رہا ہے۔ جناب! roads کے 527 projects ہیں اور اس کے لئے ہم نے 8698.525 million rupees رکھے ہیں۔ اس میں ڈیرہ غازی خان کا حصہ 0.115 فیصد بنتا ہے یعنی ہر سو روپے میں سے ایک روپیہ بھی نہیں بلکہ صرف ایک پیسا۔ لاہور مجھے بہت پسند ہے کیونکہ میں ساری عمر لاہور میں پڑھتا رہا ہوں لیکن یونیورسٹی کے کتنے students ہوں گے جنہوں نے hostal سے campus تک گاڑیاں لے کر جانی ہیں۔ ان کے لئے تو 196 millions کے دو under passes بنا رہے ہیں لیکن میرے ضلع کے لئے کوئی سڑک نہیں بن سکتی۔ اس 200 million rupees کا بہتر استعمال تو میرے خیال میں ہمارے علاقے میں ہو جاتا۔ یہاں پر میں دیکھ رہا تھا کہ ہم ڈونگہ گراؤنڈ میں lmex theatre بنا رہے ہیں۔ اس کے لئے 2 millions ' 483 millions اور 518 millions رکھے گئے ہیں۔ وہاں ہم اچھی quality کی فلم دیکھیں گے جس کی screen کی resolution زیادہ بہتر ہو گی اور sound system زیادہ بہتر ہو گا۔ ہم 1000 millions اس چیز پر خرچ کر رہے ہیں کہ ہم اچھی فلمیں دیکھیں جب کہ ابھی تک ہمارے basic problems ہی address نہیں ہو رہے۔ ہمارے پاس تو پینے کا صاف پانی نہیں ہے اور دوسرے علاقے میں ہے کہ فلم زیادہ اچھی دیکھی جاسکے' sound زیادہ اچھی آنے اور image کی resolution زیادہ بہتر ہو۔

جناب والا! supplementary budget میں ان چیزوں کو address کرنا چاہئے۔ میری باتیں شاید تھوڑی سی ناگوار گزر رہی ہوں گی لیکن جب تک ان حقائق کو سامنے نہیں لایا جاتا انہیں address بھی نہیں کیا جائے گا۔ جن مسائل کی نشاندہی ہی نہیں ہو گی انہیں کون بیٹھ کر address کرے گا؟ میں پچھلے 3 سال سے بار بار یہ گزارش کر رہا ہوں کہ جس وقت یہ

بنائی جائیں ان میں ہمارے حلقے کے لوگوں کی نمائندگی ہو' ان میں development schemes ہماری contribution ہونی چاہئے۔ این۔ایف۔سی ایوارڈ کے اوپر ہمارا پنجاب کا یہ موقف ہوتا ہے کہ آبادی کے لحاظ سے ہمیں فنڈز دیئے جائیں۔ ہم وہی موقف اپنے صوبے میں کیوں نہیں استعمال کرتے؟ میں مانتا ہوں کہ لاہور کی آبادی بہت زیادہ ہے لہذا لاہور کے اوپر بالکل خرچ ہونا چاہئے لیکن جیسا کہ میں نے پہلے budget allocation میں سے دیا۔ لاہور کی آبادی صوبے کی آبادی کا 21.846 فیصد بالکل نہیں ہے۔ اسی طرح ڈیرہ غازی خان کی آبادی 2.19 فیصد بالکل نہیں ہوگی یا لودھراں کی آبادی 0.216 فیصد نہیں ہوگی تو جب تک منصفانہ تقسیم نہیں ہوگی تو میرے جیسے لوگ اسی طرح چیختے رہیں گے۔ میرے بہت سارے بھائی کھڑے ہو کر تعریف کریں گے شاید ان کو اپنے حلقوں کے لئے بہت کچھ ملا ہو اس لئے وہ اپنے voters کے پاس فخر سے جا سکتے ہیں اور ہم تو شرمندگی سے جاتے ہیں۔ تعلیم ہمارے علاقے میں نہیں ہے۔ ہم سکولوں کے لئے مطالبہ کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ نئے سکولوں کا اجراء بند ہے لیکن یہاں پر میں ایک لمبی فہرست دیکھتا ہوں کہ جو سکول نئے بن رہے ہیں' میرا کسی سے جھگڑا نہیں ہے' شیخوپورہ میں ضرور سکول بنیں' ساہیوال میں ضرور بنیں لیکن میرے ڈیرہ غازی خان میں بھی سکول بنائیں' میرے قبائلی علاقے میں بھی سکول بنائیں۔ میں یہ دیکھ کر حیران ہو رہا تھا یہاں پر ایک گرانٹ ہے کہ،

grant in aid to the Army Authorities for the development of field firing Range Feroza, Rahim Yar Khan

ہم 11 ملین روپے آرمی کو دے رہے ہیں کہ وہ اپنی range develop کریں۔ ماشاء اللہ defence کا اپنا اچھا خاصا بجٹ ہوتا ہے جو اس کے لئے استعمال ہو سکتا ہے۔ یہ 11 ملین اگر ہم کہیں پینے کے پانی کے لئے دے دیں' کہیں سکول بنانے کے لئے دے دیں تو اس کا زیادہ بہتر استعمال ہو گا۔

grant in aid to the Army Authorities for the battle stadium construction of overhead bridge and computer laboratory

اگر پنجاب حکومت ان 15 ملین کو کسی سکول کی upgradation پر یا کسی ہسپتال کی upgradation پر استعمال کرے تو بہتر ہوگا۔ فورٹ منرو کے تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال پر استعمال کر دیتے تو زیادہ فائدہ ہوتا۔ میرا مقصد صرف ان چیزوں کی نشاندہی کرنا ہے کہ جو ناانصافیاں ہیں اور جو deprivation کی feelings ہیں ان کو خدارا! address کریں۔ میں پچھلے تین سال سے یہی کچھ کہہ رہا ہوں۔ میرے ساتھی' میرے دوست میر بادشاہ خان قیصرانی نے بھی پہلے سال اپنی تقریر میں کہا تھا کہ میرے دادا وہاں سے پانی لے کر آئے تھے اور ابھی تک ہم وہی گندہ پانی اسی طرح پی رہے ہیں۔ میرے خیال میں تو انھوں نے دلبرداشتہ ہوکر اسمبلی آنا ہی چھوڑ دیا ہے اس لئے کہ ان چیزوں سے کوئی فرق نہیں پڑ رہا۔ میرے بزرگ سردار فتح محمد خان بزدار ہیں' یہ یہاں بیٹھے ہوئے ہیں' یہ بھی اپنے علاقے کے لئے پچھلے کافی عرصے سے جب بھی انھوں نے تقریر کی' آپ پرانا ریکارڈ اٹھا کر دیکھ لیں کہ یہ بھی انہی مسائل کی نشاندہی کرتے رہے ہیں۔ مجھے بھی جب کبھی بولنے کا موقع ملتا ہے تو انہی مسائل کی نشاندہی کرتا ہوں۔ مہربانی کر کے یہ جو کچھ ہو گیا' سو ہو گیا۔ آئندہ کے لئے جو 06-2005 کا ضمنی بجٹ آئے تو میری وزیر خزانہ صاحب سے گزارش ہے کہ اس میں میرا علاقہ بھی کہیں نظر آئے' میں بھی اپنے لوگوں کو جا کر شکل دکھا سکوں کہ ہاں بھئی تمھارے مسائل کے لئے میں نے کوئی بات کی ہے۔ اس میں تعصب والی کوئی بات میں نہیں کرتا کہ جنوبی پنجاب اور شمالی پنجاب۔ میں اس وقت اپنے ضلع ڈیرہ غازی خان اور اپنے حلقہ پی پی۔ 245 کی بات کر رہا ہوں۔ مجھے اپنا حلقہ اس میں نظر آنا چاہیے۔ میں لوگوں کو بتا سکوں کہ ہاں میں تمھاری نمائندگی کر رہا ہوں اور تمھارے لئے یہ سکول بنایا ہے' یہ کالج بنایا ہے' یہ ہسپتال بنایا ہے اور یہ سڑک بنی ہے۔ میری یہی گزارش ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر، شکریہ' مہربانی۔

جناب محمد وارث کلو، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، فرمائیں!

جناب محمد وارث کلو، جناب سپیکر! لابی میں بیٹھے دوستوں نے بتایا ہے کہ جو کور باہر پڑا ہوا

ہے اس کے لئے ٹونٹی سے پانی بھرتے ہیں اور سارے دوست آج تک یہ سمجھتے رہے ہیں کہ شاید یہ منرل واٹر ہے۔ اس پانی میں سے کسی دوست کو بُو آ رہی تھی تو انھوں نے point out کیا ہے۔ اس لئے استدعا ہے کہ مہربانی کر کے ادھر منرل واٹر کا انتظام کر دیں۔

جناب سپیکر، کلو صاحب! مہربانی کہ آپ نے نشان دہی کی ہے۔ ہم اس کا بندوبست کر لیتے ہیں۔ جناب فیاض الحسن چوہان!

جناب فیاض الحسن چوہان، اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نہایت ہی قابل احترام سپیکر صاحب! اپنا ایک مزاج ہے کہ شریک دار اور مخالف سامنے نہ ہو تو بات کرنے کا مزا نہیں آتا لیکن بہر حال آج کا ماحول کچھ اس طرح ہے کہ،

سنجیاں ہو جان گلیاں' وچ مرزا یار پھرے

کہ یہاں پر مخالف بھی کوئی نہیں ہے اور بجٹ پر تقریر کرنی پڑ رہی ہے۔ میں صرف اس موقعے کا فائدہ اٹھاتے ہوئے پریس والوں کی حاضری کو غنیمت جانتے ہوئے کچھ باتیں کرنا چاہوں گا۔

(اذان عصر)

جناب سپیکر، اب نماز عصر کے لئے آدھ گھنٹے کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر نماز عصر کے لئے ایوان کی کارروائی آدھ گھنٹہ کے لئے ملتوی کی گئی)

(نماز عصر کے آدھ گھنٹہ کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر 5 بج کر 57 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر، فیض الحسن چوہان صاحب بات کر رہے تھے' تشریف نہیں رکھتے؛ چودھری خضر حیات ورک!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ چودھری طالب حسین سندھو!۔۔۔ وہ بھی تشریف نہیں رکھتے۔ جناب عبدالعلیم شاہ!

سید عبدالعلیم شاہ، بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○ جناب سپیکر! میں آپ کا شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔ بجٹ کی صورتحال پر اس سے قبل بھی متعدد بار گفتگو ہو چکی ہے اور آج آپ کا جو رویہ اراکین اسمبلی کے حوالے سے' اسمبلی کی بہتری اور اسمبلی کی جاری کارروائی کے حوالے سے تھا

وہ نہ صرف قابل تحسین ہے بلکہ اس کو اسمبلی میں سنہرے الفاظ سے لکھا جائے گا کہ آپ نے اپوزیشن کی تمام تر گفتگو کے باوجود آج فراخ دلی سے اپوزیشن کو دعوت دی اور کہا کہ اسمبلی کی بہتری کے لئے اور صوبے کے ساڑھے نو کروڑ عوام کی بہتری کے لئے ہم اپوزیشن کو ساتھ لے کر چلنا چاہتے ہیں۔ اس پر آپ نے جو کمیٹی بنانے کی تجویز دی اس تجویز کی حزب اقتدار گروپ نے نہ صرف تائید کی بلکہ ڈیسک بجا کر appreciate بھی کیا لیکن افسوس کی بات ہے کہ اپوزیشن کے ارکان اسمبلی نے اسمبلی میں آ کر اپنے الاؤنسز کے لئے حاضری لگانا زیادہ مناسب سمجھا اور آپ کی تجویز پر اسمبلی کی کارروائی میں حصہ لینے کی بجائے اخبار کی شہ سرخی اور جمہوری نظام کی بہتری کی بجائے اپنے الاؤنسز کی بہتری کے لئے انھوں نے اسمبلی کا بائیکاٹ کیا۔ اسمبلی کا ریکارڈ اس بات کا گواہ ہے اور مجھے اس بات پر افسوس بھی ہے کہ ہمارے صحافی بھائی جو یہاں پر جب اسمبلی کی کارروائی شروع ہوتی ہے تو کافی تعداد میں موجود ہوتے ہیں' جیسے ہی اپوزیشن بائیکاٹ کر کے جاتی ہے' معلوم نہیں کہ اپوزیشن کے پاس صوبے کی بہتری کا زیادہ حل موجود ہے یا صوبے کی اکثریت والوں کے پاس زیادہ بہتر حل موجود ہے کہ ہمارے صحافی بھائی بھی ان کے ساتھ اٹھ کر چلے جاتے ہیں اور اسمبلی کی جو بقایا کارروائی ہوتی ہے اس میں یوں محسوس ہوتا ہے کہ شاید وہ صحافی بھائی زیادہ دلچسپی نہیں لیتے یا ہم سے انھیں کوئی گلہ ہے یا ہم سے کوئی شکایت ہے تو ہم اپنے صحافی بھائیوں کی بھی شکایت دور کرنے کے لئے تیار ہیں اور اپنے اپوزیشن کے جو بھائی اسمبلی کی مثبت کارروائی میں حصہ لینا چاہتے ہیں ان کے لئے بھی اس بات پر تیار ہیں کہ وہ آئیں اور سپیکر کی تجویز کردہ کمیٹی میں اس حوالے سے بیٹھ کر بات کریں۔ میں نے یہ بات اپوزیشن کے چند دوستوں سے بھی پوچھی تھی' مجھے افسوس ہوا اپوزیشن لیڈر صاحب کے اس بیان پر کہ جس میں انھوں نے کہا کہ رانا ثناء اللہ صاحب نے صرف یہ کہا ہے کہ "لوٹے کا باپ نہیں ہوتا" تو میں ان سے یہ چیز ضرور پوچھتا اگر وہ یہاں موجود ہوتے یا وہ اپنے چیمبر میں بیٹھ کر میری اس بات کو ضرور سن رہے ہوں گے کہ اتنا تو آج ہم ارکان اسمبلی کو یہ تو definition بتا دیتے کہ "لوٹا ہے کیا؟" لفظ کی یہ جو اصطلاح کی جاتی ہے' اس کی definition یا وہ کس کلاس کے تحت اس کو استعمال کیا جاتا ہے؟ رانا ثناء اللہ صاحب بار بار اس لفظ کا استعمال کرتے ہیں' اگر وہ یہ محسوس

کرتے ہیں کہ ایک شخص یا ایک پارٹی کا رُکن اسمبلی یا پارٹی کا کارکن اپنی پارٹی کے نظریات سے اختلاف کر کے دوسری پارٹی کے نظریات کے ساتھ اپنی وابستگی کرتا ہے تو اس کو "لوٹا" کہتے ہیں؟ اگر اس کو "لوٹا" کہتے ہیں تو میں پھر رانا ثناء اللہ صاحب سے یہ ضرور پوچھوں گا کہ جب وہ دوبارہ اسمبلی میں آئیں گے تو کیا وہ بتانا مناسب سمجھیں گے کہ انہوں نے پہلے سیاست کا آغاز کس پارٹی سے کیا تھا؛ وہ پہلے ایم۔پی۔اے مسلم لیگ (ن) سے بنے تھے یا پیپلز پارٹی سے بنے تھے؛ تو یہ ان کے اپنے اندر کی وہ اصطلاح ہے' میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ اپنے اندر کی ان کی وہ خامی اور کمی ہے' وہ کمپلیکس ہے جس کو وہ بار بار ذکر کر کے اپنی پارٹی میں اپنی affiliation کو اور اپنے باہر بیٹھے ہوئے لیڈران کو اس چیز کا ثبوت دینا چاہتے ہیں کہ میں جو پہلے تھا وہ اب نہیں۔ دوسری بات یہ کہ اگر ایک نظریات سے یا ایک سوچ سے اختلاف کر کے دوسری سوچ کے ساتھ مل جانا' ان کی نظر میں "لوٹا" ہے تو پھر یہ بات میں پوچھنے میں حق بجانب ہوں کہ 17 سال تک اس ملک میں پیپلز پارٹی اور نواز شریف نے جو سیاست کی وہ کیا تھی؛ 17 سال تک اس قوم کا جو حلیہ بگاڑا rightist اور leftist کی قوم کی جو تقسیم کی اور 17 سال کے متعلق کیا یہ دونوں اس بات کا جواب دیں گے؛ ہماری جو باہر بیٹھ کر نیشنل قیادت کہلاتی ہے کہ ہم قومی لیڈر ہیں' ان لوگوں کا' ان ماؤں کا' ان بہنوں کا' ان بھائیوں کا حساب یہ لیڈر دیں گے جنہوں نے ان کی بات پر یقین کرتے ہوئے اپنی جانیں بھی قربان کیں' اپنے جسم کے اجزاء بھی قربان کئے اور اپنا مستقبل بھی برباد کیا اور ان دونوں لیڈروں نے 17 سال تک ایک دوسرے کو سکیورٹی رسک کہا۔ ایک دوسرے پر الزامات کی بھرمار کی۔ ایک نے طالبان گروپ کہا تو دوسرے نے سکھوں کی امداد کرنے والے کہا اور اگر آج 17 سال کی لڑائی کے بعد اس قوم کو تقسیم کرنے کے بعد وہ دونوں اکٹھے ہو گئے ہیں تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ جب ایک نظریات رکھنے والا دوسرے نظریات والے سے ملتا ہے تو پھر اسی کو ہی یہ رانا ثناء اللہ صاحب "لوٹا" کہتے ہیں۔ |******************|

جناب سپیکر: یہ الفاظ میں کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

سید عبدالعلیم شاہ، تو ان سے کوئی یہ پوچھے کہ آخر کیا ہے؟ یہ ہمارا حوصلہ ہے کہ ہم ان کی ہر بات کو یہاں پر بیٹھ کر سنتے بھی ہیں اور ان کی ہر بات کو برداشت بھی کرتے ہیں۔ آپ اس بات پر پابند کریں کہ اپوزیشن جب اپنا احتجاج کرتی ہے یا کوئی بات کرتی ہے تو ہم بیٹھے ان کی بات سنتے ہیں اور وہ ہماری بات بیٹھ کر سننا گوارا ہی نہیں کرتے' صرف حاضری لگاتے ہیں' اپنے الاؤنسز لیتے ہیں اور چلے جاتے ہیں۔ یہ کس کی تضحیک ہے؟ کیا یہ آپ کی یا اس اسمبلی کی تضحیک نہیں؟ کیا یہ اس اسمبلی کی prestige یا privilege کو down نہیں کرتے؟ اگر انھوں نے احتجاج کرنا ہے یا بائیکاٹ کرنا ہے تو یہ رجسٹر پر بغیر حاضری لگائے چلے جائیں' بائیکاٹ کریں۔ الاؤنسز لینے کے لئے تو پہلے آ کر رجسٹر پر حاضری لگاتے ہیں اور پھر اس کے بعد بائیکاٹ کرتے ہیں۔

جناب والا! ہماری آپ سے یہ گزارش ہے کہ مہربانی کر کے جہاں پر آپ نے ضابطہ اخلاق کی بات کی ہے ہم اس کی تائید بھی کرتے ہیں اور آپ سے یہ امید بھی رکھتے ہیں کہ آپ اس سلسلے میں بہتر اقدامات کریں گے اور اس بات کا پابند بنائیں گے کہ جہاں پر آپ ہمیں کہہ رہے ہیں وہاں پر اپوزیشن کو بھی اس بات کا حوصلہ پیدا کرنا چاہیے کہ وہ بیٹھ کر حزب اقتدار کے لوگوں کی بات کو آرام و سکون سے سنیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ اپوزیشن کا احتجاج کرنا یا اس کا بات کرنا اس کے استحقاق میں شامل ہے اور ڈیموکریسی میں کسی کو بھی کسی بات سے نہیں روکا جا سکتا لیکن کم از کم بطور پاکستانی' بطور صوبہ پنجاب کے نمائندے ان کا یہ فرض بھی تو بنتا ہے کہ وہ چودھری پرویز الٰہی کی اور اس حکومت کی جو اچھی باتیں ہیں' ان کی جو اچھی پالیسیاں ہیں کم از کم ان کو تو appreciate کریں۔ ہم نے ان کو متعدد بار کتاب کی صورت میں' ہر چیز کی صورت میں باور کرایا کہ تعلیم' صحت اور کمیونیکیشن کے حوالے سے تجزیہ کر لیں 2002 سے پہلے کا اور 2002 سے لے کر 2005 تک کا کہ تعلیم کے حوالے سے' صحت کے حوالے سے اور تمام صوبے کے لوگوں کے حقوق کے حوالے سے کیا پاکستان مسلم لیگ اور چودھری پرویز الٰہی نے صوبہ پنجاب کا وزیر اعلیٰ ہونے کا حق ادا نہیں کیا؟ آج آپ دور افتادہ علاقوں میں جا کر دیکھیں' 2002 سے پہلے آپ بھی اس اسمبلی کے جب ممبر تھے کیا آپ کے سکولوں میں جو missing facilities تھیں' آپ کے جن سکولوں میں بجلی نہیں تھی' جن سکولوں میں پانی نہیں تھا' جن

سکولوں میں بچے اور بچیوں کو باتھ روم کے لئے سکول سے باہر جانا پڑتا تھا' کیا کبھی کسی نے اس طرف توجہ دی؟ اگر کسی نے چھوٹے سے' چھوٹے مسئلے پر توجہ کی تو وہ چودھری پرویز الہیٰ نے کی ہے۔ آج آپ جا کر دیکھیں کہ دیہات کا ہر سکول' شہر کا ہر وہ سکول جس میں بجلی نہیں ہے' جس میں پانی نہیں ہے' جس میں لیٹرین نہیں ہے' جس میں فرنیچر نہیں ہے ان تمام ضروریات کو آج کون پورا کر رہا ہے؟ جس میں کمرے نہیں ہیں اس کو کون پورا کر رہا ہے؟ کیا کبھی کسی نے دیکھا تھا کہ صحت کے حوالے سے پورے پنجاب کے تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں کو upgrade کر دیا جائے؟ کیا کبھی اس سے پہلے کسی نے سوچا کہ جو رورل ہیلتھ سنٹر ہے جہاں پر دیہات میں رہنے والوں کو ذرا سی بھی طبی سہولت مہیا نہیں ہوتی تھی کیا ایشیا کا ٹائیگر کا نام لینے والے سابقہ حکمرانوں نے اس بات پر سوچا؟ آج پورے پنجاب میں بلاتفریق جتنے بھی تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال ہیں ان کو upgrade کیا جا رہا ہے۔ جتنے آر' ایچ' سی سنٹر ہیں ان کو upgrade کیا جا رہا ہے۔ بڑے شہروں میں ہمارے پاس پہلے 15 کی سہولت میں کیا چیزیں میسر تھیں' آج آپ جا کر دیکھیں' آج اس ماں سے پوچھیں کہ جس کے چونگی امرسدھو میں گھر کے اندر آگ لگ گئی تھی اور ساڑھے سات منٹ کے اندر ایمبولنس سروس نے جا کر اس کے بچے کو بھی بچایا اور اس کی ماں کو بھی بچایا۔ اگر چودھری پرویز الہیٰ یہ ایمبولنس سروس شروع نہ کرتے تو کیا وہ بچہ اور اس کی ماں بچ سکتے تھے؟ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب والا! یہ وہ چیزیں ہیں۔ ہم ان سے پوچھتے ہیں کہ کب تک ہم منافقت کی' بے راہ روی کی اور ایک دوسرے کی ٹانگیں کھینچنے کی سیاست کریں گے؟ آئیے! آگے بڑھیے۔ آج ہم اکیسویں صدی میں داخل ہو نے ہیں۔ ہم پاکستانی ہیں۔ ہم صوبہ پنجاب کے رہنے والے ہیں۔ ہم اپنی مثبت سوچ کو اپنائیں۔ آج میڈیا تیز ہے۔ آج لوگ دیکھ رہے ہیں۔ آج دنیا سمٹ کر ایک انگلی پر آ گئی ہے۔ ایک fingertip سے آپ پوری دنیا کو محسوس کر لیتے ہیں۔ آئیے! آج بیٹھیں' آج بیٹھ کر پاکستان کی فکر کریں۔ اس نوجوان نسل کی فکر کریں۔ اس کے تعلیمی اداروں کی فکر کریں۔ اس کی جغرافیائی سرحدوں کی فکر کریں۔ اس میں بسنے والے ہر ماں' بہن اور بچے کی فکر کریں۔ ہم دعوت دیتے ہیں کہ آئیں آ کر اپنی اصلاحات' جو اچھی باتیں ہیں وہ ہمیں بتائیں لیکن اس چیز سے

قطع نظر کہ اگر اپوزیشن نے یہی وتیرہ اپنانا ہے تو ہم آج اپوزیشن کے اس رویے کی شدید مذمت کرتے ہیں اور آپ کے ان تمام فیصلوں کی تائید کرتے ہیں جو آپ نے اس سے قبل کئے تھے اور امید رکھتے ہیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہم لوگوں نے ثابت کیا تھا اور آج بھی ثابت کریں گے اور آنے والا وقت بھی ثابت کرے گا۔ جس طرح 17 سال کا مسلسل اقتدار میاں محمد نواز شریف کے پاس رہا اور بے نظیر بھٹو کے پاس بھی تین دفعہ اقتدار رہا۔ ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ ہمارے قائد چودھری پرویز الہیٰ کو آپ پانچ سال پورے کرنے دیں' اگر ہمارا یہ پانچ سال کا tenure ان کے 17 سال پر حاوی نہ ہو جائے تو اس کا فیصلہ عوام کرے گی۔ ہم کام کر رہے ہیں' ہم اپنے صوبے کی خدمت کر رہے ہیں' ہم اپنے لوگوں کی خدمت کر رہے ہیں۔ ہم یہاں پر صرف allowances لینے کے لئے نہیں آتے۔ ہمارے وزراء کے بارے میں بات کی جاتی ہے۔ کیا راجہ بشارت جیسا ایک بھی دھیما آدمی ان کے پاس ہے' کیا ہمارے صوبائی وزیر تعلیم اور صحت جیسا ان کے پاس ایک بھی آدمی ہے جنھوں نے تعلیم و صحت کے بارے میں یہاں پر متعدد تجاویز دی ہیں اور تعلیم و صحت میں بہتری لے کر آئے ہیں؟ یہ صوبے کی بھلائی کی بات کریں' اگر ہم صوبہ پنجاب میں رہنے والے لوگوں کے خلاف جا رہے ہیں تو پھر ہمارے اُوپر ضرور تنقید کریں۔ اگر ہم اپنے صوبے کے مفادات کا تحفظ نہ کر سکیں تو ہمارے اُوپر تنقید کریں لیکن یہ تو کوئی بات نہیں کہ جب جی چاہا آئے' اپنی بات سنائی' دھاڑ دھاڑ کی اور چلے گئے۔ ایسا تو کسی بھی مہذب ملک کے اندر نہیں ہوتا۔

جناب والا! آپ تو ہاؤس کے کسٹوڈین ہیں۔ کیا پوری قوم یہ نہیں دیکھ رہی کہ بجٹ والے دن انھوں نے بجٹ کی کاپیاں پھاڑ کر پھینکیں' کیا ان پر لکھا ہوا لا الہ اللہ محمد رسول اللہ یا بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ان کو نظر نہیں آیا؟ انھوں نے ساری بجٹ تقریر پھاڑ کر پاؤں میں روندی' ساری بجٹ تقریر کو پھاڑ کر انھوں نے اس کا مذاق اڑایا۔ یہ صرف ایک کتاب ہی نہیں ہے بلکہ صوبہ پنجاب کے لوگوں کے مفادات کا تحفظ تھا۔ انھوں نے اس کا جو حال کیا اسے پوری قوم نے دیکھا۔ ہم ان کو چیلنج کرتے ہیں کہ آئندہ ہونے والے بلدیاتی الیکشن میں آپ اپنے اپنے حلقوں میں آئیں' آپ اپنے پچھلے اقدامات لے کر آئیں اور ہم اپنی اڑھائی سالہ کارکردگی سے انشاء اللہ تعالیٰ ان کو زبردست طریقے سے شکست دیں گے۔ پنجاب کی عوام یہ سمجھتی ہے کہ رانا ثناء اللہ خان جو اپنے

آپ کو ڈپٹی اپوزیشن لیڈر کہتے ہیں انھوں نے اس اسمبلی کو ہمیشہ bulldoze کرنے کی کوشش کی ہے۔ انھوں نے اس اسمبلی کو ہمیشہ اپنی سوچ کے مطابق چلانے کی کوشش کی ہے۔ انھوں نے ہمیشہ اس اسمبلی کے ارکان کا استحصال کیا ہے۔ اگر آپ یہ فیصلہ نہ کرتے تو میں دعوے سے کہتا ہوں کہ اس اسمبلی میں ضرور خون خرابہ ہوتا' ضرور لڑائی ہوتی۔ آپ کا فیصلہ بالکل صحیح تھا۔ آپ کا فیصلہ اس اسمبلی کے تحفظ و تشخص اور اس کی عزت بچانے کے لئے تاریخ میں سنہرے حروف سے لکھا جائے گا۔ ہم آپ کے اس فیصلے کی تائید کرتے ہیں۔ بہت بہت مہربانی۔

جناب سپیکر : شکریہ۔ سردار فتح محمد خان بزدار صاحب!

سردار فتح محمد خان بزدار : جناب سپیکر! آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔ میں آپ کو اپنے علاقے کے بارے میں تھوڑا بہت بتاتا ہوں۔ ضلع ڈیرہ غازی خان پنجاب' بلوچستان' سرحد اور سندھ کا درمیانی ضلع ہے۔ یہاں آ کر چاروں صوبے مل جاتے ہیں۔ انڈس ہائی وے بنائی گئی ہے جو کہ کراچی سے لے کر ڈیرہ غازی خان سے ہوتی ہوئی پشاور تک جاتی ہے۔ اس کے اوپر ایسا علاقہ ہے جس کو ہم tribal area کہتے ہیں انگریزوں کے دور میں یہ بلوچستان کا حصہ تھا بعد میں اس کو کاٹ کر بفر زون بنایا گیا تا کہ یہاں کے قبائل پنجاب کے settled area کو باہر کے لوگوں سے محفوظ کرے۔ انگریزوں کے دور سے لے کر اب تک اس علاقے کی ترقی کے لئے کچھ نہیں کیا گیا۔

tribal area سے اوپر کی طرف بلوچستان کا شمالی علاقہ ہے جس میں ضلع کوہلو' کاہان اور موسیٰ خیل بہت بڑی لمبائی میں ہیں۔ اس علاقے کو اللہ تعالیٰ نے بے شمار خزانوں سے بھر دیا ہے۔ مثلاً جپسم' یورینیم' چونے کا پتھر اور دوسری کئی معدنیات یہاں سے نکلتی ہیں۔ ڈیرہ غازی خان میں صرف ایک سیمنٹ فیکٹری لگائی گئی ہے جس کا نام ڈی جی سیمنٹ فیکٹری ہے۔ یہ یہاں اس لئے لگائی گئی ہے کہ جو raw materials سیمنٹ فیکٹری کی ضرورت ہوتے ہیں وہ اس علاقے میں موجود ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اس علاقے میں سڑکیں بنائی جائیں۔ tribal area میں تیل' گیس اور یورینیم وغیرہ پایا جاتا ہے۔ یہی کیفیت بلوچستان کی ہے۔ ہم ڈیرہ غازی خان والے قبائلی اور بلوچستان کے دوسرے علاقے موسیٰ خیل وغیرہ اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتے جب تک انھیں پنجاب سے نہ ملایا جائے۔ ہم نے وزیر اعلیٰ کو دو سڑکوں کا پروگرام دیا جس کو انھوں نے منظور کر

لیا ہے۔ جب یہ دونوں سڑکیں بن جائیں گی تو بلوچستان کا یہ علاقہ' ہمارا علاقہ اور ڈیرہ غازی خان کے علاقے بہت ترقی کریں گے۔ چونکہ یہاں بے شمار معدنیات پائی جاتی ہیں لیکن سڑکیں نہ ہونے کی وجہ سے آنے جانے میں دشواری ہوتی ہے جس کی وجہ سے کوئی کمپنی وہاں نہیں جاتی اور نہ ہی کوئی exploration ہو سکتا ہے۔ جب تک سڑکیں نہیں بنیں گی وہاں پر نہ تو بجلی جا سکتی ہے اور نہ ہی کوئی دوسرا کام ہو سکتا ہے۔ ہم نے کہا کہ اس علاقے کی ترقی کے لئے آپ یہ دو سڑکیں دے دیں' جب سڑکیں بن جائیں گی تو یہ علاقہ خود بخود کھل جائے گا۔ یہاں بجلی آ جائے گی' پانی کے ڈیم بنیں گے اور یہ علاقہ خوشحال ہو جائے گا۔ یہ دو سڑکیں زین بھارتھی کھڑ بزدار اور نمرو تھا کاضہ فقہ ہیں جو بلوچستان کے شمالی حصوں کو cover کریں گی اور ہمارے علاقے کو بھی cover کریں گی۔ اس سے بلوچستان کے لوگ ہمارے ہاں آئیں گے' پنجاب میں جائیں گے اور کاروبار ہو گا۔ میں دوبارہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جب تک ہمارے علاقے میں یہ سڑکیں نہیں بنیں گی تو اس وقت تک کوئی کاروبار یا ترقی نہیں ہو سکتی۔ لہذا ہماری گزارش ہے کہ اس سکیم کو top priority دی جائے۔ ہمارے علاقے کے لئے یہ بھی ایک گوادر ہے۔ سڑکیں بننے سے یہاں پر کاروبار ہوگا' لوگ یہاں سے ملتان' لاہور اور پھر اسلام آباد تک جائیں گے۔ لہذا ہم پرزور اپیل کرتے ہیں کہ ان سڑکوں کو اولیت دی جائے۔ شکریہ

جناب سپیکر : مہربانی۔ اگلے مقرر سید نذر محمود شاہ ہیں۔ وہ تشریف نہیں رکھتے۔ بیگم زینت خان!

بیگم زینت خان : بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر ! میں آپ کی شکر گزار ہوں کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا۔ میرا تعلق ڈیرہ غازی خان سے ہے۔ جیسا کہ ابھی سردار فتح محمد بزدار صاحب نے اس علاقے کی پسماندگی اور پیچیدگی پر تفصیلی بات کی ہے۔ ان سے پہلے محسن خان لغاری صاحب بھی تفصیلی بات کر چکے ہیں۔ میں انہی باتوں کو دہرانا نہیں چاہتی' میں صرف اتنا عرض کرنا چاہوں گی کہ یہ ایک ایسا علاقہ ہے کہ جس کے ساتھ ہماری چاروں سرحدوں کے سنگم ملتے ہیں۔ ڈیرہ غازی خان واحد علاقہ ہے جہاں سے سرحد' بلوچستان' پنجاب اور سندھ بیک وقت آ کر ملتے ہیں۔ جتنی اہمیت کا حامل یہ علاقہ ہے اتنا ہی یہ پسماندہ ہے۔ چونکہ میرا تعلق حکومتی پارٹی سے ہے لہذا میں

یہی کہوں گی کہ موجودہ وزیراعلیٰ صاحب' ہمارے وزیرخزانہ صاحب اور کابینہ کے دوسرے ممبران نے اس بجٹ کو بہت سوچ سمجھ کر ہی بنایا ہے۔ بجٹ بنانا اتنا آسان نہیں ہے۔ بحیثیت ایک عورت جب گھر کا بجٹ بنانا ہوتا ہے تو ہمارے لئے وہ بڑا مشکل مرحلہ ہوتا ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ یہ بجٹ کوئی اور بنائے۔ جب پورے صوبے کا بجٹ بنانا ہو تو اس کے لئے تو اور زیادہ مشکلات درپیش ہوتی ہیں۔ مجھے ضمنی بجٹ پر بات کرنی ہے۔ یقین کیجئے گا کہ ہمیں افسوس بھی ہوا کہ جب ہم نے بجٹ میں اپنے علاقے کو دیکھا تو ہمیں کہیں نظر نہیں آیا۔ کہیں کہیں ہماری تشنگیوں پر کم از کم پانی ضرور ڈالا گیا ہے۔ میں ہیلتھ سے ابتدا کروں گی' اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ڈیرہ غازی خان ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال کو upgrade کرنے کے لئے ضمنی بجٹ میں 3 کروڑ روپے کی خطیر رقم رکھی گئی ہے۔ ہم وزیراعلیٰ صاحب سے توقع رکھیں گے کہ وہ اس میں مزید اضافہ بھی کریں گے۔ سابقہ ادوار میں جو حکومتیں گزر چکی ہیں انھوں نے ہمارے ساتھ جو حشر کیا تھا اس کے مقابلے میں ہم ابھی کافی آسودہ حالت میں ہیں اور اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہمارا ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال upgrade ہو رہا ہے۔ اس میں I.C.C.U وارڈ بھی معرض وجود میں آ گیا ہے۔ انشاء اللہ عنقریب اس کا افتتاح بھی ہو گا اور 250 بستروں سے ہسپتال کی upgradation بھی ہو جائے گی۔

جناب سپیکر! اب میں تعلیمی سیکٹر پر بات کروں گی۔ اس میں کوئی شک نہیں اور میرے خیال میں ہمارا کوئی ممبر بھی ایجوکیشن ریفارم پروگرام پر بات کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ جہاں وزیراعلیٰ صاحب کی "پڑھا لکھا پنجاب" کی بات آتی ہے وہاں پر میاں عمران مسعود کی بات بھی ضرور آتی ہے کہ انھوں نے بھی اتنی ہی محنت کی' اتنا ہی وزیراعلیٰ صاحب کا ساتھ دیا اور دن رات عرق ریزی کرنے کے بعد ہم بہت اچھا ایجوکیشن ریفارم پروگرام لے کر چل رہے ہیں۔ اس میں چیزیں بار آور کرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ڈیرہ غازی خان میں مفت کتابوں کی تقسیم' اسی طرح دوسرے پروگرام' خواتین کے لئے وظائف کی شرح اور ہمارے دوسرے تعلیمی مسائل solve ہو رہے ہیں لیکن میں ایک بات ضرور عرض کروں گی کہ کم از کم ایجوکیشن کا جتنا ریفارم پروگرام چلا ہے۔ وہاں پر اس کی ترجیحات تھوڑا سا غلط طریقے سے چلی ہیں کیونکہ کہیں پر تو تین منزلہ عمارت

بنا دی گئی ہے لیکن کہیں پر سکول کی چار دیواری بھی نہیں ہے اور wash room کی بھی کمی ہے۔ اگر اس کے لئے درجہ بدرجہ ترجیحات کو رکھا جاتا کہ کن سکولوں میں کس چیز کی زیادہ ضرورت ہے اور کہاں پر چار دیواری کی ضرورت ہے' کہاں پر کمروں کی ضرورت ہے تو یہ پروگرام مزید کامیابی کے ساتھ چلتا۔ اس کے ساتھ ہی میں عرض کروں گی کہ ہماری تحصیل تونسہ بہت ہی پسماندہ ہے لیکن وہاں پر talent کی کمی نہیں ہے۔ اگر آپ تعلیم کی ratio دیکھیں تو ڈیرہ غازی خان میں سب سے زیادہ تونسہ کے لوگوں کی ratio ہے۔ وہاں پر ایک بوائز کالج کے لئے پیسے دیئے ہیں۔۔۔

جناب محمد ایوب خان سلدیرا، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، محترمہ! معزز ممبر پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

جناب محمد ایوب خان سلدیرا، جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ E. S. R کا جو پروگرام ہے اس کے لئے ڈسٹرکٹ میں ایک کمیٹی بنائی گئی ہے۔ وہ کمیٹی سکیموں کا جائزہ لے کر ان کی منظوری دیتی ہے اس لئے میرے خیال میں اس فورم پر اس کا ذکر کرنا کچھ اچھا معلوم نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر، جی' شکریہ۔ جی محترمہ!

بیگم زینت خان، جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ صاحب نے ہمیں گورنمنٹ ڈگری بوائز کالج کے لئے 5 کروڑ روپے کی خطیر رقم دی ہے اس کے لئے ہم ان کے شکر گزار ہیں۔ وزیر اعلیٰ صاحب نے ہمیں جو سب سے بڑی امداد دی ہے وہ موجودہ سیلاب زدگان کے لئے بیت المال سے 60 لاکھ روپے کی خطیر رقم ہے۔ بارش کی وجہ سے جن لوگوں کے گھر گر گئے تھے' چھتیں ٹپک رہی تھیں ان کے لئے انہوں نے پہلے 50 لاکھ روپے دیئے تھے اب اسی ہفتے میں اس میں 10 لاکھ روپے مزید دیئے ہیں اور ہمیں 60 لاکھ روپے کی رقم دی ہے جس سے ان لوگوں کو امداد دی جائے گی جن کے گھر بارش کی وجہ سے ٹپکنا شروع ہو گئے تھے۔

جناب سپیکر! میں عرض کروں گی کہ جتنا کچھ بھی ہمارے حصے میں آتا ہے ہم اس کو من و عن تسلیم کر لیتے ہیں' لے لیتے ہیں لیکن ساتھ ہی آئندہ آنے والے بجٹ میں اپنے علاقے کے لئے مزید امداد کی بھی توقع رکھتے ہیں۔ ہمارے علاقے میں مانکا کینال سب سے زیادہ بدصورتی اور گندگی کا باعث ہے۔ ہم نے اس سلسلے میں خصوصی طور پر وزیراعلیٰ صاحب کو presentation بھی دی تھی کہ خدا کے لئے مانکا کینال کے لئے ضرور کچھ پیسے رکھیں کیونکہ ڈیرہ غازی خان شہر میں ویسے بھی recreation کی کوئی جگہ نہیں ہے۔ حیرت کی بات ہے کہ اگر آپ کسی چھوٹے سے گاؤں/ گوٹھ میں بھی جائیں تو آپ کو کوئی ایسا کونہ کھدرا ضرور ملتا ہے جہاں اپنے مہمانوں کو لے کر آیا جاتا ہے لیکن افسوس کی بات ہے کہ ڈیرہ غازی خان میں سوائے غازی گھاٹ کے کوئی ایسی جگہ نہیں ہے جہاں ہم اپنے مہمانوں کو لے کر جائیں۔ جب ہم سب سے پہلے ڈیرہ غازی خان میں داخل ہوتے ہیں تو سامنے ہمیں مانکا کینال نظر آتی ہے۔ صرف اس کا نام مانکا کینال ہے لیکن دراصل وہ گندے پانی کا ایک نالہ ہے۔ اس سے پیشتر تمام حکومتوں نے اس کے لئے بہت سارے فنڈز رکھے اور بہت سارے فنڈز ہضم بھی کر لئے۔ اس کے لئے تجویز تھی کہ اس کے دونوں اطراف خوبصورت درخت لگائے جائیں گے اور گندے پانی کے نالے کو صاف کر کے اس میں صاف پانی چھوڑا جائے گا لیکن یقین کیجئے کہ اس نالے کے دونوں اطراف کروڑوں روپے کی کوٹھیاں بنی ہوئی ہیں جو اس تعفن اور گندے پانی کی وجہ سے متاثر ہو رہی ہیں۔ میں وزیراعلیٰ اور وزیر خزانہ صاحب سے بھی توقع رکھوں گی کہ وہ اس پر ضرور نظرثانی کریں گے اور آنے والے بجٹ میں مانکا کینال جیسے گندے پانی کے نالے سے ڈیرہ غازی خان کے باسیوں کی جان چھڑائیں گے۔ جب وزیر آبپاشی عامر سلطان چیمہ تشریف لے گئے تھے تو ہم انھیں یہ مانکا کینال دکھانے کے لئے لے گئے تھے کہ آپ اس کی حالت زار دیکھئے اور یہاں کے باسیوں کو دیکھئے۔ میں اس کے ساتھ ہی اپنی گزارشات کو ختم کرتی ہوں اور توقع رکھتی ہوں کہ انشاء اللہ جب ہماری حکومت اپنا tenure پورا کرے گی تو اس کے ساتھ ہی ہمارے پسماندہ علاقے ڈیرہ غازی خان کو مزید ترقیاتی طور پر کامیاب کرے گی۔ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر، شکریہ۔ محترمہ ماہا راجہ ترین!

جناب نجف عباس خان سیال، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' سیال صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

جناب نجف عباس خان سیال، شکریہ جناب سپیکر! میں محترمہ زینت خان کی خدمت میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ میری بات کرنے کا مقصد کسی سے ذاتی عناد نہیں ہے بلکہ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ ملک کے صدر بھی ڈیرہ غازی خان ڈویژن کے رہے ہیں۔ یہاں ہر دور حکومت میں وہاں سے کوئی نہ کوئی سربراہ رہا ہے۔ میرا حلقہ بھی ساتھ ہے۔ یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ جتنی ترقی ڈیرہ غازی خان ڈسٹرکٹ اور ڈویژن کی چودھری پرویز الٰہی کی قیادت میں ہوئی ہے خدا کی قسم آج تک پہلے کبھی نہیں ہوئی۔

جناب سپیکر، جی۔ شکریہ۔ اگلی مقرر محترمہ ماہا راجہ ترین صاحبہ!۔۔۔وہ تشریف نہیں رکھتیں۔ محترمہ کنول نسیم صاحبہ!

محترمہ کنول نسیم، بسم اللہ الرحمن الرحیم O جناب سپیکر! میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا۔ سالانہ بجٹ پر تو میں نہ بول سکی لیکن بجٹ کے حوالے سے میری ایک تجویز ضرور تھی کہ خواتین کو بجٹ میں وہ حصہ نہیں دیا گیا جس کی وہ توقع کر رہی تھیں۔ انھیں صرف 22 کروڑ روپے دیئے گئے جو ان کی آبادی کے لئے ناکافی ہیں۔ اس وقت ہماری آبادی 48.9 ہے۔ اس حساب سے ہمارے حصے میں 2 روپے 50 پیسے آتے ہیں جو کہ مناسب نہیں ہے۔ آج ضمنی بجٹ کی بات ہو رہی ہے تو میں چودھری پرویز الٰہی کو خراج تحسین پیش کرتی ہوں کہ جس طرح انہوں نے صحافیوں کے لئے کام کیا وہ قابل قدر ہے۔

جناب سپیکر! پہلے اکلوتا ٹیلی ویژن ہوتا تھا جس میں ہم خبریں اور چند باتیں سنتے تھے لیکن آج اللہ کے فضل سے بیسوں چینل چل رہے ہیں اور پاکستان ٹیلی ویژن ورلڈ 2 پر ایک پروگرام پیش کیا جاتا ہے اور اس میں انٹرویو ہوتا ہے جس میں تمام سیاستدان حصہ لیتے ہیں چاہے ان کا تعلق اپوزیشن سے ہو یا حکومتی پارٹی سے اور وہ کھل کر اپنا اظہار کرتے ہیں۔ حکومت پر

نکتہ چینی بھی کرتے ہیں۔ یہ بہت بڑی بات ہے اور اس کا سارا کریڈٹ پرویز مشرف کو جاتا ہے کہ آج کے صحافتی دور میں ان پر جتنی تنقید ہوئی وہ برداشت کرتے رہے ہیں۔ اسی طرح ہمارے وزیراعلیٰ چودھری پرویز الٰہی بھی برداشت کرتے رہے ہیں۔ یہ بہت بڑی بات ہے۔

جناب سپیکر! جہاں تک ویج بورڈ ایوارڈ کی بات ہے۔ ہماری حکومت کوشش کر رہی ہے کہ اس پر بھی جلد از جلد عملدر آمد ہو سکے۔ آپ کو یاد ہو گا کہ میں نے بجٹ کے حوالے سے اپنی پہلی تقریر میں گزارش کی تھی کہ صحافیوں کے لئے کالونی بنائی جائے۔ خدا کے فضل سے ہمارے وزیراعلیٰ چودھری پرویز الٰہی نے اس پر عملدر آمد کیا اور آج میں یہ بات فخر سے کہہ سکتی ہوں کہ صحافی کالونی کا قیام عمل میں آیا۔ آج وہ صحافی جو بے گھر تھے' جن کے سر پر سایہ نہیں تھا آج ان کے سر پر سایہ ہے اور وہ پلاٹوں کے مالک بن رہے ہیں۔ آپ کو معلوم ہے' سب کو معلوم ہے کہ صحافیوں کو جن مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ چند اداروں کے سوا بہت سے ادارے ان کو مناسب تنخواہ بھی نہیں دیتے۔ وہ در بدر پھرتے ہیں' ان کی شنوائی نہیں ہوتی۔ آزادی صحافت بہت بڑی چیز ہے۔ صحافی آئینہ ہے وہ عوام اور حکومت کو اصل حقیقت سے آگاہ کرتا ہے۔ عوام کے لئے کیا کرنا چاہئے اور بہت سے مسائل کی وہ نشاندہی بھی کرتے ہیں۔ ضمنی بجٹ میں جس طرح سے پرویز الٰہی صاحب نے اقدامات کئے ہیں ان میں آرٹیکل 24-23-21-20-17 اور 26 شامل ہیں۔ اس مد میں ملتان پریس کلب' راولپنڈی پریس کلب اور خانیوال پریس کلب کو فنڈ دیا گیا ہے۔ اس طرح سے personal طور پر بھی صحافیوں کی مدد کی ہے جس کے سلسلے میں وزیر اعلیٰ کا شکریہ ادا کرتی ہوں اور روزنامہ "ڈان" کے جرنلسٹ ہیں ان کو بھی فنڈ دیا گیا ہے۔ ڈی۔جی۔پی۔آر میں کام کرنے والے شخص کی بیوہ کی بھی امداد کی گئی ہے۔ اس کے لئے بھی میں وزیراعلیٰ کی شکرگزار ہوں۔ میں امید کرتی ہوں کہ آئندہ بھی چودھری پرویز الٰہی صحافیوں کا خیال کریں گے اور صحافیوں کی طرف سے ان کی نمائندگی کرتے ہوئے میں ان کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ محترمہ صفیہ جاوید صاحبہ!

محترمہ صفیہ جاوید، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۞ جناب سپیکر! شکریہ کہ آپ نے مجھے اس ایوان میں ضمنی بجٹ پر بات کرنے کا موقع فراہم کیا۔ میں آپ کی وساطت سے ایوان کو جتانا چاہوں گی کہ مسلم لیگ کی موجودہ حکومت نے اقتدار سنبھالنے کے بعد عوام کی فلاح و بہبود کے لئے مختلف شعبوں میں جو اصلاحات کی ہیں قیام پاکستان کے بعد سے اب تک اس کی مثال نہیں ملتی۔ میں وزیر اعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الٰہی اور سردار حسنین بہادر دریشک وزیر خزانہ کو ایک متوازن اور جامع بجٹ پیش کرنے پر مبارکباد پیش کرتی ہوں۔

جناب سپیکر! میں وزیراعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الٰہی کی بہت شکر گزار ہوں جنہوں نے پنجاب کے دوسرے اضلاع کی طرح گجرات میں بھی ترقیاتی کاموں کے لئے کثیر فنڈ مہیا کیا۔ Health Reforms Sector Programme وہ پروگرام ہے جس میں B.H.U,T.H.Q اور D H Q کو upgrade کیا جا رہا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ وزیر آباد میں کارڈیالوجی سنٹر کے قیام کا اعلان گجرات ڈسٹرکٹ کی اہم ضرورت کو پورا کرے گا۔ ایجوکیشن میں بھی پنجاب کے دوسرے اضلاع کی طرح گجرات یونیورسٹی کا قیام قابل ذکر ہے۔ اس یونیورسٹی کے قیام سے علاقے کے لوگ ہر ایجوکیشن اور ریسرچ میں پنجاب کو لے کر آگے چلیں گے۔ اس کے لئے میں اور اہلیان گجرات وزیر اعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الٰہی اور وزیر تعلیم میاں عمران مسعود کے بہت شکر گزار ہیں۔

جناب سپیکر! گجرات میں بھی ملتان کی طرح Air strip کی بحالی اور upgrading کے لئے جو رقم دی ہے جو کہ تقریباً ایک ارب 18 کروڑ 32 لاکھ ہے وہ اس چیز کی ضامن ہے کہ اس علاقے کی تجارت ایک مثبت سمت کی طرف بڑھے گی۔ ملتان میں Mango Cargo کے لئے اور گجرات میں گندم وچاول اور دیگر ایگریکلچر کی مصنوعات کی صنعت فروغ پائے گی۔ یہی وہ دانشمندیاں ہیں جو پنجاب کو دن دگنی اور رات چوگنی ترقی دے رہی ہیں۔ میں فخر سے کہتی ہوں کہ گجرات کے بیٹے نے گجرات کا حق ادا کر دیا ہے۔ بہت بہت شکریہ

جناب سپیکر، محترمہ صبا صادق صاحبہ!

محترمہ صبا صادق، اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم ○ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○ جناب سپیکر! میں شکرگزار ہوں کہ ضمنی بجٹ پر بات کرنے کا آپ نے موقع فراہم کیا۔بطور پاکستانی اور بطور ایک وکیل، قانون کی طالبہ ہونے کی حیثیت سے (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر، آرڈر پلیز۔

محترمہ صبا صادق، جناب سپیکر! پاکستان کے آئین کا جو پہلا chapter ہے وہ آرٹیکل 1 سے لے کر 40 تک fundamental rights کے اوپر بحث کرتا ہے۔ اس میں state یہ ذمہ داری لیتی ہے کہ تمام بنیادی انسانی حقوق فراہم کرنا state کی ذمہ داری ہے۔ہم poverty alleviation کے لئے، basic fundamental rights کی فراہمی کے لئے بہت عرصہ سے دعوے کرتے آئے، وعدے کرتے آئے مگر دیکھنے میں یہ آیا کہ جو main facilities ہیں جو basic fundamental rights ہیں جس کی وجہ سے پاکستان ایک under developed یا developing countries کی list میں سے نکل کر developed کی لسٹ میں نہیں آسکا اس کی basic وجہ ---- جناب عامر سلطان چیمہ سے گزارش کروں گی کہ میں محکمہ آبپاشی پر بھی بات کرنا چاہوں گی آپ کی توجہ چاہئے۔

وزیر آبپاشی، میں آپ کی طرف دیکھ رہا ہوں۔

محترمہ صبا صادق، میری طرف دیکھیں نہ بلکہ مجھے سنیں۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر، آرڈر پلیز۔

محترمہ صبا صادق، جناب سپیکر! یہ basic fundamental rights میں ہی آتا ہے جس کی وجہ سے ہم ابھی تک ترقی یافتہ ممالک کی فہرست میں نہیں آسکے۔ ہمارے ملک میں شرح خواندگی نہ ہونے کے برابر تھی۔ میں یہاں پر تعریفیں نہیں کروں گی۔ہمیں وہ راستہ دکھانا ہے جس کا ہم عوام سے وعدہ کرکے اس ایوان میں پہنچے ہیں۔عوام نے ہمیں اور تمام ممبران اسمبلی کو ووٹ صرف اس لئے دیئے کہ آپ ہاؤس میں جائیں گے، آپ ممبر اسمبلی بن کر ہمارے مسائل کے حل کے لئے کوشاں ہوں گے۔ آپ ہمارے علاقے کے مسائل کے لئے نشاندہی کریں گے اور حکومت

کو مجبور کریں گے کہ آپ ہمارے علاقے کی ترقی کے لئے ہمارے منصوبہ جات کو منظور فرمائیں۔ افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہم پاکستانی ہونے کا حق ادا نہیں کر پا رہے۔میں مختصراً مذمت کروں گی اپوزیشن کے رویے کی کہ جن حلقوں کے عوام نے ان کو منتخب کرکے اس ہاؤس تک پہنچایا کاش! ان کا یہ فرض ادا ہو جاتا کہ انہوں نے اپنے عوام کے مسائل کے حل کے لئے آپ کو مجبور کیا ہوتا' راجہ بشارت صاحب کو مجبور کیا ہوتا' وزیراعلیٰ پنجاب کو مجبور کیا ہوتا۔ میں حیران ہوں اس بات پر اور میں بحیثیت ایک پاکستانی' بحیثیت ایک انسان یہ سمجھتی ہوں کہ ان مسائل کے حل کے لئے انہیں اپنا کردار ادا کرنا چاہئے تھا۔ میں ہمیشہ ان پر یہ stress کرتی رہی کہ کارروائی میں ضرور حصہ لیا جائے تاکہ عوام کے مسائل حل کرنے کے لئے ہم اپنا کردار ادا کر سکیں۔

جناب سپیکر! ضمنی بجٹ میں جو رقم demand کی گئی ہے۔جس جس مد میں یہ رقم مانگی گئی ہے میں نے مختصراً اس کا جائزہ لیا ہے اور میں نے یہ سمجھا کہ یہ رقم ہمیں ان منازل کی طرف لے کر جائے گی جس کی وجہ سے poverty alleviation کے ہم دعوے نہیں کرتے بلکہ اس کو سچ ثابت کرکے دکھائیں گے۔ poverty اگر ہمارے ملک میں سے ختم ہوگی تو وہ صرف اور صرف تعلیم اور technical education کی وجہ سے ہوگی۔

جناب سپیکر! تعلیم کے سیکٹر میں جو کارنامے سرانجام دیئے گئے' میں پہلے عمران مسعود صاحب کو بھی مبارکباد پیش کرنا چاہوں گی کہ انہوں نے تعلیم کی مد میں وہ رقم demand کی ہے جو waste نہیں ہوگی۔ہر سال پاکستان کا بجٹ آتا رہا' ہر سال وزراء اپنے محکمے کا بجٹ بناتے رہے مگر اس میں ہمیشہ یہ دیکھا گیا کہ اس کی اصل utilization نہیں ہو سکی۔ اگر بجٹ کی utilization ٹھیک ہو تو اس کا فائدہ عوام کو یقیناً پہنچتا ہے۔جس طرح سے عامر سلطان چیمہ یہاں تشریف فرما ہیں میں ان کی توجہ جو پہلے مانگ رہی تھی وہ صرف اسی وجہ سے میں انہیں request کر رہی تھی کہ انہوں نے محکمہ آبپاشی کا جو بجٹ مانگا ہے اس کی صحیح utilization کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو انشاءاللہ تعالیٰ پاکستان اور پنجاب میں بالخصوص پانی کا جو مسئلہ ہے اگر ہم اسے 7% achieve کر لیں تو ہماری بنجر زمینیں قابل کاشت بن سکتی ہیں۔

جناب سپیکر! میرا کاشت کاری سے تعلق نہیں لہذا اس کی مجھے کوئی زیادہ سمجھ بوجھ نہیں مگر پنجاب کی پوری کی پوری ترقی کا دارومدار ہماری زراعت پر ہے اور زراعت پانی کے ساتھ وابستہ ہے۔ میں ان کی دانشمندی کی انہیں مبارکباد دیتی ہوں کہ انہوں نے کھال پکے کرنے اور ٹیل تک پانی پہنچانے کے لئے جو بجٹ مانگا ہے وہ انشاء اللہ تعالیٰ پاکستان اور بالخصوص پنجاب کی زراعت میں مزید بہتری لائے گا۔

جناب سپیکر! وزیر صحت یہاں نہیں ہیں۔ میں صرف لاہور کا دعویٰ نہیں کر سکتی۔ Rural Health Centres کی خستہ حالت پر ہم ہمیشہ شرمندہ ہوتے رہے۔ وزیراعلیٰ صاحب نے ان کی بہتری کے لئے انہیں جو رقم دی وہ جائز تھی اور اگر ان کی ٹیم نے اس کا بھرپور طور پر مصرف کر لیا تو وزیر اعلیٰ صاحب کا صحت کے حوالے سے یہ جو کارنامہ ہے یہ انشاء اللہ سنہری حروف میں لکھا جائے گا۔

جناب سپیکر! میں ایک چیز کی کمی محسوس کروں گی اور آپ کے گوش گزار کروں گی اور اس معاملے میں جو لوگ صاحب استطاعت ہیں ان سے درخواست کروں گی۔ عورت ہونے کے ناتے میری بہنیں بھی یہاں بیٹھی ہیں کہ supplementary budget میں ایک چیز کی کمی ضرور محسوس کر رہی ہیں کہ گھریلو تشدد انتہا کا بڑھ گیا ہے اور یہ صرف پاکستان میں ہی نہیں بلکہ امریکہ جیسے ترقی یافتہ ملک میں بھی گھریلو تشدد روز بروز بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ گورنمنٹ نے بے شمار ایسے ادارے قائم کئے ہیں جن میں ان خواتین کو shelter دیا جاتا ہے۔ جس طرح destitute بچوں کے لئے ایک پورا محکمہ کام کر رہا ہے اسی طرح پنجاب میں لاہور، ملتان، فیصل آباد بلکہ ڈویژنل ہیڈ کوارٹرز سے ہٹ کر بھی اگر چھوٹے چھوٹے ادارے بنا دیئے جائیں تو میرے خیال میں جن خواتین کے رہنے کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے انہیں وہ آسرا فراہم ہو جائے تو ان خواتین کے بے شمار مسائل ختم ہو جائیں گے جس کی وجہ سے بعض اوقات وہ خواتین مجبور ہو کر prostitution جیسے غلط شعبے کے ساتھ وابستہ ہو جاتی ہیں۔ میری یہ گزارش ہے کہ اگلے بجٹ میں اور اگر ہو سکے تو اس بجٹ میں ان خواتین کے لئے ایسے ادارے ضرور develop کئے جائیں۔

جناب سپیکر! ہمارا بجٹ اور خاص طور پر ضمنی بجٹ انشاء اللہ تعالیٰ عوام کی توقعات پر پورا اترے گا اور عوام کی بھلائی اور پنجاب کی خوشحالی کی طرف وزیراعلیٰ کے جو اقدامات ہیں وہ

سب team members کی cooperation کے ساتھ ہیں۔ میں ان کی ٹیم کو بھی مبارکباد دیتی ہوں اور وزیر اعلیٰ کو بھی مبارکباد دیتی ہوں اور امید کرتی ہوں کہ اپوزیشن اراکین عوام سے کئے ہوئے وعدے پورے کرتے ہوئے اس team کے ساتھ مل کر مسائل کی نشاندہی کریں گے اور پنجاب کے عوام کے مسائل کے حل کے لئے اپنا تعاون پیش کریں گے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: ملک جلال دین ڈھکو!۔۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتے۔ محترمہ شاہینہ اسد صاحبہ!

محترمہ شاہینہ اسد: جناب سپیکر! بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے آج ضمنی بجٹ کے ذریعے کچھ بولنے کا موقع فراہم کیا۔ میں ایک بات کرنا چاہوں گی کہ ہم جیسے لوگ جو کبھی کبھار بولنا چاہتے ہیں' بخدا! انہیں بولنے کا موقع فراہم کر دیا کیجئے اس لئے کہ میری بہنیں مجھے کہہ رہی تھیں کہ سالوں بعد جب بولتے ہیں تو ایک جھجک سی طاری ہو جاتی ہے تو اگر آپ ان کی جھجک دور کرنا چاہتے ہیں تو خدارا! انہیں کبھی کبھی موقع فراہم کریں کہ یہ بولا کریں۔ (قہقہے)

جناب سپیکر! آج supplementary budget پر جو بحث ہو رہی ہے میں نے بھی اس پر تھوڑا سا غور کیا' کچھ پڑھا۔ جہاں تک مختلف sectors میں رقوم مختص کی گئی ہیں اگر ہم ان سب پر بات کریں تو میرا خیال ہے کہ رات ہو جائے لیکن میں سمجھتی ہوں کہ جب بحث کی جاتی ہے تو بحث سننے کے لئے بھی بڑا حوصلہ چاہئے لیکن ہم اتنی حوصلہ مند قوم کے افراد نہیں ہیں کہ ہم صبر اور سکون سے کوئی اچھی بات سن سکیں تو میں صرف ایک ہی point پر بات کروں گی اور میرا وہ point, water supply, sanitation, severage and refused disposal ہے۔ یہ وہ مسئلہ ہے جو نہ صرف صحت کو تباہ کرتا ہے بلکہ ایک صحت مند معاشرے کی بنیاد فراہم کرنے میں بھی ایک رکاوٹ ثابت ہوتا ہے۔ ہماری حکومت نے جہاں دوسرے بہت سے sectors میں بہت سے اصلاحاتی کام کئے ہیں وہاں میں سمجھتی ہوں کہ وزیراعلیٰ نے ضمنی بجٹ میں ایک خطیر رقم health services پر رکھ کر اپنے پنجاب کے عوام کو ایک بہتر سہولت مہیا کی ہے۔ میں چودھری پرویز الٰہی کی حکومت' ان کی کابینہ اور وزیر خزانہ کو بھی سلام پیش کرتی ہوں کہ انہوں نے نہ صرف ایک اچھا بجٹ پیش کیا بلکہ ایک بہت ہی اچھا ضمنی بجٹ بھی پیش کیا ہے اور اس میں انہوں نے کوئی ایسا شعبہ نہیں چھوڑا جو کہ عوام کے لئے براہ راست مسئلے کی صورت اختیار کر گیا تھا اور اسے حل کرنے کے لئے انہوں نے اس پر بھرپور توجہ دی ہے۔

جناب سپیکر! عوام کی سہولت کے لئے division کی سطح پر 4 divisional P.E.H.D centres قائم کئے جا رہے ہیں۔ ان centres پر لگ بھگ ایک ارب 43 کروڑ روپے خرچ کئے جا چکے ہیں۔ میں سمجھتی ہوں کہ لاہور جو کہ ایک ترقی یافتہ شہر ہے اور جو صوبائی دارالحکومت ہونے کی وجہ سے ہمیشہ سے ہر حکومت کی توجہ کا مرکز رہا ہے مگر کچھ دیہی علاقے ایسے بھی ہیں جہاں severage, sanitation and water supply کا مسئلہ ہمیشہ سے ہے اور ابھی تک موجود ہے۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے اپنی حکومت کی توجہ اس طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں کہ نمو کر نیاز بیگ ہمارا حلقہ ہے، جہاں ہماری رہائش بھی ہے، ملتان روڈ سے اگر ہم شمالی لاہور کی طرف چلے جائیں اور جتنے بھی دیہی areas ہیں یعنی لاہور کے چاروں طرف صاف پانی ایک بہت بڑا مسئلہ ہے لہذا اس کی طرف گورنمنٹ کی توجہ ہونی چاہئے تھی اور اس کے لئے بھی کچھ رقم مختص کی جانی چاہئے تھی۔ ایک مسئلہ آلودگی کا بھی ہے۔ بجٹ میں ایک ارب روپیہ green fund کے نام سے مختص کیا گیا ہے تو میں request کروں گی کہ لاہور کے مضافاتی علاقوں میں بھی ایک ارب روپے سے parks and green belts بنائی جائیں کیونکہ وہ لوگ بھی ان سہولیات کے متقاضی ہیں۔ وہ بھی چاہتے ہیں کہ ان کے بچے بھی parks میں کھیلیں اور وہ بھی کرکٹ گراؤنڈ سے مستفید ہوسکیں۔ مجھے امید ہے کہ ہماری حکومت میری ان گزارشات پر غور کرے گی۔

جناب سپیکر! جہاں تک آلودگی دور کرنے کا معاملہ ہے میں سمجھتی ہوں کہ پرانی گاڑیوں کے دھوئیں سے بچنے کے لئے ہمیں ایک ایسا system بنانا چاہئے کہ ہر 3 ماہ بعد ان گاڑیوں کی monitoring ہو اور دھوئیں والی گاڑیوں کے licence cancel کئے جائیں۔ اس کے علاوہ ڈیزل اور پٹرول کی وجہ سے بھی آلودگی میں بے تحاشا اضافہ ہو رہا ہے۔ تو میں یہ چاہوں گی اور میری یہ تجویز ہے کہ C.N.G کی گاڑیوں اور بسوں کے لئے ہماری حکومت جو کوشش کر رہی ہے اس پر اور تیزی سے کام کیا جائے تاکہ آلودگی پر جلد سے جلد قابو پایا جاسکے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ 33 کروڑ 8 لاکھ روپے Murree Development Authority کو پینے کے پانی کی فراہمی کے لئے بھی مختص کئے گئے ہیں۔ یہ ایک بہت خوش آئند بات ہے کیونکہ مری میں ہمیشہ سے پانی کی قلت رہی ہے اور جب سے New Murree Project شروع ہوا ہے وزیر اعلیٰ صاحب نے اپنی خاص توجہ اس project پر مرکوز کی ہوئی ہے

اور وہ اس پر خطیر رقم خرچ کر کے ان مشکلات کو دور کرنا چاہتے ہیں جن میں وہاں کے عوام ایک عرصے سے مبتلا ہیں۔ شکریہ

جناب سپیکر، شکریہ

وزیر ماحولیات، میں ماحولیات پر تو بات نہیں کرنا چاہتا کیونکہ بجٹ پر بحث ہو رہی ہے۔ ایک مسئلہ پانی کا ہے اور بار بار پانی کی بات کی جاتی ہے۔ پنجاب گورنمنٹ نے چار ارب روپیہ پینے کے صاف پانی کے لئے مختص کیا ہے۔ اس کے علاوہ وفاقی حکومت نے پانچ یا اس سے بھی زیادہ ارب روپیہ پینے کے صاف پانی کے لئے مختص کیا ہے۔ اس وقت پانی کی صورتحال بہت خراب ہے۔ یہ جو پانی سپلائی کیا جائے گا اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے کیونکہ پرانے پائپ سسٹم میں سے جب پانی گزرتا ہے اور ہمارے overhead tanks میں جاتا ہے تو contaminate ہو جاتا ہے تو ہم ایک نیا منصوبہ لا رہے ہیں۔ انشاء اللہ ہر یونین کونسل level پر ایک ایک فلٹریشن پلانٹ ہو گا۔ اس کا حل یہی ہے۔ ہم غریب آدمی کو بھی فلٹرڈ پانی دیں گے۔ وہی جو نیسلے کا پانی ہے وہ لوگ 20/20 لیٹر' 10/10 لٹر اور 5/5 لٹر بھر کر اپنے گھروں کو لے جائیں گے۔ ہم چاہتے ہیں کہ لوگوں کی عادت بدلے۔ انشاء اللہ آپ تین چار سالوں میں دیکھیں گے کہ ہر شخص کو پینے کا صاف پانی مہیا کیا جائے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر، شکریہ۔ محترمہ ستارہ فیاض صاحبہ!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتیں' محترمہ ظل ہما عثمان صاحبہ!

محترمہ ظل ہما عثمان، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! آپ کا بہت شکریہ کہ آپ نے مجھے بولنے کا موقع دیا۔ میں ضمنی بجٹ کے حوالے سے بات کروں گی۔ سب سے پہلے چودھری پرویز الٰہی' حسنین بہادر دریشک' پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ' فنانس ڈیپارٹمنٹ واقعی تعریف کے مستحق ہیں کہ اتنا perfect اور زبردست بجٹ پیش کیا گیا۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ 54 بلین کا یہ بجٹ جس کی رقم 54 times زیادہ ہے۔ اس کے علاوہ جو ضلعی حکومتوں کو 10 بلین دیا گیا ہے' اس میں بھی ایک بلین اضافہ کیا گیا ہے اور on going schemes کے ریفرنس سے میں بات کروں گی کہ بجٹ میں 1726 سکیمیں تھیں۔ ان میں سے 1067 مکمل ہو چکی ہیں۔ یہ گورنمنٹ کی

بڑی زبردست کامیابی ہے اور جو commitment کی گئی ہے اس کو پورا کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر! اسمبلی کے اس floor پر بار بار پوچھا جاتا ہے کہ ان سکیموں کو کیا دیا گیا اور کیا allocate کیا گیا؛ 22 ملین فی سکیم اوسط آتی ہے جو کہ ان سکیموں کو allocate کیا گیا۔ ہم یہ بھی کہیں گے کہ بجٹ' اے۔ڈی۔پی اور ضمنی بجٹ میں ہم نے جو focus کیا ہے' وزیر اعلیٰ کا Vision 2020 ہے کہ غربت کو ملک سے کم کیا جائے' اس کو ختم کیا جائے۔ اس کے لئے پہلی دفعہ پنجاب حکومت کا بہت بڑا کارنامہ ہے کہ 42 بلین pro-poor sector میں ہم نے allocate کیا ہے۔

اس کے بعد سوشل سیکٹر میں 18 بلین گورنمنٹ نے allocate کیا ہے اور infrastructure کی development میں' ہم سمجھتے ہیں کہ development اس وقت تک مکمل نہیں ہوتی جب تک infrastructure پر خصوصی توجہ نہ دی جائے۔ Infrastructure کی completion کے لئے 23 بلین ہم نے allocate کیا ہے۔ ضمنی بجٹ میں جو ہم نے زائد رقم لائیو سٹاک کے لئے مانگی ہے' وہ ہم نے غربت کو کم کرنے کے لئے مانگی ہے۔ ہم نے 113 ملین demand کیا جس سے موبائل ڈسپنسریاں قائم کی جائیں۔ اس میں خاص طور پر ہم نے لائیو سٹاک پیداوار کے لئے رکھا ہے۔

اس کے علاوہ اریگیشن سیکٹر کے لئے 7 بلین رکھا گیا ہے۔ اریگیشن ملک کی ترقی میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتی ہے۔ ہمیں ابھی Cut Motions ملی ہیں جو کہ اسمبلی کی طرف سے paper تقسیم کیا گیا ہے کہ آپ نے road sector کے لئے اتنا demand کیا ہے۔ اس پر میں بتاتی ہوں کہ road sector کی widening and improvement کے لئے 12.5 بلین ہم نے allocate کیا ہے جس میں سے 603 روڈ سکیمیں ہیں اور ان میں سے 271 مکمل ہو چکی ہیں۔

ایجوکیشن سیکٹر میں جو وزیر اعلیٰ صاحب کا پروگرام ہے' ایجوکیشن ریفارمز قابل تعریف ہیں جو ہم حاصل کر چکے ہیں۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ یہ ہماری حکومت کا قابل فخر کارنامہ ہے۔ ہم نے drop out rate کو کم کیا ہے۔ نو لاکھ نئی enrollments ہوئیں۔ 36000 سکول ایسے ہیں کہ جہاں پر missing facilities فراہم کی گئیں۔ سات لاکھ ایسے طالبعلم ہیں جن کو مفت

کتابیں تقسیم کی گئیں۔ یہ صرف پنجاب حکومت کا اور چودھری پرویز الٰہیٰ کا کارنامہ ہے کہ جنھوں نے یہ کام انجام دیا ہے۔ ضمنی بجٹ میں ہم نے مزید 1441 ملین demand کیا جس میں سکول ایجوکیشن کے لئے 2000 ملین رکھا گیا۔ ہائیر ایجوکیشن کے لئے 1200 ملین رکھا گیا۔ لٹریسی کے لئے 200 ملین، سپورٹس کے لئے 300 ملین allocate کیا گیا ہے۔

اگر ہیلتھ سیکٹر کی تعریف کریں گے تو یہ چودھری پرویز الٰہیٰ کا second focus ہے۔ ہم نے ضمنی بجٹ میں 542 ملین مزید demand کیا۔ اس میں emergencies کو improve کیا گیا جس کی reforms آپ کے سامنے ہیں۔ اس کی تعریف نہ صرف ہم بلکہ اپوزیشن بھی کرتی ہے۔ رانا ثناء اللہ نے اپنی تقریر میں اسمبلی کے floor پر کہا کہ میں حیران ہوں کہ پنجاب کے ایک ہسپتال میں اس طرح سے ایک عام آدمی کو بھی VIP protocol دیا جاتا ہے' یہ صرف چودھری پرویز الٰہیٰ کا کارنامہ ہے۔ پاکستان نہیں پوری دنیا میں میو ہسپتال واحد ہسپتال ہے جہاں پر کارڈیالوجی سرجری فری کی جاتی ہے۔ اس سلسلے میں پوری دنیا میں پاکستان ایک مثال رکھتا ہے۔ ایمبولینسوں کے لئے 19 ملین ہم نے ضمنی بجٹ میں مزید اضافہ کی demand کی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ایمرجنسی میں اگر کسی مریض کو ضرورت ہے تو پانچ منٹ کے اندر اس کو چیک کر سکتے ہیں۔ ہم اس floor پر یہ کہہ رہے ہیں۔ اگر کہیں ایمرجنسی ہوتی ہے تو پانچ منٹ کے اندر ایمبولینس وہاں سے اس مریض کو pick کرکے ہسپتال میں چھوڑ دیتی ہے۔ یہ ہماری حکومت کا کارنامہ ہے۔

urban water supply کے لئے ضمنی بجٹ میں 526 ملین مزید demand کیا گیا ہے جبکہ rural water supply کے لئے 647 ملین demand کیا گیا ہے۔ یہ سب کرنے کا مقصد یہ ہے کہ 45 سے 80 فیصد آبادی کو پینے کا صاف پانی مہیا کیا جائے۔

اس کے علاوہ ایریگیشن سیکٹر' ایگریکلچر سیکٹر۔۔۔۔۔

سید عبدالعلیم شاہ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' شاہ صاحب!

سید عبدالعلیم شاہ، جناب سپیکر! ہماری محترمہ ممبر جو بتا رہی ہیں' اس میں ایک چیز بتانا بھول گئی ہیں کہ میو ہسپتال میں چودھری پرویز الٰہی صاحب کی کوششوں سے دنیا کا پانچواں Eye Centre بنا ہے جس کا دنیا میں پانچواں نمبر ہے اور وہاں پر ہر مریض کی دو لاکھ روپے تک کی treatment free کی جاتی ہے۔

محترمہ ظل ہما عثمان، جناب سپیکر! مجھے پتا ہے اور میں ہمیشہ یہ کوشش کرتی ہوں کہ irrelevant بہت زیادہ تفصیل میں نہ جایا جائے۔ اگر ضمنی بجٹ کے حوالے سے تعریف ہے تو لوٹا اور بالٹی کا ذکر نہ کیا جائے۔ میں یہ چاہ رہی تھی کہ ضمنی بجٹ کے حوالہ سے ہی بات کروں۔ اگر چودھری پرویز الٰہی کے کارناموں کا ذکر آیا ہے تو آپ کو یہ مزید بتاتی چلوں اور ڈاکٹر صاحب جانتے ہیں کہ blindness کے حوالے سے آپ کی گورنمنٹ ایک ایسا کارنامہ کر رہی ہے۔ ایک ایسا پروگرام شروع کیا ہے کہ دو ملین لوگوں کو اندھا ہونے سے بچایا جائے گا اور free treatment دیا جائے گا۔ اگر آپ knowledge کی بات کریں گے تو then there is no end آپ چودھری پرویز الٰہی کے کارناموں کا ذکر کرتے چلے جائیں تو شام ہو جائے گی اور کارنامے ختم نہیں ہوں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں آپ کی بے حد شکر گزار ہوں۔ میں سمجھتی ہوں کہ حکومت پنجاب کا یہ بجٹ ایک ٹیکس فری بجٹ ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ یہ بجٹ غریبوں کے لئے ہے۔ میں یہ کہتی ہوں کہ یہ بجٹ غریبوں کے لئے ہے۔ ہم figures آپ کے سامنے رکھتے ہیں۔ ایک ایک figure ہم نے آپ کو دیا ہے اور اس سے ہیلتھ سیکٹر میں' ایجوکیشن سیکٹر میں پندرہ لاکھ نوجوانوں کو روزگار فراہم کیا جائے گا۔ لوگ پوچھتے ہیں کہ کس طرح سے فراہم کیا جائے گا؟ پریسوالے ہم سے سوال کرتے ہیں۔ ہم انھیں ساتھ لے کر چلتے ہیں۔ سندر انڈسٹریل اسٹیٹ آپ کے سامنے جس طرح سے بنایا گیا ہے۔ گارمنٹس سٹی جس طرح سے کام کر رہا ہے۔ اس طرح سے بےشمار ایسے ہمارے ادارے ہیں جو لگائے جا رہے ہیں اور ہم یہ اسمبلی کے floor پر کہتے ہیں۔ پندرہ لاکھ نوجوانوں کو انشاء اللہ تعالیٰ روزگار فراہم کیا جائے گا۔ ہماری حکومت عوام کی بہتری کے لئے اور فلاح و بہبود کے لئے بہترین بجٹ لائی ہے۔ میں اپوزیشن کے رویے کے حوالے سے یہ ضرور

کہوں گی تاکہ پریس بھی یہ نوٹ کرے۔ ہم آپ کے شکر گزار ہیں' ممنون ہیں۔ ہم یہاں پر نئے آئے ہیں۔ ہم یہاں آئے تھے کہ ہم کو یہاں پر educate کیا جائے گا۔ یہاں seasoned politicians ہیں' ان سے ہم کچھ سیکھ سکیں گے لیکن اڑھائی سال میں جس طرح سے رانا ثناء اللہ اور اپوزیشن نے گفتگو کی' ہم کو اپنے عورت ہونے پر شرم آنے لگی تھی۔ آپ نے جس طرح سے ہمیں defend کیا ہے۔ چودھری پرویز الہیٰ نے جس طرح سے defend کیا ہے ہم آپ کے بے حد شکر گزار ہیں' بے حد ممنون ہیں۔ ہم آپ کے اس اقدام کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں۔
بہت شکریہ

جناب سپیکر، محترمہ پروین سکندر گل صاحبہ!

محترمہ پروین سکندر گل، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بہتر معاشی ہمواری کے لئے کوئی ملک ہو یا صوبہ' چار چیزوں کو مدنظر رکھ لیں تو میں سمجھتی ہوں کہ کبھی بھی کسی چیز کے لئے مشکل نہیں پڑتی۔ وہ چار چیزیں تعلیم' صحت ' ایگریکلچر اور آبادی کا سیلاب روکنا ہیں۔ سب سے پہلے میں شروع کروں گی کہ یہ وزیر اعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الہیٰ کا تعمیر و تکمیل Vision 2020 ہے جس میں یہ چار چیزوں کے اوپر بہت زیادہ focus تھا اور ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ جن محکموں میں کچھ کمی رہ گئی ہے وہ بھی چیف منسٹر کا vision اس کمی کو پورا کرے گا۔ سب سے پہلے میں بات کروں گی کہ صحت کے ریفرنس سے بہت سی چیزیں ہیں۔ لاہور شہر اتنا بڑا اور بڑھ چکا ہے کہ جو اخراجات واسا یا سینی ٹیشن ڈیپارٹمنٹ نے کئے ' پینے کا صاف پانی ابھی تک پورا نہیں ملا' صاف تو بعد کی بات ہے۔ بے شمار مرتبہ اسمبلی کے floor پر یہ باتیں ہوئیں لیکن اس کا کوئی سدباب نہیں ہوا۔ اسی طرح لاہور کا سیوریج سسٹم کا بڑھتا ہوا سیلاب بھی ٹھیک نہ ہوا ' آبادیاں بڑھتی گئیں مگر اس کی town-planning نہ ہوئی اور نہ ہی اگلے اس بجٹ میں وہ چیزیں شامل کی گئی تھیں جس میں اس کی town-planning بہتر ہو سکے۔

جناب والا! صحت ریفارم میں ابھی بات ہو رہی تھی اور سب سے پہلی بات یہ ہے کہ صحت کے اوپر وہ کام ہوا جو کہ انٹرنیشنل level پر ہم ہر وقت کہتے تھے کہ فلاں ملک میں صحت کی پالیسی کتنی اچھی ہے' فلاں ملک صحت کے لئے کتنا اچھا کام کر رہا ہے' وزیراعلیٰ پنجاب

چودھری پرویز الٰہی نے سب سے پہلے حکومت سنبھالتے ہی تین چیزوں کو بہت زیادہ focus کیا تھا۔ تعلیم،صحت اور آبادی کے بڑھاؤ کا روکنا اور ایگریکلچر کو بہت focus کیا گیا۔ صحت میں اگر دیکھا جائے تو نرسنگ کالج کا قیام اس وقت عمل میں لایا گیا تھا کبھی ہسپتالوں میں یہ ہوتا تھا کہ آپ کے بزرگ جب ہسپتالوں میں داخل ہوتے تھے تو گھر والے بھی ان کو چھوڑ جاتے تھے اور نرسنگ کا وہ شعبہ جو بالکل neglect کیا ہوا تھا اس کو چیف منسٹر پنجاب نے اتنی افادیت دی، اتنی بہتری دی کہ اس میں انہوں نے گریجوایٹ کالجوں کا قیام کروایا تاکہ وہ نرسیں بھی فخر سے بات کر سکیں کہ ہم کسی اچھے شعبے میں کام کرتی ہیں۔ ایک وقت وہ تھا کہ نرسیں اپنے شعبے کا نام لیتے ہوئے گھبراتی تھیں۔ اس کے بعد heart کے انسٹیٹیوٹ قائم کئے گئے۔ پنجاب میں صرف ایک کارڈیک انسٹی ٹیوٹ تھا اور لوگوں کے لئے لاہور آنا بہت مشکل ہوتا تھا۔ اب ملتان کا انسٹی ٹیوٹ قائم ہو چکا ہے۔ وزیر آباد اور فیصل آباد میں کارڈیک انسٹیٹیوٹ کی بالکل تکمیل ہو گئی۔ اس کے ساتھ ساتھ سب سے بڑا کام جس پر میں سمجھتی ہوں کہ چودھری پرویز الٰہی کو خراج تحسین پیش کیا جانے وہ یہ ہے کہ انہوں نے میو ہسپتال کے لئے ہیلی کاپٹر کا اعلان کیا اور ہیلی کاپٹر پیڈ بھی بن رہا ہے اور ان مریضوں کے لئے جس میں ہمارے پولیس افسر بیچارے ہسپتال پہنچ نہ پائے اور وہ شہید ہو گئے تھے میں سمجھتی ہوں کہ وزیراعلیٰ پنجاب کا اس سے بڑا اور کیا کارنامہ ہو گا کہ جنہوں نے اپنے ملازموں اور اپنے ہی صوبے کے عوام کا خیال کرتے ہوئے ہیلی کاپٹر کا بندوبست کیا۔ ہم باہر کے ملکوں کی مثالیں دیا کرتے تھے لیکن پنجاب کے وزیراعلیٰ کا وژن ہے جس میں ہر اس دیہاتی، شہری،ہر ماں،بہن،بھائیوں کا خیال رکھا گیا ہے۔شہر اور گاؤں میں کوئی فرق نہیں چھوڑا۔ انشاء اللہ اس میں further بھی improvement ہو گی۔

جناب سپیکر! ہیلتھ میں پوسٹ گریجوایٹ کا قیام ہونا میں سمجھتی ہوں کہ لاہور میں نہیں بلکہ ہماری یہ گزارش ہو گی کہ جس طرح اب یہ ضمنی بجٹ میں خرچ ہو چکا ہے اسی طرح جب اگلا ضمنی بجٹ بنے تو اس میں پوسٹ گریجوایٹ کے ادارے اور بھی قائم کئے جائیں۔ وکیلوں کا free میڈیکل پہلی مرتبہ پنجاب میں پرویز الٰہی کی کاوشوں سے ہوا جو کہ آج تک نہیں ہوا تھا۔ ان کو سرکاری ملازمین کی طرح وہ سہولتیں فراہم کی جا رہی ہیں، کارڈیک کا آپریشن ہو، سرجری ہو اور

بیشک لاکھوں روپے ایک وکیل پر لگیں لیکن وزیر اعلیٰ پنجاب نے اس کا بیڑا بھی خود اٹھایا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ آگے بھی بہت سی چیزوں میں اور بھی سہولتیں میسر ہوں گی۔

جناب سپیکر! اب ایجوکیشن کے حوالے سے میں بات کرتی ہوں کہ اپوزیشن کے لوگ اس وقت کہتے تھے کہ وزیراعلیٰ کا وژن 2020 کیا ہے؟ ان کا وژن 2020 یہ ہے کہ ہر بڑے شہر میں یونیورسٹی کا قیام ہوا ہے' ایگریکلچر یونیورسٹی ایک اور بن گئی ہے۔ آئی ٹی یونیورسٹی بن گئی اور بہت سے بائر ایجوکیشن کے وہ ادارے قائم کر دیئے گئے جن کا کبھی لوگ سوچ بھی نہیں سکتے تھے کہ ہم گھر سے باہر اپنے بچوں کو بھیجیں اور وہاں تعلیم دلوائیں چونکہ ان کے اخراجات تین گنا ہو جاتے تھے۔ میں یہ سمجھتی ہوں کہ اس میں کالجوں اور سکولوں میں بہتری آئی ہے۔ ایک سکول کبھی upgrade کروانا ہوتا تھا تو ہمارے ایم۔ پی۔ اے صاحبان بار بار دفتروں کے چکر لگاتے تھے لیکن وزیراعلیٰ نے اس چیز کی ضرورت محسوس کرتے ہوئے اور میں سمجھتی ہوں کہ میاں عمران مسعود کو بھی خراج تحسین پیش کرنا چاہئے جنہوں نے وزیراعلیٰ کے vision کو implement کروایا اور سارے سکول ایک ہی مرتبہ اپ گریڈ کر دیئے گئے۔ انشاء اللہ اس میں بہتری بھی آئے گی---

جناب نجف عباس خان سیال، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' نجف عباس سیال!

جناب نجف عباس خان سیال، جناب سپیکر! بڑی خوشی ہوئی ہے لیکن اتنی بار عمران مسعود کی تعریف سن سن کر اب مجھے تو jealousy ہونے لگ گئی ہے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی' محترمہ پروین سکندر گل صاحبہ! پلیز دو منٹ میں wind up کر لیں۔

محترمہ پروین سکندر گل، جناب سپیکر! اب میں سپورٹس کے بارے میں بات کروں گی۔ مجھے وزیر خزانہ صاحب سے بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑے گا کہ سب سے پہلے بجٹ میں چیف منسٹر صاحب کا خواتین کے لئے بہت بڑا نعرہ تھا کہ خواتین کا ایک سٹیڈیم بن رہا ہے' پتا نہیں کہ وہ دو سال میں کہاں سے کہاں چلا گیا ہے؟ میرا خیال ہے کہ ہم سب بہنوں کو مل کر ڈھونڈنا پڑے گا

کہ خواتین کا سٹیڈیم کدھر ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ وزیراعلیٰ پنجاب نے سات بڑے اضلاع میں جمنیزیم اور چھوٹے سٹیڈیم بنانے کا جو اعلان کیا ہے وہ قابل تحسین ہے کیونکہ ان پر 300 ملین خرچ کر رہے ہیں لیکن ایک طرف سپورٹس پالیسی کی وجہ سے یہ کہا جا رہا ہے کہ سکولوں اور کالجوں میں سپورٹس کو compulsory قرار دیا جائے۔ سپورٹس میں وہ سفیر ہوتے ہیں جو کبھی کسی ملک میں پاکستان کا وزیراعظم، صدر یا چیف منسٹر کسی صوبے میں نہیں جاتا تو یہ سپورٹس کے وہ لوگ ہوتے ہیں جو جا کر آپ کی سفارت کرتے ہیں لیکن اس کو بالکل neglect کیا گیا ہے۔ 1983 میں اس کا دو کروڑ کا بجٹ تھا اب ایک کروڑ 81 لاکھ ہے لیکن یہ سارا establishment پر خرچ ہو جاتا ہے۔ activity کے لئے ایک پیسا بھی سپورٹس کے بجٹ میں نہیں رکھا گیا جو کہ ہمارے وزیراعلیٰ پنجاب کا یہ بہت بڑا نعرہ ہے کہ لوگ کہتے ہیں کہ ایک طرف تو "پڑھا لکھا پنجاب" وزیراعلیٰ کا خواب ہے لیکن کھلاڑیوں کا خواب وزیراعلیٰ پنجاب ہیں۔ جو میں سمجھتی ہوں کہ اس میں یا تو غلطی سے یہ چیزیں رہ گئی ہیں، میری گزارش ہے کہ سپلیمنٹری بجٹ میں اخراجات کرنے سے پہلے اس کو شامل ضرور کیا جائے اور میں اپنے وزیر کھیل سے بھی گزارش کروں گی۔

سید عبدالعلیم شاہ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، شاہ صاحب! وقت تھوڑا رہ گیا ہے۔ اذان ہونے والی ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔

سید عبدالعلیم شاہ، جناب سپیکر! میں ایک بات clear کرتا ہوں۔

جناب سپیکر، جی، فرمائیں!

سید عبدالعلیم شاہ، انہوں نے جو سپورٹس کی بات کی ہے اس میں لوکل گورنمنٹ آرڈیننس کے مطابق جتنی بھی ضلعی حکومتیں ہیں ان کو وزیراعلیٰ صاحب کی ہدایت ہے کہ وہ اپنے کل بجٹ کا دو فیصد سپورٹس کے لئے مختص کریں۔ اس لئے صوبائی حکومت کی طرف سے اس سلسلہ میں کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ جناب عبدالرشید بھٹی!۔۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ جناب فضل حسین سمرا!

مہر فضل حسین سمرا: شکریہ۔ جناب سپیکر! میرا تعلق سرائیکی آبادی کے ضلع لیہ سے ہے اور مجھے اپنی یہ شناخت کرانے میں بھی کوئی بار نہیں ہے۔ گزشتہ سالوں میں بجٹ کے موقع پر میں نے اپنے سرائیکی علاقے کی محرومیوں اور پسماندگی کا ذکر کیا ہے۔ میری یہ خواہش تھی کہ میں آج اس موضوع کو نہ دہراؤں کیونکہ میں چاہتا تھا کہ میں ہر وقت ایک ناراض آدمی کا تصور پیش نہ کروں لیکن کیا کیا جائے۔ میرے تلخ مشاہدے نے مجھے پھر وہیں کھڑا کر دیا ہے۔ میرے پاس پنجاب ریسرچ انسٹیٹیوٹ کی رپورٹ ہے جس میں اس نے Development Ranking of Districts in Punjab کی تفصیل دی ہے اور اس میں میرا المیہ یہ ہے کہ میرا ضلع 34 ویں نمبر پر ہے۔ اس کے 33 نمبر پر بھی سرائیکی بیلٹ کا ضلع بھکر ہے۔ میرے پاس ایک اور رپورٹ Punjab Poverty Reduction Strategy Papers ہے اس میں low deprivation , medium deprivation and high deprivation کی term میں مختلف اضلاع کو classify کیا گیا ہے اور ہماری بد قسمتی یہ ہے کہ high deprivation کے جو اضلاع ہیں وہ تمام سرائیکی بیلٹ سے تعلق رکھتے ہیں.....

(اذان مغرب)

جناب سپیکر: اب وقفہ نماز ہوتا ہے اور ہاؤس 30 منٹ کے لئے adjourn کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر نماز مغرب کے وقفے کے بعد جناب سپیکر 7 بج کر 50 منٹ پر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: جی، مہر فضل حسین سمرا!

مہر فضل حسین سمرا: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں سرائیکی خطے کی محرومیوں کی بات کر رہا تھا اور میں اپنے ضلع کا ذکر کر رہا تھا۔ میں نے جن دو رپورٹوں کا ذکر کیا اس کے بعد میرا دل یہ چاہتا ہے کہ میں کہوں کہ آپ ہمارا مقدر دیکھیں کہ development ranking کے حساب سے ہم پنجاب میں سب سے نیچے ہیں اور high deprivation کے حوالے سے ہم سب سے اُوپر ہیں۔ میں اسے مقدر کا کھیل نہیں سمجھتا بلکہ یہ ماضی میں کسی دستِ عطا کی غلط بخشیوں کا نتیجہ ہے۔ یہ ماضی کی حکومتوں

کا کیا دھرا ہم بھگت رہے ہیں جس میں کچھ اپنے بھی شامل ہیں۔ میں ایک شعر عرض کرتا ہوں کہ ،

اَے دستِ عطا تیری غلط بخشی کو
یہ الگ بات کہ ہم چپ ہیں، مگر جانتے ہیں

جناب سپیکر ! آج ان محرومیوں کو دیکھتے ہوئے، اس پسماندگی کو دیکھتے ہوئے ہمارے وزیر اعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الٰہی نے سرائیکی خطے کے لئے جو کچھ کیا ہے اس کے لئے ان کو خراجِ تحسین پیش نہ کرنا شعوری بد دیانتی ہوگی۔ انہوں نے ہمارے خطے کے لئے جو کچھ کیا ہے ماضی کی حکومتوں میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ میں یہ کسی خوشامد کے طور پر نہیں کہہ رہا، ہم سب سرائیکی belt سے تعلق رکھنے والے اس بات میں clear ہیں۔ میں یہ دعوے سے کہتا ہوں اور میں اپوزیشن ارکان کو چیلنج کرتا ہوں کہ اگر وہ میری اس بات، ہمارے اس دعوے، ہماری حکومت کے ان کاموں کو چیلنج کرنا چاہیں تو میں لاہور پریس کلب میں ان کے ساتھ ماضی کی حکومتوں اور موجودہ چودھری پرویز الٰہی کی حکومت کا تقابلی جائزہ لینے کے لئے مناظرہ کے لئے تیار ہوں۔

جناب والا! ماضی کی حکومتوں میں ہمیں کھلونے دے کر بہلایا جاتا رہا ہے۔ 1993 کے الیکشن کے بعد جب بے نظیر بھٹو صاحبہ نے اپنی پارلیمانی پارٹی کی میٹنگ لاہور میں بلائی جس میں انہوں نے وزارت اعلیٰ پنجاب اور سپیکر شپ کے لئے فیصلہ فرمانا تھا۔ میں بھی وہاں موجود تھا۔ انھوں نے وزارت اعلیٰ اور سپیکر شپ کے اعلان کے بعد دعوت دی کہ کوئی رکن بات کرنا چاہے تو کرسکتا ہے۔ میں نے بات کی، میں نے انھیں کہا بی بی! اس مرتبہ سرائیکی belt نے آپ کو بہت بڑا mandate دیا ہے اور اس کا تقاضا ہے کہ آپ سرائیکی belt پر خصوصی توجہ دیں تو وہ مسکرا کر کہنے لگیں کہ آج ہی میں نے آپ کو سرائیکی سپیکر دیا ہے۔ اس دن مخدوم یوسف رضا گیلانی بطور سپیکر قومی اسمبلی منتخب ہوئے تھے۔ میں نے بے نظیر بھٹو صاحبہ سے کہا بی بی! یہ حکومتی مناصب ہمارے مسئلے کا حل نہیں ہیں۔ چند مخدوموں اور سرداروں کو حکومتی منصب دے کر یہ سمجھ لیا جاتا ہے کہ ہمارا حق ادا ہو گیا ہے۔ ہمارا مسئلہ یہ نہیں ہے، ہمارا مسئلہ پسماندگی اور غربت ہے۔ چنانچہ انہوں نے ایک ٹاسک فورس قائم کی لیکن اس ٹاسک فورس یا حکومت نے ہمارا کوئی بھی مسئلہ حل نہ کیا اور zero percent بھی اس پر کبھی پیش رفت نہ ہوئی۔

جناب والا! جب چودھری پرویز الہیٰ نے وزیر اعلیٰ منتخب ہونے کے بعد تقریر فرمائی جو کہ ان کی policy statement تھی تو اس میں انہوں نے سرائیکی belt کی محرومیوں اور پسماندگی کا بطور خاص ذکر کیا تو ہمیں کمال اطمینان حاصل ہوا کہ ہم اپنے لیڈر کی سوچوں میں موجود ہیں اور اس کے بعد انہوں نے سرائیکی خطے کی uplift کے لئے بہت کچھ کیا ہے۔ ملتان کا کارڈیالوجی انسٹیٹیوٹ اتنا بڑا کام ہے کہ جو ہمارے اپنے حکمران بھی نہیں کر سکے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

انہوں نے اسی معزز ایوان میں اعلان فرمایا ہے کہ جنوبی پنجاب کے لئے اس مرتبہ 46 فیصد ترقیاتی وسائل مہیا کئے جائیں گے۔ لفظ جنوبی پنجاب ایک گمراہ کن اصطلاح ہے۔ میں نے اے۔ڈی۔پی دیکھی ہے اس میں جنوبی پنجاب میں فیصل آباد ڈویژن کو بھی شامل کر لیا گیا ہے اور فیصل آباد ڈویژن کے فنڈز ملا کر جنوبی پنجاب کے کھاتے میں 41 فیصد فنڈز ہیں۔ باقی 46 فیصد تناسب پورا کرنے کے لئے block allocation سے دیئے جا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: ہاؤس کا وقت مزید ایک گھنٹہ extend کیا جاتا ہے۔

مہر فضل حسین سمرا، جناب سپیکر! اس کے لئے بھی پھر فیصل آباد ڈویژن ہمارے کھاتے میں شامل ہے۔ میں آپ کی وساطت سے جناب وزیرخزانہ سے درخواست کرتا ہوں کہ وزیر اعلیٰ کے اعلان کے مطابق سرائیکی اضلاع کے لئے 46 فیصد فنڈز کا اہتمام کریں اور ensure کریں ورنہ میں سمجھوں گا کہ ہمارے وزیر اعلیٰ کے عزم کو پنجاب کی بیوروکریسی نے پھر شکست دے دی ہے۔ میرے سرائیکی وسیب میں جب لفظ روہی' تھل اور دامان کا ذکر آتا ہے تو غربت کی لکیر سے بہت نیچے زندگی گزارنے والے کثیر عوام کی تصویر سامنے آ جاتی ہے۔ روہی اور دامان میں وہ بدقسمت لوگ رہتے ہیں جن کو اس اکیسویں صدی میں' اس مہذب دور میں پینے کا پانی بھی میسر نہیں ہے۔ ان لوگوں کی زندگی دیکھ کر ایک شعر یاد آتا ہے کہ:

جو گزاری نہ جا سکی ہم سے
ہم نے وہ زندگی گزاری ہے

میں آخر میں اپنے ضلع کے لئے ---

آوازیں، شعر پورا کریں۔

جناب سپیکر: آرڈر پلیز۔

مہر فضل حسین سمرا:

جو گزاری نہ جا سکی ہم سے
ہم نے وہ زندگی گزاری ہے

یہ پورا شعر ہے۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔

مہر فضل حسین سمرا: جناب سپیکر! میں آخر میں اپنے محترم وزیر اعلیٰ صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے میرے ضلع کی محرومیوں کا احساس فرماتے ہوئے مل پراسیسنگ پلانٹ کی منظوری دی ہے۔ G.P.I.W کی منظوری دی ہے۔ یہ تونسہ پل کی منظوری فرمائی ہے اور میرے حلقے کے علاقے کے لوگوں کی جو چھوٹی موٹی ضروریات ہیں ان کو بھی انہوں نے پورا کرنے کا وعدہ فرمایا ہے اور فنڈز بھی رکھے ہیں۔ مہربانی شکریہ

جناب سپیکر: شکریہ۔ جناب محمد ایوب خان سلدیرا!

جناب نجف عباس خان سیال: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی سیال صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

جناب نجف عباس خان سیال: شکریہ۔ جناب سپیکر!--

کل سرِ شام ایک بات بہت پیاری ہوئی
گوشہ دل میں ایک نئی رسم جاری ہوئی
ان کی آنکھوں میں اشک تھے میرے لئے
رات دوزخ میں بھی برف باری ہوتی

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔

جناب نجف عباس خان سیال، جناب والا! گزشتہ رات دو بجے ایک واقعہ ہوا ہے۔ میاں اسلم اقبال کے حلقے میں ایک اے۔ایس۔آئی کو گولی لگی، ہماری پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت رات دو بجے تشریف لے گئیں اور انہوں نے جا کرخود آپریشن کیا اور میری رپورٹ کے مطابق انہوں نے operate کیا۔۔(نعرہ ہائے تحسین) 13 فٹ تک آنت نکالی اور اس کے بعد

وزیر سیاحت، پوائنٹ آف آرڈر۔جناب سپیکر! اگر انہوں نے آپریشن کیا ہے تو پھر وہ اے۔ایس۔آئی نہیں بچے گا۔

جناب سپیکر، جی، شکریہ۔ جی، سیال صاحب!

جناب نجف عباس خان سیال، جناب والا! یہ زیادتی ہے۔ میں اپنی پارلیمانی سیکرٹری کو خراج عقیدت پیش کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت کوئی ڈاکٹر موجود نہیں تھا اور انہوں نے خود آپریشن کیا ہے۔ اب وہ اے۔ایس۔آئی بالکل ٹھیک ہے۔ اگر یہ نہ ہوتیں تو اے۔ایس آئی مر سکتا تھا۔

جناب سپیکر، جی، شکریہ مہربانی۔ جناب محمد ایوب خان سلدیرا!

جناب محمد ایوب خان سلدیرا، شکریہ۔بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! ضمنی بجٹ کے حوالے سے جو رقوم حکومت کی طرف سے خرچ کی گئیں۔۔۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر، محترمہ! پلیز تشریف رکھیں، معزز رکن بات کر رہے ہیں، آپ سنیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، جناب سپیکر! میں point of personal explanation پر بات کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر، جی!

پارلیمانی سیکرٹری برائے صحت، جناب سپیکر! 13 فٹ لمبی آنت نہیں تھی۔ بات تو یہ تھی کہ رات 11:00 بجے وزیرصحت نے مجھے فون کیا۔ اس میں ہنسنے کی تو کوئی بات نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں اس وقت اپنے حلقے میں ہوں اور ایک ASI کو گولی لگی ہے۔ آپ جا کر follow کریں۔ اسے front سے گولی لگی تھی اور jejunum میں تین جگہ cut perforation

تھا چونکہ گنگارام ہسپتال میرا parent institution ہے سارے فرینڈز سرجنز اور ہم سب نے مل کر اس کو reset کیا' پھر اس کو anastomosis کیا' پھر Claforan Injection لگایا۔ وہاں پوری پولیس تھی۔ آپ کو ڈاکٹر کی اہمیت کا پتا نہیں' بطور پارلیمانی سیکرٹری یہ میری ڈیوٹی نہیں تھی کہ میں خود جا کر آپریشن کرتی لیکن چونکہ ہمارے وزیر اعلیٰ کا یہ vision ہے کہ ہم نے ہیلتھ کو promote کرنا ہے اور ان کا نعرہ health for all ہے تو میں نے اس کا یہ زندہ ثبوت دیا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

میں 3.00 بجے نہیں گئی تھی بلکہ رات 11.00 بجے گئی اور صبح 3.00 بجے تک وہاں رہی۔ اب وہ مریض بالکل fine ہے اور اس کا کریڈٹ وزیر صحت اور وزیر اعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الٰہی کو جاتا ہے۔

جناب سپیکر: جی' شکریہ۔ آرڈر پلیز۔ جی' سلدیرا صاحب!

جناب نجف عباس خان سیال: جناب والا! میں مبارکباد دینا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: پلیز! کارروائی چلنے دیں۔ آپ کی طرف سے مبارک ہو گئی ہے۔

جناب نجف عباس خان سیال: جناب سپیکر! میں وزیر صحت کو بھی مبارک باد دینا چاہتا ہوں کہ ماشاءاللہ ان کی اتنی اچھی پارلیمانی سیکرٹری ہیں---

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی' سلدیرا صاحب! پلیز اپنی بات جاری رکھیں۔

جناب محمد ایوب خان سلدیرا: جناب سپیکر! حکومت پنجاب نے ضمنی بجٹ کے سلسلے میں مختص رقوم جس جس مد میں خرچ فرمائی ہیں ہمیں ان پر اعتراض نہیں بلکہ اعتماد ہے کہ انہوں نے صحیح مد میں خرچ کیا ہے۔ اگر گزشتہ سالوں میں ہم پنجاب کی حالت کو دیکھیں تو وزیراعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الٰہی اور وزیر خزانہ جناب دریشک کو مبارکباد دینا از حد ضروری ہے کہ انہوں نے بجٹ میں محکمہ تعلیم اور خصوصاً E.S.R کے حوالے سے جو رقم مختص کی ہے یا جو منصوبہ جات بنائے ہیں وہ قابل تحسین ہیں۔ اس کے علاوہ محکمہ صحت' اریگیشن اور واٹر سپلائی میں بھی زیادہ رقوم مختص کی گئی ہیں اور پنجاب کے کسی علاقے کو نظر انداز نہیں کیا گیا۔ جہاں ان سکیموں کی ضرورت محسوس کی گئی ہے وہاں اس کا ذکر ضرور ہے۔ اگر ہم A.D.P کو پڑھیں تو اس میں تمام

حلقے نظر آتے ہیں۔ محکمہ زراعت کی بہتری کے لئے بھی کافی کوشش کی گئی ہیں کہ اس کے لئے کاشتکاروں کو سہولیات میسر ہوں لیکن میں اس بارے میں تھوڑی سی گزارش کروں گا کہ کاشتکار طبقہ پاکستان بننے سے لے کر آج تک ابتر حالت میں ہے۔ یہ صرف ہمارے دور میں نہیں بلکہ جب بھی پالیسی بنائی گئی کاشتکار کو ریلیف نہیں ملا۔ ہمیں ریلیف کا صرف ایک نوٹس دیا جاتا ہے کہ اس سال گندم کی قیمت پچاس یا سو روپے بڑھائی گئی ہے۔ اس حکومت سے میری گزارش ہے کہ اگر کاشتکار کو اس دور میں بھی سہولت میسر نہ آئی۔ اس کی حالت بہتر نہ ہوئی تو پھر شاید اس کی حالت کبھی بھی بہتر نہ ہو سکے۔ ہمیں اپنی گندم کی قیمت بڑھانے کا کوئی شوق نہیں اور نہ ہی ہمیں اس کا کوئی فائدہ ہے۔ ہماری inputs کی قیمتیں جو وفاق اور صوبے دونوں کے پاس ہیں اگر ان کو کم نہ کیا جائے تو اس صوبہ پنجاب کا کاشتکار اچھی حالت میں نہیں آ سکتا۔ ہماری inputs میں بجلی' ڈیزل' ٹریکٹر' ادویات اور کھاد ہیں۔ اگر ہماری گندم کی قیمت پچاس روپے بڑھائی جاتی ہے تو ان کی قیمتیں دو گنا بڑھ جاتی ہیں۔ اس کے لئے حکومت کو سوچنا چاہئے تاکہ غریب کاشتکار کو اپنی روزی میسر ہو سکے۔

جناب والا! میں وزیر قانون کی توجہ چاہوں گا کہ مہنگائی کو کنٹرول کرنے کے لئے اگر ایک چیز کو مد نظر رکھا جائے اور اس پر توجہ دی جائے تو میرا خیال ہے کہ اس میں کمی آ سکتی ہے۔ پرائس کنٹرول ایکٹ موجود ہے لیکن فیلڈ میں اس پر کوئی عمل درآمد نہیں ہو رہا۔ پہلے مجسٹریٹ صاحبان اس پر کچھ عمل کراتے تھے' وہ بھی ناکافی تھا لیکن اب تو بالکل نہیں ہے۔ اس کو کوئی سنبھالنے والا نہیں ہے۔ کسی کی ذمہ داری نہیں ہے۔ لہذا میری گزارش ہے کہ پرائس کنٹرول ایکٹ کو enforce کریں۔ اگر فیلڈ میں اسے زیر عمل لایا جائے تو میرے خیال میں حالت بہتر ہو سکتی ہے۔

جناب سپیکر! ہم نے اپوزیشن کا رویہ دیکھا ہے۔ بہت افسوس کی بات ہے کہ اس معزز ایوان میں اس قسم کے واقعات کا پیش آنا بہت بد نامی کا باعث ہے۔ آپ نے جس صبر و تحمل سے اسے handle کیا اس پر میں آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ ان کے سخت رویے اور بری باتوں کے باوجود آپ نے حوصلے کا مظاہرہ کیا ہے لیکن ان پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ آج اپوزیشن لیڈر نے جو تقریر فرمائی ہے اور ان کا جو انداز تھا اس پر تو میں ایک ہی بات کہہ سکتا ہوں۔

اے قاسم اشیاء تیری تقسیم عجب ہے
دستار انھیں دی ہے جو سر ہی نہیں رکھتے
(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر، شکریہ۔ چودھری طالب حسین!

چودھری طالب حسین سدھو ، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ، جناب سپیکر! شکریہ کہ آپ نے مجھے ضمنی بجٹ پر بات کرنے کا موقع دیا۔ موجودہ پنجاب حکومت نے اپنے تین بجٹ پیش کئے ہیں انہوں نے جو targets مقرر کئے تھے بڑے احسن طریقے سے ان کا حصول ممکن بنایا ہے۔ تعلیم کے میدان میں specially E.S.R سے پنجاب حکومت نے نیک نامی حاصل کی ہے اور ان اضلاع میں جہاں کسانوں بچیاں سکول میں داخلہ نہیں لیتی تھیں دوسو روپے وظیفہ مقرر کرکے چودھری پرویز الٰہی نے وہاں پر 23 فیصد زیادہ بچیوں کا داخلہ کروایا۔ یہ بڑا اچھا اور احسن اقدام ہے۔زراعت کے شعبے میں بھی بہت اچھی پیش رفت ہوئی ہے۔ کسان خوشحال ہوئے ہیں۔ جہاں پر فصلوں کی انشورنس ہوئی ہے وہاں کسان کی فصل کے ساتھ انشورنس والا قدم بھی بڑا احسن ہے اور ہماری G.D.P جو 8 فیصد ہوئی ہے اس میں 10 فیصد سے زیادہ ایگریکلچر کا حصہ ہے۔ roads کا جو جال چودھری پرویز الٰہی نے پنجاب میں پھیلایا ہے یقین جانیئے کہ وہ شہر جو دور دور تھے آج سمٹ کر قریب آ گئے ہیں' اچھے roads کی وجہ سے وہ مسافتیں جو گھنٹوں میں طے ہوتی تھیں آج منٹوں میں ہو رہی ہیں۔ اس سے بہترین کام امرتسر روڈ کا ہے جہاں سے ہمیشہ دشمنی کی بو آتی تھی آج امن اور دوستی کی خوشبو آ رہی ہے۔

جناب سپیکر! اکیسویں صدی کے تقاضے کے مطابق ہماری پنجاب حکومت نے I.T کو بھی پیچھے نہیں چھوڑا بلکہ I.T کو ہر شعبے میں استعمال کرنے کا تہیہ کیا ہوا ہے اور اس دفعہ ہمارے وزیر مال نے بھی یہ فیصلہ کیا ہے کہ پٹواریوں سے چھٹکارا پانے کے لئے ہم محکمہ مال کا ریکارڈ کمپیوٹرائزڈ کریں گے یہ بہت خوشی کی بات ہے۔ چودھری پرویز الٰہی صاحب نے لاہور کے باسیوں کے لئے جو Green Punjab کا منصوبہ بنایا ہے' لاہوریوں کو فضائی آلودگی سے بچانے کے لئے یہ ایک اچھا پروگرام شروع کیا ہے کیونکہ لوگوں کی یہ بڑی خواہش تھی کہ ہمیں ایک

صاف ستھرا ماحول میسر آئے۔ ہمیں سانس کی بیماریوں سے نجات دلانے والا کوئی آئے۔ لاہوریوں کے لئے یہ خوشخبری ہے کہ چودھری پرویز الٰہی موجود ہے جو آپ کو فضائی آلودگی سے بچانے کا پروگرام رکھتا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ اپوزیشن والے یہ اعتراض کرتے ہیں کہ ان کے ساتھ بنچوں پر بیٹھنے والے حکومتی بنچ پر کیسے چلے جاتے ہیں۔ میں آپ کو بتاتا ہوں کہ جب اپوزیشن بنچوں پر بیٹھنے والوں کا کام ہی ڈیسک بجانا' باہر کی گھنٹی کا انتظار کرنا ہے اور لیڈروں کی افراتفری کو دیکھنا ہے تو کیوں نہ ایسے لیڈر کے پاس جایا جائے جو پنجاب کے عوام کے لئے خوشحالی کے منصوبہ جات رکھتا ہے' جو پنجاب کے لئے خوشحالی کا خواب دیکھتا ہے' جو پنجاب میں جہالت کا خاتمہ چاہتا ہے اور جو پنجاب کے کسان کو خوش حال دیکھنا چاہتا ہے ہم ایسے ہی لیڈر کے ساتھ اپنے ضمیر کے مطابق کام کرنے کو اپنی عزت سمجھتے ہیں۔ آج ایوان میں یہ نعرہ موجود ہے کہ ہر "مزدور اور کسان کا نعرہ ہے چودھری پرویز الٰہی ہمارا ہے"۔ شکریہ

جناب سپیکر، شکریہ' شیخ علاؤ الدین!

شیخ علاؤ الدین، شکریہ۔ جناب سپیکر! ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ آج اپوزیشن کے دوست موجود ہوتے تو میں ان سے کچھ direct سوال کرتا لیکن چلیں اگر وہ نہیں ہیں تو شاید وہ میری آواز سن رہے ہوں۔ میں پہلے یہ عرض کروں گا کہ دنیا میں کوئی ملک ایسا نہیں ہے جہاں پر ترقی بھی ہو رہی ہو اور inflation rate نہ بڑھ رہا ہو۔ یہ ہماری حکومت کا ہی کمال ہے کہ 59 ڈالر فی بیرل تیل خرید کر بھی ہم ترقی کو بچا رہے ہیں اور حتی الوسع کوشش کر رہے ہیں کہ ملک میں مہنگائی پیدا نہ ہو۔ اس کے باوجود اپوزیشن بنچوں سے یہ کہا جاتا ہے کہ چینی کی قیمت کیوں بڑھ گئی؟ اگر جناب والا! چینی کی قیمت نہیں بڑھے گی' کسان کو گنے کے پیسے نہیں دیئے جائیں گے تو پھر یہ کہیں گے کہ کسان کو لوٹ لیا گیا۔ پھر گندم کی بات کرتے ہیں۔ اگر وہ بیٹھے ہوتے تو آج ان کے آمنے سامنے بات ہوتی کہ کوئی ملک ایسا بتائیں کہ جہاں inflation کے بغیر ترقی ہوئی ہو۔

جناب والا! میری صحافی بھائیوں سے بھی گزارش ہے کہ میری تقریر کے متعلق انہوں نے یہ کہا کہ میں نے صرف بنکوں کے مارک اپ ریٹ کا ذکر کیا۔ حالانکہ میں نے بنکوں کے مارک اپ ریٹ پر صرف لیزنگ کا ذکر کیا تھا' میں نے بنکوں کے مارک اپ ریٹ کا اس پیرا نے

میں ذکر نہیں کیا تھا۔بنکوں کا مارک اپ ریٹ اس لئے بڑھ رہا ہے کہ گورنمنٹ کے پاس inflation کو کنٹرول کرنے کا اور کوئی راستہ نہیں ہے۔بہر حال یہ پریس والوں کی مرضی ہے انہوں نے میرے ضلع کے بارے میں'میرے علاقے کے بارے میں کوئی بات نہیں کہی لیکن انہوں نے جو بات کہی بہر حال ٹھیک ہی کہی۔

جناب والا! اس کے علاوہ میں اس معزز ہاؤس کی توجہ اپوزیشن کی اور حرکتوں کے علاوہ مختار مائی کیس کی طرف بھی دلوانا چاہتا ہوں۔ مختار مائی کیس کو اچھالنے میں اپوزیشن کا بھی بہت بڑا کردار ہے۔ آج وہ خاتون 16 ملین روپے --

جناب سپیکر، شیخ صاحب! پلیز! بجٹ پر ہی آپ بات کریں۔(قطع کلامیاں)

شیخ علاؤ الدین، جناب والا! میں اپوزیشن کے کردار پر بات نہ کروں؟

جناب سپیکر، آپ بجٹ پر بات کریں۔

شیخ علاؤ الدین، اس سلسلے میں جو کچھ کیا جارہا ہے جس طرح سے ملک کو بدنام کیا جارہا ہے اس میں بھی اپوزیشن کا کردار ہے۔اب آپ اگر کہتے ہیں تو میں direct بجٹ پر آجاتا ہوں۔

جناب سپیکر، جی'پلیز بجٹ پر آجائیں۔

شیخ علاؤ الدین، لاء اینڈ آرڈر کے اوپر جو پیسا دیا گیا ہے وہ واقعی قابل قدر ہے اور اس میں monitoring جو ہو رہی ہے وہ بھی بہت اچھی ہے۔پٹرولنگ پوسٹوں کا اقدام بھی بہت اچھا ہے۔یہ کارنامہ واقعی ہماری ہی حکومت کا ہے۔چودھری پرویز الٰہی نے لاء اینڈ آرڈر پر جو توجہ دی ہے وہ قابل قدر ہے لیکن صحت کے شعبے میں جو کچھ کیا جارہا ہے وہ particular areas میں کیا جارہا ہے۔میرے اپنے حلقہ کی حالت یہ ہے کہ وہاں ہسپتال میں کوئی ڈاکٹر نہیں ہے'وہاں سے تمام cases لاہور refer کئے جاتے ہیں۔میں یہ گزارش کروں گا کہ---(قطع کلامیاں) آپ یہ کہیں تاکہ لوگ مجھے سن لیں۔

جناب سپیکر، آرڈر پلیز۔ آرڈر پلیز۔

شیخ علاؤ الدین، وہاں سے 99 فیصد cases لاہور refer کر دیئے جاتے ہیں۔بجٹ میں جتنا پیسا صحت کے محکمے کو دیا گیا ہے وہ صرف مخصوص علاقوں کو دیا گیا ہے۔میرا حلقہ صرف 40 منٹ

کے بعد شروع ہو جاتا ہے۔ یہاں ہمارے بھائیوں نے جنوبی پنجاب کی بات بھی بار بار کی ہے لیکن جو حلقے لاہور کے بالکل ساتھ ہیں وہاں کون سے حالات اچھے ہیں اس لئے میں گزارش کروں گا کہ محکمہ صحت پر خصوصی توجہ کی ضرورت ہے جس کے لئے میری یہ گزارش ہے کہ خاص طور پر چونیاں کے ہسپتال پر توجہ دی جائے اور دیکھا جائے کہ ڈاکٹر پرائیویٹ پریکٹس کس طرح سے کرتے ہیں وہ کیوں نہیں ہسپتال میں بیٹھ کر کام کرتے' کیوں نہیں لوگوں کو سہولیات دیتے؛ حکومت جو سہولیات یہاں سے دیتی ہے وہ عملی طور پر وہاں پر نہیں پہنچتیں۔

زراعت پر بھی محنت ہو رہی ہے اچھا ہے لیکن اس کے ساتھ ساتھ زراعت میں monitoring کا نظام بہتر ہونا چاہئے کہ فیلڈ میں کیا ہو رہا ہے۔ تعلیم کے میدان میں سکولوں کی upgradation ہو رہی ہے لیکن سکولوں میں عملی طور پر یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ کیا وہاں پر ٹیچر ہیں' کیا سائنس پڑھائی جا رہی ہے؟ یہ بہت ضروری ہے۔ جو فنڈز دیئے جا رہے ہیں وہ ٹھیک ہے میں یہ بھی کہتا ہوں کہ یہ موجودہ حکومت کا بہت بڑا کارنامہ ہے لیکن اس کی implementation اور monitoring ہونا بھی بہت ضروری ہے۔ اس کے علاوہ میں اس ہاؤس کے ذریعے سے ایک بہت اہم بات یہاں پر بتانا چاہتا ہوں کہ حکومت کو لوکل اور غیر ملکی investors میں فرق نہیں رکھنا چاہئے۔ local investors کا اگر کہیں جھگڑا پیدا ہوتا ہے' dispute پیدا ہوتا ہے تو وہ سول کورٹ میں جاتا ہے غیر ملکی investors کے لئے اجازت دے دی گئی ہے کہ وہ direct ہائی کورٹ میں چلے جائیں۔ جس سے local investors کی حوصلہ شکنی ہوتی ہے۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ اس پر ہماری حکومت دونوں کو برابر رکھے۔ میری اس ہاؤس سے یہ گزارش ہے کہ ہمارا اپنا investor ہی محنت کرے گا تو بجٹ میں اور صوبے میں بہتری ہو گی اور لوگوں کے حالات کار میں بھی بہتری ہو گی۔ بہت بہت شکریہ

جناب سپیکر: شکریہ' جناب عارف محمود گل!

چودھری عارف محمود گل: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم o شکریہ۔ جناب سپیکر! بجٹ کے حوالے سے ہمارے وزیر اعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الٰہی جنہوں نے بجٹ میں تمام اضلاع کو برابری کی حیثیت دی ہے اور اس پر میں انہیں مبارک باد پیش کرتا ہوں کہ 2001-05 کا جو بجٹ ہے وہ غریب عوام کے لئے اور کسانوں کے لئے انتہائی قابل ستائش ہے اور میں وزیر خزانہ اور ان کی team کو

مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے بہت اچھا بجٹ بنایا ہے۔ بجٹ پر سبھی لوگوں نے speech کی ہے اور سبھی لوگوں نے ہمارے وزیر اعلیٰ پنجاب کی تعریف کی ہے۔ میں اس حوالے سے اپوزیشن والوں کی یہ بات کروں گا کہ ہمارا بجٹ اتنا اچھا تھا اور سابق حکومتوں سے ہمارا 2005-06 کا بجٹ بہتر تھا اس کا سارا credit وزیر اعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الٰہی کو جاتا ہے اس لئے اپوزیشن والے اس بجٹ میں نہیں بیٹھنا چاہتے تھے کیونکہ ان کے پاس ایسی کوئی چیز نہیں تھی کہ وہ ہمارے اس بجٹ میں کوئی خرابی نکالتے۔ رانا ثناء اللہ تو صرف نمبر بنانے کے چکروں میں یہاں اسمبلی میں آتے ہیں اور یہاں نمبر بنا کر باہر چلے جاتے ہیں۔ ہمارے وزیراعلیٰ جو 1993 میں Opposition Leader تھے ہم نے دیکھا ہے کہ انہوں نے بڑے حوصلے اور بڑے اچھے طریقے سے Oppostion کا role ادا کیا۔ وہ حکومت کے غلط کاموں اور غلط رویے پر تنقید کرتے تھے۔ یہ نہیں ہوتا تھا کہ کسی کی ذات پہ کیچڑ اچھالا جائے۔ یہ مناسب نہیں ہے کہ ہمارے وزراء کرام' ہماری اسمبلی کے اندر معزز بہنوں اور معزز اراکین اسمبلی کے بارے میں بات کی جائے۔ میں کہتا ہوں کہ رانا ثناء اللہ ایک کونسلر کی حیثیت بھی نہیں رکھتے۔ ان کا ذہن بہت گھٹیا ہے اور وہ صرف تنقید کر سکتے ہیں۔ وہ صوبہ پنجاب کی ترقی کی بات بالکل نہیں کریں گے کیونکہ چودھری پرویز الٰہی نے آنے والی نسلوں کے لئے وہ کام کیا ہے جو پچھلی حکومتیں نہ کر سکی ہیں اور نہ کیا ہے۔ وہ صرف اور صرف اس لئے تنقید کرتے ہیں کہ ہم باہر بیٹھے اپنے لیڈروں کو بتا سکیں کہ ہم اس ہاؤس کو نہیں چلنے دے رہے اور نہ چلنے دیں گے۔ وہ یہاں سے نکلنے کے بعد انہیں خبریں دیتے ہیں کہ میاں محمد نواز شریف! آپ کو مبارک ہو' بے نظیر صاحبہ! آپ کو مبارک ہو کہ ہم اس ہاؤس کی عزت کی دھجیاں اڑا رہے ہیں اور ہم عنقریب اس ہاؤس کو bulldoze کر دیں گے۔ جب تک ہماری جان میں جان ہے اور جب تک چودھری پرویز الٰہی اس صوبے کے وزیراعلیٰ ہیں انشاء اللہ تعالیٰ اس ملک اور اس صوبے کی ترقی ہو گی اور ہم opposition کا مقابلہ اور ان کی باتوں کا جواب بھی دے سکتے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ نے اس مقدس ہاؤس اور معزز اراکین کی عزت کے لئے جو فیصلہ کیا ہے ہم آپ کے اس فیصلے کو appreciate کرتے ہیں۔ ہم باعزت لوگ ہیں' جو بھی ہماری عزت اور ہماری ذات کی طرف آنے کا ہم اسے منہ سے نہیں بلکہ جس طرح بھی ہو سکے گا جائیں گے

کیونکہ ہمارا صوبہ پنجاب ایک باعزت صوبہ ہے اور ہم عزت دار لوگ ہیں۔ ہم عزت کی خاطر جیتے ہیں اور عزت کی خاطر مرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے وزیراعلیٰ کو سلامت رکھے' وہ ایک درویش طبع انسان ہے اور ان کی سوچ بہت ہی positive ہے۔ ہم نے جب بھی ان سے کسی ممبر کے خلاف کوئی بات کی تو ہمارے وزیراعلیٰ نے منع کیا کہ یار! کسی کی ذات کی بات نہ کرو' اپنی بات بتاؤ اور ہم جب بھی ان کے پاس کوئی positive کام لے کر گئے ہیں تو ہمارا کام ہوا ہے بلکہ پچھلی حکومتوں کی طرح ہماری حکومت کوئی غلط کام بالکل نہیں کر رہی۔ نہ تو کسی کو ناجائز قرضے دے رہی ہے اور نہ ہی کسی کے ناجائز قرضے معاف کر رہی ہے بلکہ اس صوبے کا جتنا پیسا ہے وہ اس صوبے کی بہتری کے لئے ہی لگ رہا ہے۔ میں اپنے وزیر قانون راجہ بشارت کو مبارکباد پیش کرتا ہوں جس نے ہمیشہ اپوزیشن کو بتایا ہے کہ آپ اپنے رویوں کو درست کریں' ہم آپ کو ساتھ لے کر چلیں گے۔ ہم ان کے مشوروں اور ان کے طریقوں سے سبق سیکھیں گے۔ ہماری نئی generation اس صوبے کی بہتری کی سوچ لے کر اسمبلی میں آئی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہمارا وزیر اعلیٰ کل کا وزیراعظم ہو گا۔ بہت شکریہ۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: ملک نذر فرید کھوکھر!

ملک نذر فرید کھوکھر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! بجٹ کسی گھر کا ہو' کسی صوبے یا وفاق کا ہو۔ گھر' صوبے یا وفاق کا سربراہ اپنے وسائل کے مطابق سال کا بجٹ تیار کرتا ہے۔ اچھا بجٹ اس کو کہتے ہیں جو ان وسائل میں بہترین سہولیات مہیا کرے اور برا بجٹ وہ ہوتا ہے کہ زیادہ آمدن ہونے کے باوجود ممکن سہولیات حاصل نہ ہو سکیں تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمارے وزیراعلیٰ' وزیر خزانہ اور باقی وزراء صاحبان نے اپنے محکموں کی ضروریات کے مطابق demands دے کر جو بجٹ تیار کیا ہے اسے جامع بجٹ کہا جا سکتا ہے۔

جناب والا! ہمارے بجٹ میں سب سے زیادہ رقم پولیس اور اس سے related departments پر خرچ کی گئی ہے۔ وہ اس لئے کی گئی ہے تاکہ لوگوں کو صوبے میں امن و سکون ملے اور ان کے جان و مال محفوظ ہوں۔ آپ اندازہ کریں کہ ہمارے قائد ایوان چودھری پرویز الٰہی نے ایسی police force بھی تیار کی ہے جس میں سپاہی کی تنخواہ 11 ہزار ہے جبکہ ایم۔پی۔اے کی تنخواہ 10 ہزار ہے۔ ہماری گورنمنٹ کی طرف سے پولیس کو encourage کرنے

کے لئے ان کی تنخواہیں بڑھانے' انہیں latest equipment دینے' انہیں اچھی گاڑیاں دینے اور انہیں latest weapons دینے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی گئی اور آئندہ انشاء اللہ پولیس میں نفری کی کمی کو بھی پورا کر لیا جائے گا۔

جناب نجف عباس خان سیال، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' فرمائیں!

جناب نجف عباس خان سیال، جناب سپیکر! وزیر اعلیٰ نے فرمایا تھا کہ معزز ممبران کی تنخواہ بڑھانے کے لئے کمیٹی بنا دیں گے تو میری استدعا ہے کہ وہ کمیٹی بنا دیں تا کہ سارے ہاؤس کی tension ختم ہو جائے۔

جناب سپیکر، راجہ صاحب نے سن لیا ہے۔ کھوکھر صاحب! آپ اپنی بات جاری رکھیں۔

ملک نذر فرید کھوکھر، جناب والا! میں نے یہ عرض کیا ہے کہ نفری کی کمی کو بھی دور کیا جا رہا ہے اور مزید پولیس بھرتی کی جا رہی ہے۔ اب پولیس ڈیپارٹمنٹ پر منحصر ہے کہ وہ ہماری ان ساری مہربانیوں کا کیا جواب دیتے ہیں؟ اس کا ابھی تک کوئی مثبت جواب ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے نہیں آیا۔ ہم دعا گو ہیں۔ ہم نے بجٹ میں ہر لحاظ سے ان کا خیال رکھا ہے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ وہ بھی اس صوبے کی عوام کا خیال رکھیں۔

جناب سپیکر! دوسری بات میں یہ عرض کروں گا کہ ایجوکیشن سیکٹر میں بہت زیادہ کام ہوا ہے۔ پاکستان کے معرض وجود میں آنے سے لے کر آج تک کسی حکومت نے ایجوکیشن سیکٹر پر اتنی توجہ نہیں دی اور نہ ہی اس سیکٹر میں اتنا پیسا خرچ کیا ہے۔ ہر لحاظ سے اس میں بہت ترقی ہوئی ہے لیکن میں یہ چاہوں گا کہ مزید بہتری لائی جائے کیونکہ بہتری کی گنجائش ہر جگہ پر موجود ہوتی ہے۔ ہمارے نوجوان وزیر تعلیم نے بڑے اچھے طریقے سے اپنی demands دیں اور وہ ایجوکیشن کے پروگرام کو بڑے اچھے طریقے سے چلا رہے ہیں لیکن میں یہ چاہوں گا کہ جہاں باقی missing facilities فراہم کی جا رہی ہیں وہاں اساتذہ کی تعداد بڑھائی جائے۔ سارے پنجاب میں سکول موجود ہیں لیکن وہاں اساتذہ کی کمی ہے۔ میرے حلقے میں' آپ کے حلقے میں اور سب

دوستوں کے حلقوں میں یہی صورتحال ہے کہ وہاں پر مرد اور خواتین اساتذہ کی کمی ہے۔ اس طرف بھی توجہ دی جائے۔

جناب والا! میں آخر میں ایک بڑی ضروری بات کرنا چاہوں گا کہ جنگلات معیشت میں بڑا اہم مقام رکھتے ہیں۔ صوبے کی معیشت کو ترقی دینے کے لئے، صوبے کے ماحول کو بہتر بنانے کے لئے اور فضائی آلودگی کو ختم کرنے کے لئے جنگلات کی promotion پر توجہ دینا بے حد ضروری ہے۔ میں جناب وزیر خزانہ اور اپنے قائد ایوان چودھری پرویز الہیٰ صاحب جنھیں میں قائد تعمیر و ترقی بھی کہتا ہوں ان کی توجہ اس طرف دلانا چاہوں گا کہ ہمارے لاہور ڈویژن میں دو جنگل ایک چھانگا مانگا اور دوسرا میرے گاؤں چپلی پہاڑ میں ہے۔ اسی طرح ملتان ڈویژن میں پیرو وال اور چیچہ وطنی میں دو بڑے جنگل ہیں۔ وفاقی حکومت نے چار ہزار ایکڑ زمین پیرو وال میں مزید دی ہے لیکن میرے حلقے میں، میرے ضلعے میں جو جنگل ہے وہاں پر ابھی کچھ سیاسی لوگ اپنے سیاسی مفاد کے لئے اس جنگل کو ختم کر کے، جو forest reserve ہے، جو کسی اور محکمے کو نہیں دیا جا سکتا وہاں کنٹونمنٹ میں مزارعین بیٹھے ہوئے ہیں وہ ان کو اٹھا کر وہاں لے جانا چاہتے ہیں جس سے میں یہ سمجھتا ہوں کہ وہ کسی ایک دو آدمیوں کے مفاد میں تو ہو گا یا مزارعین کے مفاد میں تو ہو گا لیکن یہ قومی مفاد کے خلاف ہے تو ہمیں ہر وہ چیز جو قومی مفاد کے خلاف ہو اس کا تدارک کرنا چاہئے۔ اس کا سدباب کرنا چاہئے۔ میں پھر آخر میں اپنی بات کو ختم کرتے ہوئے وزیر اعلیٰ سے، وزیر جنگلات اور دوسرے صاحب اقتدار لوگ جن کو اس پر دسترس حاصل ہے اُن سے درخواست کروں گا کہ اس بات کا تدارک کیا جائے اور جنگلات میں زیادہ investment کی جائے تاکہ ملک کی معیشت بھی اچھی ہو، ملک کی فضا بھی بہتر ہو اور ملک میں آلودگی بھی ختم ہو۔ مہربانی، شکریہ

جناب سپیکر: شکریہ، محترمہ جوئس روفن جولیس!

وزیر اقلیتی امور: جناب سپیکر! شکریہ کہ آپ نے مجھے تقریر کرنے کا موقع دیا۔ میں قائد ایوان چودھری پرویز الہیٰ اور وزیر خزانہ کو مبارکباد پیش کرتی ہوں کہ انہوں نے کامیاب بجٹ اور ضمنی بجٹ پیش کیا ہے۔ پاکستان کے اندر اقلیتوں کی کہانی ایک عجیب و غریب صورت رکھتی ہے۔

اگر میں یہ کہوں کہ یہ بجٹ بلکہ میں یہ کہوں کہ یہ دور جو چودھری پرویز الٰہیٰ کا ہے' اقلیتوں کی فلاح و بہبود کا دور ہے تو کوئی غلط نہیں ہو گا۔

جناب سپیکر! قائداعظم نے دہلی کے اندر اپنی جو پہلی کانفرنس کی تھی تو اس میں انہوں نے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ پاکستان کے اندر اقلیتیں مذہبی اورثقافتی طور پر آزاد ہیں اور ان کی جائیدادوں کی حفاظت کی جائے گی۔ وہ مکمل طور پر آزاد ہوں گے۔ اپنے فرقے کے لحاظ سے' اپنی مذہبی رسومات کے لحاظ سے' اپنے گرجا گھروں' مندروں یا گوردواروں میں اپنی عبادات ادا کرنے میں وہ مکمل طور پر آزاد ہوں گے۔ پاکستان کے بننے کے بعد اقلیتیں اپنے اسی اصول کو سامنے رکھتے ہوئے رواں دواں تھیں لیکن 73-1972 میں چیف مارشل ایڈمنسٹریٹر ذوالفقار علی بھٹو کی تعلیمی پالیسی کی وجہ سے تمام مسیحی ادارے نیشنلائز کر لئے گئے۔

جناب سپیکر! میں یہ کہوں گی کہ ان کی نیشنلائزیشن سے مسیحی قوم کا تعلیمی گراف سو فیصد سے گر کر تقریباً 5 فیصد تک آ گیا ہے۔ آج چودھری پرویز الٰہیٰ کے Vision 2020 کے تناظر میں اپنی قوم کا vision دیکھتی ہوں کہ ہم انھیں تعلیمی میدان میں کس طرح آگے لا سکتے ہیں۔ چودھری پرویز الٰہیٰ نے نہ صرف ہمارے ادارے واپس کئے ہیں' جس کی ایک بڑی مثال ایف سی کالج ہے بلکہ اسے ایک یونیورسٹی کا درجہ دیا ہے اور یہ پنجاب کے اندر پہلی مسیحی یونیورسٹی ہے جس کو funding بھی کی گئی ہے' جس کو پیسے بھی دیئے گئے ہیں اور جس کے اندر مسیحیوں نے ترقی بھی کی ہے۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر اس مقدس فورم سے یہ بات محترمہ بے نظیر بھٹو تک پہنچانا چاہتی ہوں کہ مسیحی قوم کو پیپلز پارٹی کی نیشنلائزیشن کی پالیسی سے بے انتہا نقصان پہنچا ہے۔ وہ جہالت کے اندھیروں میں گم ہو گئی ہے۔ مسیحی قوم آج صرف domestic servant بن کر رہ گئی ہے جبکہ پاکستان بننے سے پہلے ایک مسیحی خاتون leading role پر تھی' وہ ایک teacher تھی' ایک nurse تھی۔ آج وہ گھر گھر میں ملازمت کرتی پھر رہی ہے۔ یہ ذوالفقار علی بھٹو کی پالیسی کی وجہ سے ہے۔ میں محترمہ بے نظیر بھٹو سے کہتی ہوں کہ مسیحی قوم در گزر اور معافی کی پالیسی پر یقین رکھتی ہے' ان کا مذہب انہیں یہی سکھاتا ہے' یہ مسیحی قوم سے معافی

مانگیں اور میں یہ بات ہر حکومت کو بتانا چاہتی ہوں کہ اقلیتیں کسی بھی حکومتی پالیسی پر کڑی نظر رکھتی ہیں۔

جناب سپیکر! ہم چودھری پرویز الہیٰ کی اقلیت دوست پالیسی کو خراج تحسین پیش کرتے ہیں اس کے لئے میں ان کو مبارکباد پیش کرتی ہوں کہ وہ ایک سچے مسلمان ہیں جنہوں نے اسلامی مذہبی رواداری کا ثبوت دیا اور سکھوں کو پاکستان کے اندر ان کی عبادت گاہوں میں عبادت کرنے کی اجازت دی۔ گوردوارا پربندھکمیٹی پوری دنیا کے اندر ہے۔ جب سکھ یاتری آتے ہیں تو وہ امریکہ' کینیڈا' یو۔کے غرض یورپ کے ہر ملک سے آتے ہیں اور جب بھی میں بطور وزیر اقلیتی امور وہاں جاتی ہوں تو کھلم کھلا اس بات کا وہ اعتراف کرتے ہیں کہ مسلمانوں نے ہمارے ساتھ بہت اچھا سلوک کیا ہے کہ ہماری مذہبی عبادت گاہوں کو کھول دیا ہے اور مذہبی طور پر آج ہم آزادی محسوس کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر ایک بار پھر کہوں گی کہ چودھری پرویز الہیٰ نے اقلیتوں کے لئے 10 کروڑ کا بجٹ پچھلے سال رکھا اور اس دفعہ 40 کروڑ کا بجٹ رکھ کر اقلیتوں کے دل جیت لئے ہیں۔ میں آپ کے ذریعے جتنے بھی اپوزیشن کے ارکان ہیں جنہوں نے چاند صاحب کے آنے پر' ایڈوانی صاحب کے آنے پر اور سکھوں کے ساتھ اچھے سلوک کا جو اعتراض اٹھایا ہے میں انہیں بتانا چاہتی ہوں کہ ہم نے جو اسلامک درس پڑھا ہے' قرآن شریف کے متعلق سنا ہے یا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق سنا ہے انہوں نے ہمیشہ بتایا ہے کہ دوسروں کے مذہب کا احترام کرو' ان کی عبادت گاہوں کا احترام کرو۔ چودھری پرویز الہیٰ کو پاکستان کی تاریخ اس بات پر ہمیشہ یاد رکھے گی کہ وہ اقلیتوں کی عبادت گاہوں کے اندر جا کر ان کی رسومات میں شریک ہوتے ہیں اور مکمل طور پر انہیں آزادی دی ہے۔ چودھری پرویز الہیٰ نے 25 لاکھ روپے کا کرسمس فنڈ مقرر کیا ہے اور 10 لاکھ روپے پنجاب کے اندر دوسری اقلیتوں کے مذہبی تہواروں پر بانٹنے کے لئے مستحق لوگوں کے لئے مقرر کئے ہیں۔ پہلی دفعہ پنجاب حکومت میں چیف منسٹر کے دروازے کھلے ہیں اور مسیحی برادری نے کرسمس چودھری پرویز الہیٰ کے ساتھ منایا ہے اور چودھری پرویز الہیٰ ہی نے کرسمس کیک کاٹ کر بتایا کہ وہ سچے مسلمان ہیں جو دوسرے مذاہب کے ساتھ محبت

کرتے ہیں اور پیار کا درس دیتے ہیں۔ آج دنیا میں عالم اسلام کے اوپر جو الزامات لگ رہے ہیں یہ صرف چودھری پرویز الٰہی ہیں جنہوں نے ان الزامات کو دھو کر رکھ دیا ہے۔ پنجاب کی اقلیتیں اس بات کی گواہی دیں گی اور ہر اقلیتی بچہ' جوان' بوڑھا اس ملک کے لئے Ambassador ہے جو یہ کہتا ہے کہ اسلام ایک محبت' دوست' امن اور سلامتی کا مذہب ہے اور یہ صرف چودھری پرویز الٰہی ہی ہے جس نے اقلیتوں پر مہربانیاں کیں اور ان کے دل جیتے ہیں۔ اقلیتی بورڈ وزیر اعلیٰ نے پہلی دفعہ قائم کیا۔ 56 سال میں پہلی دفعہ اقلیتی وزارت قائم کی ہے اور اقلیتی بورڈ میں کوئی بھی عام مسیح جا کر اپنا مسئلہ پیش کر سکتا ہے۔

جناب سپیکر! میں اس وقت وزیر تعلیم کی توجہ چاہوں گی کہ مینارٹی بورڈ کے اندر تمام دوسری اقلیتوں کے نوجوانوں نے اپنا مسئلہ پیش کیا ہوا ہے کہ حافظ قرآن کے جو 20 marks میرٹ پر ملتے ہیں' اقلیتیں تجاویز اور سفارشات لا رہی ہیں کہ کیونکہ 20 حروف قرآن شریف میں ہیں اور اتنے ہی 20 حروف زبور کے اندر ہیں اور ہم بھی زبانی یاد کرتے ہیں۔ ایک Minority Board بنایا جائے جو ہمیں اس کا سرٹیفکیٹ دے۔ یہ چودھری پرویز الٰہی ہیں جنہوں نے مینارٹی بورڈ کا قیام کیا ہے' جہاں ایک عام مسیح تو کیا بلکہ کسی بھی مذہب کا پیرو کار جا کر اپنی درخواستیں پیش کر سکتا ہے۔ میں ایک مرتبہ پھر چودھری پرویز الٰہی کی بڑی شکرگزار ہوں کہ انہوں نے ایف سی کالج کو یونیورسٹی کا درجہ دے کر اسے ایک کثیر رقم مہیا کر کے establish کیا ہے جبکہ ایف سی کالج بالکل تباہی کے دہانے پر چلا گیا تھا۔ اس وقت میری درخواست ہے کہ ہمارے باقی کالج Murray College , Gorden College کے لئے بھی پالیسی بنائی جائے۔ تیس سالوں کے اندر ہماری قوم کا damage ہوا ہے کاش! کوئی ایسی سفارشات آئیں کہ ہمیں کوٹا ملے اور ہماری قوم کو جو تیر پیپلز پارٹی نے مارا ہے اس زخم پر چودھری پرویز الٰہی اور وزیر تعلیم مل کر پٹی باندھ کر کوئی ایسی پالیسی بنائیں کہ ہماری قوم جو تعلیم کے میدان میں پیچھے جا چکی ہے اس کو اوپر اٹھایا جائے۔ میں یہاں پر تمام معزز اراکین' کیبنٹ اور لاء منسٹر کی شکر گزار ہوں اور آخر میں لاء منسٹر صاحب سے میری ایک درخواست ہے اور میں اسلام کے ایک اصول سے بہت زیادہ متاثر ہوں اور وہ یہ ہے کہ جہاں مسجد بنتی ہے نہ اسے توڑا جا سکتا ہے' نہ اسے ہٹایا جا سکتا ہے۔ جس وقت پاکستان

بنا' مسیحیوں کے پاس ایک گرجا گھر تھا' اس کے ساتھ سکول تھے' ہسپتال تھے جنہیں ہم مشن احاطے کہہ سکتے ہیں' مسیحی قوم نہ انڈیا سے پاکستان آئی' نہ پاکستان سے انڈیا گئی تھی۔ وہ اپنے churches اور اس کے ساتھ ملحقہ زمینوں کے ساتھ ہی وابستہ رہی تھی۔ میں لاء منسٹر کی توجہ دلانا چاہتی ہوں کہ ایک آرڈیننس جو جمہوریت آنے سے پہلے بنا ہے اس آرڈیننس سے پہلے ایک چرچ بیچا گیا اور اس چرچ پر جنرل پیٹر نے struggle کی اور اس پر جنرل مشرف نے بڑا ایکشن لیا اور ایک آرڈیننس دیا جس کے مطابق کوئی چرچ اور اس سے ملحقہ زمینیں بک نہیں سکتیں۔ اس سلسلے میں پادری شریف عالم جو گوجرانوالہ سے تھا اس کو سات سال کی سزا دی گئی کیونکہ راجہ بازار کے اندر اس نے 35 دکانوں کو فروخت کیا تھا۔ لاء منسٹر یہ جانتے ہیں۔ میں یہ چاہتی ہوں کہ ایسا بل لایا جائے کہ یہ جو پاکستان اور پنجاب میں autonomy system ہے کہ جس کو autonomy نہیں ملتی ہے وہ قبضہ گروپوں کو مشنری ادارے بیچ دیتے ہیں۔ ایک ایسا بل لایا جائے کہ جتنی بھی مشنری پراپرٹی ہے وہ اس کلیسا کے نام کر دی جائے۔ اس جائیداد کے مالک وہ عوام ہوں جو اس چرچ کے اندر جاتے ہیں تاکہ کوئی بھی autonomy لے کر کسی بھی چرچ کی زمین نہ بیچ سکے۔ خاص طور پر میں اس وقت اپنے ہسپتال کی طرف ہیلتھ منسٹر کی توجہ دلانا چاہتی ہوں کہ Holy Family Hospital جو نیشنلائزڈ کیا گیا تھا' یہ ایک مشنری ہسپتال تھا جو کہ بھٹو دور میں نیشنلائز کیا گیا۔ ہمارا یہاں پر ایک U.C.H ہسپتال ہے جس پر بہت سے قبضہ گروپوں کی نظر ہے اور autonomy پکڑنے والے ان سے سودا کرتے پھر رہے ہیں۔ لاء منسٹر صاحب اس پر کوئی توجہ دیں۔ یہ غریب مسیحی لوگوں کی جائیدادیں ہیں۔ میں چاہتی ہوں کہ اس پر توجہ دی جائے اور یہاں پر کوئی آرڈیننس نافذ کیا جائے۔ شکریہ

چودھری عارف محمود گل، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' گل صاحب!

چودھری عارف محمود گل، بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! میں بتانا چاہتا ہوں کہ آج ہمارے ضلع فیصل آباد کی وزیر اعلیٰ چودھری پرویز الٰہی کے ساتھ میٹنگ تھی اور ہمارے ایک اقلیتی بھائی نے سوال اٹھایا تھا کہ "قبضہ گروپ قبضہ" کر رہے ہیں تو وزیراعلیٰ صاحب نے اسی وقت راجہ صاحب کو کہا

تھا کہ آپ نے سختی سے نوٹس لینا ہے' ایسا بندہ جو قبضہ کرے یا ان زمینوں پر قبضہ کرنے کی کوشش کرے تو ان کو کڑی سے کڑی سزا دی جائے۔

جناب پیٹر ک جیکب گل، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی!

جناب پیٹر ک جیکب گل، جناب سپیکر! آج محترمہ نے جو تقریر کی ہے انہوں نے بالکل اقلیتی عوام کی ترجمانی کی ہے اور یہ بتایا ہے کہ پنجاب بھر کی جتنی بھی اقلیتیں ہیں خاص طور پر مسیحی لوگ چودھری پرویز الٰہی کے ساتھ شانہ بشانہ چل رہے ہیں اور ہمیشہ ان کے قدم کے ساتھ قدم ملا کر آگے بڑھیں گے۔ آج ہماری جو ڈسٹرکٹ کی میٹنگ تھی اس میں' میں نے ایک point اٹھایا تھا کہ church properties اور اس کے ساتھ جو دوسری properties ہیں وہ sale out ہو رہی ہیں جبکہ 2002 میں صدر پرویز مشرف صاحب نے ایک سپیشل آرڈیننس جاری کیا تھا جس کے تحت کوئی بھی چرچ پراپرٹی چاہے وہ شہر میں ہے یا شہر سے باہر ہے وہ sale out نہیں ہو سکتی۔ اس پر وزیراعلیٰ چودھری پرویز الٰہی نے راجہ بشارت سے بھی اس بارے میں بات کی کہ اس کا سختی سے نوٹس لیا جائے بلکہ وہاں پر ریونیو منسٹر بھی تھے اور انہیں بھی کہا کہ ریونیو بورڈ کو بھی اس بارے آگاہ کیا جائے تاکہ کسی قسم کی چرچ پراپرٹی sale out نہ ہو۔ ایک اور بات میں بتانا چاہتا ہوں کہ ہمیں بہت ہی خوشی ہوئی کہ آج چودھری پرویز الٰہی نے ہم سے بات کی ہے کہ چونکہ غریب مسیحی یا جو مینارٹیز کے لوگ ہیں وہ اپنے graveyards نہیں لے سکتے۔ چودھری صاحب نے آج ہمیں بتایا ہے کہ انہوں نے ایک نئی سکیم بنائی ہے کہ جو ہمیں مینارٹیز کا فنڈ دیا گیا ہے اس میں گورنمنٹ خود graveyards خرید کر مینارٹیز کو دے گی۔ میرا خیال ہے کہ مینارٹیز کے لئے یہ ان کا بہت بڑا کام ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر، ملک جلال دین ڈھکو!

ملک جلال دین ڈھکو، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! آج ضمنی بجٹ پر بات ہو رہی ہے۔ پہلے روز بھی میں نے چٹ بھیجی تھی لیکن اس دن بجٹ پر بحث میں حصہ نہ لے سکا کیونکہ

وقت کم تھا۔ میں گزارش یہ کروں گا کہ یہ دونوں بجٹ سالانہ بجٹ اور ضمنی بجٹ جو تیار کئے گئے ہیں بہت متوازن اور ٹیکس فری ہیں۔ اس پر میں چودھری پرویز الٰہی اور وزیر خزانہ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! سب سے پہلے میں شعبہ تعلیم پر بات کروں گا۔ یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ جب سے پاکستان بنا ہے تعلیم کے میدان میں آج تک اتنی بڑی ترقی نہیں ہوئی ہے اسی وجہ سے اس ملک اور اس پنجاب کی شرح خواندگی میں اضافہ نہ ہو سکا ہے۔ اس دفعہ پنجاب میں missing facilities کے ذریعے حکومت پنجاب نے، چودھری پرویز الٰہی نے جو اربوں روپے خرچ کئے ہیں اس کو مخالف بھی مانتے ہیں وہ دل سے ضرور مانتے ہیں اور شاید زبان پر نہ لاتے ہوں۔ آپ دیہاتوں میں جا کر دیکھیں۔ چھوٹی چھوٹی آبادیاں جہاں پر لوگ درختوں کے سائے میں بیٹھ کر تعلیم حاصل کرتے تھے وہاں پر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آج سکول تعمیر ہو چکے ہیں اور بچے بڑے مطمئن ہو کر تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اس حکومت نے جو کارنامہ کیا ہے یہ نہ کسی پہلی حکومت نے کیا تھا اور مجھے توقع ہے کہ آئندہ بھی نہیں ہو گا کیونکہ یہ تمام سکولوں کی خطرناک عمارات جو کہ گرنے والی تھیں اور جہاں پر عمارات موجود نہیں تھیں میرے خیال میں 90/92 فیصد بن چکی ہیں۔ اب جو missing facilities کے لئے پیسا دیا جا رہا ہے یہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ایک دو سالوں میں تیار ہو جائیں گے۔ میں یہ بات اس لئے کر رہا ہوں کہ ہمارے ملک میں شرح خواندگی بڑھ رہی ہے۔ جب یہ حکومت معرض وجود میں آئی تو اس وقت شرح خواندگی 27 فیصد تھی جو کہ دنیا کے تمام ملکوں سے کم تھی لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے آج دیہاتوں میں لوگوں کا رجحان بن گیا ہے کہ بچوں کو تعلیم دلوائی جائے اس لئے شرح خواندگی میں یقیناً اضافہ ہوا ہے۔ یہ کوئی الہ دین کا چراغ نہیں ہے کہ راتوں رات یہ percentage بہت بڑھ جائے لیکن یہ percentage کافی بڑھی ہے۔ پچھلی دفعہ وزیر تعلیم مجھے بتا رہے تھے کہ اس وقت شرح خواندگی 45 فیصد تک ہے۔

جناب سپیکر! میں ایک دو گزارشات بھی کروں گا کہ یہ تعلیم کے شعبے میں اس حکومت کا اور وزیراعلیٰ کا بہت بڑا کارنامہ ہے اور یہ ان کا پنجاب پر اور اس دھرتی پر احسان ہے۔ وزیرتعلیم

تشریف فرما ہیں میں ایک دو گزارشات پیش کروں گا کہ کئی سکول ایسے ہیں کہ جہاں پر اساتذہ موجود نہیں ہیں۔ مہربانی فرما کر اساتذہ کی بھرتی کی جائے اور سکولوں کی اسامیاں پر کی جائیں تاکہ شرح خواندگی بھی بڑھ سکے اور سکولوں میں تعلیم بھی جاری رہ سکے۔ اس کے علاوہ میری ایک ذاتی تجویز ہے وہ یہ ہے کہ جو اساتذہ اپنے گھروں میں بیٹھ کر بچوں کو تعلیم دیتے ہیں وہ جس چک، جس گاؤں یا جس آبادی کے رہنے والے ہیں وہ وہیں پر تعینات ہیں ان کو مہربانی کرکے دو چار پانچ میل تک شفٹ کر دیا جائے کیونکہ وہ اپنے گاؤں میں بیٹھ کر بچوں کو صحیح تعلیم نہیں دیتے، وہ بچوں کو اپنے کام کاج میں لگا لیتے ہیں۔ یہ بات تجرباً بھی ہے، عملاً بھی ہے اور ایسا ہو بھی رہا ہے۔ اس ضمن میں، میں وزیر تعلیم صاحب سے گزارش کروں گا کہ اساتذہ کو گھروں سے باہر بھیجا جائے تاکہ تعلیم کے بہتر مواقع میسر آسکیں۔

اس کے بعد میں زراعت اور نہری پانی پر ایک دو گزارشات کروں گا۔ زراعت کے بارے میں ہر آدمی جب بولتا ہے، ہر مقرر جب بولتا ہے تو یہی کہتا ہے کہ یہ اس ملک کی ریڑھ کی ہڈی ہے۔ یہ بات تو روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ 1947 میں جب انگریز نے یہ ملک چھوڑا تو اس نے اسی پنجاب کو کہا تھا کہ یہ سونے کی چڑیا ہے سونا اگلنے والی دھرتی ہے اگر اس سے بہتر طریقے سے پیداوار نہ لی جائے تو پھر یہ ہو گا کہ ہم ایکسپورٹ نہیں کر سکیں گے اور ملکی زرمبادلہ کو نہیں بڑھا سکیں گے۔ ہم امپورٹ تک محدود رہیں گے۔ اس ضمن میں گزارش کروں گا کہ موجودہ حکومت نے زراعت کے بارے میں بیش بہا قدم اٹھائے ہیں۔ نہروں، کھالوں کی لائننگ کی ہے، ان کو پکا بنایا ہے اور زرعی شرح سود میں کافی کمی کی ہے، کسانوں کے لئے کافی مواقع میسر کئے ہیں اور پرسوں چودھری پرویز الٰہی یہاں پر تقریر فرما رہے تھے کہ کسانوں کے لئے بجلی کے ٹیوب ویلوں کے بلوں میں کمی کی جائے گی تو یہ بڑے احسن اقدامات ہیں۔ اس سے یقیناً زراعت میں اضافہ ہو گا لیکن میں ایک دو گزارشات کروں گا اور ایک دو تجویزیں دوں گا۔

جناب سپیکر! آپ کاشت کار ہیں جہاں پر پانی کڑوا ہے اور نہری پانی کی کمی ہے وہاں پر پیداوار نہیں بڑھے گی، زراعت اچھی طرح سے نہیں ہو سکے گی۔

جناب سپیکر: ہاؤس کا وقت مزید ایک گھنٹہ کے لئے extend کیا جاتا ہے۔

ملک جلال دین ڈھکو، جناب سپیکر! وہاں پر مہربانی کر کے نہری پانی میں اضافہ کیا جائے۔ جہاں پر پانی میٹھا ہے وہاں پر زرعی ٹیوب ویل لگائے جائیں اور ان کے فلیٹ ریٹ مقرر کئے جائیں۔ میں پھر یہ کہوں گا کہ ہم انڈیا سے نسبت دیتے ہیں۔ انڈیا میں آپ بھی جا رہے ہیں اور میں بھی گیا تھا۔ وہاں پر ہر جگہ بجلی کے ٹیوب ویل لگے ہوئے ہیں۔ وہاں پر ہزار کے لگ بھگ ان کا ریٹ ہے جو کہ ماہانہ وصول کرتے ہیں وہ جتنا چاہے استعمال کر لیں۔ وہاں پر پیداوار اتنی بڑھی ہے کہ وہ گندم ایکسپورٹ کرتے ہیں۔ اس کی دو باتیں ہیں ایک تو وہاں پر زون مقرر ہیں کہ یہ گندم کا زون ہے' یہ کماد کا زون ہے' یہ آلو کا زون ہے' یہ مکئی کا زون ہے۔ ہمارا کاشت کار جو ہے وہ ایک مربع میں آٹھ فصلیں اگاتا ہے۔ مہربانی کر کے پنجاب حکومت یہ منصوبہ بندی کرے اور یہاں پر بھی فصلوں کے زون مقرر کئے جائیں۔ گندم کے علاقے میں گندم اگائی جائے' جہاں پر آلو کی کاشت ہو سکتی ہے وہاں پر آلو اگائے جائیں' مکئی اگائی جائے تا کہ پیداوار بڑھ سکے۔

جناب سپیکر! ہمارے گاؤں میں ایک آدمی نے ایک سال ہوا ہے کہ بجلی کے ٹیوب ویل کے لئے درخواست دی ہے اور ابھی تک ٹیوب ویل منظور نہیں ہوا۔ پیسے جمع کروا دیئے ہیں لیکن ٹرانسفارمر نہیں آیا تو میں اس ضمن میں یہ گزارش کروں گا کہ حکومت پنجاب کو سختی سے نوٹس لینا چاہیئے کہ جب ایک درخواست گزار بجلی کے ٹیوب ویل کے لئے درخواست گزارتا ہے تو سات دنوں کے اندر' دس دنوں یا ایک ماہ میں وہاں بجلی کا ٹیوب ویل نصب ہونا چاہیئے اور ٹرانسفارمر لگنا چاہیئے۔

(اذان عشاء)

جناب سپیکر، جی' ملک جلال دین ڈھکو! شروع کریں۔

ملک جلال دین ڈھکو، جناب سپیکر! زراعت کے بارے میں ایک دو اور گزارشات کرنا چاہتا ہوں کہ ڈیزل کا ریٹ' pesticide کا ریٹ' کھادوں کے ریٹ میں قابل قدر کمی کی جائے' کافی کمی کی جائے تاکہ غریب کسان اپنی فصلیں اگانے میں کسی قدر مضبوط ہو سکے اور جب کسان مضبوط ہو گا تو ملک مضبوط ہو گا اور پروڈکشن بڑھے گی اور ایکسپورٹ ہو گا۔ ڈیزل اور کھاد کی قیمتوں میں کمی بہت ضروری ہے۔

اس کے بعد میں لاء اینڈ آرڈر پر گزارش کروں گا کہ مخالف مانیں یا نہ مانیں کیونکہ ان کی زبان پر تو اچھی بات آتی نہیں۔ لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال پہلے سے بہت بہتر ہے۔ جب سے ساہیوال' ملتان' اوکاڑہ اور لاہور کی سڑک موٹر وے کے قبضے میں آئی ہے' ہائی وے robbery بالکل ختم ہو گئی ہے اور اس کا کوئی نشان نہیں رہا۔ آپ کو پتا ہے کہ ہائی وے robbery میں کمی ہوئی ہے اور پٹرولنگ چوکیاں backward علاقوں میں اور main roads پر بنی ہیں اور جب یہ کام شروع کر دیں گی تو امن عامہ میں انشاء اللہ تعالیٰ خاطر خواہ بہتری آئے گی اور امن عامہ بہتر ہو گا۔

جناب سپیکر! امن عامہ کی صورتحال کے بارے میں آپ کو بھی علم ہے اور سب جانتے ہیں کہ یہ کوئی ایک دن کا کھیل نہیں ہے کہ ٹھیک ہو سکے۔ اسے ٹھیک کرنے کے لئے کافی وقت درکار ہے لیکن موجودہ حکومت نے چودھری پرویز الٰہی نے backward علاقوں میں جو پٹرولنگ چوکیاں قائم کی ہیں جہاں پٹرولنگ چوکیاں دریاؤں کے کناروں پر بنی ہوئی ہیں' main roads پر بنی ہوئی ہیں' دریائے راوی کے کنارے پر ایک چوکی بنی ہوئی تھی تو جب یہ چوکیاں اپنا کام شروع کر دیں گی تو پولیس وہاں پر گشت کرے گی اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے چوری' رہزنی میں کمی آئے گی اور امن عامہ کا مسئلہ حل ہو گا۔

جناب سپیکر! ایک گزارش کروں گا کہ اس اڑھائی سالہ دور میں چودھری پرویز الٰہی وزیر اعلیٰ پنجاب نے جو کارہائے نمایاں ڈویلپمنٹ کے دوسرے منصوبے' سڑکیں' سکول' بجلی اور جتنے منصوبے یہاں پر بنے ہیں' میں 1985 سے آ رہا ہوں' کسی حکومت میں تعمیر و ترقی کا اتنا کام نہیں ہوا۔ یہ بات بالکل عیاں ہے تو میں آخر میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے وقت دیا۔ مہربانی شکریہ۔

جناب سپیکر: میجر (ر) اصغر حیات کلیار!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ جناب کامران خان!۔۔۔وہ بھی تشریف نہیں رکھتے۔ چودھری احمد نواز!۔۔۔وہ بھی تشریف فرما نہیں۔ محترمہ گلشن ملک صاحبہ!

محترمہ گلشن ملک: جناب سپیکر! شکریہ کہ آپ نے مجھے اس بجٹ پر بولنے کا موقع دیا حالانکہ میں پہلے دن سے ہی کوشش کر رہی ہوں کہ مجھے تھوڑا سا بولنے کا موقع ملے۔ میں اتنا اچھا بجٹ پیش

کرنے پر وزیر اعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الٰہی ' فنانس منسٹر اور سب کو مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ کسی ملک کی ترقی کے لئے دو چیزیں ایجوکیشن اور ہیلتھ سب سے اہم ہوتی ہیں۔ ہماری حکومت نے ایجوکیشن کو اولین ترجیح دی ہے۔ انہوں نے ایجوکیشن ریفارم سنٹر کھولے جنہوں نے 64 ہزار سکولوں کو کتابیں اور وظائف دیئے۔پہلے پرائمری تک کتابیں دیں پھر مڈل تک اور انشاء اللہ آئندہ میٹرک تک دیں گے۔ ایجوکیشن کا بجٹ پہلے 7۔ ارب تھا پھر دوسرے سال 8۔ ارب ہوا اور اس دفعہ 2005-06 کا بجٹ 9۔ ارب ہو گیا۔میں ایجوکیشن کی اتنی اچھی اصلاحات پر وزیرتعلیم میاں عمران مسعود کو مبارکباد پیش کرتی ہوں جنہوں نے صبح و شام کام کیا اور ہمارے وزیر اعلیٰ کا خواب" پڑھا لکھا پنجاب" پورا کرنے کے لئے دن رات محنت کی۔

ہماری دوسری پالیسی ریفارم پالیسی ہیلتھ ہے۔ اس سے پہلے کسی حکومت نے ہیلتھ کے لئے اتنا کام نہیں کیا۔ ہسپتالوں میں میڈیسن فری' ہر ہسپتال میں لکھا ہوا ہے کہ ایمرجنسی میں دوائیاں فری ہیں اور اس کے لئے میں ڈاکٹر طاہر علی جاوید وزیر صحت کو اور اپنی پارلیمانی سیکرٹری صحت ڈاکٹر فرزانہ نذیر جو کہ رات کو تین بجے ایک اے۔ایس۔ آئی کی جان بچا کر آئی ہیں' بہت زیادہ مبار کباد اور خراج تحسین پیش کرتی ہوں۔

جناب سپیکر! ہیلتھ کا اتنا اچھا بجٹ پیش کرنے پر' اس سے پہلے کسی حکومت نے Trauma Centre کی طرف توجہ نہیں دی جن لوگوں کی ٹانگیں اور بازو ٹوٹ جائیں ان کو ٹھیک کرنے کے لئے اب ٹیچنگ ہسپتالوں میں Trauma Centre کھولے گئے ہیں یہ قدم ہماری حکومت نے اٹھایا اس سے پہلے کسی حکومت نے یہ کام نہیں کیا۔

جناب سپیکر! اب میں زراعت کی طرف آتی ہوں کہ پہلے ساڑھے بارہ ایکڑ پر ٹیکس معاف تھا' اس کے بعد آسان قسطوں پر قرضے' آبپاشی کی فراہمی اور فصلوں کی انشورنس' اس سے پہلے کسی حکومت نے فصلوں کی انشورنس نہیں کرائی ہماری حکومت نے فصلوں کی انشورنس کروائی ہے اور اس کے لئے میں جناب ارشد لودھی کو مبار کباد پیش کرتی ہوں۔

جناب سپیکر! اب میں سپیشل ایجوکیشن کی طرف آتی ہوں۔ اس سے پہلے کسی حکومت نے سپیشل ایجوکیشن کی طرف توجہ نہیں دی' ہماری حکومت نے پچھلے سال 40 کروڑ اور اس سال

50 کروڑ روپے سپیشل ایجوکیشن کے لئے فراہم کئے ہیں۔ میں سپیشل ایجوکیشن کی منسٹر قدسیہ لودھی کو دن رات محنت کرنے پر مبارکباد پیش کرتی ہوں اور اس کے لئے نئے سیکٹر کھولے جا رہے ہیں جن بچوں کو گھروں کے نزدیک تعلیم دینی ہے ان کے لئے نئے سکول کھولے جا رہے ہیں اس کے لئے میں اپنے وزیراعلیٰ اور قدسیہ لودھی کو بہت بہت مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ میں بہبود آبادی کی منسٹر نسیم لودھی کو مبارکباد پیش کرتی ہوں کہ انہوں نے دور دراز گاؤں میں جاکر لوگوں کو سمجھایا۔(قہقہے)

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ محترمہ! آپ تشریف رکھیں، آپ نے بات کرلی ہے، آپ کی بات ختم ہو گئی ہے۔۔

محترمہ گلشن ملک: جناب سپیکر! ہماری حکومت نے بہت کچھ کیا ہے اور اپوزیشن والے بھی جانتے ہیں کہ کیا ہے مگر وہ کہنا نہیں چاہتے۔ کیونکہ

ان عقل کے اندھوں کو الٹا نظر آتا ہے
مجنوں نظر آتی ہے لیلیٰ نظر آتا ہے

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: شکریہ جی، چودھری جاوید احمد!

چودھری جاوید احمد: شکریہ۔ جناب سپیکر! آج سب سے پہلے تو آپ کا شکر گزار ہوں اور آپ کی فہم و فراست کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں بالخصوص کہ آج ہمیں اپنے جذبات کا اظہار کرنے کا موقع دیا۔ میں اپنے ان تمام ساتھیوں کی طرف سے یہ عرض کرتا ہوں کہ ہم جو نئے آنے والے اراکین اسمبلی ہیں تقریباً اس ایوان کا 80 فیصد ہیں جب ہم elect ہو کر آئے ہم نہ صرف اپنے حلقوں سے اپنے عوام کا اعتماد لے کر، ان کی خواہشات لے کر اور ان کی توقعات لے کر اس ایوان میں پہنچے کہ ہم یہاں پر بیٹھ کر آپس میں صلاح و مشورے کے ساتھ جمہوری انداز میں اکثریت کا فیصلہ لیتے ہوئے اپنی حکومت کے ساتھ اپنے اپنے علاقوں کی ترقی کی بات کریں گے اور پالیسیاں تیار کریں گے۔ ہم بات کریں گے پنجاب کے ان غریبوں کی جن کے مسائل ماضی میں کبھی حل نہ ہوئے تھے لیکن بدقسمتی سے یہاں پر جو رویہ ہم نے اپوزیشن کا دیکھا وہ کچھ اور ہی تھا وہ صرف تنقید برائے تنقید پر یقین رکھتے تھے۔ میں دلی احترام کرتا ہوں تمام اراکین کا اور اپوزیشن کو بھی

جمہوریت میں ایک اہم مقام حاصل ہے' میں ان کا بھی احترام کرتا ہوں لیکن جمہوری ادوار میں ہم جیسے جو نئے اراکین آتے ہیں وہ اپوزیشن سے بہت کچھ سیکھتے ہیں۔ اپوزیشن اکثریتی پارٹی کی طرف سے بنائی گئی پالیسیوں پر تنقید برائے تنقید نہیں کرتی بلکہ اپنی مفید تجاویز دیتی ہے اور اصلاح احوال کی کوشش کرتی ہے لیکن ہم نے یہاں بیٹھ کر جو دیکھا میں نے اور میرے ساتھیوں نے یہاں جو محسوس کیا وہ کچھ یہ تھا کہ وہ بات سے بات نکالتے ہوئے تنقید کرتے تھے وہ کبھی کوئی issue لے کر نہیں آئے' وہ کبھی کوئی پالیسی لے کر نہیں آئے اور نہ ہی ان کی آپس میں کوئی ہم آہنگی ہے کہ وہ تمام جماعتیں کسی ایک نقطے پر متفق ہوں سوائے اس بات کے کہ انہوں نے ہر حال میں ہر طریقہ سے حکومت کی مخالفت کرنا ہے۔ اس حوالے سے انہوں نے کوششیں تو کیں لیکن اپنی جانب سے کوئی ایسا لائحہ عمل' کوئی ایسا پارٹی کا منشور متفقہ طور پر لے کر نہ آسکے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہماری ایک ایجوکیشن کی پالیسی تھی' انہیں بھی متبادل پالیسی دینا چاہئے تھی مگر ان کے پاس نہ تھی۔ ہمارے وزیراعلیٰ نے جو Vision 2020 دیا تھا اور "پڑھا لکھا پنجاب" کا جو خواب دیکھا پھر اس کو عملی تعبیر دی اور اس کے لئے اربوں روپے مختص کئے' پہلے سال 7۔ ارب روپے دوسرے سال 8۔ ارب روپے اور یہ ان کو صرف بنیادی سہولیات میسر کرنے کے لئے دیئے اور ان تمام اضلاع کو دیئے جو ماضی میں چھوٹے یا پسماندہ کہلاتے تھے' ان کو بھی بڑے اضلاع یا ترقی یافتہ اضلاع کے برابر رکھا اور یہ وہ توجہ ہے کہ آج ہمارے جیسے پسماندہ اور غریب ترین اضلاع سے چودھری پرویز الہیٰ زندہ باد کے نعرے لگتے ہیں اور ان کے احترام میں اضافہ ہوا ہے۔ اس کے مقابلے میں انہوں نے اس کی تعریف کرنا تو کجا' اس Vision کو سلام کرنا تو کجا' ان غریبوں کے بچوں کے حوالے سے سوچنا تو کجا جن کو تعلیم دینے کا خواب اور اعزاز یا جن کے سکولوں کو پہلی دفعہ توجہ ملی تو چودھری پرویز الہیٰ کی حکومت کی طرف سے ملی۔ اس پر World Bank تو تعریف کر رہا ہے وہ اس منصوبے کو اپناتا ہے' وہ اس کو اچھی نظروں سے دیکھتے ہوئے دوسرے ملکوں کو recommend کر رہا ہے' انڈونیشیا اور چائنہ سے بھی ہمارے اس منصوبے کی تعریف اور توصیف کے ساتھ ساتھ اس کے جزئیات معلوم کرنے کے علاوہ اس کو اپنانے کی باتیں ہو رہی ہیں۔ یہ وہ خراج تحسین ہے جو آنے والی نسلیں ہمارے وزیراعلیٰ چودھری پرویز الہیٰ کو دیں گی۔ میں اس حوالے سے ایک اور بات کی بھی توقع رکھتا تھا کہ ہماری اپوزیشن اپنے قومی issues میں چاہے وہ کشمیر پالیسی ہے' چاہے وہ پانی کے مسائل ہیں یا کالا باغ ڈیم ہے یا اسی طرح کے اور

ذیم ہیں ان پر کوئی تعمیری سوچ اپناتے ہوئے مثبت انداز میں کوئی آپس میں لائحہ عمل بنائیں گے اور اپنی تمام پالیسیوں کو تمام صوبوں میں ایک جیسا رکھنے کی کوشش کریں گے۔ یہاں پر ان کی ایک پارٹی کی پالیسی اور ہے' دوسری کی اور ہے' تیسری کی اور ہے بلکہ جو دوسرے صوبوں میں ہے ان کی پالیسی کچھ اور ہے' ان کی کوئی قومی سوچ ہی نہیں ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس حوالے سے ہمیں ان issues کو جو قومی ہیں' جو ہمارے صوبائی سطح کے بھی ہیں ان معاملات پر ان کو سوچنا بھی چاہئے اور ہمیں بھی ان لوگوں کو اس بات پر لانے کی کوشش کرنی چاہئے تاکہ ہمارے ملک کی ترقی کا وہ خواب جو ہماری حکومت دیکھ رہی ہے اس میں وہ ہماری اصلاح کے لئے مثبت انداز میں تنقید کریں اور میں یہاں پر چودھری پرویز الٰہی کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور میں ذاتی طور پر گواہ بھی ہوں کہ ان پر کسی نے ذاتیات سے ہٹ کر کوئی تنقید کی ہے' کسی منصوبے کے بارے میں کی ہے اور کوئی پالیسی کے بارے میں کی ہے انہوں نے نہ صرف خندہ پیشانی سے سنا ہے' تحمل اور بردباری کا مظاہرہ کیا ہے بلکہ ان اراکین کا عزت و احترام اسی طرح سے کیا ہے ان کے قطعاً فنڈز نہ روکے گئے ہیں بلکہ ان کو فنڈ زیادہ بھی دئیے گئے ہیں۔ انہوں نے ہمیشہ اس کا خیر مقدم کیا ہے۔ یہ ہوتی ہے اصلاح کے حوالے سے انسان کی سوچ کی عکاسی اور میں اس پر ان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

اسی طرح سے مجھے پوری امید ہے کہ ان کا جو صحت مند پنجاب کا خواب ہے وہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ پورا ہوگا اور تب ہمارے ملک کا اور ہمارے صوبے کا کوئی غریب بچہ بغیر دوائی کے اور بغیر علاج کے نہیں رہ سکے گا۔ ان غریب بچوں کا علاج حکومت کرائے گی اور یہ اعزاز بھی ہماری حکومت کو انشاء اللہ حاصل ہوگا۔ اب میں اپنے علاقائی مسائل کی طرف آتا ہوں۔ ہمارے ضلع پاکپتن کے تعلیم و صحت کے علاوہ جو مسائل ہیں' وہاں کی پسماندگی کی بات تو میں پہلے بھی کرتا رہا ہوں اور آج بھی کرتا ہوں۔ یہاں پر سرائیکی وسیب کی باتیں ہوتی ہیں' یہاں پر شمالی جنوب کی باتیں ہوتی ہیں۔ ہمارے ضلع کو نہ جانے کس وسیب میں شامل سمجھا جاتا ہے۔ جب بھی جنوبی اضلاع کی بات ہوتی ہے تو وہ ملتان سے اُدھر اُدھر کی باتیں ہوتی ہیں۔ شمالی پنجاب کی بات ہوتی ہے تو ادھر سے لاہور' فیصل آباد یا پنڈی کی بات ہوتی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے ضلع کے بھی وہی مسائل ہیں جو دیگر اضلاع میں غریبوں کے مسائل ہیں۔

میرے ضلع میں نہ کوئی انڈسٹری ہے' سوائے زراعت کے اور کسی چیز پر روزگار کے مواقع نہ ہیں۔ زراعت کے حوالے سے میں یہاں پر اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت سے ہماری زراعت نے ترقی کی ہے۔ اس میں ہماری حکومت نے بھی حتی المقدور جو کوششیں کر سکتی تھی وہ کرنے کی کوشش کی ہے لیکن اس میں ہمیں نئے vision کی ضرورت ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں زراعت میں ان فصلات پر زور دینے کے علاوہ نئے نئے خیالات کو بھی جگہ دینی چاہیے۔ ہمیں ان فصلات کی طرف اور ان چیزوں کی طرف بھی سوچنا چاہیے کہ جس سے زیادہ آمدن ہو سکتی ہو۔ جس طرح value added اشیاء ہوتی ہیں' اسی طرح سے ہماری زراعت میں بھی بہت سی دیگر چیزیں ہیں مثلاً پھولوں پر توجہ دینے سے نہ صرف کسان کی آمدنی زیادہ بہتر ہو گی بلکہ ہمارا ملک اس طرح کثیر زرمبادلہ بھی کما سکتا ہے۔ اس طرف زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ نئے نئے بیج پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ اس سے نہ صرف ہماری پیداوار بڑھ سکتی ہے بلکہ ہمیں ایکسپورٹ کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں پنجاب میں ہر طرح کی آب و ہوا عطا کی ہے جس میں ہر طرح کی فصلات ہو سکتی ہیں۔

یہاں پر میں آنے والے ادوار میں ایک بہت بڑے مسئلے کی طرف بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ ہماری زرعی زمینوں کو رہائشی یا انڈسٹریل زون میں convert کیا جا رہا ہے۔ ہماری وہ زمینیں جو انتہائی قابل کاشت یا زرخیز ہیں ان کو لینڈ مافیا نے اپنی تجوریاں بھرنے کے لئے لگنا شروع کر دیا ہے۔ اس طرف حکومت کی کوئی پلاننگ نظر نہیں آتی ہے۔ میں حکومت کی اور اپنے وزیراعلیٰ صاحب کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ ان زرعی زمینوں کو جہاں پر انڈسٹری لگنا شروع ہوئی ہے وہ سوائے انڈسٹریل زون کے کہ جس سے دوسری جگہ پر انڈسٹری نہ لگ سکے یا ان زونوں کو اضلاع میں مخصوص کر دیا جائے یا ان جگہوں کو مخصوص کر دیا جائے جو زرعی زمین نہیں ہے' زرخیز نہیں ہے' جو قابل کاشت نہیں ہے وہاں پر انڈسٹری لگے' چاہے وہ ہمارے ان بنجر پہاڑوں پر ہو یا ان بنجر علاقوں میں لگے تاکہ وہاں پر نہ صرف ترقی ہو بلکہ وہ زمین بھی زیر استعمال آ سکے اور زرخیز زمینیں بچ سکیں۔ ہمارے شہروں کے ارد گرد تمام زرعی رقبہ جو زرخیز تھا وہ پیداوار دینے کے قابل اب نہ رہا ہے۔ وہاں پر یا تو انڈسٹری کے نام پر وہ بند کر دیا گیا ہے یا پھر کالونیاں بن گئی ہیں۔ ان سے بچنے کے لئے ہمیں توجہ دینا ہو گی ورنہ آنے والے ادوار میں ہم مزید مشکلات کا شکار ہو جائیں گے۔

اس کے علاوہ زراعت میں جو پانی کی اہمیت ہے اس سے سب ہی واقف ہیں۔ ہمیں آپس میں بھی اس میں consensus develop کرنا چاہیے کہ ہم پانی کو کس طرح بہتر انداز میں استعمال کر سکتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ reservoir بنانے کے سلسلے میں ہماری جو کوششیں ہیں' ہمارے وزیراعلیٰ کر رہے ہیں' ہمارے صدر صاحب کر رہے ہیں ان کو میں خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور بالخصوص اپنے صدر صاحب کو کہ انہوں نے پانی کا قدمہ جو چاروں صوبوں میں پاکستانی عوام کے سامنے پیش کیا اور لڑا ہے' مجھے قوی امید ہے کہ انشاء اللہ وہ ڈیم بنانے کا جلدی اعلان کریں گے اور ان کی یہ کوششیں رنگ لائیں گی۔ میں ان کی ایک مثال یہاں پر quote کرتا ہوں کہ انہوں نے ایک دفعہ فرمایا کہ اگر ایک گلاس میں پانی ہو گا تو چاروں بھائی مل کر اس کو بانٹ کر' تقسیم کر کے پی لیں گے یا استعمال کر لیں گے۔ اگر گلاس میں پانی ہی نہیں ہو گا تو ہم کیسے استعمال کریں گے یا کیا چیز تقسیم کریں گے؛ اس حوالے سے ڈیم بنانا نہ صرف پنجاب کے لئے ضروری ہے' وہ پاکستان کے لئے ضروری ہے۔ وہ دیگر چھوٹے صوبوں کے لئے ضروری ہے۔

(اس مرحلہ پر جناب ڈپٹی سپیکر کرسی صدارت پر متمکن ہوئے)

میں یہاں پر پولیس کے حوالے سے وزیراعلیٰ صاحب کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ جنہوں نے پٹرولنگ پوسٹیں بنائیں۔ وہاں پر اتنے اچھے پولیس آفیسر رکھے۔ اب ان کی نئی کھیپ آ گئی ہے اور جلد ہی ان پر کام شروع ہو جائے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ میں یہاں پر ایک چھوٹی سی گزارش کرنی چاہتا ہوں---

محترمہ روبینہ نذر سلہری (ایڈووکیٹ)، پوائنٹ آف آرڈر۔ جناب سپیکر! ہم نے صبح بھی اجلاس میں آنا ہے اور دو دفعہ ہاؤس کا time extend ہو چکا ہے تو پلیز ذرا تھوڑا سا time limit کر دیں تا کہ جو لوگ ہمارے باقی رہ گئے ہیں وہ بھی speech کر سکیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر، باقی چار پانچ ہیں انشاء اللہ دس بجے تک ختم ہو جائے گا۔

محترمہ روبینہ نذر سلہری (ایڈووکیٹ)، جناب سپیکر! تھوڑا سا time limit کر دیں کیونکہ بہت زیادہ ٹائم ہو گیا ہے اور پھر صبح اجلاس میں آنا ہے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر، شکریہ۔ Try to wind up

چودھری جاوید احمد: جی، I will try my level best شکریہ۔ جناب سپیکر! اس سلسلے میں میری گزارش یہ ہے کہ ہمارے چھوٹے اضلاع میں رسہ گیری کے حوالے سے بہت سے مسائل رہے ہیں۔ ہمارے تھانوں میں پولیس نفری کم تھی، پولیس کی پوسٹیں نہ تھیں اور اس حوالے سے وہ مسائل زیادہ ہوتے رہے۔ ہماری حکومت کی اس طرف توجہ آنے سے وہ مسائل اب کم ہوں گے۔ میری یہ گزارش ہے کہ ہمارا ایک تھانہ صدر پاکپتن ہے۔ اس میں 169 گاؤں ہیں۔ اس کا اتنا بڑا ایریا ہے کہ تقریباً 40، 45 کلومیٹر لمبائی ہے تو وہ ایک تھانے سے کنٹرول ہونا بہت مشکل ہے۔ میری گزارش ہے کہ اس کو دو حصوں میں تقسیم کر کے وہاں دو دیگر پوسٹیں دی جائیں۔ وہاں پر نفری کی تعداد بھی پوری کی جائے۔ ہمیں چیک پوسٹوں کی بھی مزید ضرورت ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بات یہ ہے کہ اصل میں یہ سپلیمنٹری بجٹ ہے لہذا آپ سپلیمنٹری بجٹ کے بارے میں بات کریں، اس کو support کریں جو کہ پیش ہو چکا ہے۔ آپ سپلیمنٹری بجٹ پر اپنے آپ کو محدود رکھیں۔

چودھری جاوید احمد: جناب سپیکر! سپلیمنٹری میں پولیس بھی رکھی ہوئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نے سپلیمنٹری بجٹ کے بارے میں جو کہنا ہے اس کو support کریں۔

چودھری جاوید احمد: جناب سپیکر! میں آخر میں سوائے اس کے کہ اپنی حکومت کے ان اقدامات کو جہاں پر غریبوں کے لئے ماضی میں کبھی کچھ نہ کیا گیا صرف نعرے بازی کی گئی، ہماری حکومت نے عملی اقدامات کئے اور خصوصی طور پر جو توجہ دینے کی ضرورت ہے وہ غربت کو دور کرنے کی ضرورت ہے۔ غریبوں کے لئے اسی طرح کے اور منصوبے شروع کرنے کی ضرورت ہے جہاں سے انہیں روزگار مل سکے، جہاں سے انہیں ترقی کے مواقع یکساں مل سکیں۔ میں اپنی حکومت کے ماضی کے اقدامات کو اور اس بجٹ میں جو شامل کئے گئے ہیں ان پر خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ پڑھے لکھے پنجاب کا خواب اور صحت مند پنجاب کا خواب وزیر اعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الٰہی کے نام سے ہمیشہ زندہ و تابندہ رہے گا۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ اگلے سپیکر ہیں۔ چودھری خضر الیاس ورک!۔۔۔ تشریف نہیں رکھتے۔ اگلی سپیکر ہیں محترمہ سجیلہ انصر باجوہ!

محترمہ سجیلہ انصر باجوہ، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آپ کی ممنون ہوں کہ آپ نے مجھے اس عوامی حکومت کے ان اقدامات پر بات کرنے کا موقع دیا جو قائد ایوان چودھری پرویز الہٰی نے عوام کے وسیع تر مفادات، فلاح و بہبود اور بہتری کے لئے بجٹ اور پھر ضمنی بجٹ میں اٹھائے۔

جناب سپیکر! میں سیاسی وابستگی سے قطع نظر انتہائی خلوص دل سے ایک عام ممبر کی حیثیت سے، انتہائی ایمانداری سے یہ سمجھتی ہوں کہ آئینی اور قانونی تقاضے اور formality کے لئے تو سپلیمنٹری بجٹ پر بحث ہونی چاہیے مگر قائد ایوان کو اس ایوان نے جو mandate دیا ہے اور صوبے کے عوام حکومتی اقدامات کے جتنے معترف ہیں ان سب کے پیش نظر قائد ایوان کو اپنی مرضی کے مطابق خرچ کرنے کی اجازت ہونی چاہیے۔ یہ ایوان انہیں ہر معاملے میں mandate دے چکا ہے۔ قائد ایوان نے یہ ثابت کیا ہے کہ ان پر جس اعتماد کا اظہار کیا گیا ہے وہ واقعی اس کے اہل ہیں۔ انہوں نے کسی کو مایوس نہیں کیا اور اپوزیشن بھی اس بات کا اعتراف کرتی ہے کہ انہوں نے اپنے اس mandate کا بھرپور استعمال کیا ہے اور اپنے اقدامات کے ذریعے سے بھرپور اظہار کر رہے ہیں۔ میں اس موقع پر یہ کہنا چاہوں گی کہ ہمارے اپوزیشن کے ارکان اگر اس بات کا احساس کریں کہ حکومت کیا اقدامات کر رہی ہے اور کس کے لئے کر رہی ہے تو میرا خیال ہے کہ ان کے جو اختلافات ہم سے ہیں وہ شاید نہ ہوں۔

ہمارے قائد ایوان نے انتہائی مثبت تجاویز پر عمل کرتے ہوئے جو کہ ہمارے اپوزیشن ارکان کی طرف سے آئی تھیں، چھوٹے کاشتکاروں کو ریلیف دیا۔ میں سمجھتی ہوں کہ اپوزیشن کا سر تو اس بات پر فخر سے بلند ہو جانا چاہیے کہ انہوں نے پانچ مرلہ کے گھروں پر ٹیکس ختم کرنے کی جو تجویز پیش کی تھی اور جو کہ اس صوبے کا ایک اجتماعی مسئلہ تھا، میں ایک بار پھر اس قائد ایوان کو سلیوٹ پیش کروں گی کہ انہوں نے اپوزیشن کی اس تجویز کو فوراً مان لیا اور اس ایوان میں اعلان کیا۔ یہ اعلان وہ اعلان ہے کہ جس سے کسی سرمایہ دار کو نہیں، کسی جاگیر دار کو نہیں، کسی صنعت کار کو نہیں بلکہ ایک عام آدمی کو فائدہ پہنچا ہے۔

اسی طرح جہاں تک شعبہ تعلیم کا تعلق ہے تو اس کے لئے اس سال 9-ارب روپے کی رقم مختص کی گئی ہے۔ صوبائی وزیر تعلیم میاں عمران مسعود اس امر کے گواہ ہیں کہ پنجاب کے

جاری تعلیمی پروگرام کی افادیت اور کارکردگی کو دیکھتے ہوئے ورلڈ بینک نے نہ صرف اس پروگرام کی مدت میں دس سال کی توسیع کر دی ہے بلکہ اس پروگرام کو رول ماڈل قرار دیتے ہوئے چین اور انڈونیشیا میں بھی اس کی re-application کی سفارش کی گئی ہے۔ میں وزیراعلیٰ پنجاب کو اس بے مثال تاریخی کامیابی پر مبارکباد پیش کرتی ہوں۔

جناب والا! اسی طرح صحت کے شعبے میں 65 فیصد اضافہ کوئی ایسی مذاق کی بات نہیں ہے یہ یقیناً ہماری حکومت پنجاب کے اہم اقدامات میں سے ایک قدم ہے۔ اس کے علاوہ میں یہ کہنا چاہوں گی کہ جتنے اقدامات ہماری حکومت نے کئے ہیں میرا دل چاہتا ہے کہ میں ہر ایک پر کھل کر بات کروں لیکن آپ اپنی تمام تر شفقت کے باوجود مجھے اتنا وقت نہیں دے سکتے کہ میں ایک ایک اقدام پر بات کروں۔ البتہ ایک بات کا ذکر کرنا انتہائی ضروری سمجھتی ہوں کہ قائد ایوان نے نہ صرف اراکین اسمبلی بلکہ مختلف طبقات کی نمائندہ تنظیموں کے مسائل حل کرنے کے اقدامات بھی کئے ہیں۔ ان میں وکلاء بھی شامل ہیں اور معاشرے کا انتہائی حساس طبقہ اور ریاست کا چوتھا ستون شعبہ صحافت بھی شامل ہے۔ اس ایوان نے اتفاق رائے سے Journalist Housing Foundation Act منظور کیا۔ اس میں بھی قائد ایوان کی خصوصی دلچسپی شامل تھی۔ اس قانون کے تحت پاکستان کی تاریخ میں اور شاید یہ دنیا کی تاریخ میں پہلا موقع ہے کہ حکومت ہمارے صحافی بھائیوں کے لئے بھی ایک پُرسکون علاقے میں ایک بڑی کالونی بنا رہی ہے جس کا سنگ بنیاد قائد ایوان خود رکھ چکے ہیں۔ آزادی صحافت کے دعوے تو ہر دور میں کئے گئے مگر پورے یہ عوامی حکومت کر رہی ہے۔ حکومت اپنے صحافی بھائیوں کے لئے جو پلاٹ دے رہی ہے ان پلاٹوں کی کوئی قیمت وصول نہیں کر رہی۔ ہمارے صحافیوں کو جن میں خواتین صحافی بھی شامل ہیں انھیں صرف ترقیاتی اخراجات ادا کرنے ہوں گے اور وہ بھی اقساط میں' میں یہ جانتی ہوں کہ ہمارے صحافی بھائیوں کے معاشی حالات کیسے ہیں۔ وہ سفید پوشی کا بھرم کیسے رکھے ہوئے ہیں۔ مجھے علم ہے کہ صحافی بھائیوں کے لئے پلاٹوں کی قسطیں جمع کروانا کتنا مشکل اور دشوار ہے۔ اس لئے میں یہ تجویز پیش کرتی ہوں کہ حکومت نے جہاں اتنی بڑی مہربانی کی ہے وہاں قسط کی رقم مزید کم کرنے پر بھی غور کیا جائے۔ اس کے لئے حکومت خصوصی گرانٹ دے۔

جناب سپیکر! قائد ایوان نے سرکاری ملازمین کے لئے ، ان کی ریٹائرمنٹ پر رہائشی سہولتوں کی فراہمی کے لئے بھی عملی اقدامات کئے ہیں۔ صنعتی کارکنوں کے لئے بھی حکومت بہت سے اقدامات کر رہی ہے۔ میں وقت کی کمی کے پیش نظر صرف اتنا کہوں گی کہ قائد ایوان نے صوبے کی عوام کے لئے ان کی سوچ سے بڑھ کر اقدام کئے ہیں۔ یہ ایوان ہی اس بات کی تائید نہیں کر رہا بلکہ جو ترقیاتی منصوبے جاری ہیں وہ بھی اس بات کا عملی ثبوت ہیں۔ ان سب چیزوں کی تائید انشاء اللہ اگلے ماہ کے بلدیاتی الیکشن میں بھی سامنے آئے گی۔

میں اس ایوان کے توسط سے تمام اپوزیشن پارٹیوں کے لیڈران اور ان کے کارکنوں سے یہ کہنا چاہوں گی بلکہ ان کو یہ دعوت دینا چاہوں گی کہ پاکستان کی فلاح و ترقی کے لئے تنقید کی بجائے مثبت رویہ اختیار کریں اور اپنا کردار ادا کریں لیکن اگر ان کی ڈکشنری میں سیاست کا مطلب صرف مخالفت کرنا ہی ہے اور حکومت کے ہر اچھے فیصلے کو وہ صرف اپنی سیاست چمکانے کی خاطر تنقید کا نشانہ بنائیں گے تو میں ایسی صورت میں صرف اتنا کہوں گی کہ

اب ہوائیں خود کریں گی روشنی کا فیصلہ
اب کہ جس میں جاں ہوگی وہ دیا ہی رہ جائے گا

بہت بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلی مقرر ڈاکٹر سامیہ امجد صاحبہ ہیں۔

DR. SAMIA AMJAD: Thank you, Mr. Speaker! I thank you indeed for allowing me to once again voice a few words which will be very short The supplementary budget is a specail present from the Chief Minister Punjab. It is simply because where there were loopholes; where there were gaps; where there were places which were ignored in the budget; they have been supplemented in these two days. I would like to simply appreciate the inner compassion, the inner light, the self assessment and the trouble this man took to go door to door, district to district,

person to person to discover where there were the loopholes This is a commendable effort and it shows that the Chief Minister, Chaudhry Parvez Elahi has got a great versatility of thought and it is the passion of that man which is reflected in this supplementary budget He has gone to the areas for personal grants and aid to widows and poor people, to the lame and also to the special blind and deaf. I think that it is very inner light of him which proves to be a torch which we all follow I will just point out that in the supplementary budget, Khanewal was given an amount of 4 crores and 12 crores for the lining of the irrigation canal system and the minors. Today, I want to emphasise that I am proud of it and I am happy. I feel fulfilled when I stand here and say that it was a women's demand in a Parliamentary meeting I was the one who requested him for this lining and this is how he upheld the honour of a woman of the Women Parliamentarians. Now, I can go back to my district and proudly say that I was the one who requested for this grant and the earth breaking. I thank Mr Amir Sultan Cheema that he went there and the earth breaking of this very project has already succeeded and another commendable thing goes to Mr Basharat Raja who was requested to put something in the Wildlife Park at the Perowal because the children of Khanewal use to ask what are you going to do for us and therefore, I specially thank Mr Basharat Raja for just making my children happy. They also like to see lions and elephants, tigers and deer

Mr Speaker! Sir, I am also very happy to say that the MPAs of

Mr Speaker! Sir, I am also very happy to say that the MPAs of Khanewal have succeeded in taking about 60 crores of rupees for roads and ring roads in Talamba, Abdul Hakeem, Mian Channu, Jehanian and Khanewal. This is indeed very commendable. I just have one more request to make. Chaudhry Parvez Elahi has promised that the kachi Abadies of Abbas Nagar and Khokharabad in Khanewal will be given property rights and therefore, I would request him kindly to consider these two Kachi Abadies, if they can get their rights. Secondly, the drinking water scheme which the Asian Development Bank has already given to different places, there is a small class in which they require a 20% participation from the people.

Mr Speaker! Sir, I have requested once before, that may be somehow we want waiver in this condition or there may be a special grant from the Chief Minsiter Punjab because those people are really very very poor out there in the south of Punjab who need fresh and healthy drinking water. Last but not least, is the Women Empowerment Centre for which 15 kanals of land has been allocated and it has gone into the Revenue Department. I would request that this be expedited for Khanewal so that the Government can show up that they have done a great job for the Women Empowerment Centre

Mr Speaker! sir, I wind up my speech just now with one thing which I would like to say - the public belongs to Pakistan, the four Assemblies belong to Pakistan, the National Assembly and its members, they

belong to Pakistan, the bureaucrats, they belong to Pakistan, the institutions belong to Pakistan; the Army belongs to Pakistan; and, the President of Pakistan also belongs to Pakistan I do not understand what the fight is; I do not understand the attitude of the Oppostion and I condemn it because if we cannot sit together and join our heads with such beautiful and strong institutions, then Mr Speaker! sir, we can blame no body for the chaos that results I will end my speech with a very very small poem

لفظوں کے اس کھیل میں ہر لفظ تمہارا لگتا ہے
میں اچھا لگتا ہے اور تُم پیارا لگتا ہے
جو ہر دم پیارا لگتا ہے
وہ ہم تم پیارا لگتا ہے

Therefore, I would request the Oppostion to come to their benches, sit there and work with us because the "HUM TUM" is the best word Thank you

MR DEPUTY SPEAKER: Thank you very much, a wonderful speech Next is Mr Faisal Hayat Jaboana

جناب فیصل حیات جبوآنہ: جناب سپیکر! میں آپ کا شکرگزار ہوں کہ آپ نے مجھے بات کرنے کا موقع دیا۔

اپنا شیوہ ہے کہ اندھیروں میں جلاتے ہیں چراغ
ان کی سازش ہے کہ زمانے میں یونہی رہے رات

جناب سپیکر! اس ایوان نے جس قدر عوام دوست اور کسان دوست ٹیکس فری بجٹ پیش کیا میں اس پر وزیر اعلیٰ پنجاب چودھری پرویز الٰہی اور وزیر خزانہ سردار حسنین بہادر دریشک کو

دل کی اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اس ایوان میں بہت سے معززین نے ایجوکیشن، ہیلتھ اور سپیشل ایجوکیشن کے حوالے سے بات کی لیکن میں یہاں پر یہ گزارش کرنا بڑا ضروری سمجھتا ہوں کہ اس بجٹ میں جس ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے بھی بات کی جائے وہ اس قدر قابل تعریف ہے کہ اگر ایک ہی محکمے کو زیر بحث لایا جائے اور اس کا پچھلے سالوں سے موازنہ کیا جائے تو یہ ایوان چلتا ہی رہے اور بجٹ کی بحث ختم ہی نہ ہو سکے لیکن میں وقت کی نزاکت کو مدنظر رکھتے ہوئے انتہائی مختصر بات کروں گا۔

جناب والا! میں ایجوکیشن اور ہیلتھ کے حوالے سے گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ایجوکیشن سیکٹر ریفارم پروگرام ایک ایسا پروگرام ہے کہ 1999 سے لے 2002 تک ایجوکیشن کے حوالے سے جتنے بھی ڈویلپمنٹ کے پروگرام آئے ہیں اگر ان کو اکٹھا کیا جائے اور صرف دو سالوں میں وزیر اعلیٰ چودھری پرویز الٰہی کی کاوش کی وجہ سے جو ایجوکیشن سیکٹر ریفارم پروگرام بنا ہے اور اس کی ڈویلپمنٹ کا موازنہ کیا جائے تو دو سالوں کی ڈویلپمنٹ پچھلے 12 سالوں سے کئی گنا زیادہ ہے۔ ایجوکیشن سیکٹر ریفارم پروگرام سے نہ صرف سکولوں کی حالت بہتر ہوئی، جو سکول shelterless تھے نہ صرف ان کی عمارتیں بنیں بلکہ 9 لاکھ سے زیادہ بچوں کی enrollement ہوئی جو ہمارے لئے قابل فخر بات ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

اسی طرح ہیلتھ کو دیکھا جائے تو اس سال اس میں R H.Cs کی upgradation اور B H Us کی facilities یا ایمبولینسز کے حوالے سے جو reforms آ رہی ہیں ان کا کریڈٹ چودھری پرویز الٰہی کے ساتھ ساتھ وزیر صحت ڈاکٹر طاہر صاحب کو بھی جاتا ہے' یہ بات نہ صرف ہمارے لئے قابل فخر ہے بلکہ اہلیان پنجاب کے لئے بھی قابل فخر ہے۔

جناب والا! لائیو سٹاک جو زراعت میں ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے۔ میں وزیر لائیو سٹاک ہارون شاہ کا شکر گزار ہوں جن کی کاوشوں سے وزیر اعلیٰ نے ضلع جھنگ کو ماڈل ضلع قرار دیا تھا۔ اس میں چار اضلاع تھے ساہیوال' اوکاڑہ' مظفر گڑھ اور جھنگ۔ میں اس معزز ایوان میں اس کی implementation کی بات کرنا چاہتا ہوں۔ بجٹ میں فنڈز کی allocation کر دینا کوئی بڑی بات نہیں ہوتی بلکہ بڑی بات یہ ہے کہ ایک سال میں اس پر implementaion کروانا۔ اس حوالے سے پچھلے بجٹ کی 93 فیصد implementaiton ہوئی ہے جو کہ پاکستان بننے سے اب

تک ریکارڈ implementation ہے۔ جب سے پاکستان بنا ہے اس وقت سے لے کر اب تک جھنگ میں صرف 27/28 وٹرنری یونٹ تھے لیکن اب اس پائلٹ پراجیکٹ کی وجہ سے جھنگ میں 128 کے قریب وٹرنری یونٹس بنے ہیں۔

جناب والا! جھنگ پنجاب کا ایک انتہائی اہم ضلع ہے۔ اس کی اہمیت کو اجاگر کرنے کے لئے میں چند مثالیں دینا چاہتا ہوں کہ اگر ایگریکلچر کے حوالے سے دیکھا جائے تو جھنگ پاکستان کا وہ واحد ضلع ہے جس نے پورے پاکستان میں سب سے زیادہ گندم پیدا کی۔ نہ صرف گندم کے حوالے سے بلکہ پاکستان کی تمام بڑی فصلیں جھنگ میں ہوتی ہیں۔ پاکستان میں سب سے زیادہ شوگر ملیں جھنگ میں ہیں۔---

جناب ڈپٹی سپیکر: Please try to wind up چونکہ فنانس منسٹر صاحب نے بھی wind up کرنا ہے۔

جناب فیصل حیات جبوآنہ: جناب والا! آپ جھنگ کی اہمیت کا اس بات سے اندازہ لگائیں کہ جھنگ دنیا کا وہ واحد ضلع ہے جس میں ایک نہیں بلکہ دو نوبل انعام یافتہ پیدا ہوئے۔ جھنگ دنیا کا واحد ضلع ہے جس میں ایک کلومیٹر کے radius میں ارب پتی لوگ موجود ہیں جو کہ نہ نیویارک میں ہیں اور نہ کسی اور جگہ پر۔ آپ اس بات سے اندازہ لگائیں کہ جھنگ کے یہ سب ارب پتی لوگ self-made ہیں اور پاکستان میں دوسرے نمبر پر جھنگ کے businessman ہیں جو سب سے زیادہ tex pay کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! وقت کی نزاکت کو مد نظر رکھتے ہوئے میں چند گزارشات کرنا بڑی ضروری سمجھتا ہوں۔ ہمیں A.D.P کی جو کتاب ملی ہے اس کے تقریباً 800 صفحے ہیں لیکن آپ دیکھیں کہ اس میں جھنگ کے لئے صرف چھ کے قریب سکیمیں موجود ہیں جو کہ ہمارے لئے افسوس کی بات ہے---

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ

جناب فیصل حیات جبوآنہ: جناب والا! میں ایک منٹ میں wind up کرتا ہوں---

MR DEPUTY SPEAKER: There is no time. Thank you very much. I will now invite Finance Minister to wind up the speech please

(نعرہ ہائے تحسین)

ضمنی بجٹ بابت سال 2004-05 پر وزیر خزانہ کے اختتامی کلمات

وزیر خزانہ: شکریہ۔ جناب سپیکر۔ مالی سال برائے 2004-05 کا ضمنی بجٹ تقریباً 40۔ارب روپے کا ایوان کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ جس کے اوپر حکومتی اراکین نے سیر حاصل بحث کی اور اپنی قیمتی آراء سے نوازا۔ میں آپ کی اور اس معزز ایوان کی خدمت میں اس 40۔ ارب کے ضمنی بجٹ کا مختصراً break up پیش کرتا ہوں۔ اس میں تقریباً 2۔ارب روپے Charged Expenditure کی مد میں خرچ کئے گئے۔ Charged Expenditure وہ اخراجات ہیں جو آئینی طور پر حکومت کی ذمہ داری ہے ایوان کو ان کے متعلق اطلاع دینا بہت ضروری ہے لیکن اسمبلی اس پر ووٹنگ نہیں کرتی۔ جو بقیہ تقریباً 38۔ ارب روپیہ ہے اس کا break up کچھ اس طرح ہے۔ تقریباً 10.87۔ارب روپے گندم کی trading کے لئے استعمال کئے گئے ۔ ہر سال حکومت wheat procure کرتی ہے جس کے لئے رقوم بنکوں سے لی جاتی ہیں اور پھر اس wheat کو بیچ کر بنکوں کو ان کی رقوم ادا کر دی جاتی ہیں۔ تو ہمارے ٹوٹل ضمنی بجٹ کا تقریباً 28 فیصد گندم کی trading کے لئے استعمال کیا گیا۔ باقی تقریباً 25.624۔ارب روپیہ جو ہمارے 40 بلین کے ضمنی بجٹ کا 67 فیصد بنتا ہے۔ یہ تمام رقوم ترقیاتی اخراجات کے لئے مختص کی گئیں۔ ترقیاتی اخراجات میں حکومت کا focus سب سے زیادہ existing infrastructure کو بہتر کرنے پر تھا۔ موجودہ سڑکوں کی تعمیر و مرمت کے لئے تقریباً 6۔ارب روپے کی اضافی رقوم فراہم کی گئیں۔ irrigation infrastructure کی بہتری کے لئے تقریباً 70 کروڑ روپے Water Supply and Sanitation کی بہتری کے لئے تقریباً ایک ارب روپے Rural Development اور تعمیر پنجاب پروگرام کے لئے تقریباً 4۔ارب روپے۔

جناب والا! میں آخر میں اپنی بات کو ختم کرتے ہوئے عرض کروں گا کہ ہمارے جو Budget Figures تھے اور جو ہمارے revised estimates ہیں جناب کی وساطت سے میں اس معزز ہاؤس کی خدمت میں وہ رکھنا چاہوں گا۔ پچھلے سال بلکہ current financial year 2004-5 میں ہمارا current expenditure budget جو تھا وہ 141۔ارب روپے تھا جس کو موجودہ حکومت نے گھٹا کر تقریباً 136۔ارب روپے کیا۔ اس میں ہمیں تقریباً 5۔ارب روپے کی saving ہوئی۔ ہمارا Annual Development Programme جو تھا وہ 43۔ارب روپے کا تھا جس کو revised estimate کے ذریعے تقریباً 62۔ارب روپے کیا جو موجودہ Development Programme سے 46 فیصد زائد ہے۔ ہماری تمام Supplementary Expenditure کا focus جو میں نے ابھی دو چار منٹ میں آپ کی خدمت میں بیان کیا وہ سو فیصد اپنے صوبے کی speedy development کی طرف ہے اور مندرجہ بالا اضافی رقوم کی فراہمی اقتصادی ترقی اور ضروری اخراجات کے لئے انتہائی ضرورت کے تحت فراہم کی گئیں۔ میں آپ کی وساطت سے معزز ایوان سے درخواست کرتا ہوں کہ مالی سال 05-2004 کے لئے تقریباً 40۔ارب روپے کے ضمنی اخراجات کی منظوری دی جائے۔بہت شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر، اب اجلاس کا وقت ختم ہو گیا لہذا اب اجلاس بروز منگل مورخہ 21۔جون 2005 صبح 10-30 تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 21-جون 2005

1۔ تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

2۔ ضمنی بجٹ بابت سال 05-2004 کے مطالبات زر پر بحث و رائے شماری

3۔ ضمنی بجٹ کا گوشوارہ بابت سال 05-2004 (جو ایوان کی میز پر رکھا جائے گا)

صوبائی اسمبلی پنجاب

(چودھویں اسمبلی کا بیسواں اجلاس)

منگل' 21۔ جون 2005

(یوم الثلاثاء' 13۔ جمادی الاول 1426ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز' لاہور میں صبح 11 بج کر 31 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر چودھری محمد افضل ساہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری نور محمد نے پیش کیا۔

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا
مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِن نَّسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا
وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِن
قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا
وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنتَ مَوْلَانَا فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ
الْكَافِرِينَ ۝

سورۃ البقرہ آیت،286

خدا کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا اچھے کام کرے گا تو اس کو اُن کا فائدہ ملے گا بُرے کرے گا تو اُسے اُن کا نقصان پہنچے گا۔ اے پروردگار اگر ہم سے بُھول یا چُوک ہو گئی ہو تو ہم سے مواخذہ نہ کی جیو۔ اے پروردگار ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈالیو جیسا تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا۔ اے پروردگار جتنا بوجھ اُٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں اتنا ہمارے سر پر نہ رکھیو اور (اے پروردگار) ہمارے گناہوں سے درگزر کر اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما تو ہی ہمارا مالک ہے اور ہم کو کافروں پر غالب کر۔

وما علینا الاالبلاغ۔

اراکین اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت

جناب سپیکر، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ رخصت کی درخواستیں پڑھیں۔

سید احسان اللہ وقاص

سیکرٹری اسمبلی، بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یہ درخواست سید احسان اللہ وقاص ایم۔پی۔اے، پی پی۔ 154 کی طرف سے ہے۔

"گزارش ہے کہ میں ایک ضروری کام کے سلسلہ میں ملک سے باہر ہوں۔ ازراہ نوازش مجھے 16 جون تک اجلاس کی رخصت دی جائے۔"

جناب سپیکر، اب سوال یہ ہے کہ۔

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے؟"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب عمران اشرف

سیکرٹری اسمبلی، یہ درخواست جناب عمران اشرف ایم۔پی۔اے، پی پی۔123 کی طرف سے ہے۔

"Due to some personal problems and circumstances in my constituency I would not be able to attend ongoing session from June 12 to June 14 2005 Leave may kindly be granted."

جناب سپیکر، اب سوال یہ ہے کہ۔

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے؟"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب عمران اشرف

سیکرٹری اسمبلی: یہ درخواست بھی جناب عمران اشرف' ایم-پی-اے' پی پی-123 کی طرف سے ہے۔وہ لکھتے ہیں کہ:

"Due to some prior commitments in my constituency I could not be able to attend the session on Wednesday April 06, 2005. Leave may kindly be granted "

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:-

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے؟

(تحریک منظور ہوئی)

تحاریک استحقاق

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک استحقاق کو لیتے ہیں۔

محترمہ پروین سکندر گل: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی' فرمائیں!

محترمہ پروین سکندر گل: جناب سپیکر! کل میں نے تقریر کی ہے اور رپورٹنگ گیلری سے اتنی misreporting ہوئی ہے کہ مجھے کہا گیا ہے کہ اقلیتی رکن نے بسم اللہ پڑھی ہے۔ میں نہیں سمجھتی کہ ان کی باقی رپورٹنگ کس طرح ٹھیک ہوتی ہے اگر یہاں پر بیٹھے ہوئے یہ اپنی رپورٹنگ ٹھیک نہیں کر سکتے؛ میں آپ کی وساطت سے اس بات پر سخت احتجاج کرتی ہوں۔

جناب سپیکر' پریس گیلری میں بیٹھے ہوئے حضرات سے گزارش ہے کہ مہربانی سے اتنا تو دیکھ لیا کریں کہ اقلیتی معزز اراکین اسمبلی بات کر رہے ہیں یا مسلمان اراکین اسمبلی بات کر رہے ہیں۔ براہ مہربانی آئندہ احتیاط کریں۔ شکریہ

تحریک استحقاق نمبر 26 سید احسان اللہ وقاص کی طرف سے ہے۔ ان کی طرف سے درخواست آئی ہے کہ اس کو pending کر لیں لہذا اس کو پرسوں تک کے لئے pending کیا جاتا ہے' اگلی تحریک میاں نوید جھانیاں کی ہے' یہ پیش ہو چکی ہے' اس کا جواب آنا تھا۔

ڈی سی او خانیوال کا میاں نوید جھانیاں رکن اسمبلی کے ساتھ تضحیک آمیز سلوک

(---جاری)

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں اس کو contest نہیں کرتا ہوں۔

جناب سپیکر، یہ تحریک میں in order قرار دیتا ہوں اور مجلس استحقاقات کے سپرد کرتا ہوں۔ اگلی تحریک ڈاکٹر نذیر احمد منھو ڈوگر صاحب کی طرف سے ہے۔یہ پیش ہو چکی ہے اور ان کی درخواست آئی ہے کہ اس کو اگلے اجلاس تک کے لئے pending کر لیا جائے لہذا یہ تحریک اگلے اجلاس تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر، اب ہم تحاریک التوائے کار کو لیتے ہیں۔ یہ تحریک التوائے کار نمبر 21 رانا ثناء اللہ خان کی طرف سے ہے۔ وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک سید احسان اللہ وقاص کی طرف سے ہے۔ ان کی درخواست آئی ہے کہ اس کو pending کر لیا جائے لہذا اس کو بھی آئندہ اجلاس تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 183 بھی سید احسان اللہ وقاص کی طرف سے ہے اس کو بھی آئندہ اجلاس تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 197 بھی سید احسان اللہ وقاص کی طرف سے ہے۔ اس کو بھی آئندہ اجلاس تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 232 سید احسان اللہ وقاص کی طرف سے ہے جو کہ اگلے سیشن تک pending کی جاتی ہے۔

اگلی تحریک التوائے کار نمبر 238 بھی سید احسان اللہ وقاص کی طرف سے ہے اور یہ بھی اگلے سیشن تک pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 261 محترمہ پروین سکندر گل صاحبہ کی طرف سے ہے۔

بڑے شہروں میں پرائیویٹ گیسٹ ہاؤسز کا غیر قانونی قیام

محترمہ پروین سکندر گل، شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ صوبہ کے بڑے شہروں میں پرائیویٹ گیسٹ ہاؤس قائم ہیں جو رہائشی علاقوں میں بنائے گئے ہیں جن میں لوگوں کی اتنی زیادہ آمد و رفت ہوتی ہے کہ علاقے کے مکین رات بھر سکون سے سو نہیں سکتے۔ ان پرائیویٹ گیسٹ ہاؤسز میں اکثر بدعنوان عناصر رہتے ہیں جو ملکی سلامتی کے لئے باعث خطرہ ہوتے ہیں۔ پرائیویٹ گیسٹ ہاؤسز پر پابندی عاید ہونی چاہئے تاکہ کوئی بڑا سانحہ رونما نہ ہو سکے۔ مذکرہ معاملہ اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر، جی، وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی!

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی، شکریہ۔ جناب سپیکر! گزارش ہے کہ یہ معاملہ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ سے متعلق ہے اور اس سلسلے میں سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کو ہم نے جواب کے لئے لکھا تھا اور جواب میں انہوں نے یہ کہا ہے کہ انہوں نے متعلقہ تھانے کو ہدایت کی ہے اور ساتھ ہی اپنے عملے کو بھی ہدایت کی ہے کہ وہ اس قسم کے گیسٹ ہاؤسز جو کہ un authorized ہیں---

(Distrubance)

جناب سپیکر: پلیز اپنے موبائل فون بند رکھیں۔ موبائل فون on رکھنے کی وجہ سے یہ disturbance ہوتی ہے۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی: جناب سپیکر! میں گزارش یہ کر رہا تھا کہ سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی طرف سے یہ جواب موصول ہوا ہے کہ انہوں نے متعلقہ تھانے اور اپنے متعلقہ عملے کو ہدایت کی ہے کہ اس قسم کے جو unauthorized بغیر کسی اجازت کے رہائشی علاقوں میں گیسٹ ہاؤس بنائے گئے ہیں ان کے خلاف کارروائی کریں اور ان کی اس رپورٹ کے مطابق کچھ گیسٹ ہاؤسز پر انہوں نے raid بھی کئے ہیں' کچھ کے خلاف کارروائی بھی کی ہے اور جس خاص علاقے کا معزز رکن نے ذکر کیا ہے اس سلسلے میں انہیں خصوصی طور پر ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اس متعلقہ علاقے میں بھی کارروائی کریں اور اس قسم کے غیر قانونی جو کہ بغیر اجازت کے' میں بغیر اجازت اس لئے کہہ رہا ہوں کہ بعض جگہوں پر باقاعدہ اجازت سے کھولے گئے ہیں لیکن جو بغیر اجازت کے ہیں ان کے خلاف وہ کارروائی کریں۔

جناب سپیکر! دوسرے نمبر پر غیر قانونی سرگرمیوں کے متعلق محترمہ نے جو نشاندہی کی ہے تو اس سلسلے میں پولیس کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ ان گیسٹ ہاؤسز پر کڑی نظر رکھیں اور اگر وہاں پر کوئی غیر قانونی سرگرمی ہو رہی ہے تو اس کا سختی کے ساتھ نوٹس لیا جائے۔ شکریہ

محترمہ پروین سکندر گل: جناب سپیکر! میں اس پر تھوڑی سی بات کرنے کی آپ سے اجازت چاہوں گی۔

جناب سپیکر: جی' محترمہ! فرمائیں۔

محترمہ پروین سکندر گل: جناب سپیکر! یہ وہ گیسٹ ہاؤس تھے جو ماڈل ٹاؤن میں تو totally بند کر دیئے گئے اور وہاں ایک بھی نہیں رہا اور ہمارے علاقے میں خاص طور پر تین بلاکوں میں 9 گیسٹ ہاؤس قائم ہیں جن کے لئے پولیس کو کہا جاتا ہے تو وہ کہتے ہیں کہ کوئی authority نہیں کہ کون ان کو بند کرے گا؟ کسی محکمے کو کسی جگہ پر بھی واضح instructions نہیں ہیں کہ ان کو وہ close کر سکتا ہے۔ وہاں پر ڈسٹرکٹ ناظم نے ان کی گیس بند کی' پانی بند کیا اور

بجلی بند کی' وہاں سے تو صاف کر دیا لیکن ہمارے رہائشی یہ کہتے ہیں کہ کیا وہ شریفوں کا علاقہ تھا تو یہ کسی غلط لوگوں کا علاقہ ہے کہ جس میں وہ کھول دیئے گئے ہیں۔ وہاں پر خواتین واک نہیں کر سکتیں' اپنے گھروں سے باہر نہیں نکل سکتیں' 15 کا ریکارڈ نکالیں کہ وہاں پر کتنی دفعہ فائرنگ کے کیس ہوئے ہیں اور پولیس والے کہتے ہیں کہ ہم جا کر ان کو بند نہیں کر سکتے تو اس لئے میری یہ گزارش ہے کہ یا تو اس کے لئے لاءمنسٹر صاحب کو کہا جائے کہ وہ خاص طور پر کوئی قانون وضع کریں کہ کون سی اتھارٹی ان کو جا کر بند کر سکتی ہے۔ رہائشی علاقوں میں جب تک وہ کمرشلائز نہیں کروائیں گے' کمرشل علاقے اسی لئے مقرر کئے جاتے ہیں کہ وہاں commercial activity ہے' وہاں ہوٹل کھلے ہوئے ہیں'سب کچھ ہے لیکن اگر رہائش کے لئے آپ ایک گھر کرائے کا لینے جاتے ہیں تب بھی آپ سوچتے ہیں کہ میں کسی اچھی جگہ پر جا کر اپنے خاندان کو رکھوں' اپنی بیٹیوں اور بہنوں کو وہاں رکھوں لیکن اگر آپ کو وہی بازاروں میں رہنا ہے تو پھر لوگوں نے رہائشی علاقوں کو کیوں جا کر چیک کرنا ہوتا ہے؟ لوگ جب گھر بناتے ہیں تو اچھی جگہ سوچتے ہیں کہ ہم نے وہاں پر اچھے لوگوں میں جا کر رہنا ہے لیکن وہاں جو حالات ہیں کہ رکشا' ٹیکسی اور گاڑیوں کے ہارن۔ آپ جا کر اگر وہاں دیکھیں'لاءمنسٹر صاحب ایک دن وہاں کسی کو بھیجیں اور اپنے طور پر چیک کروائیں کہ وہاں پر کیا صورتحال ہے؟ تین بلاکوں نے لکھ کر وزیراعلیٰ صاحب کو بھی بھیجا ہوا ہے'وہاں کے شرفاء لوگ ان چیزوں سے اتنے تنگ ہیں تو میری لاء منسٹر سے بھی اور آپ سے بھی یہ گزارش ہو گی کہ اس کے لئے یا تو واضح direction جاری کریں۔ چونکہ انہوں نے نہ تو وہ کمرشل کروائے ہوئے ہیں۔ رہائشی علاقوں میں چار گھر رہ رہے ہیں' ایک میں وہ گیسٹ ہاؤس ہے اور وہ کسی کمپنیز کے بھی نہیں ہیں۔ وہ پروفیشنل ہیں اور اس وقت تک ریکارڈ نکلوائیں' تھانوں میں شراب کی اور یہ ساری ان چیزوں کی رپورٹیں ہیں کہ وہاں پر جو گند گھولا جا رہا ہے۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر، محترمہ گل صاحبہ! لاء منسٹر صاحب نے بڑی وضاحت کے ساتھ کہا ہے کہ ان کے خلاف کارروائی شروع کر دی گئی ہے۔ کچھ ریسٹ ہاؤسز پر کارروائی مکمل بھی ہو چکی ہے اور کچھ پر کام جاری ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ اتنی تفصیل بتانے کے بعد مزید کوئی ضرورت نہیں ہے کہ

اس پر بحث کی جائے۔ میرا خیال ہے کہ آپ اس کو مزید press نہیں کرنا چاہ رہیں۔ محرک چونکہ اس کو مزید press نہیں کرنا چاہ رہیں لہذا motion dispose of ہوئی۔

محترمہ پروین سکندر گل، جناب سپیکر! اس کو تو یہاں کہیں determine ہی نہیں کیا ہوا کہ اس کو کرنا کس نے ہے؟

جناب سپیکر، شکریہ۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 263 محترمہ پروین سکندر گل صاحبہ کی ہے۔

محترمہ پروین سکندر گل، شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ صوبہ پنجاب اور شہر میں رہائشی علاقوں میں جگہ جگہ سینما گھر بنے ہوئے ہیں۔ جہاں فحش اور نیم عریاں فلمیں دکھائی جاتی ہیں حالانکہ پولیس کو واضح نوٹیفکیشن ہے اور ہر S.H.O اپنے متعلقہ علاقے میں اس امر کی تصدیق کرے گا کہ کوئی منی سینما گھر نہ ہے لیکن اس کے باوجود ہر جگہ منی سینما گھر ہیں' ان کو بند کرنے کے اقدامات کے لئے اسمبلی کی فوری دخل اندازی ضروری ہے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر، جی' وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی!

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی، جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ ضلع لاہور میں فائر بریگیڈ کا محکمہ موجود ہے اور اس محکمہ کے پاس 15 عدد گاڑیاں ہیں----

جناب سپیکر، اب تحریک التوائے کار نمبر 263 ہے۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی، جناب سپیکر! میں 263 کے بارے میں ہی عرض کر رہا ہوں۔

جناب سپیکر: میں نے 263 کہا تھا اور محترمہ نے کوئی اور پڑھ دی ہے۔

وزیر مقامی حکومت و دیہی ترقی: جناب سپیکر! میرے پاس 263 فائر بریگیڈ سے متعلق ہے۔ میڈم نے غلط پڑھ دی ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ 263 پڑھیں۔

فائر بریگیڈ کو جدید ساز و سامان فراہم کرنے کی ضرورت

محترمہ پروین سکندر گل: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ حکومت نے آگ اور دیگر ناگہانی صورتحال پر کنٹرول کرنے کے لئے ہر ضلع میں فائر بریگیڈ کا محکمہ قائم کر رکھا ہے جبکہ اس فائر بریگیڈ کے پاس آگ پر قابو پانے کے لئے 1980 سے قبل کی گاڑیاں ہیں۔ اس کے علاوہ آگ پر قابو پانے کے لئے دیگر آلات بھی پرانے ہیں جو اپنی مدت پوری کر چکے ہیں اور ناکارہ ہو چکے ہیں۔ خدانخواستہ آگ اور ہنگامی صورتحال کے پیش نظر اکثر گاڑیاں اور آلات خراب ہوتے ہیں جس کی وجہ سے عوام کو اس محکمہ سے کوئی فائدہ حاصل نہ ہوتا ہے جس کی مثال لاہور اچھرہ میں شاپنگ سنٹر کی ہے۔ آگ پر قابو پانے کے لئے محکمہ کے پاس گاڑیاں نہ تھیں بلکہ دوسرے شہروں سے منگوانی پڑیں حتیٰ کہ تمام شاپنگ سنٹر جل گیا اور محکمہ کی کارکردگی ناقص رہی۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ محکمہ کو نئے سال 06-2005 میں محض بجٹ کے موقع پر خاطر خواہ مقدار میں فنڈز دیئے جائیں لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر! میں اس میں ایک بات کا اضافہ کرنا چاہوں گی کہ وہ شاید تحریک میں لکھی نہیں گئی کہ اکثر اوقات یہاں یہ زیادتی ہو رہی ہے کہ ایل۔ڈی۔اے کے اندر by-laws موجود نہیں ہیں۔ جتنے نئے پلازے اور نئی عمارات بن رہی ہیں اس میں Fire Fighting کا کوئی بھی نظام نہیں رکھا گیا تو اس تحریک کے حوالے سے میری یہ بھی گزارش ہے کہ fire fighting کا

انتظام کرنے کے لئے' یہ قانون پتا نہیں کب سے بنا ہوا ہے جس کے تحت یہ نقشے پاس ہوتے ہیں' firefighting کو رائج کرنے کے لئے اس میں ترمیم کی ضرورت ہے۔ میری وزیر قانون سے بھی یہ گزارش ہو گی کہ by-laws جو بہت پرانے ہو چکے ہیں پتا نہیں 1950 کے ہیں یا کب کے ہیں؛ میری گزارش ہو گی کہ بلڈنگ رولز میں ترمیم کی جائے اور fire fighting کو international level پر لانے کے لئے بھی اس میں شامل کروایا جائے تب ہی اس کی افادیت ہو سکتی ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی' وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، شکریہ۔ جناب سپیکر! اس سلسلے میں گزارش یہ ہے کہ ضلع لاہور میں فائر بریگیڈ کا عملہ موجود ہے لیکن جس امر کی طرف محترمہ نے نشاندہی کی ہے وہ یہ ہے کہ وہ عملہ کم ہے اور نہ ہی ان کے پاس fire fighting کے مناسب آلات ہیں۔ اس سلسلے میں لاہور میں گزشتہ عرصے کے دوران جو چند واقعات ہوئے ان کے بعد وزیراعلیٰ پنجاب نے باقاعدہ اس بات کا سختی کے ساتھ نوٹس لیا اور اب اس سلسلے میں دو اہم اقدامات اٹھائے جا رہے ہیں۔ ان میں ایک fire fighting ایمرجنسی سروس قائم کی جا رہی ہے جس کے لئے باقاعدہ legislation کے لئے معزز ایوان میں بل لایا جا رہا ہے۔ دوسرا سٹی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ لاہور کو علیحدہ خصوصی طور پر فنڈز دئیے جا رہے ہیں کہ وہ fire fighting کے آلات اور نئی گاڑیاں خریدیں۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ محترمہ نے جو فرمایا ہے کہ by-laws پرانے ہو چکے ہیں اور ان میں fire fighting کے حوالے سے جو precautionary measures لئے جانے چاہئیں وہ نہیں لئے جا رہے ہیں اور قانون میں اس کی کوئی گنجائش موجود نہیں ہے۔ اس سلسلے میں بھی تمام بلدیاتی اداروں اور ڈویلپمنٹ اتھارٹیز کو یہ ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اپنے laws کو اپ گریڈ کریں تاکہ ان legislate کر کے اس میں یہ شق ڈالی جا سکے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس سلسلے میں حکومت پہلے سے اقدامات کر رہی ہے چونکہ حکومت نے اس کا نوٹس لے لیا ہے اور فنڈز بھی جاری کر دئیے ہیں اس لئے میری محترمہ سے درخواست ہو گی کہ وہ اپنی تحریک التوائے کار کو مزید press نہ فرمائیں۔ شکریہ

جناب سپیکر، شکریہ۔ جی، محترمہ! کافی تفصیل کے ساتھ جواب آگیا ہے۔
محترمہ پروین سکندر گل، جناب سپیکر! جو کمیٹی ایل۔ڈی۔اے وغیرہ کو deal کرتی ہے اس کو بھجوادیں۔
وزیر قانون و پارلیمانی امور، محترمہ! اس پر کام ہو جائے گا۔
محترمہ پروین سکندر گل، بہت شکریہ۔
جناب سپیکر، چونکہ محرک اس کو مزید press نہیں کرنا چاہتیں۔ اس لئے اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔
ڈاکٹر سامیہ امجد، پوائنٹ آف آرڈر۔
جناب سپیکر، جی، محترمہ! فرمائیں۔
ڈاکٹر سامیہ امجد، شکریہ۔ جناب سپیکر! مجھے یہ کہنا ہے کہ راجہ بشارت صاحب کے سامنے جو مائیک لگا ہے وہ اس قدر defective ہے یا اس کے distance کی وجہ سے ان کے جواب اور بات کی سمجھ نہیں آتی۔ ازراہ کرم ایک کار مائیک کا ہی انتظام کردیں کیونکہ ان کی بات انتہائی اہم ہوتی ہے اور یہ بہت دیر سے چل رہا ہے۔
جناب سپیکر، جی، شکریہ۔ یہ مائیک کو ٹھیک کیا جائے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 262 ہے۔
محترمہ پروین سکندر گل صاحبہ!

لاہور کے رہائشی علاقوں میں غیر قانونی منی سینما گھروں کا قیام

محترمہ پروین سکندر گل، بہت شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ صوبہ پنجاب میں لاہور شہر کے رہائشی علاقوں میں جگہ جگہ منی سینما گھر بنے ہوئے ہیں جہاں پر فحش نیم عریاں فلمیں دکھائی جاتی ہیں۔ حالانکہ پولیس کا واضح نوٹیفکیشن ہے کہ ہر ایس۔ایچ۔او اپنے متعلقہ علاقے میں اس امر کی تصدیق کرے گا کہ کوئی منی سینما گھر

نہ ہے لیکن اس کے باوجود ہر جگہ منی سینما گھر ہیں ان کو بند کرنے کے اقدامات کے لئے اسمبلی کی فوری دخل اندازی ضروری ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ میری اس تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر، اس کا جواب Minister for Culture دینا چاہیں گے یا وزیر قانون؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور ، جناب سپیکر! میرے پاس اس کا جواب نہیں ہے۔

جناب سپیکر، یہ تحریک اگلے اجلاس تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 264 میاں محمد لطیف پنوار راجپوت کی طرف سے ہے۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتے' لہذا تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک 265 میاں غلام حیدر باری کی طرف سے ہے۔۔۔وہ تشریف نہیں رکھتے' لہذا تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک 267 رانا ثناء اللہ خان' جناب ارشد محمود بگو' سید احسان اللہ وقاص' ڈاکٹر سید وسیم اختر' جناب احسان الحق احسن نولاٹیا کی طرف سے ہے۔ ان میں سے کوئی بھی معزز رکن تشریف فرما نہیں ہے' لہذا تحریک dispose of ہوئی۔۔۔ اگلی تحریک 269 مہر اشتیاق احمد کی طرف سے ہے۔۔۔وہ تشریف نہیں رکھتے' تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک 271 رانا ثناء اللہ خان کی طرف سے ہے۔۔۔وہ تشریف نہیں رکھتے' لہذا تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک 272 محترمہ پروین مسعود بھٹی صاحبہ کی طرف سے ہے۔ وہ تشریف نہیں رکھتیں' لہذا تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک 273 محترمہ پروین مسعود بھٹی کی طرف سے ہے وہ تشریف نہیں رکھتیں' لہذا تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک 274 محترمہ پروین مسعود بھٹی صاحبہ کی طرف سے ہے۔ وہ تشریف نہیں رکھتیں' لہذا تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک 275 للہ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)' چودھری زاہد پرویز' چودھری محمد اشرف کمبوہ کی طرف سے ہے وہ تشریف نہیں رکھتے' لہذا تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک 276 چودھری اعجاز احمد سماں' للہ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)' چودھری زاہد پرویز کی طرف سے ہے' تینوں میں سے کوئی بھی معزز رکن تشریف فرما نہیں ہے لہذا تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک 277 للہ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)' چودھری زاہد پرویز' چودھری محمد اشرف کمبوہ' چودھری اعجاز احمد سماں کی طرف سے ہے' کوئی بھی معزز رکن تشریف فرما نہیں ہے' لہذا تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک 278 ملک اصغر علی قیصر کی طرف سے ہے۔ وہ تشریف

نہیں رکھتے' لہذا تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک 280 محترمہ فرزانہ راجہ صاحبہ کی طرف سے ہے وہ تشریف نہیں رکھتیں' لہذا تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک 281 انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں' شیخ عزیز اسلم' ملک اصغر علی قیصر کی طرف سے ہے وہ تشریف نہیں رکھتے' لہذا تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک 282 ملک اصغر علی قیصر' انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں' ڈاکٹر اسد معظم کی طرف سے ہے۔ وہ تشریف نہیں رکھتے' لہذا تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک 283 جناب سمیع اللہ خان' حاجی محمد اعجاز' جناب علی حسن رضا قاضی کی طرف سے ہے وہ تشریف نہیں رکھتے' لہذا تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک 284 محترمہ فرزانہ راجہ صاحبہ کی طرف سے ہے وہ تشریف نہیں رکھتیں لہذا تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک 286 محترمہ فرزانہ راجہ صاحبہ کی طرف سے ہے۔ وہ تشریف نہیں رکھتیں' لہذا تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک 292 سید احسان اللہ وقاص کی طرف سے ہے وہ تشریف نہیں رکھتے' لہذا تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک 293 سید احسان اللہ وقاص کی طرف سے ہے۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتے' لہذا تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک 296 ملک اصغر علی قیصر کی طرف سے ہے۔ وہ تشریف نہیں رکھتے' لہذا تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک 298 مہر اشتیاق احمد کی طرف سے ہے۔ وہ تشریف نہیں رکھتے' لہذا تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک 301 ملک اصغر علی قیصر کی طرف سے ہے۔ وہ تشریف نہیں رکھتے' لہذا تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک 304 رانا ثناء اللہ خان کی طرف سے ہے۔ وہ تشریف نہیں رکھتے' لہذا تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک 305 سید احسان اللہ وقاص' جناب محمد وقاص' چودھری محمد شوکت' جناب ارشد محمود بگو کی طرف سے ہے۔ وہ تشریف نہیں رکھتے' لہذا تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 307 سید احسان اللہ وقاص' ڈاکٹر سید وسیم اختر کی طرف سے ہے وہ تشریف نہیں رکھتے' تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک 308 سید احسان اللہ وقاص' ڈاکٹر سید وسیم اختر' ڈاکٹر اسد اشرف کی طرف سے ہے۔ وہ تشریف نہیں رکھتے' تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک 311 چودھری زاہد پرویز' للہ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)' چودھری محمد اشرف کمبوہ کی طرف سے ہے۔ وہ تشریف نہیں رکھتے' لہذا تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک 312 جناب سمیع اللہ خان' چودھری زاہد پرویز' محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کی طرف سے ہے۔ وہ تشریف نہیں رکھتے' لہذا تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک 315 ملک اصغر علی قیصر کی طرف سے ہے۔ وہ تشریف نہیں رکھتے' لہذا

تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک 317 محترمہ فرزانہ راجہ صاحبہ کی طرف سے ہے۔ وہ تشریف نہیں رکھتیں' لہذا تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 318 ہے۔ محترمہ فرزانہ راجہ صاحبہ کی طرف سے ہے۔ وہ تشریف نہیں رکھتیں' لہذا تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک 319 جناب سمیع اللہ خان' ڈاکٹر اسد معظم' چودھری اعجاز احمد سمال کی طرف سے ہے۔ وہ تشریف نہیں رکھتے' لہذا تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک 320 چودھری زاہد زاہد پرویز' للہ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)' جناب طاہر اختر ملک کی طرف سے ہے۔ وہ تشریف نہیں رکھتے' لہذا تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک 322 للہ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)' چودھری زاہد پرویز' چودھری محمد اشرف کمبوہ کی طرف سے ہے۔ وہ تشریف نہیں رکھتے' لہذا تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک 325 سید احسان اللہ وقاص کی طرف سے ہے۔ وہ تشریف نہیں رکھتے' لہذا تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک 326 سید احسان اللہ وقاص کی طرف سے ہے۔ وہ تشریف نہیں رکھتے' لہذا تحریک dispose of ہوئی ۔ اگلی تحریک 327 للہ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)' چودھری زاہد پرویز' چودھری محمد اشرف کمبوہ کی طرف سے ہے۔ وہ تشریف نہیں رکھتے' لہذا تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک 331 محترمہ ثمینہ نوید کی طرف سے ہے۔ وہ تشریف نہیں رکھتیں' لہذا تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک 332 سید احسان اللہ وقاص کی طرف سے ہے۔ وہ تشریف نہیں رکھتے' لہذا تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک 333 سید احسان اللہ وقاص کی طرف سے ہے۔ وہ تشریف نہیں رکھتے' لہذا تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک 334 سید احسان اللہ وقاص کی طرف سے ہے۔ وہ تشریف نہیں رکھتے' لہذا تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک 335 سید احسان اللہ وقاص کی طرف سے ہے۔ وہ تشریف نہیں رکھتے' لہذا تحریک dispose of ہوئی۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جناب عبداللہ یوسف پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون، جناب سپیکر! آپ جو یہ فرما رہے ہیں۔ اب اس میں دو قسم کے ممبران ہیں جو حاضر نہیں ہیں۔ ایک تو وہ ہیں کہ جو voluntarily آج یہاں موجود نہیں ہیں اور کچھ ایسے نام ہیں جو سپیکر صاحب کے آرڈر کے تحت for a few days ایوان میں نہیں آ

سکتے تو وہ ممبران جو سپیکر صاحب کے آرڈر کے تحت ان دنوں تک ایوان میں نہیں آ سکتے ان کی تحاریک میرے خیال میں pending ہونی چاہئیں۔

جناب سپیکر: جی، کس رول کے تحت؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون: وہ آج چونکہ voluntarily absent نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: جب motion move کی گئی ہے تو ایوان میں ان کا ہونا ضروری ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون: ہونا تو ضروری ہے لیکن سپیکر صاحب کے آرڈر کے تحت اگر وہ یہاں موجود نہ ہوں۔

جناب سپیکر: یہ سپیکر کی صوابدید پر ہے۔

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون: چلو، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ اگلی تحریک 336 سید احسان اللہ وقاص کی طرف سے ہے۔ وہ تشریف نہیں رکھتے، لہذا تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک 338 ملک اصغر علی قیصر، چودھری زاہد پرویز، للہ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ) کی طرف سے ہے۔ وہ تشریف نہیں رکھتے، لہذا تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک 341 ملک اصغر علی قیصر، چودھری زاہد پرویز، للہ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ) کی طرف سے ہے۔ وہ تشریف نہیں رکھتے، لہذا تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک 342 چودھری محمد اشرف کمبوہ، چودھری زاہد پرویز، للہ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ) کی طرف سے ہے۔ وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک 343 چودھری زاہد پرویز، للہ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)، چودھری محمد اشرف کمبوہ کی طرف سے ہے۔ وہ تشریف نہیں رکھتے، لہذا تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک 344 رانا ثناء اللہ خان کی طرف سے ہے۔ وہ تشریف نہیں رکھتے، لہذا تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک 345 چودھری اعجاز احمد سماں، چودھری زاہد پرویز، للہ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ) کی طرف سے ہے۔ وہ تشریف نہیں رکھتے، لہذا تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک 346 محترمہ فرزانہ راجہ کی طرف سے ہے۔ وہ تشریف نہیں رکھتیں، لہذا تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک 348 للہ شکیل الرحمن (ایڈووکیٹ)،

چودھری زاہد پرویز' جناب محمد اشرف کمبوہ کی طرف سے ہے۔ وہ تشریف نہیں رکھتے' لہذا تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک 349 محترمہ ثمینہ نوید کی طرف سے ہے۔ وہ تشریف نہیں رکھتیں' لہذا تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک 354 سید احسان اللہ وقاص کی طرف سے ہے۔ وہ تشریف نہیں رکھتے' لہذا تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک 355 سید احسان اللہ وقاص کی طرف سے ہے۔ وہ تشریف نہیں رکھتے' لہذا تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک 356 سید احسان اللہ وقاص کی طرف سے ہے۔ وہ تشریف نہیں رکھتے' لہذا تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک 359 محترمہ زیب النساء قریشی کی طرف سے ہے۔ وہ تشریف نہیں رکھتیں ' لہذا تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک 358 محترمہ زیب النساء قریشی کی طرف سے ہے۔ وہ تشریف نہیں رکھتیں ' لہذا تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک 362 محترمہ فرزانہ راجہ کی طرف سے ہے وہ تشریف نہیں رکھتیں' لہذا تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک 363 شیخ اعجاز احمد کی طرف سے ہے۔ وہ تشریف نہیں رکھتے' لہذا تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک 367 محترمہ فرزانہ راجہ کی طرف سے ہے۔ وہ تشریف نہیں رکھتیں' لہذا تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک 370 ملک اصغر علی قیصر کی طرف سے ہے۔ وہ تشریف نہیں رکھتے' لہذا تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک 374 رانا ثناء اللہ خان کی طرف سے ہے۔ وہ تشریف نہیں رکھتے' لہذا تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک 379 سید احسان اللہ وقاص' چودھری اصغر علی گجر' ڈاکٹر سید وسیم اختر' چودھری محمد شوکت' جناب محمد وقاص' جناب ارشد محمود بگو' سید اعجاز حسین بخاری' محترمہ طاہرہ منیر اور محترمہ زیب النساء قریشی کی طرف سے ہے۔ وہ تشریف نہیں رکھتے' لہذا تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک 380 سید احسان اللہ وقاص' چودھری اصغر علی گجر' ڈاکٹر سید وسیم اختر' چودھری محمد شوکت' جناب محمد وقاص' جناب ارشد محمود بگو' سید اعجاز حسین بخاری' محترمہ طاہرہ منیر اور محترمہ زیب النساء قریشی کی طرف سے ہے۔ وہ تشریف نہیں رکھتے' لہذا تحریک dispose of ہوئی۔ اگلی تحریک 382 جناب ارشد محمود بگو' ملک محمد اقبال چنڑ اور شیخ تنویر احمد کی طرف سے ہے۔ وہ تشریف نہیں رکھتے' لہذا تحریک dispose of ہوئی۔

سرکاری کارروائی

ضمنی بجٹ بابت سال 2004-05 کے مطالبات زر

پر بحث و رائے شماری

جناب سپیکر، اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ گوشوارہ ضمنی بجٹ برائے سال 2004-05 کے مطالبات زر پر رائے شماری شروع کرتے ہیں جیسا کہ پہلے اعلان کیا جا چکا ہے کہ دو مطالبات زر میں سے کٹ موشنز کے ذریعے کارروائی کے بعد باقی ماندہ مطالبات زر پر کارروائی قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب مصدرہ 1997 کے قاعدہ (2) 144 کے تحت گلوٹین کے اطلاق کے ذریعہ براہ راست سوال کے ذریعے ہو گی۔ اب ہم قاعدہ (2) 144 کے تحت گلوٹین کا اطلاق کرتے ہوئے کارروائی کا آغاز کرتے ہیں۔ وزیر خزانہ مطالبہ نمبر 23 پیش کریں۔

مطالبہ زر نمبر 23

وزیر خزانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ،

"ایک ضمنی رقم جو 6-ارب 35 کروڑ 24 لاکھ 74 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2005 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شاہرات و پل" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ،

"ایک ضمنی رقم جو 6-ارب 35 کروڑ 24 لاکھ 74 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2005 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شاہرات و پل" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

مطالبہ زر نمبر 23 میں کٹوتی کی تحریک مندرجہ ذیل اراکین کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ جناب قاسم ضیاء' رانا آفتاب احمد خان' راجہ ریاض احمد' جناب عامر فدا پراچہ' راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ)' سید ناظم حسین شاہ' جناب احسان الحق احسن نولاٹیا' ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی' حاجی محمد اعجاز' جناب مشتاق احمد (ایڈووکیٹ)' چودھری اعجاز احمد سماں' جناب طاہر اختر ملک' جناب علی حسن رضا قاضی' سید حسن مرتضیٰ' محترمہ صغیرہ اسلام' محترمہ فائزہ احمد' محترمہ طلعت یعقوب' راجہ طارق کیانی' بریگیڈیر (ریٹائرڈ) محمد حسن' ڈاکٹر نادیہ عزیز' جناب جہانزیب امتیاز گل' جناب محمد ریاض شاہد' ڈاکٹر اسد معظم' جناب فیض اللہ کموکا' ملک اصغر علی قیصر' چودھری محمد اشرف کمبوہ' اللہ شکیل الرحمٰن (ایڈووکیٹ)' چودھری زاہد پرویز' میاں مسعود حسن ڈار' چودھری محمد شبیر مہر' جناب تنویر اشرف کائرہ' میجر (ریٹائرڈ) احسان الحیٰ چودھری' سید مظفر حسن کاظمی' جناب محمد اسحاق بچہ' ملک محمد ارشد راں' مخدوم سید محمد مختار حسین' پیر مشتاق احمد شاہ کھگہ' جناب ظہور حسین قریشی' میاں سیف اللہ اویسی' راؤ اعجاز علی خان' جناب محمد یار مونکا' جناب شاہد انجم' میاں محمد اسلم (ایڈووکیٹ)' انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں' جناب جاوید حسن گجر' شیخ عزیز اسلم' محترمہ نشاط افزاء' محترمہ ثمینہ نوید' محترمہ نور النساء ملک' محترمہ نجمی سلیم' محترمہ صبیحہ بیگم' محترمہ صائمہ بخاری' محترمہ میمونہ نبیل' محترمہ عذرا بانو' جناب نوید عامر' راجہ محمد علی' راجہ ارشد محمود' چودھری محمد ایاز' ملک ابرار احمد' شیخ تنویر احمد' ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ' چودھری اطہر ندیم' جناب عمران اشرف' ڈاکٹر اسد اشرف' جناب بلال یاسین' جناب محمد آجاسم شریف' جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن' چودھری محمد اکرم گجر' مہر اشتیاق احمد' چودھری عبدالغفور' رانا تجمل حسین' جناب محمد افضل کھوکھر' جناب جہانزیب راؤ' جناب افضل سلطان ڈوگر' چودھری سجاد حیدر گجر' میاں یاور زمان' بابو نفیس احمد انصاری' سید مجاہد علی شاہ' ڈاکٹر نذیر احمد مٹھو ڈوگر' جناب طاہر اقبال چودھری' مہر اعجاز احمد اچلانہ' ملک محمد اقبال چنڑ' چودھری محمد شفیق انور' محترمہ پروین مسعود بھٹی' محترمہ افشاں فاروق' محترمہ خالدہ منصور' محترمہ نگہت پروین میر' محترمہ شہناز سلیم' محترمہ عابدہ جاوید' جناب کامران مائیکل' سید احسان اللہ وقاص' چودھری اصغر علی گجر' چودھری محمد شوکت' جناب ارشد محمود بگو' ڈاکٹر سید وسیم اختر' سید اعجاز حسین بخاری' جناب محمد وقاص' محترمہ طاہرہ منیر' محترمہ زیب النساء قریشی تو کوئی

بھی معزز رکن جنہوں نے یہ کٹوتی کی تحریک پیش کی تھی ایوان کے اندر موجود نہیں ہیں۔ لہذا اب میں سوال put کرتا ہوں۔

اب سوال یہ ہے کہ،

"ایک ضمنی رقم جو 6۔ارب 35 کروڑ 24 لاکھ 74 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30 جون 2005 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شاہرات و پل" برداشت کرنے پڑیں گے "

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 19

جناب سپیکر: وزیر خزانہ مطالبہ زر نمبر 19 پیش کریں۔

وزیر خزانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ،

"ایک ضمنی رقم جو 10۔ارب 87 کروڑ 47 لاکھ 30 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2005 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "غلے اور چینی کی سرکاری تجارت "برداشت کرنے پڑیں گے "

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ،

"ایک ضمنی رقم جو 10۔ارب 87 کروڑ 47 لاکھ 30 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2005 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "غلے اور چینی کی سرکاری تجارت "برداشت کرنے پڑیں گے "

مطالبہ زر نمبر 19 میں کٹوتی کی تحریک مندرجہ ذیل اراکین کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔
جناب قاسم ضیاء' رانا آفتاب احمد خان' راجہ ریاض احمد' جناب عامر فدا پراچہ' راجہ محمد شفقت خان عباسی(ایڈووکیٹ)' سید ناظم حسین شاہ' جناب احسان الحق احسن نولاٹیا' ڈاکٹر محمد جاوید صدیقی' حاجی محمد اعجاز' جناب مشتاق احمد(ایڈووکیٹ)' چودھری اعجاز احمد سماں' جناب طاہر اختر ملک' جناب علی حسن رضا قاضی' سید حسن مرتضیٰ' محترمہ صغیرہ اسلام' محترمہ کائزہ احمد' محترمہ طلعت یعقوب' راجہ طارق کیانی' بریگیڈیر(ریٹائرڈ) محمد حسن' ڈاکٹر نادیہ عزیز' جناب جہانزیب امتیاز گل' جناب محمد ریاض شاہد' ڈاکٹر اسد معظم' جناب فیض اللہ کموکا' ملک اصغر علی قیصر' چودھری محمد اشرف کمبوہ' للہ شکیل الرحمٰن (ایڈووکیٹ)' چودھری زاہد پرویز' میاں سعود حسن ڈار' چودھری محمد شبیر مہر' جناب تنویر اشرف کائرہ' میجر (ریٹائرڈ) احسان الہیٰ چودھری' سید مظفر حسن کاظمی' جناب محمد اسحاق بچہ' ملک محمد ارشد راں' مخدوم سید محمد مختار حسین' پیر مشتاق احمد شاہ گھگہ' جناب ظہور حسین قریشی' میاں سیف اللہ اویسی' راؤ اعجاز علی خان' جناب محمد یار موونکا' جناب شاہد انجم' میاں محمد اسلم (ایڈووکیٹ)' انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں' جناب جاوید حسن گجر' شیخ عزیز اسلم' محترمہ نشاط افزاء' محترمہ ثمینہ نوید' محترمہ نور النساء ملک' محترمہ نجمی سلیم' محترمہ صبیحہ بیگم' محترمہ صائمہ بخاری' محترمہ میمونہ نبیل' محترمہ عذرا بانو' جناب نوید عامر' راجہ محمد علی' راجہ ارشد محمود' چودھری محمد ایاز' ملک ابرار احمد' شیخ تنویر احمد' ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرت' چودھری اظہر ندیم' جناب عمران اشرف' ڈاکٹر اسد اشرف' جناب بلال یاسین' جناب محمد آجاسم شریف' جناب مجتبیٰ شجاع الرحمٰن' چودھری محمد اکرم گجر' مہر اشتیاق احمد' چودھری عبدالغفور' رانا تجمل حسین' جناب محمد افضل کھوکھر' جناب جہانزیب راؤ' جناب افضل سلطان ڈوگر' چودھری سجاد حیدر گجر' میاں یاور زماں' بابو نفیس احمد انصاری' سید مجاہد علی شاہ' ڈاکٹر نذیر احمد منشو ڈوگر' جناب طاہر اقبال چودھری' مہر اعجاز احمد اچلانہ' ملک محمد اقبال چنڑ' چودھری محمد شفیق انور' محترمہ پروین مسعود بھٹی' محترمہ افشاں فاروق' محترمہ خالدہ منصور' محترمہ نگہت پروین میر' محترمہ شہناز سلیم' محترمہ عابدہ جاوید' جناب کامران مائیکل' سید احسان اللہ وقاص' چودھری اصغر علی گجر' چودھری محمد شوکت' جناب ارشد محمود بگو' ڈاکٹر سید وسیم اختر' سید اعجاز حسین بخاری' جناب محمد وقاص' محترمہ طاہرہ منیر محترمہ زیب النساء قریشی۔

یہ تمام معزز اراکین اسمبلی ایوان میں موجود نہیں جو کہ کٹوتی کی تحریک پیش کرسکیں لہذا میں سوال put کرتا ہوں۔

اب سوال یہ ہے کہ۔

"ایک ضمنی رقم جو 10 - ارب 87 کروڑ 47 لاکھ 30 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو" گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2005 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "غلے اور چینی کی سرکاری تجارت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر، صرف دو مطالبات زر پر cut motion کے ذریعے کارروائی کی جانی تھی چونکہ دو cut motions پر کارروائی مکمل ہو گئی ہے لہذا باقی ماندہ مطالبات زر پر براہ راست سوال کے ذریعے کارروائی ہو گی۔

سید عبد العلیم شاہ، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی' سید عبد العلیم شاہ صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

سید عبد العلیم شاہ، جناب سپیکر! ہماری آپ سے گزارش ہے کہ جو بھی ہمارے مطالبات زر ہیں اور جن کی منسٹر صاحب تحریک پیش کر رہے ہیں یہ سارے صوبے کے مفاد اور بہتری کے لئے ہیں لہذا ہم ایک تا چالیس کو یکمشت منظور کرتے ہیں۔

جناب سپیکر، جی نہیں' یکمشت نہیں ہو سکتے۔ اس کا بھی ایک طریق کار ہے۔ شکریہ' تشریف رکھیں۔ میں معزز اراکین اسمبلی کو بتانا چاہتا ہوں کہ میں ایک کمیٹی تشکیل دے رہا ہوں جس میں حکومتی بنچوں پر بیٹھے ہوئے معزز اراکین اسمبلی بھی ہیں اور اپوزیشن سے تعلق رکھنے والے معزز اراکین اسمبلی بھی ہیں۔ میں نے کل بھی اس ایوان میں گزارش کی تھی کہ اگر حکومت اور اپوزیشن کے دوست آپس میں مل بیٹھ کر کوئی لائحہ عمل بنا لیں اور کوشش کریں کہ اس ایوان کے ماحول کو بہتر اور خوشگوار رکھا جائے تو یقیناً جو یہ دوست فیصلہ کریں گے میں انشاء اللہ اس کے

مطابق عمل کروں گا۔ اس کمیٹی میں اپوزیشن سے تعلق رکھنے والے معزز اراکین اسمبلی کے نام یہ ہیں۔

معزز ممبران حزب اختلاف

1۔ سید مجاہد علی شاہ	مسلم لیگ (ن)
2۔ چودھری اصغر علی گجر	ایم۔ایم۔اے
3۔ جناب محمد ریاض شاہد	پاکستان پیپلز پارٹی
4۔ جناب ارشد محمود بگو	ایم۔ایم۔اے
5۔ جناب طارق کیانی	پاکستان پیپلز پارٹی
6۔ جناب ملک ابرار احمد	پاکستان مسلم لیگ (ن)

معزز ممبران حزب اقتدار

1۔ وزیر قانون راجہ محمد بشارت
2۔ جناب ارشد خان لودھی
3۔ چودھری محمد اقبال
4۔ چودھری ظہیر الدین
5۔ جناب سید اکبر خان
6۔ جناب اختر حسین رضوی

مطالبہ زر نمبر 1

جناب سپیکر، اب سوال یہ ہے کہ۔

"ایک ضمنی رقم جو 2 لاکھ 55 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2005 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مالیہ اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 2

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:-

"ایک ضمنی رقم جو 14 لاکھ 22 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2005 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صوبائی آبکاری" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 3

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:-

"ایک ضمنی رقم جو 2 کروڑ 66 لاکھ 61 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2005 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "اسٹامپ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 4

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:-

"ایک ضمنی رقم جو 68 لاکھ 57 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2005 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "اخراجات برائے قوانین موٹر گاڑیاں" برداشت کرنے پڑیں گے۔

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 5

جناب سپیکر، اب سوال یہ ہے کہ۔

"ایک ضمنی رقم جو 36 لاکھ 35 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2005 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "دیگر ٹیکس و محصولات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 6

جناب سپیکر، اب سوال یہ ہے کہ۔

"ایک ضمنی رقم جو 44 کروڑ 76 لاکھ 46 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2005 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "پولیس" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 7

جناب سپیکر، اب سوال یہ ہے کہ۔

"ایک ضمنی رقم جو 21 لاکھ 80 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2005 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "عجائب خانہ جات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 8

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:-

"ایک ضمنی رقم جو 20 کروڑ 20 لاکھ ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جانے جو 30۔جون 2005 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعلیم" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 9

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:-

"ایک ضمنی رقم جو 96 لاکھ 59 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جانے جو 30۔جون 2005 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ماہی پروری" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 10

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:-

"ایک ضمنی رقم جو 40 لاکھ روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جانے جو 30۔جون 2005 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ویٹرنری" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 11

جناب سپیکر، اب سوال یہ ہے کہ۔

"ایک ضمنی رقم جو 42 لاکھ 81 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2005 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "امداد باہمی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 12

جناب سپیکر، اب سوال یہ ہے کہ۔

"ایک ضمنی رقم جو 22 کروڑ 30 لاکھ 2 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2005 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "صنعتیں" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 13

جناب سپیکر، اب سوال یہ ہے کہ۔

"ایک ضمنی رقم جو 13 کروڑ 27 لاکھ 68 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2005 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "مواصلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 14

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ۔

"ایک ضمنی رقم جو ایک کروڑ ایک لاکھ 45 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2005 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ریلیف" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

جناب سپیکر: میری معزز اراکین اور معزز وزراء سے یہ گزارش ہے کہ جن کے میں نے ابھی نام پکارے ہیں کیونکہ اپوزیشن لابی میں بیٹھی ہوئی ہے تو آپ بھی تشریف لے جائیں اور ان سے اپنی بات شروع کریں۔ ادھر وزیر قانون صاحب بھی اپنے چیمبر میں بیٹھے ہوں گے ان کو بھی ساتھ لے لیں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اقتدار اور وزراء صاحبان معزز ممبران حزب اختلاف کو ایوان میں واپس لانے کے لئے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

مطالبہ زر نمبر 15

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ۔

"ایک ضمنی رقم جو 31 کروڑ 67 لاکھ 35 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2005 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "پنشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 16

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ۔

"ایک ضمنی رقم جو 63 لاکھ 84 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2005 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سٹیشنری اینڈ پرنٹنگ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 17

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ۔

"ایک ضمنی رقم جو 30 کروڑ روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30جون 2005 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سبسڈی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 18

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ۔

"ایک ضمنی رقم جو 5 لاکھ 69 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2005 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "شہری دفاع" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 20

جناب سپیکر، اب سوال یہ ہے کہ۔

"ایک ضمنی رقم جو 10 کروڑ 55 لاکھ 99 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2005 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "قرضہ جات برائے سرکاری ملازمین" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 21

جناب سپیکر، اب سوال یہ ہے کہ۔

"ایک ضمنی رقم جو 18۔ارب 57، کروڑ 9 لاکھ 32 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2005 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ترقیات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 22

جناب سپیکر، اب سوال یہ ہے کہ۔

"ایک ضمنی رقم جو 70 کروڑ 2 لاکھ 27 ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2005 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "تعمیرات آبپاشی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 24

جناب سپیکر، اب سوال یہ ہے کہ۔

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2005 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "افیون" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 25

جناب سپیکر، اب سوال یہ ہے کہ۔

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2005 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "جنگلات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 26

جناب سپیکر، اب سوال یہ ہے کہ۔

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2005 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "رجسٹریشن" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 27

جناب سپیکر، اب سوال یہ ہے کہ۔

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2005 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "آبپاشی و بحالی اراضی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 28

جناب سپیکر، اب سوال یہ ہے کہ۔

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2005 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "انتظام عمومی" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 29

جناب سپیکر، اب سوال یہ ہے کہ،

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو، گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2005 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "نظام عدل" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 30

جناب سپیکر، اب سوال یہ ہے کہ۔

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2005 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد " جیل خانہ جات و سزایافتگان "برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 31

جناب سپیکر، اب سوال یہ ہے کہ۔

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2005 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد " خدمات صحت "برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 32

جناب سپیکر، اب سوال یہ ہے کہ۔

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2005 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد " صحت عامہ "برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 33

جناب سپیکر، اب سوال یہ ہے کہ۔

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جانے جو 30-جون 2005 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "زراعت" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 34

جناب سپیکر، اب سوال یہ ہے کہ۔

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جانے جو 30-جون 2005 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "متفرق محکمہ جات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 35

جناب سپیکر، اب سوال یہ ہے کہ۔

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جانے جو 30-جون 2005 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سول ورکس" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 36

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ۔

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2005 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "ہاؤسنگ اینڈ فزیکل پلاننگ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 37

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ۔

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2005 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "متفرقات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 38

جناب سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ۔

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30-جون 2005 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "زرعی ترقی و تحقیق" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 39

جناب سپیکر، اب سوال یہ ہے کہ:۔

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2005 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "سرکاری عمارات" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

مطالبہ زر نمبر 40

جناب سپیکر، اب سوال یہ ہے کہ:

"ایک علامتی رقم جو ایک ہزار روپے سے زیادہ نہ ہو' گورنر پنجاب کو ایسے اخراجات کے لئے عطا کی جائے جو 30۔جون 2005 کو ختم ہونے والے مالی سال کے دوران صوبائی مجموعی فنڈ سے قابل ادا اخراجات کے ماسوا دیگر اخراجات کے طور پر بسلسلہ مد "قرضہ جات برائے میونسپلٹیز / خود مختار ادارہ جات وغیرہ" برداشت کرنے پڑیں گے۔"

(مطالبہ زر منظور ہوا)

منظور شدہ اخراجات کا ضمنی گوشوارہ

بابت سال 2004-05

(جو ایوان کی میز پر رکھا گیا)

MR. SPEAKER: Minister for Finance!

MINISTER FOR FINANCE: Sir, I lay

"The supplementary schedule of authorized expenditure for the year 2004-05."

MR. SPEAKER: The supplementary schedule of authorized expenditure for the year 2004-05 has been laid.

آج کا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ اجلاس کل صبح 10 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 22 -جون 2005

1 - تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

2 - سوالات (محکمہ جات بیت المال، سماجی بہبود و ترقی خواتین)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

غیر نشان زدہ سوال اور اُس کا جواب

3 - سرکاری کارروائی

(i) حکومت پنجاب کے مد بندی و مالیاتی حسابات بابت سال 2002-03

اور اس پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ

(ii) مسودہ قانون (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب مصدرہ 2005

(جس پر غور و خوض کر کے پاس کیا جائے گا)

(iii) مسودہ قانون (ترمیم) انٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ پنجاب مصدرہ 2005

(جس پر غور و خوض کر کے پاس کیا جائے گا)

4 - قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997

کے قاعدہ 61 کے تحت ایک تحریک

صوبائی اسمبلی پنجاب

(چودھویں اسمبلی کا بیسواں اجلاس)

بدھ' 22 - جون 2005

(یوم الاربعاء' 14- جمادی الاول 1426ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز' لاہور میں صبح 10 بج کر 21 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر چودھری محمد افضل ساہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالماجد نے پیش کیا۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ o

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ o

وَإِن طَآئِفَتَانِ مِنَ ٱلْمُؤْمِنِينَ ٱقْتَتَلُوا۟ فَأَصْلِحُوا۟ بَيْنَهُمَا ۖ
فَإِنۢ بَغَتْ إِحْدَىٰهُمَا عَلَى ٱلْأُخْرَىٰ فَقَٰتِلُوا۟ ٱلَّتِى تَبْغِى
حَتَّىٰ تَفِىٓءَ إِلَىٰٓ أَمْرِ ٱللَّهِ ۚ فَإِن فَآءَتْ فَأَصْلِحُوا۟ بَيْنَهُمَا
بِٱلْعَدْلِ وَأَقْسِطُوٓا۟ ۖ إِنَّ ٱللَّهَ يُحِبُّ ٱلْمُقْسِطِينَo إِنَّمَا
ٱلْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا۟ بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ ۚ وَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ
لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَo

سورۃ الحجرات آیت:9 تا 10

اور اگر مومنوں میں سے کوئی دو فریق آپس میں لڑ پڑیں تو اُن میں صلح کرا دو اور اگر ایک فریق دوسرے پر زیادتی کرے تو زیادتی کرنے والے سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف رجوع لائے' پس جب وہ رجوع لائے تو ان دونوں فریقین میں مساوات کے ساتھ صلح کرا دو اور انصاف سے کام لو کہ اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے o مومن تو آپس میں بھائی بھائی ہیں تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کرا دیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحمت کی جائے o

وما علینا الاالبلاغ o

سوالات (محکمہ جات بیت المال، سماجی بہبود و ترقی خواتین)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے اور آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات بیت المال، سماجی بہبود و ترقی خواتین سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر 264 جناب محمد آجاسم شریف کی طرف سے ہے وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا یہ سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال محترمہ کنول نسیم صاحبہ!

محترمہ کنول نسیم: سوال نمبر 3222

جناب سپیکر: اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کر لیا جائے؟

محترمہ کنول نسیم: جی ہاں، اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: اس کا جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

محکمہ سماجی بہبود کے لاوارث، گمشدہ اور گھر سے بھاگے ہوئے بچوں کی بحالی و بازیابی کے لئے اقدامات

*3222۔ محترمہ کنول نسیم: کیا وزیر سماجی بہبود از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

محکمہ سماجی بہبود لاوارث، گھر سے بھاگے ہوئے، گمشدہ بچوں بچیوں کی بازیابی و بحالی کے لئے کیا خدمات سر انجام دے رہا ہے، ایوان کو تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر سماجی بہبود،

محکمہ سماجی بہبود نے لاوارث، گھر سے بھاگے ہوئے، اغوا شدہ اور گمشدہ بچوں کی بازیابی اور بحالی کے لئے ادارہ "نگہبان" قائم کیا ہوا ہے۔ اس وقت پورے پنجاب کے بڑے شہروں میں، جن میں لاہور، گوجرانوالہ، راولپنڈی، فیصل آباد، سرگودھا، ملتان، ڈیرہ غازی خان اور بہاولپور شامل ہیں۔ نگہبان سنٹر کام کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ ضلع لاہور میں مزید دو sub centers بھی کام کر رہے ہیں جن میں ایک داتا دربار اور ایک بادامی باغ میں قائم ہے۔ محکمہ سماجی بہبود گھر سے بھاگے ہوئے، گمشدہ، اغوا شدہ بچوں کو تلاش کرتا ہے اور ان کو والدین / سرپرست تک پہنچاتا ہے۔ ادارہ "نگہبان" میں بچوں کے لئے خوراک، رہائش، تعلیم و تربیت و دیگر سہولیات موجود ہیں جو بلا معاوضہ مہیا کی جاتی ہیں۔

جناب سپیکر، کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ کنول نسیم، جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ میں نے یہ سوال اکتوبر 2003 میں کیا تھا۔ اب 2004 ختم ہو گیا ہے اور 2005 کا بجٹ بھی آ گیا ہے۔ میں اپنی وزیر سے پوچھنا چاہوں گی کہ انہوں نے اس دوران ادارہ نگہبان کے لئے کیا کیا ہے؟

وزیر سماجی بہبود، جناب والا! اگر یہ اس تاریخ کے بعد کی تفصیلات لینا چاہتی ہیں تو پھر اس کے لئے ان کو علیحدہ سے سوال دینا پڑے گا۔ یہ پچھلے سال کی کارکردگی تھی جو یہاں پیش کی گئی ہے۔

جناب سپیکر، جی شکریہ۔ محترمہ! آپ نے جب سوال put کیا اس کی تفصیلات تو منسٹر صاحبہ کے پاس ہیں اور وہ بتا سکتی ہیں لیکن اگر 2005 تک پوچھنا چاہیں تو پھر اس کے لئے نیا سوال بنتا ہے۔

محترمہ کنول نسیم، جناب والا! انہوں نے جواب دیا ہے کہ ہم "نگہبان" کے بچوں کے لئے رہائش اور خوراک کا انتظام کرتے ہیں۔ اس میں انہوں نے ایک بات تعلیم و تربیت کے حوالے سے بھی کی ہے تو میں ان سے پوچھنا چاہوں گی کہ انہوں نے اب تک تعلیم و تربیت کے حوالے سے کیا اقدامات کئے ہیں؟

جناب سپیکر، جی' وزیر سماجی بہبود!

وزیر سماجی بہبود، ہم انہیں جو تعلیم و تربیت دیتے ہیں اس میں انہیں ہنرمند بنانے کے لئے مختلف فنون اور ان کو پڑھانے کے لئے ابتدائی تعلیم کی سہولت دیتے ہیں۔

جناب سپیکر، جی۔ شکریہ۔ اگلا سوال محترمہ نور النساء ملک صاحبہ کی طرف سے ہے۔۔۔ وہ تشریف نہیں رکھتیں لہذا یہ سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال محترمہ ثمینہ نوید صاحبہ کی طرف سے ہے۔ وہ تشریف نہیں رکھتیں لہذا یہ سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال جناب ارشد محمود بگو کی طرف سے ہے۔ وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا یہ سوال بھی dispose of ہوا۔ اگلا سوال میاں خالد محمود کا ہے وہ تشریف نہیں رکھتے۔

محترمہ کنول نسیم، جناب والا میرا ایک سوال تو رہ گیا ہے۔

جناب سپیکر، محترمہ! اب تو ہم اگلے سوال پر پہنچ گئے ہیں۔

محترمہ کنول نسیم، جناب والا! میرا سوال رہ گیا ہے۔یہ گمشدہ بچوں کے بارے میں ہے۔ اس کا سوال نمبر 3223 ہے۔

جناب سپیکر، جی بالکل رہ گیا ہے sorry۔ یہ سوال محترمہ کنول نسیم صاحبہ کی طرف سے ہے۔ اس کا سوال نمبر 3223 ہے۔

محترمہ کنول نسیم، سوال نمبر 3223

گداگری کے خاتمہ کے لئے حکومتی اقدامات کی تفصیل

*3223. محترمہ کنول نسیم، کیا وزیر سماجی بہبود ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
گدا گری کی لعنت کے خاتمہ کے لئے حکومت جو اقدامات کر رہی ہے اس سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر سماجی بہبود،
گدا گری ایک اہم سماجی مسئلہ ہے۔ اس کی بنیادی وجہ غربت ہے۔ گدا گری کی روک تھام کے سلسلہ میں محکمہ سماجی بہبود کے پاس کوئی فنڈز مختص نہ ہیں۔ تاہم محکمہ اپنی رجسٹرڈ غیر سماجی تنظیموں کے ذریعے اس برائی کے خاتمے کے لئے کوشش کر رہا ہے۔ حکومت پنجاب نے گداگری کے خاتمے کے لئے ایک ٹاسک فورس بنائی تھی جس نے اپنی سفارشات حکومت کو پیش کر دی ہیں۔ ان سفارشات کی روشنی میں محکمہ سماجی بہبود ضلعی حکومتوں کے ساتھ مل کر "دارالکفالہ" کھولنے کے لئے اقدامات کر رہا ہے۔

جناب سپیکر، کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ کنول نسیم، جناب والا! میرا ضمنی سوال ہے کہ گمشدہ بچوں کی تعداد کتنی ہے اور اب تک وہ کتنے بچوں کو گھر بھیج چکی ہیں اور اس سلسلے میں انہوں نے کیا اقدامات کئے ہیں۔

جناب سپیکر، جی، وزیر سماجی بہبود!

وزیر سماجی بہبود، شکریہ۔ جناب سپیکر! محترمہ کنول نسیم صاحبہ اگر اپنے سوال کی طرف توجہ فرمائیں تو انہوں نے گدا گری کی لعنت کے خاتمے کے لئے پوچھا ہے کہ حکومت اس سلسلے میں جو اقدامات کر رہی ہے اس سے ایوان کو آگاہ کیا جائے۔یہ ان کا اصل سوال ہے اور ضمنی سوال میں گمشدہ بچوں کے بارے میں پوچھ رہی ہیں۔یہ ضمنی سوال نہیں بنتا بلکہ علیحدہ

سے fresh question بنتا ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر، شکریہ۔ اگلا سوال میاں خالد محمود صاحب کا ہے وہ تشریف نہیں رکھتے، لہذا question dispose of ہوا۔ اگلا سوال بھی میاں خالد محمود صاحب کا ہے، وہ تشریف نہیں رکھتے۔

آغا علی حیدر، جناب والا! وہ تشریف لا رہے ہیں۔

جناب سپیکر، آپ ان کے behalf پر کرنا چاہ رہے ہیں تو سوال کا نمبر پکاریں۔

آغا علی حیدر، سوال نمبر 3832 (معزز رکن نے میاں خالد محمود کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

ضلع شیخوپورہ۔ محکمہ سماجی بہبود کے انتظامی ڈھانچے، سٹاف اور فلاحی ادارہ جات کی تفصیل

*3832۔ میاں خالد محمود، کیا وزیر سماجی بہبود ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلع شیخوپورہ میں محکمہ سماجی بہبود، عوام کی بھلائی اور سہولت کے لئے کیا اقدامات کر رہا ہے۔ محکمہ کا انتظامی ڈھانچہ کیا ہے۔ تمام عملے کے نام، گریڈ اور عرصہ تعیناتی بیان فرمائیں؛

(ب) ضلع شیخوپورہ میں محکمہ کے زیر انتظام کتنے شعبے کہاں کہاں کام کر رہے ہیں؛

وزیر سماجی بہبود

(الف) محکمہ سماجی بہبود، ترقی خواتین اور بیت المال ضلع شیخوپورہ، ضرورت مند افراد کی سماجی و معاشی بحالی کے لئے علاقہ میں مختلف پروگرام چلا رہا ہے جو کہ حسب ذیل ہیں۔

1۔ ضلع کے پسماندہ علاقوں میں اجتماعی ترقیاتی پروگرام

2۔ مستحق مریضوں کے مفت علاج کے لئے ضلعی و تحصیل کی سطح پر میڈیکل سوشل سروسز پراجیکٹ

3۔ "صنعت زار" جس میں طالبات کو مختلف اقسام کی تربیت فراہم کی جاتی ہے۔

4۔ ضلع بھر میں خواتین کی تربیت کے لئے دستکاری سنٹر

5۔ معذور افراد کی تشخیص کے لئے میڈیکل جائزہ بورڈ

6۔ معذوروں کی امداد و بحالی کے لئے بحالی و تربیت معذوراں کمیٹی ضلع شیخوپورہ میں محکمہ کا انتظامی ڈھانچہ جھنڈی (الف) اور عملہ کی تفصیل جھنڈی (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) ضلع بھر میں اس وقت چھ مختلف مقامات پر اجتماعی ترقیاتی پراجیکٹ کام کر رہے ہیں جو کہ درج ذیل ہیں۔یو سی ڈی پراجیکٹ شیخوپورہ'یو سی ڈی پراجیکٹ فیروزوالہ' یو سی ڈی پراجیکٹ مرید کے آر سی ڈی پراجیکٹ فاروق آباد' سی ڈی پراجیکٹ ننکانہ صاحب۔ ان پراجیکٹوں کے ذریعے درج ذیل خدمات فراہم کی جا رہی ہیں۔

1۔ رضا کارانہ فلاحی اداروں کی رجسٹریشن آرڈیننس مجریہ 1961 کے تحت رجسٹریشن کرنا۔

2۔ رضا کارانہ فلاحی اداروں کو عوام کی فلاح و بہبود کے پروگراموں میں راہنمائی کرنا۔

3۔ متوسط طبقہ کے لوگوں کی سماجی و معاشی ترقی میں مدد کرنا۔

4۔ سرکاری و نیم سرکاری اور فلاحی تنظیموں کے درمیان روابط قائم کرنا۔

5۔ دوران ایمرجنسی بحالی جیسے کام کرنا۔

میڈیکل سوشل سروسز پراجیکٹ

اس وقت ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر ہسپتال شیخوپورہ اورتحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال ننکانہ صاحب مذکورہ پراجیکٹ سے ضرورت مند مریضوں کے لئے حسب ذیل کام کر رہے ہیں۔

1۔ مستحق اور نادار مریضوں یا معاشی طور پر کمزور مریضوں کا علاج معالجہ کروانا۔
2۔ مستقل مریضوں یا معاشی طور پر بدحال' علاج معالجہ کے سلسلہ میں ان کی کیس ہسٹری تیار کر کے علاج کروانا۔
3۔ انجمن بہبودی مریضاں کی تشکیل' انہیں ماہرانہ مشورہ دینا۔
4۔ ان ہسپتالوں میں زیر علاج مریضوں کی ہر طرح مالی و اخلاقی مدد کرنا۔ ان میڈیکل پراجیکٹ میں دوران سال محکمہ زکوٰۃ کی گرانٹ سے 7300 مریض مستفید ہوئے۔ دوران سال زکوٰۃ سے مبلغ 2103292 روپے گرانٹ خرچ ہوئی۔ انجمن بہبودی مریضاں کے توسط سے مبلغ 676300 روپے خرچ ہوئے اور 92 مریض مستفید ہوئے' خاص کر گردے خراب والے۔

ادارہ جات

1۔ ڈسٹرکٹ انڈسٹریل ہوم (صنعت زار)

ڈسٹرکٹ انڈسٹریل ہوم گجرات 1979ء میں قائم ہوا۔ یہ ادارہ مینجر کی زیر نگرانی خواتین کو مختلف اقسام میں تربیت دیتا ہے جن میں نیٹنگ مشین' سلائی کٹائی' کڑھائی' پینٹنگ' کمپیوٹر ٹریننگ' لیدر ورک وغیرہ۔ پچھلے سال کے دوران 332 خواتین نے تربیت حاصل کی اور اپنے گھر میں اس ہنر کو ذریعہ آمدن بنا کر معاشی طور پر بحال ہوئیں۔ اس وقت 261 خواتین زیر تربیت ہیں جو سلائی کٹائی' نیٹنگ مشین' ہینڈ مشین' ایمرائیڈری' لیدر ورک' فلاور ورک' کمپیوٹر ٹریننگ اور ڈریس میکنگ جیسے شعبہ جات میں تربیت حاصل کر رہی ہیں۔

2۔ دستکاری سنٹر برائے خواتین

ضلع بھر کے مختلف مقامات پر فلاحی اداروں کے ذریعہ خواتین کی تربیت کے لئے اس وقت 37 دستکاری سنٹر چل رہے ہیں جن میں خواتین مختلف اقسام میں تربیت حاصل کر رہی ہیں۔ خاص کر سلائی و کٹائی' نیٹنگ مشین' فلاور ورک اور لیدر ورک۔ اس وقت 554 خواتین زیر تربیت ہیں۔ ان دستکاری سنٹروں کی

کارکردگی بہتر بنانے کے لئے محکمہ ہذا ہر دستکاری ٹیچر کو مبلغ 500 روپے اعزازیہ ادا کر رہا ہے۔

3۔ میڈیکل جائزہ بورڈ

ضلعی سطح پر معذور افراد کی تشخیص کے لئے میڈیکل جائزہ بورڈ ہے جس کا سربراہ میڈیکل سپر نٹنڈنٹ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال گجرات اور ڈسٹرکٹ آفیسر سوشل ویلفیئر سیکرٹری ہے۔ ہر ماہ میڈیکل جائزہ بورڈ کی میٹنگ ہوتی ہے جس میں معذور افراد کی تشخیص ہوتی ہے۔ جنہیں حکومت پاکستان کے آرڈیننس کے تحت سرکاری اداروں و نیم سرکاری اداروں میں 2 فیصد کوٹا کے حساب سے ملازمت دینا ہوتی ہے۔ اس وقت تک 1713 افراد رجسٹرڈ ہوئے اور 1157 افراد معذور قرار پائے۔

جناب سپیکر، ضمنی سوال؟

آغا علی حیدر، وہ کوئی نہیں ہے۔ (قہقہے)

جناب سپیکر، اگلا سوال بھی میاں خالد محمود کی طرف سے ہے، تشریف نہیں رکھتے سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال سید احسان اللہ وقاص کی طرف سے ہے، وہ تشریف نہیں رکھتے سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال ملک محمد اقبال چنڑ صاحب کی طرف سے ہے، وہ تشریف نہیں رکھتے سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال جناب ارشد محمود بگو کی طرف سے ہے وہ تشریف نہیں رکھتے سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال رانا سرفراز احمد خان!

رانا سرفراز احمد خان، سوال نمبر 4460

اجتماعی شادیوں کا طریقہ کار
اور حکومتی کردار کی تفصیل

*4460: رانا سرفراز احمد خان، کیا وزیر سماجی بہبود ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) کیا حکومت اجتماعی شادیوں کا پروگرام صوبہ بھر میں خصوصاً دیہات میں شروع کرنے کے لئے تیار ہے کیونکہ بہت سے غریب والدین وسائل نہ ہونے کی وجہ سے اپنی بچیوں کی شادی نہیں کر سکتے ہیں؛
(ب) کیا محکمہ بھی اس کار خیر میں مالی تعاون کرتا ہے نیز ان اجتماعی شادیوں کا طریقہ کار کیا ہے۔ اس سلسلہ میں غریب سائل کہاں رابطہ کرے۔ بیان فرمائیں؛

وزیر سماجی بہبود،

(الف) یہ پروگرام گورنر پنجاب کی زیر نگرانی چند مخیر حضرات کے تعاون سے گورنر سیکرٹریٹ کے زیر انتظام روبہ عمل ہے۔ ابھی تک یہ پروگرام ضلعی سطح پر جاری ہے۔ اسے دیہاتی سطح پر شروع کرنے کی تجویز پر غور کیا جا سکتا ہے۔ تاہم دیہی علاقوں سے تعلق رکھنے والے غریب خاندان اپنی بچیوں کی شادی کے سلسلے میں براہ راست اس سکیم سے استفادہ کر سکتے ہیں۔
(ب) مخیر حضرات کے مالی تعاون سے یہ پروگرام جاری ہے۔ ایک ضرورت مند خاندان کا سربراہ سادہ کاغذ پر گورنر پنجاب کے نام براہ راست یا محکمہ زکوٰۃ و عشر یا محکمہ سماجی بہبود و ترقی خواتین و بیت المال کے ذریعہ درخواست بھجوا سکتا ہے۔ تمام موصول شدہ درخواستوں کی چھان بین نامزد اداروں کی مدد سے مکمل کی جاتی ہے اور درخواستوں کی تعداد زیادہ ہونے پر بذریعہ قرعہ اندازی مطلوبہ خوش نصیب خاندانوں کا انتخاب کر لیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر، کوئی ضمنی سوال؟

رانا سرفراز احمد خان، جناب والا! میں ان کے جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ اگلا سوال جناب تنویر اشرف کائرہ کا ہے وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال بھی جناب تنویر اشرف کائرہ کا ہے وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال ملک اصغر علی قیصر کا ہے وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال بھی ملک اصغر علی قیصر کا ہے وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال جناب انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں کا ہے وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال شیخ عزیز اسلم کا ہے وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال ملک محمد ارشد راں کا ہے وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال بھی ملک محمد ارشد راں کا ہے وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال رانا تجمل حسین کا ہے وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ) کا ہے وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال جناب محمد وقاص کا ہے وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال بھی جناب محمد وقاص کا ہے وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال رانا سرفراز احمد خان کا ہے۔

رانا سرفراز احمد خان، سوال نمبر 5960۔

ضلع قصور۔ معذوری سرٹیفکیٹ کے حصول کا طریقہ کار، کمیٹی کے ارکان اور جاری شدہ سرٹیفکیٹس کی تفصیل

*5960۔ رانا سرفراز احمد خان، کیا وزیر سماجی بہبود ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلع قصور میں کتنے افراد نے District Assessment Board سے گزشتہ تین سالوں میں کس کس معذوری کا سرٹیفکیٹ حاصل کیا ہے؟

(ب) یہ سرٹیفکیٹ حاصل کرنے کا کیا طریقہ کار ہے' گزشتہ تین سالوں میں جنہیں سرٹیفکیٹ جاری کئے گئے ان کے نام' ولدیت اور پتا جات کیا ہیں؟

(ج) اس District Assessment Board میں کون کون سے افسران شامل ہوتے ہیں' ان کے نام اور عہدہ جات کیا ہیں؟

وزیر سماجی بہبود

(الف) ضلع قصور میں ضلعی Assessment Board برائے معذوراں سے گزشتہ تین سالوں میں 139افراد نے معذوری کا سرٹیفکیٹ حاصل کیا ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ٹانگ اور پاؤں سے معذوری	78
ہاتھ اور پاؤں سے معذوری	42
آنکھ سے معذوری	12
کُب (کمر سے معذوری)	04
ذہنی معذور	03

(ب) طریقہ کار، سب سے پہلے معذوروں کی میڈیکل سوشل آفیسر MSSD' ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر ہسپتال رجسٹریشن کرتا ہے۔ پھر ماہانہ میٹنگ میں ضلعی Assessment Board برائے معذوراں انکی جانچ پڑتال اور معائنہ کرتا ہے اور ان کی معذوری کی تشخیص کی جاتی ہے۔ پھر اہل معذوروں کا کیس سفارش کے ساتھ ویلفیئر' وومن ڈویلپمنٹ اینڈ بیت المال پنجاب لاہور کو برائے تصدیق بھیجا جاتا ہے۔ پھر یہ سرٹیفکیٹ واپس ڈسٹرکٹ آفس سوشل ویلفیئر بھیج دیئے جاتے ہیں اور یہاں سے

متعلقہ معذور افراد کو دیئے جاتے ہیں۔ ان تمام افراد جنہوں نے گزشتہ تین سالوں میں معذوری کا سرٹیفکیٹ ضلع قصور سے حاصل کیا ہے اس کی تفصیل (Annex-I) کے عنوان سے ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ڈھانچہ ضلعی اسیسمنٹ بورڈ معذوراں

(STRUCTURE OF DISTRICT ASSESSMENT BOARD)

1۔ میڈیکل سپرنٹنڈنٹ ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹر Hospital قصور چیئرمین

2۔ پرنسپل ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ قصور ممبر

3۔ لیکچرار نفسیات گورنمنٹ ڈگری کالج قصور ممبر

4۔ ڈسٹرکٹ آفیسر سوشل ویلفیئر سیکرٹری / ممبر

جناب سپیکر: ضمنی سوال؟

رانا سرفراز احمد خان: میں ان کے جواب سے مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: رانا صاحب! ان کے جواب سے مطمئن ہیں۔ اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال سید احسان اللہ وقاص کا ہے وہ تشریف نہیں رکھتے سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال محترمہ شہناز سلیم ملک صاحبہ کا ہے وہ تشریف نہیں رکھتیں لہذا سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال جناب سمیع اللہ خان کا ہے وہ تشریف نہیں رکھتے۔

محترمہ صبا صادق: جناب والا! میں اس سلسلے میں ضمنی سوال کرنا چاہتی ہوں۔

جناب سپیکر: پہلے آپ سوال کا نمبر پکاریں۔

محترمہ صبا صادق: on his behalf سوال نمبر 6141 (معزز رکن نے جناب سمیع اللہ خان کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

ضلع لاہور / شیخوپورہ کی سماجی بہبود کی تنظیموں سے متعلقہ تفصیل

*6141، جناب سمیع اللہ خان، کیا وزیر سماجی بہبود ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) ضلع لاہور اور شیخوپورہ میں سماجی بہبود کی تنظیموں کی کل تعداد کیا ہے۔ کیا یہ سب رجسٹرڈ ہیں؟
(ب) جو سماجی تنظیمیں بیرون ممالک سے براہ راست امداد لیتی ہیں کیا محکمہ ان کی کارکردگی کا جائزہ لیتا ہے اور ان کی سر گرمیوں پر نظر رکھتا ہے؟

وزیر سماجی بہبود،
(الف) ضلع لاہور میں رجسٹریشن و کنٹرول آرڈیننس مجریہ 1961 کے تحت رجسٹرڈ سماجی بہبود کی تنظیموں کی کل تعداد 876 ہے۔
(ب) آئین کے مطابق رجسٹرڈ سماجی تنظیمیں اپنی سالانہ پراگریس رپورٹ اور آڈٹ رپورٹ رجسٹریشن اتھارٹی کو ارسال کرنے کی پابند ہوتی ہیں۔ مزید محکمہ کے ڈپٹی ڈسٹرکٹ افسران (ایریا آفیسر) سماجی تنظیموں کی گاہے بگاہے انسپکشن کرتے رہتے ہیں۔

جناب سپیکر، کوئی ضمنی سوال؟

محترمہ صبا صادق، جناب والا! میں وزیر صاحبہ سے یہ پوچھنا چاہ رہی ہوں کہ ان کا محکمہ سوشل ویلفیئر جو کہ ایک سرکاری ادارہ ہے یہ N.G Os کو رجسٹرڈ کرتا ہے ہیں' اس کے علاوہ بھی کچھ ایسے محکمہ جات ہیں جو N.G.Os کو رجسٹرڈ کرتے ہیں مگر ان کا کوئی data کوئی کوائف اور جہاں سے وہ funding حاصل کرتے ہیں اس کا کوئی ریکارڈ محکمہ سماجی بہبود کے پاس نہیں آتا۔ میں یہ پوچھنا چاہوں گی کہ اس سلسلے میں انہوں نے کوئی اقدامات کئے ہیں؟ کیونکہ کافی عرصہ سے' یہ issue چلتا آ رہا ہے۔ بے شمار ایسی رفاہی تنظیمیں ہیں جو بیرونی ممالک سے بیرونی اداروں سے فنڈز حاصل کرتی ہیں مگر حکومت پاکستان کے پاس یا حکومت

پنجاب کے پاس اس کا کوئی ریکارڈ نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر، شکریہ۔ وزیر سماجی بہبود!

وزیر سماجی بہبود، شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آپ کے ریفرنس سے ان کو بتانا چاہوں گی کہ international level پر جو آرگنائزیشن ہیں جو بیرونی ممالک سے امداد لے رہی ہیں۔ پنجاب میں ہمارے پاس کوئی ایسا قانون موجود نہیں ہے کہ ہم ان سے معلوم کر سکیں کہ وہ کس طرح سے بیرونی ممالک سے امداد لیتی ہیں؟ وہ اپنے ذاتی resources سے امداد لیتی ہیں لیکن فیڈرل level پر اس پر قانون سازی کی جا رہی ہے۔اس میں بھی N.G.Os کو دبانے کا مقصد نہیں ہے لیکن ان کو دائرہ اختیار میں لانے کی بات کی جا رہی ہے تاکہ ہم اپنے ملک میں اس کو بہتر طریقے سے چلا سکیں۔

محترمہ نیر مرتضیٰ لون، جناب والا! یہاں پر ابھی بات ہو رہی تھی کہ N.G.Os ذاتی resources سے پیسے لیتی ہیں' کوئی بھی ذاتی resources سے یہ کام نہیں ہوتا۔ اس کے لئے باقاعدہ N.G.Os یا جو بھی کوئی سوشل ویلفیئر کی تنظیم ہے وہ رجسٹرڈ ہوتی ہے۔ جب وہ رجسٹرڈ ہوتی ہیں تو گورنمنٹ کا بھی کافی تعلق ہوتا ہے۔لہذا یہ مت کہیں کہ ذاتی resources سے یہ کام ہوتے ہیں۔شکریہ۔

جناب سپیکر، اگلا سوال جناب سمیع اللہ خان صاحب کا ہے' وہ تشریف نہیں رکھتے سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال محترمہ شاہین عتیق الرحمٰن کا ہے وہ تشریف نہیں رکھتیں لہذا سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال حاجی محمد اعجاز کا ہے وہ تشریف نہیں رکھتے سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال ڈاکٹر اسد اشرف کا ہے وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال جناب طاہر اقبال چودھری کا ہے وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا سوال dispose of ہوا۔ اگلا سوال بھی جناب طاہر اقبال چودھری کا ہے وہ تشریف نہیں رکھتے لہذا یہ سوال بھی dispose of ہوا۔ سوالات مکمل ہوئے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

بیت المال سے قرضہ کی سہولت اور شرائط

*264۔جناب محمد آجاسم شریف۔ کیا وزیر بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا بیت المال سے ہنر مند افراد کو قرض دیا جاتا ہے' اگر ہاں تو کن شرائط پر اور کتنی مالیت تک دیا جاتا ہے؟

(ب) جنوری2002 سے دسمبر2002 تک کتنے ہنر مند افراد کو قرض فراہم کیا گیا ہے؟

(ج) کیا ہنر مند افراد کے علاوہ بھی قرض دیا جاتا ہے تو اس کی کیا شرائط ہیں؟ تفصیلات فراہم کی جائیں؟

وزیر بیت المال:

(الف) جی ہاں۔ پنجاب بیت المال سے مختلف ہنر مند افراد کو -/25,000روپے تک قرض بلا سود فراہم کیا جاتا ہے۔ ان افراد میں بیوگان' مطلقہ و معلقہ خواتین اور بے روزگار افراد شامل ہیں۔

قرضہ کی منظوری کی شرائط

(الف) برائے بیوگان' مطلقہ و معلقہ خواتین

1۔ جو ضرورت مند' بے سہارا ہوں۔

2۔ ان کا کوئی کفیل نہ ہو۔

3۔ خود کام کرنے کے قابل ہوں۔

4۔ معمولی ذاتی رہائشی مکان کے علاوہ کوئی غیر منقولہ جائیداد نہ ہو۔

5۔ کوئی ہنر جانتی ہوں یا ہنر سیکھنا چاہتی ہوں۔

6۔ اپنی بحالی کے لئے کوئی کاروبار کرنا چاہتی ہوں۔

7۔ امدادی رقم کسی مفید کاروبار میں لگا کر اپنے پاؤں پر کھڑی ہو سکتی ہوں۔

(ب) برائے بے روزگار افراد

1۔ جو کام کرنے کے قابل ہوں اور بے روزگار ہوں۔

2۔ کوئی بھی ہنر جانتے ہوں۔

3۔ کسی کاروبار کا تجربہ رکھتے ہوں۔

4۔ سرمایہ نہ ہونے کی بناء پر ان کی بحالی نہ ہو رہی ہو۔

5۔ خود چھوٹا موٹا کاروبار کرنے کے خواہش مند ہوں۔

6۔ یتیموں اور نوجوانوں کی درخواستوں کو ترجیح دی جائے گی۔

(ب) پنجاب بیت المال ایکٹ 1991 اور پنجاب بیت المال کونسل کے قواعد و ضوابط کے مطابق کونسل کے زیر اہتمام کام کرنے والی صوبہ بھر میں قائم ضلعی بیت المال کمیٹیوں کے ذریعے بیت المال فنڈز سے مالی امداد / قرضہ فراہم کیا جاتا ہے۔ ان کمیٹیوں کو درخواست گزاروں کے استحقاق کا تعین کرنے، قرضہ کی منظوری اور امدادی چیک جاری کرنے کا کلی اختیار ہے۔ جنوری 2002 سے دسمبر 2002 تک ضلعی بیت المال کمیٹیوں کے ذریعے کل 476افراد کو قرضہ فراہم کیا گیا۔

(ج) (i) قرضہ کی خواہش مند متذکرہ خواتین جو ہنر مند نہ ہوں مگر کوئی ہنر سیکھ کر قرض حاصل کرنا چاہتی ہوں، تو ایسی خواتین کو کسی بھی ہنر میں تربیت کے دوران بھی مالی امداد کی سہولت فراہم کی جاتی ہے اور پھر ہنر مند بننے پر سوال نمبر(الف) کے حصہ (الف) میں درج شرائط قرض برائے بیوگان، مطلقہ و معلقہ خواتین کے مطابق قرضہ فراہم کیا جاتا ہے۔

(ii) اس کے علاوہ ایسے افراد جو ہنرمند نہ ہوں مگر کوئی کام کرنا چاہتے ہوں، (مثلاً پھل سبزی کی ریڑھی یا چائے پان کا کھوکھا وغیرہ) تو ایسے افراد کو بھی سوال نمبر (الف) کے حصہ (ب) میں درج شرائط قرض برائے بے روزگار افراد کے مطابق قرضہ فراہم کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں خواتین کی فلاح و بہبود کے لئے قائم اداروں کی تفصیلات

*3306. محترمہ نور النساء ملک، کیا وزیر سماجی بہبود ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) حکومت نے محکمہ ویلفیئر کے زیر انتظام صوبہ کی خواتین کی فلاح و بہبود کے لئے کون کونسے ادارے قائم کئے ہیں۔ ان کے نام اور وہ ادارے کن کن شہروں میں کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ مذکورہ محکمہ سالانہ مختص بجٹ کا کثیر حصہ غیر ترقیاتی کاموں پر خرچ کرتا ہے جبکہ خواتین کی فلاح پر بہت کم رقم خرچ کرتا ہے؟

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ محکمہ کے زیر انتظام خواتین کی فلاح و بہبود کے مزید مراکز قائم کرنے اور مختص بجٹ کا زیادہ سے زیادہ حصہ خواتین کی فلاح و بہبود پر خرچ کرنے کو تیار ہے؟ اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سماجی بہبود،

(الف) اس وقت محکمہ سوشل ویلفیئر پنجاب میں خواتین کی فلاح و بہبود کے مندرجہ ذیل ادارے کام کر رہے ہیں۔

نام شہر جہاں واقع ہے	تعداد	نام ادارے	نمبر شمار
ہر ضلعی ہیڈ کوارٹر	34	صنعت زار	1-
تمام ضلعی اور تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتال	100	میڈیکل سوشل سروسز پراجیکٹ	2-
ڈویژنل ہیڈ کوارٹر کے پانچ ہسپتال	5	ڈرگ ابیوز کنٹرول سنٹرز	3-
لاہور' سیالکوٹ' ملتان' سرگودھا' بہاولپور اور راولپنڈی	6	مدر اینڈ چلڈرن ہوم (دار الفلاح)	4-
سرگودھا' گوجرانوالہ' فیصل آباد' ملتان' بہاولپور' راولپنڈی' ڈی جی خان	7	ریسکیو ہوم (دار الامان)	5-
شہری اور دیہاتی علاقوں میں مقامی سطح پر	806	پی ڈبلیو پی انڈسٹریل ہومز	6-
سرگودھا' گوجرانوالہ' فیصل آباد' ملتان' بہاولپور' راولپنڈی' ڈی جی خان' لاہور	8	اقامتی ہوسٹل برائے ملازمت پیشہ خواتین	7-
لاہور' راولپنڈی' ملتان	3	ویلفیئر ہوم فار اولڈ اینڈ انفرم پرسنز (عافیت)	8-
لاہور' ملتان	2	سوشل سروسز پراجیکٹ فار ویمن ان جیل	9-
ملتان	1	کنویلسنٹ ہوم برائے غریب مریضاں	10-
لاہور	1	سوشل ویلفیئر ٹریننگ انسٹیٹیوٹ	11-
لاہور' راولپنڈی	2	وومن ویلفیئر اینڈ ڈویلپمنٹ کمپلیکس (قصر بہبود)	12-

(ب) اس وقت صوبائی سطح پر محکمہ ترقیاتی بجٹ کی مد میں 36 ملین روپے اور غیر ترقیاتی اخراجات کے لئے تقریباً 12.32ملین روپے خرچ کر رہا ہے۔ جس کی تفصیل تتمہ (الف) اور (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ مزید براں یہ وضاحت کی جاتی ہے کہ غیر ترقیاتی اخراجات میں ان اداروں کا بجٹ بھی شامل ہے جو کہ محکمہ کے زیر انتظام خواتین کی فلاح و بہبود کے لئے کام کر رہے ہیں۔ غیر ترقیاتی بجٹ میں

سے -/5,93,45000روپے انمیس / استفادہ کنندگان پر اور 6,39,45000روپے غیر ترقیاتی اخراجات پر خرچ کئے جا رہے ہیں۔ تفصیل تتمہ(ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) محکمہ اپنے بجٹ کا کثیر حصہ خواتین کی فلاح و بہبود کے لئے خرچ کر رہا ہے جس کی تفصیل اوپر بیان کر دی گئی ہے۔

سوشل ویلفیئر کے تعلیمی اداروں کے اساتذہ کو تنخواہ کی ادائیگی

*3738، محترمہ ثمینہ نوید، کیا وزیر سماجی بہبود ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں سوشل ویلفیئر کے تحت قائم اداروں میں اساتذہ کو تنخواہ مبلغ پانچ صد روپے ماہانہ کی بنیاد پر نہیں بلکہ ششماہی دی جاتی ہے اور یہ تنخواہ ایک مزدور سے کئی گنا کم ہے؛

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ صوبہ بھر کے تمام تعلیمی اداروں سے متذکرہ اداروں کے اساتذہ کو ملنے والا معاوضہ کم ہے، جس کی وجہ سے اساتذہ مایوسی کا شکار ہیں؟

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت متذکرہ اساتذہ کو بھی دوسرے تعلیمی اداروں کے اساتذہ کے برابر ماہانہ کی بنیاد پر تنخواہ دینے کو تیار ہے، اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سماجی بہبود،

(الف) سوشل ویلفیئر کے تحت قائم اداروں (پی ڈبلیو پی دستکاری سکول) میں اساتذہ کو کوئی معاوضہ بطور تنخواہ کے ادا نہیں کیا جاتا بلکہ پانچ صد روپے ماہانہ اعزازیہ کے طور پر دیئے جاتے ہیں جس کی ادائیگی کی ذمہ داری محکمہ خزانہ کے ذمہ ہے۔ جونہی وہاں

سے رقم جاری کی جاتی ہے' فوری طور پر ادائیگی کا انتظام کر دیا جاتا ہے۔ بنیادی طور پر تنخواہ کی ذمہ داری اس متعلقہ رضا کار ادارے پر ہوتی ہے۔ جس میں یہ اساتذہ اپنے فرائض انجام دے رہے ہیں اور ہر رضا کار ادارہ اپنی بساط اور وسائل کے مطابق ان کو تنخواہ کی ادائیگی کرتا ہے۔

(ب) اس کا جواب متذکرہ بالا پیرا (الف) میں پیش کر دیا ہے۔

(ج) یہ اساتذہ حکومت کے ملازم نہیں ہیں۔ حکومت صرف ان کو پانچ صد روپے ماہانہ اعزازیہ کے طور پر دیتی ہے۔ تاہم اس اعزازیہ کو 500روپے سے بڑھا کر 1000 روپے کرنے کے لئے محکمہ خزانہ سے درخواست کی گئی ہے۔ لیکن اس میں ابھی تک کوئی پیش رفت نہ ہوئی ہے۔

سیالکوٹ سال 2002 کے دوران جاری کی گئی امدادی رقوم کی تمام تر تفصیلات

*3759۔جناب ارشد محمود بگو، کیا وزیر بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلعی بیت المال کمیٹی سیالکوٹ کے جنوری 2002 سے 31 دسمبر 2002 تک چیئرمینوں اور ممبران کے نام کیا تھے اور ان کی معاشرتی حیثیت کیا تھی؟

(ب) ضلعی بیت المال کمیٹی سیالکوٹ نے ضلع بھر میں کتنے لوگوں کو مذکورہ عرصہ کے دوران قرض بلا سود دیا۔ ان کے نام اور ایڈریس کیا ہیں؟

(ج) کتنے لوگوں کو یکمشت مالی امداد دی۔ ان کے نام اور ایڈریس کیا ہیں؟

(د) کتنے طالب علموں کو تعلیمی وظائف دیئے۔ ان کے نام اور ایڈریس کیا ہیں؟

(ہ) کتنی بچیوں کی شادی پر امداد دی گئی۔ ان کے نام اور ایڈریس بیان فرمائیں؟

(و) کتنے لوگوں (غریب) کو علاج معالجہ کے لئے امداد دی گئی۔ ان کے نام اور ایڈریس بیان فرمائیں؟

(ز) ضلع سیالکوٹ کو پچھلے سال بیت المال کی مد میں کتنی رقم فراہم کی گئی؟

(ح) ضلع سیالکوٹ میں مذکورہ عرصہ میں کتنے لوگوں نے ضلعی بیت المال کمیٹی کو عطیات میں کتنی رقم دی۔ تفصیل بیان فرمائیں؟

(ط) پنجاب میں کتنی این۔جی۔اوز کو مذکورہ عرصہ میں کتنی کتنی مالی امداد دی گئی۔ ان این۔جی۔اوز کے نام اور رقم کی تفصیل بیان فرمائیں؟

وزیر بیت المال

(الف) ضلعی بیت المال کمیٹی سیالکوٹ کے جنوری 2002 سے 31 دسمبر 2002 تک چیئرمینوں اور ممبران کے نام اور معاشرتی حیثیت کی تفصیل تتمہ(الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلعی بیت المال کمیٹی سیالکوٹ نے ضلع بھر کے پانچ (05) لوگوں کو مذکورہ عرصہ کے دوران قرض بلا سود مبلغ -/95,000روپے دیئے ان کے نام اور ایڈریس درج ذیل ہیں۔

نمبر شمار	نام درخواست دہندگان بمعہ پتہ	رقم قرض بلا سود
-1	ثاقب محمود ڈار ولد فیاض محمود ڈار مکان نمبر 35/593 کوچہ سرائے بھابھڑیاں سیالکوٹ شہر	-/25,000 روپے
-2	محمد آصف بٹ ولد محمد اسحاق بٹ 35/594 سرائے بھابھڑیاں سیالکوٹ شہر	-/25,000 روپے
-3	طارق کمال خان ولد محمد حنیف خان مکان نمبر 31/452 گلی نمبر 4 گرین وڈ سٹریٹ، سیالکوٹ شہر	-/20,000 روپے
-4	افتخار احمد ولد نذیر احمد سکنہ اکبر پور تحصیل پسرور	-/10,000 روپے
-5	محمد صدیق ولد اللہ دتہ سکنہ منڈی محلہ گلی عبدالغنی ممبر والی ڈسکہ کوٹ	-/15,000 روپے

(ج) ضلعی بیت المال کمیٹی سیالکوٹ نے 150 مستحقین کو ضلعی بیت المال فنڈز سے یکمشت مالی امداد دی ان کی تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ضلعی بیت المال کمیٹی سیالکوٹ نے 16طالب علموں کو تعلیمی وظائف دیئے ان کے نام اور ایڈریس کی تفصیل تتمہ "ج" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ضلعی بیت المال کمیٹی سیالکوٹ نے 42بچیوں کو شادی پر امداد دی' ان کے نام اور ایڈریس کی تفصیل تتمہ (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) ضلعی بیت المال کمیٹی سیالکوٹ نے مذکورہ عرصہ میں کسی بھی شخص کو علاج معالجہ کے لئے امداد نہیں دی۔

(ز) ضلعی بیت المال کمیٹی سیالکوٹ کو پنجاب بیت المال کونسل نے سال 2002-03 میں درج ذیل رقوم فراہم کیں۔

تاریخ		رقم / گرانٹ
11-02-2002		13,07,000/-روپے
02-11-2003		13,01,000/- روپے
	میزان	26,08,000/- روپے

(ح) عطیات کی مد میں کسی شخص نے کوئی رقم نہیں دی۔

(ط) ضلعی بیت المال کمیٹی سیالکوٹ کی طرف سے کسی این جی او کو مذکورہ مدت میں کوئی امداد نہیں دی گئی۔

ضلع شیخوپورہ میں 2001 تا 2003

بیت المال کے فنڈز اور جاری کی گئی امداد کی تفصیل

*3833۔میاں خالد محمود: کیا وزیر بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) حکومت نے ضلع شیخوپورہ بیت المال کو جنوری 2001 تا دسمبر 2003 کتنے فنڈ فراہم کئے؟

(ب) مذکورہ عرصہ میں بیت المال سے کتنے لوگوں کی کن بنیادوں پر امداد کی گئی۔ میرٹ یا سفارش پر۔ اگر میرٹ پر دی گئی ہے تو اس کا معیار کیا تھا؟

(ج) جس اتھارٹی نے امداد کی منظوری دی' ان کے نام و عہدوں سے آگاہ کیا جائے۔ اس وقت ضلع شیخوپورہ میں کتنے فنڈز موجود ہیں؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ اکثر مستحق غریب بے روزگار ہنرمند افراد کو یہ کہہ کر ٹال دیا جاتا ہے کہ فنڈز نہیں ہیں اور گورنمنٹ مزید فنڈز مہیا نہیں کر رہی۔ اگر ایسا ہے تو کیا حکومت ضلع شیخوپورہ بیت المال کو مزید فنڈز فراہم کرنے کو تیار ہے۔ اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر بیت المال،

(الف) ضلعی بیت المال کمیٹی شیخوپورہ کو جنوری 2001، تا 2003، کل -/4005335 روپے کے فنڈز فراہم کئے گئے۔ تفصیل درج ذیل ہے۔

2001	-/1901735 روپے
2002	-/164600 روپے
2003	-/1939000 روپے
میزان	-/4005335 روپے

(ب) ہر درخواست گزار کے کوائف کی ایک مقررہ طریق کار کے مطابق چھان بین اور استحقاق طے کرنے کے بعد متعلقہ ممبر کمیٹی کی سفارش پر ہر ضلعی بیت المال کمیٹی اپنے اجلاس میں سائل کی امداد کی منظوری دیتی ہے۔

درخواست گزاروں کو چھ مدات کے تحت امداد دی جاتی ہے۔ مختلف مدات میں کل استفادہ کنندگان کی تعداد 1530 ہے۔ تفصیل درج ذیل ہے۔

مدات	تعداد
استفادہ کنندگان	
1۔ رضا کار ادارے (N.G.Os)	31
2۔ مالی امداد مستحقین بیوگان و معذور افراد	691
3۔ قرض بلاسود مستحقین معذور و بیوگان (بحالی)	46
4۔ مستحق طلباء کے لئے تعلیمی وظائف	489
5۔ مستحق بچیوں کے لئے جہیز فنڈ	223
6۔ مستحق مریضوں کے لئے علاج معالجہ کے لئے	50
میزان	1530

(ج) 22ارکان پر مشتمل ممبران ضلعی بیت المال کمیٹی شیخوپورہ نے اپنے باقاعدہ ماہانہ اجلاس میں متفقہ طور پر امداد منظور کی۔ ان کے نام و عہدوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

ارکان کمیٹی کے نام

1۔ سید مقرب حسین شاہ بخاری، قلعہ ستار شاہ تحصیل فیروزوالہ ضلع شیخوپورہ، (چیئرمین کمیٹی)

2۔ بدرالزمان ورک (وائس چیئرمین)

3۔ ڈی سی او صاحب یا ان کا نمائندہ

4۔ مسز میاں شفیق صاحبہ

5۔ ملک گوہر رحمان قادری

6۔ چودھری عبدالحمید

7۔ منظور حسین

8۔ حافظ مشتاق احمد

9۔ کیپٹن محمد ارشاد

10۔ خواجہ نورالزمان اویسی

11۔ سید شوکت حسین بخاری

12۔ ملک رشید احمد ایڈووکیٹ

13۔ فیاض احمد مغل

14۔ گلا مسیح

15۔ نیامت مسیح

16۔ میاں سجاد باقر ذوگر (ایڈووکیٹ)

17۔ میاں ابراہیم کھوکھر

18۔ حاجی سمیع اللہ وٹو

19۔ حاجی محمد اسلم وٹو

20۔ ندیم عباس

21۔ مسز دانیل سہیل

22۔ نواز حسین (3 تا 22 ارکان کمیٹی ہیں)

(د) ایسا ہر گز نہیں جب فنڈز ختم ہو جاتے ہیں تو سائل کی تسلی کے لئے اسے آگاہ کرنا ضروری ہوتا ہے۔ حکومت سے پنجاب بیت المال کے لئے سالانہ پانچ کروڑ کی امداد ملتی ہے جو ہر ضلعی بیت المال کمیٹی کو ایک مقررہ فارمولا کے تحت تقسیم کی جاتی ہے۔ سالانہ گرانٹ میں اضافہ کے لئے حکومت سے استدعا کی گئی ہے۔

خط و کتابت جاری ہے۔ اگر مزید فنڈز موصول ہوئے تو یہ کمپنیوں کو مہیا کر دیئے جائیں گے۔

لاہور میں محکمہ سماجی بہبود کے پراجیکٹس، دستیاب خدمات، ملازمین اور سالانہ بجٹ کی تفصیل

*4045۔سید احسان اللہ وقاص، کیا وزیر سماجی بہبود ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) لاہور میں سوشل ویلفیئر کے کون کون سے پراجیکٹس کس کس جگہ محکمہ کی براہ راست نگرانی میں چلائے جا رہے ہیں؟

(ب) ان اداروں میں کیا کیا خدمات مہیا کی جاتی ہیں اور ہر ادارہ میں استفادہ کرنے والوں اور ملازمین کی کیا تعداد ہے؟ اور سالانہ بجٹ کتنا ہے؟

(ج) لاہور میں کن نجی اداروں کو محکمہ کی طرف سے امداد و تعاون مہیا کیا جاتا ہے۔ اداروں کے نام اور امداد و تعاون کی تفصیل سے مطلع فرمائیں؟

وزیر سماجی بہبود:

(الف) لاہور میں سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ کے مندرجہ ذیل پراجیکٹ ہیں جو محکمہ کی براہ راست نگرانی میں دیئے گئے پتے / ایڈریس پر کام کر رہے ہیں۔

1۔ شہری اجتماعی پراجیکٹ نمبر 1	مصری شاہ لاہور
2۔ شہری اجتماعی پراجیکٹ نمبر 2	گڑھی شاہو لاہور
3۔ شہری اجتماعی پراجیکٹ نمبر 3	سمن آباد لاہور
4۔ شہری اجتماعی پراجیکٹ نمبر 4	آؤٹ فال روڈ سنت نگر لاہور
5۔ شہری اجتماعی پراجیکٹ نمبر 5	داتا دربار نزد سماج ہال لاہور
6۔ شہری اجتماعی پراجیکٹ نمبر 6	نزد شمع سینما لاہور

7- شہری اجتماعی پراجیکٹ نمبر 7	گرین ٹاؤن لاہور
8- شہری اجتماعی پراجیکٹ نمبر 8	مغل پورہ لاہور
9- شہری اجتماعی پراجیکٹ نمبر 9	گلبرگ لاہور
10- سی ڈی پراجیکٹ	گوالمنڈی لاہور
11- دیہی اجتماعی ترقیاتی پراجیکٹ	چوہنگ لاہور
12- دیہی اجتماعی ترقیاتی پراجیکٹ	رائیونڈ لاہور
13- دیہی اجتماعی ترقیاتی پراجیکٹ	برکی لاہور
14- میڈیکل سوشل سروسز پراجیکٹ۔	میو ہسپتال، جناح ہسپتال، گنگارام ہسپتال، سروسز ہسپتال، مینٹل ہسپتال، چلڈرن ہسپتال، جنرل ہسپتال، پی آئی سی ہسپتال، گلاب دیوی ہسپتال، فاطمہ میموریل ہسپتال، نواز شریف ہسپتال، یکی گیٹ ہسپتال، کوٹ خواجہ سعید ہسپتال، انمول ہسپتال، جناح ہسپتال، میاں منشی ہسپتال، لیڈی ولنگڈن ہسپتال، لیڈی ایچیسن، کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج شوکت خانم میموریل کینسر ہسپتال۔
15- نگہبان	چودھری کالونی نزد شمع سینما لاہور
16- کاشانہ	ٹاؤن شپ لاہور
17- ماڈل آرفنیج	سمن آباد لاہور
18- صنعت زار	دبئی چوک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

19۔ ڈے کیئر سنٹر	گلشن راوی لاہور
20۔ ہوسٹل فار ورکنگ وومن	گلشن راوی لاہور
21۔ دار الامان	بند روڈ لاہور

(ب) این جی اوز کی رجسٹریشن — یتیم لڑکوں اور لڑکیوں کی فلاح و بہبود کیمونٹی سنٹر بنانا

ان اداروں میں بہبود اطفال — یتیموں کی بہبود تعلیم و تربیت

بہبودی نوجوانان — غریب مریضوں کا مفت علاج معالجہ

بہبودی خواتین — زچہ بچہ کی نگہداشت

زچہ بچہ کے سنٹر

گھر سے بھاگے ہوئے اور گمشدہ بچوں کو — یتیم، بیوہ اور نادار افراد کی مالی امداد و بحالی

ان کے لواحقین تک پہنچانا۔

گورنمنٹ کے اداروں کے ساتھ باہمی ربط اور سرکاری مشینری کے ساتھ تعاون اور احکام کی implementation کر کے معذور افراد کی بحالی اور follow up کرنا، ان کی مدد کے لئے سیمینار اور ورکشاپ منعقد کرنا۔ ان میں براہ راست استفادہ کنندگان تقریباً 4520کے قریب ہیں اس میں 217 کے قریب عملہ ہے جس میں آفیسرز اور چھوٹا سٹاف شامل ہے۔ اس کا بجٹ -/1,54,90,300 ہے۔

(ج) محکمہ سوشل ویلفیئر کی سفارشات پر جن رفاہی ادارہ جات کو امداد فراہم کی گئی، ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

پنجاب بیت المال اور پنجاب سوشل سروسز بورڈ

1۔ پیشنٹ ویلفیئر سوسائٹی، سروسز ہسپتال لاہور	-/41,05,765 روپے
2۔ پیشنٹ ویلفیئر سوسائٹی، جنرل ہسپتال لاہور	-/49,969 روپے
3۔ پیشنٹ ویلفیئر سوسائٹی، گنگارام ہسپتال لاہور	-/3,00,000 روپے
4۔ پیشنٹ ویلفیئر سوسائٹی، گلاب دیوی ہسپتال لاہور	-/2,21,862 روپے
5۔ چلڈرن ایجوکیشن ویلفیئر سوسائٹی، یوحنا آباد، لاہور	-/15,000 روپے
6۔ انجمن دیہی ترقیاتی خواتین، مانگا منڈی لاہور	-/10,000 روپے

7۔ وومن ویلفیئر سوسائٹی' حسن ٹاؤن ملتان روڈ لاہور	-/10,000 روپے
8۔ ٹیپو سلطان ویلفیئر سوسائٹی' رائے ونڈ لاہور	-/20,000 روپے
9۔ اینٹی نار کوٹکس یوتھ فورس چاہ میراں لاہور	-/15,000 روپے
10۔ بزم احباب راوی روڈ' لاہور	-/20,000 روپے
11۔ نیشنل ویلفیئر فورم ٹاؤن شپ لاہور	-/10,000 روپے

ڈی۔جی آفس' سماجی بہبود' لاہور میں ملازمین کی بھرتی کی تفصیلات

*4279۔ملک محمد اقبال چنڑ' کیا وزیر سماجی بہبود ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) یکم جنوری 2002 سے آج تک ڈی۔جی سماجی بہبود لاہور میں جن افراد کو بھرتی کیا گیا۔ ان کے نام' ولدیت' عہدہ' گریڈ' تعلیمی قابلیت' ڈومی سائل اور پتہ جات کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ب) اگر ان افراد کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا تو میرٹ بنانے کا طریق کار اور میرٹ لسٹ فراہم کی جائے؛

(ج) میرٹ بنانے والے اور ریکروٹمنٹ کمیٹی میں شامل افسران کے نام' گریڈ' عہدہ اور موجودہ جگہ تعیناتی کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(د) اگر یہ بھرتی باقاعدہ اخبارات میں تشہیر کر کے کی گئی تو ان اخبارات کے نام' تاریخ مع نقل فراہم کی جائے؛

(ہ) کتنے افراد کو رولز میں نرمی کر کے بھرتی کیا گیا۔ ان کے نام' ولدیت' عہدہ' گریڈ' تعلیمی قابلیت اور دیگر تفصیل مع رولز میں نرمی کرنے کی وجوہات بیان کی جائیں؛

وزیر سماجی بہبود

(الف) ڈائریکٹوریٹ جنرل سوشل ویلفیئر پنجاب لاہور میں یکم جنوری سے اب تک کل 19 افراد کو حکومت کی پالیسی کے مطابق بھرتی کیا گیا ہے۔ ان افراد کے بارے میں تفصیلی معلومات تتمہ(الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) حکومت پنجاب کی بھرتی پالیسی کے مطابق تعلیمی اہلیت' تجربہ' ٹیسٹ' انٹرویو کی بنیاد پر میرٹ بنایا گیا حکومت پنجاب کی بھرتی پالیسی کی نقل تتمہ(ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) گریڈ 1 تا 10 میں بھرتی کے لئے میرٹ بنانے والے اور بھرتی کرنے والے افسران کے نام مع عہدہ جات درج ذیل ہیں۔

نمبر شمار	نام افسران	گریڈ	عہدہ	موجودہ تعیناتی
1۔	چوہدری غلام سرور	17	چیئرمین	اسسٹنٹ ڈائریکٹر (انتظامیہ) ڈائریکٹوریٹ جنرل' سوشل ویلفیئر وومن ڈویلپمنٹ پنجاب لاہور
2۔	مسز شاہینہ اعوان	19	ممبر	ڈائریکٹر ایڈمن - (ایضاً)
3۔	شیخ عبدالغفار	18	ممبر	ڈپٹی ڈائریکٹر (پلاننگ) ۔ایضاً۔

گریڈ12 کی اسامیوں پر بھرتی کے لئے میرٹ بنانے والے اور بھرتی کرنے والے افسران کے نام' مع عہدہ جات درج ذیل ہیں۔

نمبر شمار	نام افسران	گریڈ	عہدہ	موجودہ تعیناتی
1۔	چوہدری غلام سرور	17	چیئرمین	اسسٹنٹ ڈائریکٹر (انتظامیہ) ڈائریکٹوریٹ جنرل'سوشل ویلفیئر وومن ڈویلپمنٹ پنجاب لاہور
2۔	مسز شاہینہ اعوان	19	ممبر	ڈائریکٹر ایڈمن ۔ایضاً۔

-3	محمد داؤد اقبال (انڈر سیکرٹری)	18	ممبر	(IV-R) ریگولیشن ونگ' ایس اینڈ جی اے ڈی' ڈیپارٹمنٹ سول سیکرٹریٹ' لاہور
-4	شیخ عبدالغفار	18	ممبر	ڈپٹی ڈائریکٹر (پلاننگ) ڈائریکٹوریٹ جنرل سوشل ویلفیئر وومن ڈویلپمنٹ پنجاب' لاہور

(د) اسامیاں روزنامہ "نوائے وقت" اور "جنگ" میں مورخہ 3-9-2003 مشتہر کی گئیں نقل اشتہار اخبار ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) کسی فرد کو رولز میں نرمی کر کے بھرتی نہیں کیا گیا۔

سیالکوٹ خدمت خلق کی رجسٹرڈ انجمنوں کی تعداد اور دیگر تفصیلات

*4398۔جناب ارشد محمود بگو، کیا وزیر سماجی بہبود ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) سیالکوٹ میں خدمت خلق کے لئے کام کرنے والی رجسٹرڈ رفاہی انجمنوں کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) مذکورہ انجمنوں کے نام' ایڈریس بتائیں۔

(ج) مذکورہ بالا انجمنوں کو بیرونی ممالک سے جو امداد ملتی ہے۔ کیا حکومت کے پاس اس کا کوئی ریکارڈ ہوتا ہے؟

(د) اگر جواب ہاں میں ہے تو حکومت ان انجمنوں کے فنڈز کے آڈٹ کاجائزہ لینے کا کیا انتظام کرتی ہے اور اگر جواب نہ میں ہے تو آڈٹ ریکارڈ نہ رکھنے کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سماجی بہبود،

(الف) سیالکوٹ میں خدمت خلق کے لئے کام کرنے والی رجسٹرڈ رفاہی انجمنوں کی تعداد 157 ہے۔

(ب) فہرست رفاہی ادارہ جات ("تتمہ "الف") ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ بالا انجمنوں کو بیرونی ممالک سے جو امداد ملتی ہے۔ اس کا حکومت کے پاس کوئی ریکارڈ نہیں ہوتا۔

(د) ضلع سیالکوٹ میں کسی بھی انجمن کو بیرونی ممالک سے امداد فراہم نہیں کی جا رہی لہذا محکمہ ہذا کے پاس اس کا کوئی ریکارڈ موجود نہیں ہے۔ تاہم انجمنوں کی سالانہ انسپکشن رپورٹس و آڈٹ رپورٹس محکمہ کے ریکارڈ میں موجود ہیں۔

گجرات بےسہارا بزرگ شہریوں کے لئے رھائشی سہولت کی دستیابی

*4827، جناب تنویر اشرف کائرہ، کیا وزیر سماجی بہبود ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ،

(الف) کیا حکومت ضلع گجرات میں بےسہارا بزرگ شہریوں کے لئے رہائشیں مہیاکرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت ضلع گجرات میں کس کس مقام پر مذکورہ ادارے قائم کرنے کے منصوبے تیار کر رہی ہے اور اگر کوئی منصوبہ تیار نہیں کیا گیا یا زیر غور نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سماجی بہبود

(الف) حکومت ضلع گجرات میں بے سہارا بزرگ شہریوں کے لئے ادارہ قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(ب) فی الحال ایک ادارہ قائم کرنے کا ارادہ ہے' جو منصوبہ تیاری کے مراحل میں ہے۔ امید ہے کہ جلد ہی اسے محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات میں منظوری کے لئے پیش کر دیا جائیگا۔ جس کے بعد اسے آئندہ سال کے ترقیاتی پروگرام میں شامل کر لیا جائے گا۔

گجرات دارالامان اور رھائشی خواتین کی تفصیلات

*4828،جناب تنویر اشرف کائرہ، کیا وزیر سماجی بہبود ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ،

(الف) کیا ضلع گجرات میں کوئی دارالامان ہے تو کس جگہ واقع ہے۔ اس میں اس وقت کتنی خواتین رہائش پذیر ہیں۔ ان میں سے کتنی خواتین کے Cases عدالتوں میں Pending ہیں۔ ان میں کتنی خواتین Working Women اور کتنی گھریلو ہیں؛

(ب) اگر ضلع گجرات میں کوئی دارالامان نہیں ہے تو کیا حکومت کوئی ایسا ادارہ خواتین کی فلاح و بہبود اور رہائشی مسائل کے حل کے لئے قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک،اگر نہیں تو وجوہات بیان کی جائیں؛

وزیر سماجی بہبود،

(الف) فی الحال ضلع گجرات میں کوئی دارالامان کام نہیں کر رہا۔

(ب) اس سلسلے میں منصوبہ منظور ہو چکا ہے اور انشاء اللہ فروری 2005، میں یہ ادارہ گجرات میں کام شروع کر دے گا۔

محکمہ بیت المال کو 2003 تاحال، وفاقی و صوبائی حکومت سے ملنے والی گرانٹس اور اخراجات کی تفصیل

*5327،ملک اصغر علی قیصر، کیا وزیر بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) یکم جنوری 2003 سے آج تک پنجاب بیت المال کو کتنی گرانٹ وفاقی حکومت اور کتنی گرانٹ حکومت پنجاب کی طرف سے فراہم کی گئی؟

(ب) یہ رقم کس شرح سے صوبہ کے اضلاع میں تقسیم کی گئی؟

(ج) کتنی رقم غریبوں میں تقسیم کی گئی؟

(د) کتنی رقم سرکاری ملازمین / افسران کی تنخواہوں / ٹی۔اے' ڈی۔اے پر خرچ ہوئی؟

(ہ) کتنی رقم سرکاری گاڑیوں کی خرید پر خرچ ہوئی؟

(و) کتنی رقم سرکاری گاڑیوں کی مرمت / پٹرول وغیرہ پر خرچ ہوئی؟

(ز) کتنی رقم یوٹیلٹی بلز پر خرچ ہوئی؟

وزیر بیت المال،

(الف) یکم جنوری 2003 سے 30-6-2004 تک حکومت پنجاب کی طرف سے پنجاب بیت المال کو 5 کروڑ کی گرانٹ فراہم کی گئی جبکہ اسی عرصہ کے دوران وفاقی حکومت کی طرف سے کوئی گرانٹ نہیں ملی۔

(ب) پنجاب بیت المال کونسل نے انتظامی اخراجات (2 فیصد) ریزرو فنڈ (1 فیصد) اور اپنے صوابدیدی فنڈ (1فیصد) کے لئے اس فنڈ کی 4 فیصد رقم اپنے پاس رکھی اور بقیہ 96 فیصد رقم صوبہ کے تمام اضلاع میں درج ذیل شرح سے تقسیم کی۔

1۔	آبادی کے لحاظ سے	80%
2۔	مساوات کی بنیاد پر	20%

(ج) مذکورہ عرصہ کے دوران کل /103,249,496 روپے کی رقم غریبوں میں تقسیم کی گئی۔ اس میں -/53,249,416 روپے کی وہ رقم بھی شامل ہے جو ضلعی بیت المال کمیٹیوں کے کھاتوں میں پہلے سے موجود تھی۔

(د) سرکاری ملازمین کی تنخواہیں اور ٹی۔اے' ڈی۔اے سرکاری بجٹ سے ادا ہوتے ہیں۔ تاہم کونسل ضلعی کمیٹیوں کے ملازمین کو سرکاری فرائض کی ادائیگی پر ان فنڈز

سے بطور ٹی۔اے، ڈی۔اے ادا کی گئی رقم اور ان ملازمین کو دی گئی تنخواہوں کی تفصیل اکٹھی کی جا رہی ہے جو بعد میں فراہم کر دی جائے گی۔

(ہ) کوئی رقم خرچ نہ ہوئی۔

(و) صرف ایک جیپ (پوٹھوہار) اور ایک موٹر سائیکل پنجاب بیت المال کے زیر استعمال ہے۔ جن پر مذکورہ ڈیڑھ سال میں مرمت پر -/31420روپے اور پٹرول پر 60031 روپے کی رقم خرچ کی گئی۔

(ز) مذکورہ ڈیڑھ سال میں پنجاب بیت المال کونسل کے صدر دفتر میں یوٹیلٹی بلوں پر مبلغ -/87,090 روپے کی رقم خرچ کی گئی۔ تاہم اس مد میں ضلعی بیت المال کمیٹیوں کی طرف سے خرچ کی گئی رقم کی تفصیل اکٹھی کی جارہی ہے جو بعد میں ارسال کر دی جائے گی۔

محکمہ سماجی بہبود، فیصل آباد، 2003 تا 2004
رجسٹرڈ سماجی تنظیموں کو دی گئی مالی امداد
اور آڈٹ و اخراجات کی تفصیل

*5328۔ملک اصغر علی قیصر، کیا وزیر سماجی بہبود ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع فیصل آباد میں محکمہ سماجی بہبود سے رجسٹرڈ سماجی تنظیموں کے نام اور پتاجات کی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ب) کتنی تنظیموں کو سال 2003 اور 2004 میں کتنی رقم حکومت کی طرف سے کن کن مقاصد کے لئے دی گئی؛

(ج) جن تنظیموں کو مالی امداد نہ دی گئی اس کی وجوہات کیا ہیں؛

(د) یہ مالی امداد جس اتھارٹی کی منظوری سے دی گئی اس کا نام، عہدہ، گریڈ وغیرہ کی تفصیل فراہم کی جائے۔

(ہ) کتنی سماجی تنظیموں کی رقم کا آڈٹ کیا گیا اور کتنی کے خلاف رقم کے صحیح صرف نہ کرنے پر کیا کیا کارروائی کی گئی؟

وزیر سماجی بہبود،

(الف) ضمیمہ (الف) صفحہ نمبر 1 تا 12 ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ب) 26 تنظیموں کو سال 2003 اور 2004 کے دوران حکومت کی طرف سے کل 2,194,000 روپے مختلف منصوبہ جات کے لئے فراہم کئے گئے، جس کی تفصیل ضمیمہ (ب) صفحہ نمبر 13 ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) 1۔ بجٹ کی کمی کی وجہ سے زیادہ امداد فراہم نہ کی گئی۔

2۔ بعض تنظیمیں گرانٹ حاصل کرنے کے لئے وقت پر اپنے کاغذات تیار نہ کر سکیں۔

3۔ کئی تنظیموں کو رجسٹرڈ ہونے، ایک سال سے کم عرصہ ہوا تھا۔ جس کی وجہ سے وہ apply نہ کر سکیں۔

4۔ بیشتر N.G.Os آڈٹ نہ ہونے کی وجہ سے گرانٹ کے لئے apply نہ کر سکیں۔

(د) امداد دینے کا اختیار ڈسٹرکٹ بیت المال کمیٹی کے چیئرمین / عہدیداران کو ہے۔

(ہ) جن N.G.Os کو ڈسٹرکٹ بیت المال کمیٹی نے مالی امداد جاری نہ کی، ان سب کا آڈٹ کروانے کے بعد امداد جاری کی۔ ان N.G.Os میں سے جن کو رقم فراہم کی گئی تھی، کسی کے متعلق رقم کے ناجائز استعمال کی رپورٹ بھی موصول نہ ہوئی۔ لہذا ان کی مالی رقوم کے مصرف کو صحیح قرار دے کر انہیں مالی امداد دی۔

ضلع رحیم یار خان میں بیت المال کے فنڈز اور ان کے اخراجات کی تفصیلات

*5405۔انجینئر جاوید اکبر ڈھلوں، کیا وزیر بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) یکم جنوری 2002 سے آج تک پنجاب بیت المال کی طرف سے ضلع رحیم یار خان کو کتنی رقم فراہم کی گئی۔

(ب) یہ رقم کس شرح سے اس ضلع کی تحصیلوں میں تقسیم کی گئی؛

(ج) کتنی رقم غریبوں میں تقسیم کی گئی؛

(د) کتنی رقم سرکاری ملازمین / افسران کی تنخواہوں / ٹی۔اے' ڈی۔اے پر خرچ ہوئی؛

(ہ) کتنی رقم سرکاری گاڑیوں کی خرید پر خرچ ہوئی؛

(و) کتنی رقم سرکاری گاڑیوں کی مرمت / پٹرول وغیرہ پر خرچ ہوئی؛

(ز) کتنی رقم یوٹیلٹی بلز پر خرچ ہوئی؛

وزیر بیت المال،

(الف) پنجاب بیت المال کی طرف سے جنوری 2002 سے اب تک ضلعی بیت المال کمیٹی رحیم یار خان کو سالانہ بجٹ کی صورت میں مبلغ -/37,07,000روپے فراہم کئے گئے ہیں۔

(ب) یہ رقم اس ضلع کی تحصیلوں میں آبادی کی شرح کے حساب سے تقسیم کی گئی ہے۔

(ج) مبلغ -/35,95,790روپے مستحق لوگوں / غرباء میں تقسیم کئے گئے۔

(د) مبلغ -/133000روپے تنخواہ اور -/3140روپے ٹی۔اے' ڈی۔اے کی مد میں خرچ کئے گئے۔

(ہ) سرکاری گاڑیوں کی خرید پر کوئی رقم خرچ نہ کی گئی ہے۔
(و) سرکاری گاڑیوں کی مرمت / پٹرول وغیرہ پر کوئی رقم خرچ نہ کی گئی ہے۔
(ز) مبلغ -/38900روپے یوٹیلٹی بلز پر خرچ کئے گئے۔

ضلع رحیم یار خان میں رجسٹرڈ سماجی تنظیموں اور مالی امداد کی تفصیلات

*5419۔شیخ عزیز اسلم، کیا وزیر سماجی بہبود ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔
(الف) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ سماجی بہبود سے رجسٹرڈ سماجی تنظیموں کے نام اور پتاجات کی تفصیل فراہم کی جائے؟
(ب) کتنی تنظیموں کو سال 2003 اور 2004 میں کتنی رقم حکومت کی طرف سے کن کن مقاصد کے لئے دی گئی؟
(ج) جن تنظیموں کو مالی امداد نہ دی گئی اس کی وجوہات کیا ہیں؟
(د) یہ مالی امداد جس اتھارٹی کی منظوری سے دی گئی اس کا نام' عہدہ اور گریڈ وغیرہ کی تفصیل فراہم کی جائے؟
(ہ) کتنی سماجی تنظیموں کی رقم کا آڈٹ کیا گیا اور کتنی کے خلاف رقم کے صحیح استعمال نہ کرنے پر کیا کیا کارروائی کی گئی؟

وزیر سماجی بہبود،
(الف) ضلع رحیم یار خان میں محکمہ سماجی بہبود سے رجسٹرڈ سماجی تنظیموں کی کل تعداد 158 ہے۔ ان کے نام اور پتاجات کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) 3 تنظیموں کو سال 2003 اور 2004 کے دوران مختلف ذرائع سے کل رقم مبلغ -/29,52,000روپے کی امداد دی گئی ہے۔ ان این۔جی۔اوز کے نام' امدادی رقم اور مقصد امداد کی تفصیل تتمہ(ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) 1- بجٹ کی کمی کی وجہ سے زیادہ امداد فراہم نہ کی گئی۔
2- بعض تنظیمیں گرانٹ حاصل کرنے کے لئے وقت پر اپنے کاغذات تیار نہ کر سکیں۔
3- کئی تنظیموں کو رجسٹرڈ ہونے ایک سال سے کم عرصہ ہوا تھا' جس کی وجہ سے وہ apply نہ کر سکیں۔
4- بیشتر N.G.Os آڈٹ نہ ہونے کی وجہ سے گرانٹ کے لئے apply نہ کر سکیں۔

(د) امداد دینے کا اختیار ڈسٹرکٹ بیت المال کمیٹی کو ہے' جو چیئرمین اور اراکین پر مشتمل ہے۔

(ہ) سماجی بہبود کی رجسٹریشن و کنٹرول آرڈیننس مجریہ 1961 کے تحت رجسٹرڈ تنظیمیں خود اپنے اکاؤنٹس کا آڈٹ چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ سے کروانے کی پابند ہیں اور تمام N.G.Os اس پر عمل درآمد کر رہی ہیں اور اس وقت کسی تنظیم کے خلاف اس حوالے سے کوئی کارروائی زیر عمل نہیں ہے۔

محکمہ بیت المال ملتان کو 04-2003 میں فراہم کردہ رقم اور تقسیم کی تفصیلات

*5454۔ملک محمد ارشد راں، کیا وزیر بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) سال 04-2003 میں پنجاب بیت المال کی جانب سے ضلع ملتان کو کتنی رقم فراہم کی گئی؟

(ب) مذکورہ رقم کس حساب سے ضلع ملتان کی تحصیلوں میں تقسیم کی گئی۔ ہر تحصیل کی الگ تفصیل مہیا کی جائے؟

(ج) کتنی رقم مستحق / غریبوں میں تقسیم کی گئی۔ ان کی تعداد کیا تھی؟

(د) ضلع میں امداد تقسیم کرنے کے لئے سرکاری گاڑیوں کی آمدورفت پر کتنا پٹرول خرچ ہوا اور گاڑیوں کی مرمت پر کیا لاگت آئی۔ تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر بیت المال،

(الف) پنجاب بیت المال لاہور کی جانب سے سال 04-2003 میں مبلغ -/11,01,426روپے فراہم کئے گئے۔

(ب) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) امداد کی تقسیم وغیرہ کے لئے گورنمنٹ کی طرف سے کوئی گاڑی مہیا نہیں کی گئی تھی، بلکہ آفیسران و ممبران نے یہ کام اپنی ذاتی گاڑیاں اور پٹرول استعمال کر کے سرانجام دیا اور دے رہے ہیں۔

نوٹ، 1۔ پنجاب بیت المال لاہور سے 04-2003 میں موصولہ رقم سے زائد خرچ سابقہ سال کی بقایا رقم سے کیا گیا۔

2۔ تحصیل جلالپور پیروالہ میں رقم تقسیم نہ کرنے کی وجہ سابقہ ممبر کمیٹی ہذا کی ماہانہ اجلاس میں شرکت نہ کرنے اور عدم دلچسپی ہے۔

پی پی- 201 ملتان کو 03-2002 میں بیت المال سے جاری فنڈز سے متعلقہ تمام تفصیلات

*5560،ملک محمد ارشد راں، کیا وزیر بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) حلقہ پی پی- 201 ملتان میں سال 2002-03 میں یونین کونسلوں کو بیت المال سے جو رقم فراہم کی گئی۔ یونین کونسل وار تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) سال 2002-03 میں مذکورہ حلقہ کی ہر یونین کونسل نے بیت المال سے کتنی رقم بطور امداد' ماہانہ امداد اور قرضہ کی مد میں ادا کی' ان کے نام اور پتے فراہم کئے جائیں؟

(ج) مذکورہ حلقہ میں بیت المال کمیٹیوں کی تعداد' ان کے چیئرمینوں' ممبران کے نام' پتے اور قابلیت کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر بیت المال :

(الف) 2002-03 میں بیت المال سے کسی بھی یونین کونسل کو کسی بھی مد میں کوئی رقم فراہم نہ کی گئی۔

(ب) پنجاب بیت المال ایکٹ مجریہ 1991 کے تحت یونین کونسلوں کو کسی بھی مد میں امداد فراہم نہیں کی جا سکتی۔ لہذا 2002-03 میں یونین کونسلوں کو کوئی رقم فراہم نہیں کی گئی۔

(ج) پنجاب بیت المال کونسل کی طرف سے ہر ضلع میں ضلعی بیت المال کمیٹی کا دفتر قائم ہے اور ضلعی بیت المال کمیٹی ہی مستحقین میں امدادی رقوم تقسیم کرنے کی مجاز ہے لہذا مذکورہ حلقہ پی پی- 201 کی یونین کونسل کی سطح پر کوئی دفتر قائم نہ ہے۔

پی پی- 157 لاہور میں بیت المال کی گرانٹ اور تقسیم کی تفصیلات

*5692۔ رانا تجمل حسین، کیا وزیر بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) پی پی۔ 157 لاہور میں سال 04-2002 میں یونین کونسلوں کو بیت المال سے کتنی رقم فراہم کی گئی۔ ہر یونین کونسل کی تفصیل فراہم کی جائے۔

(ب) سال 03-2002 کے دوران مذکورہ حلقہ کی ہر یونین کونسل نے بیت المال سے کتنی رقم بطور امداد' ماہانہ امداد اور قرضہ کی مد میں ادا کی' ان افراد کے نام اور پتے فراہم کئے جائیں۔

(ج) مذکورہ حلقہ میں بیت المال کی کمیٹیوں کی تعداد' ان کے چیئرمینوں' ممبران کے نام' پتے اور قابلیت کی تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر بیت المال،

(الف) ڈسٹرکٹ بیت المال کمیٹی یونین کونسل وائز امداد جاری نہیں کرتی۔ بلکہ یہ مدد افراد کو جاری کی جاتی ہے۔ جو کمیٹی کے علاقہ اختیار میں رہائش پذیر ہوتے ہیں اور علاقائی رکن بیت المال کمیٹی ان کے استحقاق کا تقرر کرتا ہے۔ جولائی 2002 سے جون 2004 تک جن افراد کو امداد دی گئی ہے۔ اس کی مفصل رپورٹ ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یونین کونسلز بیت المال کی رقم تقسیم نہیں کرتیں۔ یہ رقم صرف بیت المال کمیٹی تقسیم کرتی ہے۔ سائلان کی درخواستیں کمیٹی کے اجلاس میں پیش کرکے ان پر باقاعدہ منظوری لی جاتی ہے۔ پھر مدد جاری کی جاتی ہے۔ مذکورہ حلقہ سے جن افراد نے مدد لی' ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) بیت المال کمیٹی صرف ضلع کی سطح پر کام کرتی ہے۔ اس کی علاقائی کمیٹیاں نہیں ہوتیں۔ پی پی۔ 157 میں کوئی الگ کمیٹی نہ ہے۔

محکمہ سماجی بہبود کے تحت 2001 کے بعد

شروع پراجیکٹس کی تفصیل

*5815۔راجہ محمد شفقت خان عباسی (ایڈووکیٹ) کیا وزیر سماجی بہبود ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) محکمہ سوشل ویلفیئر و خواتین کی ترقی و بہبود نے 2001 کے بعد کون کون سے نئے پراجیکٹ شروع کئے ہیں۔ کیا ان سکیموں میں کسی بین الاقوامی N.G.O کے تعاون سے بھی کوئی منصوبہ شروع کیا گیا ہے؟

(ب) محکمہ نے پچھلے 3سالوں میں کتنے افراد کو امداد بہم پہنچائی؟

وزیر سماجی بہبود،

(الف) محکمہ سوشل ویلفیئر و ترقی خواتین کے سال 2001 کے بعد شروع کئے جانے والے پراجیکٹوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ تعمیر بلڈنگ ڈسٹرکٹ انڈسٹریل ہوم لاہور
2۔ تعمیر بلڈنگ دارالامان لاہور
3۔ تعمیر بلڈنگ کاشانہ سرگودھا
4۔ تعمیر بلڈنگز دارالامان بہاولپور' سرگودھا اور اعلیٰ تعمیر دارالامان راولپنڈی' فیصل آباد اور گوجرانوالہ
5۔ خواتین N.G.Os کی ٹریننگ کا پروگرام
6۔ خواتین قیدیوں اور ان کے بچوں کی فلاح کا منصوبہ
7۔ پنجاب کے 26 ضلعوں میں دارالامان کے قیام کا منصوبہ

ان میں سے کوئی منصوبہ بین الاقوامی N.G.O کے تعاون سے شروع نہیں کیا گیا۔

(ب) محکمہ سماجی بہبود بالواسطہ لوگوں کو امداد فراہم نہیں کرتا' بلکہ اس کے قائم کردہ اداروں اور منصوبوں سے غریب عوام استفادہ کرتے ہیں۔ تاہم ضلعی بیت المال کمیٹیوں کے ذریعے گزشتہ تین سال کے دوران 37541 افراد کو امداد پہنچائی گئی۔

بیت المال پنجاب کو 2002 تا 2004 بیرون ملک سے ملنے والی امداد کی تفصیل

*5902۔جناب محمد وقاص ، کیا وزیر بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) بیت المال صوبہ پنجاب کو سال 2002 سے 2004 تک بیرون ملک اداروں سے کتنی امداد وصول ہوئی؟

(ب) مذکورہ عرصہ میں بیت المال صوبہ پنجاب کے لئے غیرمسلم N.G.Os یا اداروں نے کتنے فنڈز فراہم کئے؟

وزیر بیت المال ،

(الف) پنجاب بیت المال کو سال 04-2002 تک بیرون ملک کسی ادارے سے کوئی امداد موصول نہیں ہوئی۔

(ب) مذکورہ عرصہ میں بیت المال کے لئے غیر مسلم این۔جی۔اوز یا اداروں نے کوئی فنڈز فراہم نہیں کئے۔

روالپنڈی کے چیئرمین ضلع بیت المال کمیٹی اور ممبران کا طریقہ انتخاب

*5903۔جناب محمد وقاص ، کیا وزیر بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلع راولپنڈی کے لئے بیت المال کا امین / چیئرمین کس شخص کو بنایا گیا۔ان کا تقرر کرتے وقت کیا طریق کار اختیار کیا گیا؟

(ب) ضلعی بیت المال کمیٹی کے ممبران کا تقرر کیسے عمل میں لایا گیا؟

(ج) کیا درج بالا دونوں اجزاء کے بارے میں مقامی نمائندوں مثلا ایم۔پی۔اے / کو اعتماد میں لیا گیا؟

وزیر بیت المال،

(الف) چودھری نور خان ایڈووکیٹ ولد چودھری فتح خان کو ضلعی بیت المال کمیٹی راولپنڈی کا چیئرمین مقرر کیا گیا ہے۔ تقرری سے پہلے متعلقہ ضلع کے ایم۔پی۔اے /ایم۔این۔اے حضرات، ضلع آفیسر سوشل ویلفیئر و دیگر ذرائع سے تجاویز طلب کی گئی تھیں اور پنجاب بیت المال کونسل نے حتمی فیصلہ کیا۔

(ب) ضلعی بیت المال کمیٹی کے ممبران کا چناؤ کرتے وقت پنجاب بیت المال کونسل کے متعلقہ قواعد و ضوابط کو ملحوظ خاطر رکھا جاتا ہے اور مختلف ذرائع سے موصولہ سفارشات کو مقررہ معیار نامزدگی کے مطابق پرکھ کر ممبران کا چناؤ عمل میں آتا ہے۔

(ج) ضلعی بیت المال کمیٹی راولپنڈی کے چیئرمین اور ممبران کے چناؤ کو حتمی شکل دیتے وقت منتخب نمائندوں اور دیگر ذرائع سے موصولہ سفارشات کو مدنظر رکھا گیا تھا۔

N.G.O واقع ٹاؤن شپ لاہور میں آئین کی خلاف ورزی اور حکومتی اقدامات

*5974۔ڈاکٹر سید وسیم اختر، کیا وزیر سماجی بہبود ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ این۔جی۔او چودھری رحمت علی میموریل ٹرسٹ واقع چوک / صادق چوک ٹاؤن شپ لاہور نے رجسٹرڈ ہونے سے لے کر آج تک آئین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے عوام الناس کو نمائندگی نہیں دی ہے اور کبھی الیکشن نہیں کروائے ہیں؛

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ این۔جی۔او نے حکومت پنجاب سے جس مقصد کے لئے اربوں روپے کا قیمتی رقبہ کوڑی کے داموں لیز پر لیا اس پر عمل نہیں ہوا ہے؛

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ این۔جی۔او نے جس مقصد کے لئے بیت المال سے ایک کروڑ 65 لاکھ روپے لئے تھے اس کا مصرف غلط ہوا ہے؛

(د) کیا یہ درست ہے کہ این۔جی۔او نے مسلسل آئین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے سالانہ آڈٹ رپورٹ کبھی سوشل ویلفیئر کے مجاز افسران کو نہیں پہنچائی؛

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ ڈسٹرکٹ سوشل ویلفیئر آفیسر لاہور نے بے شمار انکوائریوں کی روشنی میں مذکورہ این۔جی۔او کو قانون سے منحرف، گناہگار اور بے ضابطگیوں کا شکار بذریعہ شو کاز نوٹس نمبر DUSWWD&DM/NGOS/2004/1783-84 مورخہ 08-06-04 قرار دیا ہے اور مزید برآں این۔جی۔او معطل کر کے ایڈمنسٹریٹر کے تقرر کی سفارش کرنے والی تھی کہ سیکرٹری سوشل ویلفیئر پنجاب نے ڈسٹرکٹ آفیسر کو مزید کارروائی کرنے سے روک دیا اور فائل کلوز کر دی اور ڈسٹرکٹ آفیسر سے ہتک آمیز رویہ اختیار کیا، کیوں؟

وزیر سماجی بہبود

(الف) یہ درست نہیں ہے الیکشن باقاعدگی سے آئین کے مطابق ہوتے ہیں سابقہ الیکشن مورخہ 22-فروری 2004 کو منعقد ہوا تھا۔

(ب) یہ درست ہے کہ چودھری رحمت علی ٹرسٹ نے معاہدہ کے تحت 26-ایکڑ رقبہ 99 سال کی لیز پر حاصل کیا جس پر 500 بیڈ کے ہسپتال اور سوشل ویلفیئر کمپلیکس کی تعمیر کرنا تھی۔ اب تک مذکورہ این۔جی۔اوز کے اس میں مندرجہ ذیل رفاہی ادارے کام کر رہے ہیں۔

1۔ ہسپتال 24 گھنٹے کھلا رہتا ہے روزانہ تقریباً 400 مریض ہسپتال سے استفادہ کر رہے ہیں۔
2۔ گرلز سکول میں 900 طالبات زیر تعلیم ہیں۔
3۔ بوائز ہائی سکول میں 475 طلباء زیر تعلیم ہیں۔
4۔ گرلز ڈگری کالج میں 580 طالبات زیر تعلیم ہیں۔
5۔ مسجد جامع رحمت میں بچوں کو قرآن پاک ناظرہ اور حفظ کروایا جاتا ہے۔

(ج) یہ رقم پاکستان بیت المال سے لی گئی تھی جس میں محکمہ سوشل ویلفیئر کی کوئی سفارشات نہیں تھیں اس کا جواب متعلقہ محکمہ سے طلب کیا جائے۔

(د) درست نہیں ہے۔ چودھری رحمت علی میموریل ٹرسٹ (رجسٹرڈ) باقاعدہ اپنے آئین پر عمل پیرا ہے اور ٹرسٹ کے اکاؤنٹس کا سالانہ آڈٹ چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ فرم سے ہوتا ہے اور آڈٹ رپورٹس محکمہ سوشل ویلفیئر کو ارسال کرتا ہے۔

(ہ) یہ درست ہے کہ مذکورہ این۔جی۔اوز کو ڈی۔او کی طرف سے شوکاز نوٹس جاری کیا گیا۔ اس کے بعد personal hearing ہوئی لیکن این۔جی۔او معطل کرنے کی کوئی سفارش زیر غور نہیں تھی۔ یہ بھی درست نہیں ہے کہ سیکرٹری سوشل ویلفیئر نے ڈسٹرکٹ آفیسر کو مزید کارروائی کرنے سے روک دیا اور نہ ہی ہتک آمیز رویہ اختیار کیا۔

نوٹ، متعلقہ ٹرسٹ کی انکوائری سیکرٹری سوشل ویلفیئر نے بذریعہ litigation آفیسر کروائی تھی تجویز ہے کہ یہ انکوائری رپورٹ سیکرٹری صاحب سے حاصل کر کے ایوان کی میز پر رکھ دی جائے۔

لاہور میں گداگری کی روک تھام کیے اقدامات اور دارالکفالہ کی تعمیر کا مسئلہ

*6000۔سید احسان اللہ وقاص ، کیا وزیر سماجی بہبود ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) لاہور میں گداگری کی لعنت کی روک تھام کے لئے کیا اقدامات زیر تجویز ہیں۔ ان اقدامات کو موثر بنانے کے لئے کیا لائحہ عمل بنایا گیا ہے؟

(ب) اگر لاہور میں دارالکفالہ برائے گداگراں بنانے کی تجویز زیر غور ہے تو اس پر عملدرآمد کب تک متوقع ہے؟

(ج) کیا حکومت گداگری کی لعنت کے خلاف موثر قانون سازی کرنے کو تیار ہے؟

وزیر سماجی بہبود

(الف) لاہور میں گداگری کے خاتمے کے لئے محکمہ سماجی بہبود درج ذیل اقدامات کر رہا ہے۔

I۔ پہلے سے موجود Vagrancy Ordinance, 1958 کو موثر بنانے کے لئے اس میں ترامیم زیر غور ہیں۔

II۔ پنجاب سوشل سروسز بورڈ اور پنجاب بیت المال کونسل کے اشتراک سے دارالکفالہ قائم کرنا۔

III۔ گداگری کے خلاف این۔جی۔اوز کے تعاون سے Awareness Campaign

(ب) لاہور دارالکفالہ کا پی۔سی۔ I تکمیل کے آخری مراحل میں ہے اور عنقریب اسے محکمہ منصوبہ بندی و ترقیات میں منظوری کے لئے پیش کر دیا جائے گا۔جس کے بعد امید ہے کہ یہ منصوبہ اگلے مالی سال 06-2005 کے ترقیاتی منصوبہ میں شامل ہو جائے گا۔

(ج) جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے کہ پہلے سے موجود Vagrancy Ordinance کو موثر بنانے کے لئے اس میں ترامیم زیر غور ہیں جن کو جلد اسمبلی میں منظوری کے لئے پیش کر دیا جائے گا۔

جہیز فنڈ کے حصول کے لئے نکاح نامہ کی لازمی شرط میں رعایت

*6119، محترمہ شہناز سلیم ملک ، کیا وزیر بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ غریب آدمی اور یتیم بچیوں کی شادی کے لئے بیت المال سے جو جہیز فنڈ ملتا ہے۔ اس کے لئے نکاح نامہ کی شرط لازمی قرار دی گئی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ عام طور پر پسماندہ علاقوں میں نکاح اور رخصتی اکٹھی ہوتی ہے۔ کیا حکومت ایسے علاقوں میں نکاح نامہ کی شرط ختم کر کے لڑکی اور اس کے والدین یا سرپرست کے شناختی کارڈ کی شرط رکھنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر بیت المال

(الف) جی ہاں' درست ہے مگر اس شرط میں نرمی کر دی گئی ہے۔

(ب) پنجاب بیت المال کونسل کے قواعد و ضوابط کا اطلاق یکساں طور پر تمام علاقوں پر ہوتا ہے۔ ان قواعد کے مطابق نکاح نامہ کے علاوہ لڑکی اور اس کے والدین /سرپرست کے شناختی کارڈ کی فوٹو کاپیاں بھی منسلک کرنا ہوتی ہیں۔ تاہم پنجاب بیت المال کونسل نے اپنے اجلاس میں نکاح نامہ کے بارے میں ایک تجویز سے اصولی اتفاق کیا ہے کہ اگر نکاح نامہ دستیاب نہ ہو تو متعلقہ علاقہ ممبر ضلعی کمیٹی کی طرف سے درخواست پر تصدیق کافی ہو گی کہ اسی لڑکی کی شادی ہو رہی ہے۔ اس پر عملدرآمد شروع ہو گیا ہے۔

پی پی- 137 لاہور میں 2002 تا حال'
بیت المال سے کی گئی امداد کی تفصیل

*6143۔ جناب سمیع اللہ خان، کیا وزیر بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

پی پی- 137 لاہور میں سال 2002 سے آج تک جن افراد کی بیت المال فنڈ سے امداد کی گئی' ان کے نام' پتاجات اور کتنی کتنی رقم دی گئی' تفصیل بیان کی جائے؛

وزیر بیت المال،

پی پی- 137 لاہور میں سال 2002 سے آج تک بیت المال فنڈ سے جن افراد کی امداد کی گئی ان کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

خواتین کے ادارہ جات میں مرد انچارج صاحبان اضلاع میں
خالی اسامیوں اور لاہور میں آفیسرز کے عرصہ تعیناتی کی تفصیل

*6213۔ محترمہ شاہین عتیق الرحمان، کیا وزیر سماجی بہبود ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) خواتین کے ادارہ جات میں کتنے مرد آفیسرز انچارج ہیں۔ ان کے نام' ادارہ جات کی مختصراً تفصیل اور ہر آفیسر کتنے عرصے سے تعینات ہے؟

(ب) ہر ضلع میں آفیسرز اور سپروائزرز اسپرنٹنڈنٹس کی کتنی اسامیاں کتنے عرصہ سے خالی پڑی ہیں؟

(ج) گریڈ 17 اور اس سے بالا گریڈ کے آفیسرز کے نام اور عرصہ تعیناتی جو گزشتہ تین سالوں سے لاہور سے باہر ٹرانسفر /تعینات نہیں کئے گئے' تفصیل سے معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر سماجی بہبود،

(الف) خواتین کے اداروں میں متعین مرد انچارج کی تعداد 27 ہے۔ تفصیل تتمہ(الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) پنجاب کے تمام اضلاع میں آفیسرز اور سپروائزرز/سپرنٹنڈنٹس کی خالی اسامیوں کی تعداد بالترتیب 101' 104 ہے' تفصیل' تتمہ(ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) تفصیل تتمہ(ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع لاہور میں خدمت خلق کی رجسٹرڈ تنظیموں' سماجی بہبود اور بیت المال کے دفاتر اور عملہ کی تفصیل

*6268: حاجی محمد اعجاز ، کیا وزیر سماجی بہبود ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلع لاہور میں خدمت خلق کے لئے کام کرنے والی رجسٹرڈ رفاہی انجمنوں کی کل تعداد کیا ہے؟

(ب) سماجی بہبود اور بیت المال کے ضلع لاہور میں دفاتر اور تعینات عملہ کی تفصیل اور پتاجات فراہم کئے جائیں؟

(ج) بیت المال سے گزشتہ دو سالوں کے دوران کتنے مستحقین کی مدد کی گئی، کیا حکومت امداد کرنے کا طریق کار آسان بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سماجی بہبود

(الف) ضلع لاہور میں رجسٹریشن کنٹرول آرڈیننس مجریہ 1961 کے تحت رجسٹرڈ سماجی بہبود کی تنظیموں کی کل تعداد 876 ہے۔

(ب) لاہور میں مندرجہ ذیل سوشل ویلفیئر ڈیپارٹمنٹ کے پراجیکٹ ہیں۔

1. شہری اجتماعی پراجیکٹ نمبر 1، مصری شاہ لاہور
2. شہری اجتماعی پراجیکٹ نمبر 2، گڑھی شاہو لاہور
3. شہری اجتماعی پراجیکٹ نمبر 3، سمن آباد لاہور
4. شہری اجتماعی پراجیکٹ نمبر 4، آؤٹ فال روڈ سنت نگر لاہور
5. شہری اجتماعی پراجیکٹ نمبر 5، داتا دربار نزد سماع ہال لاہور
6. شہری اجتماعی پراجیکٹ نمبر 6، نزد شمع سینما لاہور
7. شہری اجتماعی پراجیکٹ نمبر 7، گرین ٹاؤن لاہور
8. شہری اجتماعی پراجیکٹ نمبر 8، مغل پورہ لاہور
9. شہری اجتماعی پراجیکٹ نمبر 9، گلبرگ لاہور
10. سی۔ڈی پراجیکٹ گوالمنڈی لاہور
11. دیہی اجتماعی ترقیاتی پراجیکٹ چوہنگ لاہور
12. دیہی اجتماعی ترقیاتی پراجیکٹ رائیونڈ لاہور
13. دیہی اجتماعی ترقیاتی پراجیکٹ برکی لاہور
14. میڈیکل سوشل سروسز پراجیکٹ۔

میو ہسپتال، جناح ہسپتال، گنگارام ہسپتال، سروسز ہسپتال، مینٹل ہسپتال، چلڈرن ہسپتال، جنرل ہسپتال، پی۔آئی۔سی ہسپتال، گلاب دیوی ہسپتال، فاطمہ میموریل ہسپتال، نواز شریف ہسپتال، یکی گیٹ ہسپتال، کوٹ خواجہ سعید ہسپتال، انمول ہسپتال، جناح ہسپتال، میاں منشی ہسپتال، لیڈی ولنگڈن ہسپتال، لیڈی ایچیسن، کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج شوکت خانم میموریل کینسر ہسپتال۔

15۔ نگہبان' چودھری کالونی نزد شمع سینما لاہور

16۔ کاشانہ' ٹاؤن شپ لاہور

17۔ ماڈل آرفنیج' سمن آباد لاہور

18۔ صنعت زار' دوبئی چوک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

19۔ ڈے کیئر سنٹر' گلشن راوی لاہور

20۔ ہوسٹل فار ورکنگ وومن' گلشن راوی لاہور

21۔ دارالامان بند روڈ لاہور

بیت المال ضلع لاہور کے دفاتر اور عملہ کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ ضلعی بیت المال کمیٹی 1 داتا دربار کمپلیکس کمرہ نمبر 31 تہہ خانہ لاہور

2۔ ضلعی بیت المال کمیٹی نمبر 2 نزد تھانہ گڑھی شاہو لاہور

ہر دو کمیٹیوں میں مندرجہ ذیل عملہ تعینات ہے۔ سیکرٹری' اکاؤنٹ' جونیئر کلرک' نائب قاصد

(ج) ضلع لاہور میں گزشتہ دو سالوں (نومبر 2002 تا نومبر 2004) کے دوران درج ذیل تفصیل کے مطابق مستحقین کی مالی امداد کی گئی۔

مدات	لاہور نمبر 1	لاہور نمبر 2	ٹوٹل
	تعداد استفادہ کنندگان ارقم	تعداد استفادہ کنندگان ارقم	تعداد استفادہ ارقم
این۔بی۔اوز	15,65,000(13)روپے	54,17,000(46)روپے	69,82,000(59)روپے
یکمشت مالی امداد	17,64,800(502)روپے	12,99,600(718)روپے	30,64,400(1220)روپے
قرض حسنہ	0	40,000(3)روپے	40,000(3)روپے
تعلیمی وظائف	12,67,800(261)روپے	12,42,300(263)روپے	25,10,100(524)روپے
بچیوں کی شادی کے لئے	3,94,000(98)روپے	1,85,000(44)روپے	5,79,000(142)روپے
علاج معالجہ	42,262(5)روپے	60,000(6)روپے	1,02,262(11)روپے
کل	50,33,862(879)روپے	82,43,900(1079)روپے	1,32,77,762(1959)

مستحقین کی مالی امداد کرنے کا طریقہ کار نہایت آسان ہے اور ضلعی بیت المال کمیٹی نمبر 1 لاہور میں 36 ممبران شہر کے مختلف علاقوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ اسی طرح ضلعی بیت المال کمیٹی نمبر 2 میں 40 ممبران شہر کے مختلف علاقوں کی نمائندگی کرتے ہیں اور اپنے اپنے حلقہ کے لوگوں خصوصاً نادار' مستحقین' معذور افراد کی مدد کرتے ہیں۔

معذور افراد کی ملازمت و بحالی کی صوبائی کونسل اور کارکردگی سے متعلقہ تفصیلات

*6284.ڈاکٹر اسد اشرف ، کیا وزیر سماجی بہبود ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں معذور افراد کی ملازمت اور بحالی کے لئے صوبائی کونسل قانون کے مطابق کام کر رہی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پنجاب رولز 1985 کے تحت کونسل کا اجلاس ہر سہ ماہی منعقد ہونا ضروری ہے یعنی سال میں چار اجلاس ہونا ضروری ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ وزیراعلیٰ پنجاب نے معذور افراد کے عالمی دن مورخہ 3۔دسمبر 2003 کو معذور افراد کی ملازمت کے لئے ہدایات جاری کیں؟

(د) اگر مندرجہ بالا کا جواب اثبات میں ہے تو اگر سال 2003 اور 2004 کے دوران صوبائی اسمبلی کونسل برائے معذور افراد کے آٹھ اجلاس قانون کے مطابق منعقد ہوئے تو ایوان میں رپورٹ پیش کی جائے؟

(ہ) وزیراعلیٰ کی ہدایات کے بعد کیا اقدامات ہوئے اور کتنے معذور افراد کو ملازمت دلائی گئی۔ خصوصاً ضلع لاہور و گجرات میں معذور افراد کی تعداد بیان کی جائے؟

وزیر سماجی بہبود،

(الف) ہاں۔

(ب) ہاں۔

(ج) ہاں۔

(د) نہیں۔

(ہ) 1۔ ضلع لاہور میں معذور افراد کی بھرتی کی تعداد 860 ہے۔

2۔ ضلع گجرات میں معذور افراد کی بھرتی کی تعداد 28 ہے۔

ضلع وہاڑی 2003تا حال بیت المال سے کی گئی امداد کی تفصیل

*6453۔جناب طاہر اقبال چودھری، کیا وزیر بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع وہاڑی میں سال 2003 سے آج تک پنجاب بیت المال فنڈز سے کتنے مستحق افراد کی مالی امداد کی گئی؟

(ب) سال 2003 سے جنوری 2005 کے دوران ضلع وہاڑی کے کتنے رفاہی اداروں کو کتنی مالی امداد دی گئی؟

وزیر بیت المال:

(الف) ضلع وہاڑی 2003 تا حال بیت المال سے کی گئی امداد کی تفصیل۔

مدات	تعداد مستحقین	رقم
1۔ بیوہ، معذور افراد کی یکمشت مالی امداد	124	4,57,000/-روپے
2۔ ذہین طلباء کو تعلیمی وظائف (مستحق طلباء)	119	8,14,200/-روپے
3۔ غریب والدین کی بچیوں کی شادی کے لئے مالی امداد	25	1,23,000/-روپے
4۔ بے روزگار افراد کو قرض بلا سود	3	75,000/-روپے

(ب)

نام رفاہی ادارہ جات	رقم
1۔ انجمن بہبود مریضاں ہیڈ کوارٹر ہسپتال میلسی	50,000/- روپے
2۔ بورے والہ ویلفیئر سوسائٹی بورے والہ	50,000/- روپے
3۔ انجمن بہبود مریضاں تحصیل ہیڈ کوارٹر بورے والہ	50,000/- روپے
4۔ پاکس ویلفیئر آرگنائزیشن بورے والہ	30,000/- روپے
5۔ بسم اللہ ویلفیئر سوسائٹی 505/E.B بورے والہ	15,000/- روپے
6۔ گلوبل یوتھ آرگنائزیشن بورے والہ	25,000/- روپے
7۔ ینگ مین سوسائٹی میلسی	25,000/- روپے

8- اسلامی سوشل ویلفیئر کونسل موضع بہادر بلوچ	-/25,000 روپے
9- وہاڑی ویلفیئر ایسوسی ایشن وہاڑی	-/25,000 روپے
10- دار الفلاح رجسٹرڈ بورے والہ	-/25,000 روپے
11- تحصیل ٹی۔بی ایسوسی ایشن بورے والہ	-/50,000 روپے
میزان	-/3,70,000 روپے

ضلع وہاڑی میں رجسٹرڈ سماجی اداروں، حکومتی فنڈز اور آڈٹ سے متعلقہ تفصیل

*6454۔جناب طاہر اقبال چودھری ، کیا وزیر بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ۔

(الف) ضلع وہاڑی میں محکمہ سماجی بہبود سے رجسٹرڈ سماجی تنظیموں کی تعداد کیا ہے اور ان میں سے کتنی تنظیمیں حکومت سے فنڈز حاصل کرتی ہیں؟

(ب) کتنی ایسی سماجی تنظیمیں ہیں جو آڈٹ کرواتی ہیں اور اپنی کارکردگی سے حکومت کو آگاہ کرتی ہیں؟

وزیر سماجی بہبود:

(الف) ضلع وہاڑی میں محکمہ سماجی بہبود کی رجسٹرڈ سماجی تنظیموں کی تعداد 65 ہے۔ حکومت سے امداد لینے کے لئے وہی رجسٹرڈ تنظیمیں درخواست دینے کی اہل ہیں جو اپنا سالانہ آڈٹ بھی کرواتی ہیں' ان کے مجوزہ منصوبہ جات کے مطابق امداد دی جاتی ہے اور حکومت سے امداد لینے والی تنظیموں کی تعداد اوسطاً 8 سالانہ ہے جس میں کمی بیشی ممکن ہے۔

(ب) رجسٹرڈ تنظیمیں کسی بھی چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ سے آڈٹ کروانے کی پابند ہیں تاہم آڈٹ کروانے والی تنظیموں کی شرح 70 فیصد ہے۔ جس میں ہر سال کمی بیشی ممکن ہے اور آڈٹ کروانے والی تنظیمیں اپنی کارکردگی سے محکمہ سوشل ویلفیئر کو آگاہ کرتی ہیں۔

غیر نشان زدہ سوال اور اس کا جواب

محکمہ سماجی بہبود میں خواتین کے اداروں

میں متعین مرد انچارج حضرات کی تعداد

313۔ محترمہ شاہین عتیق الرحمٰن، کیا وزیر سماجی بہبود از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ

(الف) محکمہ سماجی بہبود میں خواتین کے اداروں میں متعین مرد انچارج حضرات کی تعداد' ان کے نام' عرصہ تعیناتی اور اداروں کے ناموں سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب) ان اداروں میں خواتین افسران کو تعینات نہ کرنے کی کیا وجوہات ہیں؟

وزیر سماجی بہبود:

(الف) (i) خواتین کے اداروں میں متعین مرد انچارج کی تعداد 27 ہے۔

(ii) جو مرد حضرات اداروں میں متعین ہیں ان کے نام و عرصہ تعیناتی اور اداروں کے نام تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

(ب) حتی المقدور کوشش کی جا رہی ہے کہ خواتین کے اداروں میں خواتین کو ہی تعینات کیا جائے۔ تاہم خواتین افسران کی عدم دستیابی کی بناء پر مرد افسران تعینات ہیں۔

سرکاری کارروائی

رپورٹ (جو پیش ہوئی)

مجلس قائمہ برائے مقامی حکومت و دیہی ترقی

کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

جناب سپیکر، جناب محمد محسن خان لغاری مجلس قائمہ برائے مقامی حکومت و دیہی ترقی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنا چاہتے ہیں میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ رپورٹ پیش کریں۔

جناب محمد محسن خان لغاری، میں The Punjab Local Government(Amendment)

Bill 2005(Bill No 13 of 2005) کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مقامی حکومت و دیہی ترقی کی report ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

جناب سپیکر، report پیش ہوئی۔

سردار امجد حمید خان دستی، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، دستی صاحب پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

سردار امجد حمید خان دستی، جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ میں ایک بڑے افسوسناک اور دردناک واقعہ کی طرف آپ کی اور اس House کی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ آج کے اخبار "Daily Times" میں یہ خبر آئی ہے کہ Condoleezza Rice, Secretary for Foreign Affairs to the Government of U S A. نے Government of Pakistan سے جواب طلب کیا ہے۔ Rice secures pledge ' رائس ضمانت چاہتی ہے۔ From Pakistan that Mukhtar Mai is free to travel to U S.A. میں اس ضمن میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ مختار مائی میرے ضلع کی رہنے والی ہے۔ اس کیس کے سلسلے میں اگر ہماری گورنمنٹ سے کوتاہیاں ہوئی ہیں تو انہیں ہم نے خود ٹھیک کرنا ہے۔ U.S A. یا اس کی ambassador یا کسی Secretary of State یا Secretary Foreign Affairs کا یہ حق نہیں بنتا کہ وہ ہمارے affairs میں دخل دے اور یہ کہے کہ مختار مائی کو U.S.A. آنے پر پابندی نہ لگائی جائے۔ [**] یہ جو آج سے چند سال پہلے غلام تھے، یہ ہمیں غلام بنانا چاہتے ہیں۔ ہم امریکہ کی غلامی کبھی قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر، میں [******] والے الفاظ کارروائی سے حذف کرتا ہوں۔

سردار امجد حمید خان دستی، میں گورنمنٹ کی توجہ دلاتا ہوں کہ یہ کنڈولیزا رائس کو مناسب جواب دیں کہ ہم امریکہ کے غلام نہیں ہیں۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

تحاریک التوائے کار

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔جی۔ دستی صاحب! مہربانی جی۔ تحریک التوائے کار نمبر 384- محترمہ ثمینہ نوید صاحبہ کی ہے۔ وہ تشریف نہیں رکھتیں لہذا motion dispose of ہوئی۔ جی، Minister for Finance!

رپورٹ (جو پیش ہوئی)

حکومت پنجاب کے مدبندی و مالیاتی حسابات بابت سال 03-2002 اور ان پر آڈیٹر جنرل آف پاکستان کی رپورٹ کا ایوان میں پیش کیا جانا

MINISTER FOR FINANCE: I lay the Finance Accounts , the Appropriation Accounts and the Report of the Auditor-General of Pakistan thereon for the year 2002-2003.

MR SPEAKER: The Finance Accounts , the Appropriation Accounts and the Report of the Auditor-General of Pakistan thereon for the year 2002-03 has been laid and referred to the Public Accounts Committee No.1, for report within a period of one year

مسودہ قانون (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب مصدرہ 2005 پر غور و خوض کے لئے قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ (3)95 کی مقتضیات کی معطلی کی تحریک

MR SPEAKER: Minister for Law has given a Notice of Suspension of Rule in terms of Rule 234 of the Rules of Procedure of the Provincial

Assembly of the Punjab 1997 that the requirements of Rule 95(3) may be suspended for immediate consideration of the Punjab Local Government (Amendment) Bill, 2005. Minister for Law may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFARIS: Sir, I move.

> "That the requirements of Rule 95(3) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under Rule 234 ibid, for immediate consideration of the Punjab Local Government (Amendment) Bill, 2005."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the requirements of Rule 95(3) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under Rule 234 ibid, for the immediate consideration of the Punjab Local Government (Amendment) Bill, 2005."

The motion moved and the question is:

> "That the requirements of Rule 95(3) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be suspended under Rule 234 ibid, for immediate consideration of the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2005."

(The motion was carried.)

مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)

مسودہ قانون (ترمیم) مقامی حکومت پنجاب مصدرہ 2005

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Local Government (Amendment) Bill, 2005. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I move:

> "That the Punjab Local Government (Amendment) Bill, 2005, as recommended by the Standing Committee on Local Government & Rural Development, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is :

> "That the Punjab Local Government (Amendment) Bill, 2005, as recommended by the Standing Committee on Local Government & Rural Development, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

> "That the Punjab Local Government (Amendment) Bill, 2005, as recommended by the Standing Committee on Local Government & Rural Development, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Now, we take up the Bill clause by clause.

CLAUSE - 2

MR SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 3

MR SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE - 4

MR SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE - 5

MR SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 6

MR SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 7

MR SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 8

MR SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 9

MR SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 9 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 10

MR SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 10 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 11

MR SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 11 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 12

MR SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 12 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 13

MR SPEAKER: Now, Clause 13 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 13 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 14

MR SPEAKER: Now, Clause 14 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 14 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 15

MR SPEAKER: Now, Clause 15 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 15 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 16

MR SPEAKER: Now, Clause 16 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 16 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 17

MR SPEAKER: Now, Clause 17 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 17 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 18

MR SPEAKER: Now, Clause 18 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 18 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 19

MR SPEAKER: Now, Clause 19 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 19 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 20

MR SPEAKER: Now, Clause 20 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 20 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 21

MR SPEAKER: Now, Clause 21 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is.

"That Clause 21 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 22

MR SPEAKER: Now, Clause 22 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 22 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried)

CLAUSE - 23

MR SPEAKER: Now, Clause 23 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 23 of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried.)

CLAUSE - 24

MR SPEAKER: Now, Clause 24 of the Bill is under consideration Since there is no amendment in it, the question is.

"That Clause 24 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 25

MR SPEAKER: Now, Clause 25 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 25 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 26

MR SPEAKER: Now, Clause 26 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 26 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 27

MR SPEAKER: Now, Clause 27 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 27 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 28

MR SPEAKER: Now, Clause 28 of the Bill is under consideration Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 28 of the Bill do stand part of the Bill"

(The motion was carried.)

CLAUSE - 29

MR SPEAKER: Now, Clause 29 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 29 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 30

MR SPEAKER: Now, Clause 30 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 30 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 31

MR SPEAKER: Now, Clause 31 of the Bill is under consideration Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 31 of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried.)

CLAUSE - 32

MR SPEAKER: Now, Clause 32 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 32 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 33

MR SPEAKER: Now, Clause 33 of the Bill is under consideration Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 33 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 34

MR SPEAKER: Now, Clause 34 of the Bill is under consideration Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 34 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 35

MR SPEAKER: Now, Clause 35 of the Bill is under consideration Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 35 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 36

MR SPEAKER: Now, Clause 36 of the Bill is under consideration Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 36 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 37

MR SPEAKER: Now, Clause 37 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is.

"That Clause 37 of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried.)

CLAUSE - 38

MR SPEAKER: Now, Clause 38 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 38 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 39

MR SPEAKER: Now, Clause 39 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 39 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 40

MR SPEAKER: Now, Clause 40 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 40 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 41

MR SPEAKER: Now, Clause 41 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 41 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 42

MR SPEAKER: Now, Clause 42 of the Bill is under consideration Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 42 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 43

MR SPEAKER: Now, Clause 43 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 43 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 44

MR SPEAKER: Now, Clause 44 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 44 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 45

MR SPEAKER: Now, Clause 45 of the Bill is under consideration Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 45 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CAUSE - 46

MR SPEAKER: Now, Clause 46 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 46 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 47

MR SPEAKER: Now, Clause 47 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 47 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 48

MR SPEAKER: Now, Clause 48 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 48 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 49

MR SPEAKER: Now, Clause 49 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 49 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 50

MR SPEAKER: Now, Clause 50 of the Bill is under consideration Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 50 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 51

MR SPEAKER: Now, Clause 51 of the Bill is under consideration Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 51 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 52

MR SPEAKER: Now, Clause 52 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 52 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 53

MR SPEAKER: Now, Clause 53 of the Bill is under consideration Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 53 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 54

MR SPEAKER: Now, Clause 54 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 54 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 55

MR SPEAKER: Now, Clause 55 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 55 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 56

MR SPEAKER: Now, Clause 56 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 56 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 57

MR SPEAKER: Now, Clause 57 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 57 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 58

MR SPEAKER: Now, Clause 58 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 58 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 59

MR SPEAKER: Now, Clause 59 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 59 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 60

MR SPEAKER: Now, Clause 60 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 60 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 61

MR SPEAKER: Now, Clause 61 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 61 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 62

MR SPEAKER: Now, Clause 62 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 62 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 63

MR SPEAKER: Now, Clause 63 of the Bill is under consideration Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 63 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 64

MR SPEAKER: Now, Clause 64 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 64 of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried.)

CLAUSE - 65

MR SPEAKER: Now, Clause 65 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 65 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 66

MR SPEAKER: Now, Clause 66 of the Bill is under consideration Since there is no amendment in it, the question is.

"That Clause 66 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 67

MR SPEAKER: Now, Clause 67 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 67 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 68

MR SPEAKER: Now, Clause 68 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 68 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 69

MR SPEAKER: Now, Clause 69 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 69 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 70

MR SPEAKER: Now, Clause 70 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 70 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 71

MR SPEAKER: Now, Clause 71 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 71 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 72

MR SPEAKER: Now, Clause 72 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 72 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 73

MR SPEAKER: Now, Clause 73 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 73 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 74

MR SPEAKER: Now, Clause 74 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 74 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 75

MR SPEAKER: Now, Clause 75 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 75 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 76

MR SPEAKER: Now, Clause 76 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 76 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 77

MR SPEAKER: Now, Clause 77 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 77 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 78

MR SPEAKER: Now, Clause 78 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 78 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 79

MR SPEAKER: Now, Clause 79 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 79 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE - 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Long Title of the Bill is under consideration Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill do stand part of the Bill"

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMANTARY AFFAIRS: Sir, I move:

"That the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2005 be passed."

MR SPEAKER: The motion is:

"That the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2005 be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Local Government (Amendment) Bill 2005 be passed."

(The Bill was passed.)

پوائنٹ آف آرڈر

ایوان کی کارروائی احسن طریقے سے چلانے کے لئے

جناب سپیکر کی قائم کردہ کمیٹی سے حزب اختلاف کا عدم تعاون

وزیر قانون و پارلیمانی امور، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور، جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ کل کے واقعات کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ کل آپ نے اس معزز ایوان میں ایک کمیٹی قائم کی تھی، اس کی background یہ تھی کہ کل آپ کے چیمبر میں اپوزیشن کے تقریباً 12، 14 ممبران آ کر ملے تھے اور آپ نے ان کی استدعا پر ایک کمیٹی ہاؤس میں announce کی تھی جو in fact اپوزیشن کے ممبر جناب ارشد محمود بگو کی دستخط شدہ فہرست تھی اس کے مطابق آپ نے اپوزیشن کے ممبران اور ٹریژری بنچز کی طرف سے جناب سعید اکبر نوانی، جناب اختر رضوی، جناب ارشد لودھی، جناب چودھری اقبال، چودھری ظہیر الدین اور مجھ پر مشتمل ایک کمیٹی قائم کی جس کو آپ نے ٹاسک یہ سونپا تھا کہ ہم آپس میں مل بیٹھ کر کوئی ایک متفقہ لائحہ عمل اختیار کریں اور سفارشات آپ کے پاس لے کر آئیں اور آپ ان پر مہربانی فرماتے ہوئے غور فرمائیں گے۔

جناب سپیکر! کل جب وہ کمیٹی قائم ہوئی اور آپ نے notify کی تو ہم نے اس کے بعد معزز اراکین اپوزیشن سے رابطہ کیا لیکن اس دوران بھی لیڈر آف اپوزیشن کی طرف سے پریس والوں کے ساتھ بات کرتے ہوئے یہ بیان آ گیا کہ وہ اس کمیٹی کو تسلیم نہیں کرتے اور یہ کمیٹی ان کی منظوری کے بغیر قائم کی گئی ہے حالانکہ اصل صورتحال یہ تھی کہ آپ بھی اس چیز کے شاہد ہیں اور معزز اراکین جن کا تعلق اپوزیشن سے ہے اور جن کا تعلق ٹریژری بنچز سے ہے وہ تمام جو اس وقت آپ کے چیمبر میں موجود تھے وہ سارے اس بات کے گواہ ہیں کہ وہ کمیٹی جو قائم کی گئی ہے اس کی باقاعدہ منظوری لیڈر آف دی اپوزیشن سے لی گئی تھی اور ارشد بگو صاحب آپ سے اس وقت اجازت لے کر باقی ممبران کو لے کر قاسم ضیاء صاحب کے پاس بھی

گئے اور ان سے اس بات کی منظوری لی کہ ہم ایک کمیٹی قائم کر کے معاملات کو آگے بڑھانا چاہ رہے ہیں۔ ہماری بد قسمتی 'اس معزز ایوان کی بد قسمتی 'پنجاب کی بد قسمتی کہ ہماری اپوزیشن جو اس وقت یہاں پر موجود ہے وہ اپنا فیصلہ خود کرنے میں خود مختار نہیں ہے۔ وہ باہر کے اشاروں پر چلتے ہیں اور یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ اگر وہ کوئی مثبت فیصلہ کرنا بھی چاہیں تو وہ قوتیں جو اس وقت ملک سے باہر بیٹھی ہوئی ہیں وہ انہیں کوئی فیصلہ نہیں کرنے دیتیں کیونکہ ان کا مفاد اس میں ہے کہ یہ ادارے احسن طریقے سے نہ چلیں اس لئے میں گزارش یہ کرنا چاہتا تھا کہ یہ ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت اس کمیٹی کو سبوتاژ کرنے کی کوشش کی گئی لیکن اس کے باوجود آپ کے حکم کے مطابق ہم نے کمیٹی کا کل باقاعدہ اجلاس کرنے کی کوشش کی مگر وہ نہ ہوسکا۔ اس کے بعد ہم نے تمام ممبران کمیٹی ٹریژری بنچز سے جن کا تعلق ہے 'اپوزیشن سے جن کا تعلق ہے۔ آج ساڑھے دس بجے کے لئے ان کو وقت دیا 'باقاعدہ ان کو تحریری طور پر اطلاع دی گئی 'ٹیلیفون کے ذریعے اطلاع دی گئی 'پھر آپ کے سیکرٹریٹ کو مطلع کیا گیا 'سیکرٹریٹ کی طرف سے کمیٹی روم کی بکنگ کروائی گئی۔ یہ ساری چیزیں ہم نے on record اس لئے لائیں کہ ہم انتہائی نیک نیتی کے ساتھ ایک پیشرفت کرنا چاہتے تھے اور پیشرفت کر رہے تھے میں ارشد بگو صاحب کا مشکور ہوں اور چودھری اصغر علی گجر صاحب کا کہ جو آج کمیٹی کا وقت مقرر تھا 'ہمارے ٹریژری بنچز کے اراکین جو معزز وزراء تھے ہم تمام وہاں پر موجود تھے 'ہماری موجودگی میں وہ وہاں پر تشریف لائے اور انہوں نے کہا ہے کہ ہم صدق دل سے یہ چاہتے ہیں کہ اس معزز ایوان کو احسن طریقے سے چلنا چاہئے اور جو تھوڑی سی تلخی پیدا ہوئی تھی اس کو ختم ہونا چاہیے اور انہوں نے فرمایا کہ ہم اس کے لئے ہرقسم کا مثبت کردار ادا کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ہم نے ان کا شکریہ ادا کیا۔ پھر کمیٹی نے وہاں پر بیٹھ کر اس بات کا بھی فیصلہ کیا کہ چلیں ہم ایک دفعہ پھر ایک initiative لیتے ہیں اور لیڈر آف اپوزیشن سے رابطہ کرتے ہیں اور ان سے درخواست کرتے ہیں کہ کمیٹی کے باقی تمام اراکین یہاں پر موجود ہیں اگر آپ کسی معزز ممبر کو بھیجنا چاہتے ہیں تو بھیج دیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ جس طرح ہماری پہلی کوششیں ناکام ہوئیں یہ کوشش بھی ناکام ہوئی اور انہوں نے صاف طور پر ہمارے ساتھ رابطہ کرنے سے ہی انکار کر دیا اور

نہ ہی اپنا کوئی نمائندہ بھیجا۔

جناب سپیکر! یہ صورتحال میں آپ کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا تھا کیونکہ آپ کی طرف سے کمیٹی قائم کی گئی تھی، آپ نے ہی کمیٹی کو ٹاسک سونپا تھا، ہم نے نیک نیتی کے ساتھ کوشش کی اور میں آج بھی آپ کو ٹریژری بنچز کی طرف سے یقین دلانا چاہتا ہوں کہ جو بھی آپ کا فیصلہ ہے وہ ہمارے لئے قابل قبول ہے۔ ہم آپ کے ہر فیصلے کی تعمیل کرنے کے لئے تیار ہیں اور آپ اس ہاؤس کو احسن طریقے سے چلانے کے لئے جو بھی اقدامات کریں گے، جو بھی آپ حکم دیں گے انشاء اللہ تعالیٰ ہم اس کی تعمیل کریں گے اور اپنی طرف سے ہم پھر آپ کے حکم کے مطابق ہر وہ قدم اٹھانے کے لئے تیار ہیں جو اس ہاؤس کو احسن طریقے سے چلانے کے لئے، جمہوریت کی بقاء کے لئے، ان اداروں کے استحکام کے لئے ہوگا اٹھانے کے لئے تیار ہیں۔ میں افسوس کے ساتھ اپوزیشن کے اس رویے کا اظہار کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ وہ ایک مثبت سوچ نہیں رکھتے، وہ اپنے فیصلے خود نہیں کر سکتے اور ان کی جو قوتیں باہر بیٹھی ہوئی ہیں ان کا مفاد اس میں ہے کہ یہ ادارے غیر مستحکم ہوں، جمہوریت غیر مستحکم ہو۔ یہاں ایک chaos کی صورت حال پیدا ہو جس سے وہ فائدہ اٹھائیں تو میں سمجھتا ہوں کہ پورا معزز ایوان ان کے اس رویے کی، ان کی قیادت کے اس رویے کی مذمت کرتا ہے اور ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہم ہر مثبت پیشرفت کرنے کے لئے تیار ہیں۔ یہی میری آپ سے گزارش تھی اور میں یہ آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا تھا۔ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر، شکریہ۔ راجہ صاحب نے جو کمیٹی کی تشکیل کے بارے میں بات کی ہے یہ بالکل درست بات ہے میں اس سے اتفاق کرتا ہوں۔ کل اپوزیشن سے تعلق رکھنے والے معزز اراکین اسمبلی میرے چیمبر میں تشریف لائے جن میں پیپلز پارٹی سے تعلق رکھنے والے دوست بھی تھے، (ن) لیگ سے تعلق رکھنے والے دوست بھی تھے اور ایم۔ایم۔اے سے تعلق رکھنے والے دوست بھی تھے۔ ادھر وزیر قانون صاحب بھی موجود تھے، ان کی موجودگی میں ان کے ساتھ بات چیت ہوتی رہی۔ آخر ہم اس نتیجے پر پہنچے کہ ایک کمیٹی اس ایوان کے اندر تشکیل دے دی جائے جس میں حکومتی پارٹی کے بھی اراکین اسمبلی یا وزراء شامل ہوں اور اپوزیشن سے تعلق رکھنے والے

تمام جماعتوں کے ارکان اسمبلی بھی اس میں شامل ہوں۔ یہ طے پایا کہ جو دوست ادھر میرے چیمبر میں تشریف فرما تھے وہ اپوزیشن لیڈر جناب قاسم ضیاء سے بات کرکے جو نام فائنل کریں گے وہ ایوان کے اندر مجھے بھجوا دیں اور اس کے بعد میں وہ کمیٹی announce کر دوں گا۔ یہ ایوان اس چیز کا گواہ ہے کہ اگر ادھر ہی کمیٹی تشکیل دی جاتی یا نام فائنل کر دیئے جاتے تو میں جب ایوان میں آیا تھا اسی وقت میں وہ کمیٹی ادھر announce کر دیتا تو اس وقت مطالبات زر پیش ہو رہے تھے، جب مجھے چٹ ملی تو میں نے break کرکے کمیٹی announce کی۔ اس وقت تقریباً ایوان کی کارروائی جاری ہونے دو گھنٹے ہو چکے تھے، اس وقت میں نے وہ کمیٹی announce کی۔ چھ لوگوں کے نام تھے۔ دو کا پیپلز پارٹی سے تعلق تھا، دو کا مسلم لیگ(ن) سے تعلق تھا اور دو کا ایم۔ایم۔اے سے تعلق تھا۔ نیچے جناب ارشد محمود بگو کے دستخط تھے اور ان کے کہنے پر ان کے ساتھ جو ادھر بات چیت ہوئی، جو وعدہ کیا کہ جب چٹ آئے گی تو میں کمیٹی announce کر دوں گا اور میں نے وہ کمیٹی announce کی۔ میرا دوسرا موقف یہ تھا کہ میں سمجھتا تھا کہ ٹھیک ہے احتجاج کرنا ان کا حق بنتا ہے اور انہوں نے پرسوں جو واک آؤٹ کیا یا احتجاج کیا تو اس میں کوئی نعرے بازی نہیں تھی تو میں نے بھی lenient view لیتے ہوئے کیونکہ میرا مقصد کوئی ان کو باہر بٹھانا نہیں ہے۔ ادھر ہاؤس میں اگر آج وہ نہیں بیٹھے یا کل ادھر تشریف فرما نہیں تھے تو میں نے حتیٰ المقدور کوشش کی کہ ان کو کسی نہ کسی طریقے سے ایوان کے اندر لایا جائے۔ میں نے جو بھی قدم اٹھایا وہ صرف اور صرف اس لئے کہ ایوان کے اندر ہنگامہ آرائی نہیں ہونی چاہئے۔ باقی احتجاج کرنا ان کا privilege ہے، اس سے نہ کبھی پہلے روکا ہے اور نہ آج میں ان کو منع کرتا ہوں۔ اگر حکومت کی کسی پالیسی سے وہ اختلاف کرتے ہیں تو احتجاج کرنا ان کا privilege ہے، واک آؤٹ بھی اکثر ماضی میں بھی انہوں نے کیا، کل یا پرسوں بھی انہوں نے کیا ہے تو قطعاً اس چیز کا کوئی رنج نہیں ہے کہ جی، انہوں نے احتجاج کیوں کیا ہے؟

بہرحال میں نے اپنی پوری کوشش کی اور میں نے دیکھا کہ اپوزیشن سے تعلق رکھنے والے معزز اراکین اسمبلی میں سے 80 فیصد ایسے دوست موجود ہیں جو نہیں چاہتے کہ اس ایوان

کے اندر ہنگامہ آرائی کی جائے لیکن ان کی مجبوریاں ہیں' انہوں نے سیاست میں اگر زندہ رہنا ہے تو جو بھی ان کے فیصلے ہیں' ان کے مطابق انہوں نے عمل کرنا ہے لیکن ہنگامہ آرائی سے متعلق کیونکہ ان کی جو میٹنگیں ہوتی رہی ہیں' اس میں بھی کئی معزز اراکین اسمبلی نے کہا کہ جی' ٹھیک ہے ہم احتجاج بھی کریں گے' جو کہیں گے وہ کریں گے لیکن اگر آپ ایوان کے اندر ہنگامہ برپا کرنا چاہتے ہیں تو ہم اس میں حصہ دار نہیں ہوں گے تو انہی دوستوں کے کہنے پر' ان کے رویے کو دیکھتے ہوئے میں نے یہ کمیٹی تشکیل دی اور میں امید کرتا ہوں کہ انشاء اللہ ایک دن آئے گا کہ اپوزیشن والے دوست اور حکومتی پارٹی کے دوست آپس میں مل بیٹھ کر اس ایوان کو بہتر طریقے سے چلانے کے لئے کوئی نہ کوئی لائحہ عمل اختیار کر لیں گے۔ بہت مہربانی۔

مسودہ قانون (جو زیر غور لایا گیا)

مسودہ قانون (ترمیم) انٹی کرپشن اسٹیبلشمنٹ پنجاب مصدرہ 2005

MR SPEAKER: Now , we take up the Punjab Anti-Corruption Establishment (Amendment) Bill, 2005. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I move :

> "That the Punjab Anti-Corruption Establishment (Amendment) Bill , 2005 , as recommended by the Standing Committee on Services and General Administration be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Anti-Corruption Establishment (Amendment) Bill , 2005 , as recommended by the Standing Committee on Services and General Administration be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Anti-Corruption Establishment (Amendment) Bill, 2005, as recommended by the Standing Committee on Services and General Administration be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Now, we take up the Bill, clause by clause

CLAUSE 2

MR SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill do stand part of the Bill "

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS: Sir, I move:

"That the Punjab Anti-Corruption Establishment (Amendment) Bill ,2005, be passed.

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Anti-Corruption Establishment (Amendment) Bill, 2005, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Anti-Corruption Establishment (Amendment) Bill, 2005, be passed."

(The Bill was passed.)

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر، آج کے ایجنڈے کا اگلا آئٹم رانا آفتاب احمد خان کی جانب سے محکمہ مال و کالونیز سے متعلقہ سوال نمبر 2 کے جواب سے پیدا ہونے والے اہمیت عامہ کے معاملے پر بحث ہے جو اراضی کی الاٹمنٹ کے بارے میں ہے۔ چونکہ رانا آفتاب احمد خان ایوان میں موجود نہیں ہیں لہذا نوٹس dispose of کیا جاتا ہے۔

محترمہ صبا صادق، پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر، جی، محترمہ فرمائیں۔

محترمہ صبا صادق، شکریہ۔ جناب سپیکر! میں آج کے اس اہم موقع پر کہ آج تقریباً اڑھائی سال اس اسمبلی کو قائم ہوئے ہو گئے ہیں تو میں مبارکباد پیش کرنا چاہوں گی اس ایوان کے تمام معزز ممبران کو، وزیر اعلیٰ صاحب کو اور بالخصوص جناب سپیکر! آپ کو پنجاب کے عوام کی طرف سے کہ جس ریکارڈ کے ساتھ اس ہاؤس میں legislation ہوئی ہے وہ کسی اور مدت کی کسی اسمبلی کو یہ honour نہیں ملا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ معزز ہاؤس، اس میں بیٹھے ہوئے تمام لوگ جس میں کابینہ کے افراد بھی ہیں، جس میں معزز ممبران بھی ہیں اور اپوزیشن کے ممبران بھی ہیں۔ یہ ایم پی اے جو مخفف ہے Member Provincial Assembly کا یا Member National Assembly یا سینیٹر، یہ عوام کے ووٹ سے آئے ہوئے نمائندگان ہوتے ہیں، ان کا کام ہے، انہوں نے جس مقصد کے لئے، جس representation کے لئے عوام کا ووٹ حاصل کیا ہے۔ ان کے مسائل کے حل کے لئے، قانون سازی کے لئے، لوگوں کی تکالیف دور کرنے کے لئے اور سب سے بڑھ کر اس oath کو پورا کرنے کے لئے جو oath ہم نے Constitution کے تحت اٹھایا اور یہ وعدہ کیا اللہ تعالیٰ سے بھی اور عوام کے ساتھ بھی اور اپنے حلقے کے لوگوں کے ساتھ بھی کہ ہم نے لوگوں کے مسائل کے حل کے لئے بھرپور جدوجہد کرنی ہے۔

جناب سپیکر! پنجاب اسمبلی کے اس tenure میں ریکارڈ قانون سازی پر میں آپ کو مبارکباد پیش کرتی ہوں اور ساتھ ہی ساتھ اپنے بھائی چونکہ یہ بجٹ سیشن ہے تو حسنین بہادر دریشک صاحب کو مبارکباد پیش کرتی ہوں جنہوں نے ٹیکس فری بجٹ پیش کر کے عوام کو ریلیف دیا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ چاہوں گی اور میں آپ سے گزارش کرنا چاہوں گی کہ جیسے راجہ بشارت صاحب نے فرمایا کہ آپ نے کمیٹی قائم کی، راجہ بشارت صاحب نے اس ہاؤس کو چلانے کے لئے اس کمیٹی کو بنایا اس لئے کہ اپوزیشن کے اراکین آئیں، اس ہاؤس میں بیٹھیں، اور اس وعدے کو اور اس حلف کو پورا کریں جو انہوں نے حلف لے کر اس ایوان کے تقدس میں آ کر بیٹھنے کو قبول کیا تھا۔

جناب سپیکر! کون سا ایسا وقت ہے، کون سا ایسا ٹائم ہے جو اس اڑھائی سال میں اپوزیشن نے آ کر وزیراعلیٰ سے بات کی ہو، آپ سے بات کی ہو یا ان کیبنٹ ممبران سے بات کی ہو کہ میں اپنے حلقے کا مسئلہ لے کر آیا ہوں، میں یہ قانون سازی لے کر آیا ہوں اور میرا حق بنتا ہے کیونکہ میں اپوزیشن ممبر ہوں، مجھے قانون سازی کرنے میں آپ مدد فرمائیں۔ یہ ان کا فرض نہیں ہے کہ وہ بائیکاٹ کریں انہوں نے عوام سے کئے ہوئے وعدے کی وعدہ خلافی کی ہے، انہوں نے اٹھائے ہوئے حلف کی وعدہ خلافی کی ہے۔ میں آپ سے اور اپوزیشن ممبران سے گزارش کروں گی کہ اگلا جو ہمارا سیشن ہو خدا کے لئے اس میں تشریف لائیں اور آ کر عوام سے کئے ہوئے وعدے کو پورا کریں اور اس وعدے کو پورا کریں جو انہوں نے Constitution of Pakistan کے تحت حلف لیتے وقت کیا تھا۔ بہت شکریہ۔

جناب سپیکر، آج کا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ اب اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

اجلاس کے اختتام کا اعلامیہ

No. PAP-Legis-1(102)/2005/730, Dated 22 June 2005. The following Order, made by the Governor of the Punjab, is hereby published for general information.

"In exercise of the powers conferred on me under Article 109 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, **I, Lt. Gen. (Retd) Khalid Maqbool**, Governor of the Punjab hereby prorogue the Assembly w.e.f. June 22, 2005 on the conclusion of sitting on thatday.

Dated Lahore, the
22 June, 2005

LT. GEN. (RETD) KHALID MAQBOOL
GOVERNOR ¤ü

Page No.

TALIB HUSSAIN CH, MR.
DISCUSSION ON-
-Supplementary Budget for the year 2004-05 800
TANVIR ASHRAF KAIRA, MR.
QUESTIONS regarding-
-Details of women residing in "Dar-ul-Aman" of Gujrat *(Question No. 4828*)* 907
-Provision of residential facilities to supportless senior citizens in Gujrat *(Question No. 4827*)* 906

W

WASEEM AKHTAR, DR SYED
DISCUSSION ON-
-Demands for Grants of Annual Budget for the year 2005-06 regarding Agriculture 545
QUESTION regarding-
-Violation of constitution by N.G.O established in Township, Lahore and steps taken by Government *(Question No. 5974*)* 919

Z

ZAHIR-UD-DIN KHAN, CH. ***(Minister for Communication & Works)***
ADJOURNMENT MOTION (Answer) regarding-
-Problems faced by public due to non-construction of underpass on Nigar Phatak Gujranwala 501
ZAHID PERVAIZ, CH.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Problems faced by public due to non-construction of underpass on Nigar Phatak Gujranwala 501
ZEENAT KHAN, BEGUM ***(Parliamentary Secretary for Women Development)***
DISCUSSION ON-
-Supplementary Budget for the year 2004-05 773
ZILLA HUMA USMAN, MRS. ***(Parliamentary Secretary for Planning & Development)***
DISCUSSION ON-
-Supplementary Budget for the year 2004-05 785

Page No.

-Details of administrative structure, staff and Welfare institutions in district Sheikhupura *(Question No 3832*)* 879
-Details of financial aid granted to registered social societies in Faisalabad during 2003 to 2004, their expenditures and audit *(Question No 5328*)* 909
-Details of male incharge persons posted in women institutions, vacant posts and posting period in Lahore in Social Welfare Department *(Question No. 6213*)* 923
-Details of performance of Provincial Council of recruitment and rehabilitation of handicapped persons *(Question No 6284*)* 927
-Details of projects started after 2001 under Social Welfare Department *(Question No. 5815*)* 917
-Details of steps taken by Government for eradication of beggary *(Question No. 3223*)* 878
-Details of women residing in "Dar-ul-Aman" of Gujrat *(Question No 4828*)* 907
-Details of institutions of Women Welfare in the Punjab *(Question No 3306*)* 891
-Details of offices and staff of registered societies of Public Welfare, Social Welfare and Bait-ul-Mal *(Question No 6268*)* 924
-Details of projects of Social Welfare, available services, employees and annual budget in Lahore *(Question No 4045*)* 900
-Number and details of registered welfare societies in Sialkot *(Question No 4398*)* 905
-Number of male incharge persons posted in women institutions of Social Welfare Department *(Question No 313*)* 930
-Payment of salaries to the teachers of education institutions of Social Welfare Department *(Question No. 3738*)* 893
-Procedure for collective marriages and role of Government in it *(Question No. 4460*)* 879
-Procedure for obtaining disability certificate and detail of members of committee and certificates issued *(Question No. 5960*)* 884
-Provision of residential facilities to supportless senior citizens in Gujrat *(Question No 4827*)* 906
-Steps for eradication of beggary and construction of Dar-ul-Kafala in Lahore *(Question No 6000*)* 921
-Steps taken by Social Welfare Department for rehabilitation of heirless, lost and absconder children *(Question No 3222*)* 875
-Violation of constitution by N.G.O established in Township, Lahore and steps taken by Government *(Question No 5974*)* 919

SPEAKER PUNJAB ASSEMBLY
-See under Muhammad Afzal Sahi, Chaudhry

SUPPLEMENTARY DEMANDS FOR GRANTS-
-Discussion and voting on Supplementary Demands for Grants for the year 2004-05 852

SUPPLEMENTARY SCHEDULE OF AUTHORIZED EXPENDITURE –
-For the year 2004-05 *(Laid in the House)* 870

T

TAHIR IQBAL CHAUDHRY, MR.
QUESTIONS regarding-
-Details of financial aid out of Bait-ul-Mal provided for district Vehari since 2003 *(Question No 6153*)* 928
-Details of registered social societies, Government funds and audit in district Vehari *(Question No 6151*)* 929

TAJAMMAL HUSSAIN, RANA
DISCUSSION ON-
-Demands for Grants of Annual Budget for the year 2005-06 regarding Agriculture 523
QUESTION regarding-
-Details of grant and distribution of funds of "Bait-ul-Mal" in PP-157 Lahore *(Question No 5692*)* 915

Page No.

SAMI ULLAH KHAN, MR.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Dilapidated condition of roads of Northern Lahore 505
QUESTIONS regarding-
-Detail of NGOs of Social Welfare in Lahore and Sheikhupura *(Question No 6141*)* 887
-Details of aid granted to PP-137 Lahore since 2002 out of Bait-ul-Mal fund *(Question No. 6143*)* 923
SAMIA AMJAD, DR.
DISCUSSION ON-
-Supplementary Budget for the year 2004-05 826
POINT OF ORDER regarding-
-Disorder by Opposition Members on point of order 600
SAMINA NAVEED, MISS.
QUESTION regarding-
-Payment of salaries to the teachers of education institutions of Social Welfare Department *(Question No. 3738*)* 893
SANAULLAH KHAN, RANA
DISCUSSION ON-
-Demands for Grants of Annual Budget for the year 2005-06 regarding Agriculture 517, 527
RESOLUTION regarding-
-Suspension of Membership of Member of Parliament 563
SARFRAZ AHMED KHAN, HAJI RANA
QUESTIONS regarding-
-Procedure for collective marriages and role of Government in it *(Question No. 4460*)* 879
-Procedure for obtaining disability certificate and detail of members of committee and certificates issued *(Question No. 5960*)* 884
SCHEDULE OF AUTHORIZED EXPENDITURE-
-For the year 2005-06 *(Laid in the House)* 687
SHAHEEN ATIQ-UR-REHMAN, MISS.
QUESTIONS regarding-
-Details of male incharge persons posted in women institutions, vacant posts and posting period in Lahore in Social Welfare Department *(Question No. 6213*)* 923
-Number of male incharge persons posted in women institutions of Social Welfare Department *(Question No. 313*)* 930
SHAHEENA ASAD, MRS.
DISCUSSION ON-
-Supplementary Budget for the year 2004-05 783
SHAHNAZ SALEEM, MRS.
QUESTION regarding-
-Concession in compulsion of Nikkah Nama for grant of dowry fund *(Question No. 6119*)* 922
SHAMIM AKHTAR, MS.
POINT OF ORDER regarding-
-Disorder by Opposition Members on point of order 602
SIBGHAT ULLAH CHAUDHRY, MR.ADVOCATE
POINT OF ORDER regarding-
-Disorder by Opposition Members on point of order 601
SOCIAL WELFARE DEPARTMENT-
QUESTIONS regarding-
-Detail of NGOs of Social Welfare in Lahore and Sheikhupura *(Question No. 6141*)* 887
-Detail of recruitment of employees in office of D G Social Welfare Lahore *(Question No. 4279*)* 903
-Detail of registered social societies and their financial aid in district Rahim Yar Khan *(Question No. 5119*)* 912

	Page No.
REPORT(S)-	
EXTENSION IN PERIOD-	
-For submission of report regarding Punjab Education Foundation Amendment Bill, 2004 *(Moved in the House)*	716
-For submission of the report of Privileges Committee in the House	629, 632
-For submission of the report of Public Accounts Committee-I in the House	631
-For submission of the report of Public Accounts Committee-II in the House	633
-For submission of the report of Standing Committee on Agriculture in the House	640
-For submission of the report of Standing Committee on Environment Protection in the House	639
-For submission of the report of Standing Committee on Home Affair in the House	638
-For submission of the report of Standing Committee on Industries, Commerce and Investment in the House	635
-For submission of the report of Standing Committee on Revenue Relief & Consolidation in the House	634
-For submission of the reports of Standing Committee on Law and Parliamentary Affiares in the House	636
-Of Privileges Committee *(Laid in the House)*	631
-Of Standing Committee on Culture & Youth Affairs in the House *(Laid in the House)*	628
-Of Standing Committee on Local Government & Rural Development regarding "The Punjab Local Government (Amendment) Bill, 2005 (Bill No. 13 of 2005)" *(Laid in the House)*	930
-On observance and implementation of principles of policy for the year 2003 *(Laid in the House)*	687
-Regarding the Punjab Anti-Corruption Establishment Bill, 2005 *(Laid in the House)*	716
-The Finance Accounts, the Appropriation Accounts and the report of Auditor-General of Pakistan thereon for the year 2002-03 *(Laid in the House)*	932
RESOLUTION regarding-	
-Suspension of Membership of Member of Parliament	555
RIAZ AHMED, RAJA	
DISCUSSION ON-	
-Demands for Grants of Annual Budget for the year 2005-06 regarding Agriculture	538
RESOLUTION regarding-	
-Suspension of Membership of Member of Parliament	568

S

SABA SADIQ, MISS.	
DISCUSSION ON-	
-Supplementary Budget for the year 2004-05	780
POINT OF ORDER regarding-	
-Disorder by Opposition Members on point of order	591
SAEED AKBAR KHAN, MR. ***(Minister for Prisons)***	
POINT OF ORDER regarding-	
-Disorder by Opposition Members on point of order	596
SAFIA JAVED CHAUDHRY, MRS.	
DISCUSSION ON-	
-Supplementary Budget for the year 2004-05	779
SAGHIRA ISLAM, MS.	
DISCUSSION ON-	
-Demands for Grants of Annual Budget for the year 2005-06 regarding Agriculture	540
SAJEELA ANSAR BAJWA, MRS.	
DISCUSSION ON-	
-Supplementary Budget for the year 2004-05	824

	Page No.
-Detail of registered social societies and their financial aid in district Rahim Yar Khan *(Question No 5419*)*	912
-Details of administrative structure, staff and Welfare institutions in district Sheikhupura *(Question No 3832*)*	879
-Details of financial aid granted to registered social societies in Faisalabad during 2003 to 2004, their expenditures and audit *(Question No 5328*)*	909
-Details of male incharge persons posted in women institutions, vacant posts and posting period in Lahore in Social Welfare Department *(Question No 6213*)*	923
-Details of performance of Provincial Council of recruitment and rehabilitation of handicapped persons *(Question No 6284*)*	927
-Details of projects started after 2001 under Social Welfare Department *(Question No 5815*)*	917
-Details of steps taken by Government for eradication of beggary *(Question No 3223*)*	878
-Details of women residing in "Dar-ul-Aman" of Gujrat *(Question No. 4828*)*	907
-Details of institutions of Women Welfare in the Punjab *(Question No 3306*)*	891
-Details of offices and staff of registered societies of Public Welfare, Social Welfare and Bait-ul-Mal *(Question No. 6268*)*	924
-Details of projects of Social Welfare, available services, employees and annual budget in Lahore *(Question No 4045*)*	900
-Number and details of registered welfare societies in Sialkot *(Question No. 4398*)*	905
-Number of male incharge persons posted in women institutions of Social Welfare Department *(Question No 313*)*	930
-Payment of salaries to the teachers of education institutions of Social Welfare Department *(Question No. 3738*)*	893
-Procedure for collective marriages and role of Government in it *(Question No. 4460*)*	879
-Procedure for obtaining disability certificate and detail of members of committee and certificates issued *(Question No. 5960*)*	884
-Provision of residential facilities to supportless senior citizens in Gujrat *(Question No. 4827*)*	906
-Steps for eradication of beggary and construction of Dar-ul-Kafala in Lahore *(Question No. 6000*)*	921
-Steps taken by Social Welfare Department for rehabilitation of heirless, lost and absconder children *(Question No. 3222*)*	875
-Violation of constitution by N.G.O established in Township, Lahore and steps taken by Government *(Question No 5974*)*	919

R

RECITATION-

-From the Holy Quran and its translation in the session held on 16th June, 2005	497
-From the Holy Quran and its translation in the session held on 17th June, 2005	580
-From the Holy Quran and its translation in the session held on 18th June, 2005	658
-From the Holy Quran and its translation in the session held on 20th June, 2005	722
-From the Holy Quran and its translation in the session held on 21st June, 2005	836
-From the Holy Quran and its translation in the session held on 22nd June, 2005	874

	Page No.
PARVEZ ELAHI, CH *(Chief Minister of the Punjab)*	
-Address to the House	641
PATRICK JACOB GILL, MR. *(Parliamentary Secretary for Minorities Affairs)*	
DISCUSSION ON-	
-Supplementary Budget for the year 2004-05	812
POINTS OF ORDER regarding-	
-Appeal for adopting decent attitude for Members who were expelled from the House	723
-Disorder by Opposition Members on point of order	581
-Non cooperation with Committee on House proceeding by the opposition	956
-Protest of Opposition Members on Government policies	659
PRIVILEGE MOTION regarding-	
-Insulting behaviour of DCO Khanewal with MPA	750, 835
PROROGATION-	
-Notification of prorogation of 20th session commenced from 9th June, 2005	965

Q

QASIM ZIA, MR. *(Leader of Opposition)*	
POINT OF ORDER regarding-	
-Appeal for adopting decent attitude for Members who were expelled from the House	723
QUESTIONS regarding-	
BAIT-UL-MAL DEPARTMENT-	
-Concession in compulsion of Nikkah Nama for grant of dowry fund *(Question No 6119*)*	922
-Details of aid granted to PP-137 Lahore since 2002 out of Bait-ul-Mal fund *(Question No. 6143*)*	923
-Details of financial aid out of Bait-ul-Mal provided for district Vehari since 2003 *(Question No. 6453*)*	928
-Details of foreign financial aid granted to Punjab Bait-ul-Mal during 2002-04 *(Question No. 5902*)*	918
-Details of funds and expenditures of "Bait-ul-Mal" in Rahim Yar Khan *(Question No. 5405*)*	911
-Details of funds of "Bait-ul-Mal" released during 2001 to 2003 in district Sheikhupura *(Question No. 3833*)*	896
-Details of funds of "Bait-ul-Mal" released for PP-201 Multan during 2002-03 *(Question No. 5560*)*	914
-Details of funds provided to "Bait-ul-Mal" Department during 2003-04 and distribution thereof *(Question No. 5454*)*	913
-Details of grant and distribution of funds of "Bait-ul-Mal" in PP-157 Lahore *(Question No. 5692*)*	915
-Details of grants and expenditures provided to "Bait-ul-Mal" Department from 2003 till now by Federal and Provincial Governments *(Question No 5327*)*	907
-Details of registered social societies, Government funds and audit in district Vehari *(Question No 6151*)*	929
-Details of funds for aid from "Bait-ul-Mal" in Sialkot for the year 2002 *(Question No. 3759*)*	894
-Facility of loan from "Bait-ul-Mal" and conditions thereof *(Question No 264*)*	889
-Procedure for election of Members and Chairman of District Bait-ul-Mal Committee Rawalpindi *(Question No 5903*)*	918
SOCIAL WELFARE DEPARTMENT-	
-Detail of NGOs of Social Welfare in Lahore and Sheikhupura *(Question No. 6141*)*	887
-Detail of recruitment of employees in office of D G Social Welfare Lahore *(Question No 4279*)*	903

Page No.

NAVEED JAHANIAN, MIAN
PRIVILEGE MOTION regarding-
-Insulting behaviour of DCO Khanewal with MPA 750, 839
NAZAR FARID KHOKHAR, MALIK
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Compensation of the loss of affected farmers due to recent rains 509
DISCUSSION ON-
-Supplementary Budget for the year 2004-05 805
REPORTS-
EXTENSION IN PERIOD-
-For submission of the report of Privileges Committee in the House 629, 632
-Of Privileges Committee *(Laid in the House)* 631
NAZAR HUSSAIN GONDAL, CHAUDHRY ***(Parliamentary Secretary for Education)***
DISCUSSION ON-
-Supplementary Budget for the year 2004-05 758
NAZIM HUSSAIN SHAH, SYED
POINT OF ORDER regarding-
-Protest of Opposition Members on Government policies 673
RESOLUTION regarding-
-Suspension of Membership of Member of Parliament 556
NOTIFICATION OF-
-Prorogation of 20th session commenced from 9th June, 2005 965
NOOR-UN-NISA MALIK, MRS.
QUESTION regarding-
-Details of institutions of Women Welfare in the Punjab *(Question No. 3306*)* 891

O

ORDINANCE-
-The Punjab Local Government (Amendment) Ordinance, 2005 *(Laid in the House)* 687

P

PARLIAMENTARY SECRETARY FOR EDUCATION
-See under Nazar Hussain Gondal, Chaudhry
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR MINORITIES AFFAIRS
-See under Patrick Jacob Gill, Mr
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR PARLIAMENTARY AFFAIRES
-See under Muhammad Ahmed Khan, Malik, Advocate
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR PLANNING & DEVELOPMENT
-See under Zilla Huma Usman, Mrs
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR PRISONS
-See under Fazal Hussain Sumra, Mehr
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR WOMEN DEVELOPMENT
-See under Zeenat Khan, Begum
PARVEEN SIKANDAR GILL, MS.
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-
-Establishment of illegal mini cinemas in residential areas of Lahore 846
-Illegal establishment of private guest houses in big cities 840
-Necessity for provision of latest equipments to Fire Brigade 844
DISCUSSION ON-
-Supplementary Budget for the year 2004-05 788
REPORT-
EXTENSION IN PERIOD-
-For submission of report regarding Punjab Education Foundation Amendment Bill, 2004 *(Moved in the House)* 716

	Page No.
MUHAMMAD MOHSIN KHAN LEGHARI, MR.	
DISCUSSION ON-	
-Supplementary Budget for the year 2004-05	760
REPORT-	
-Of Standing Committee on Local Government & Rural Development regarding "The Punjab Local Government (Amendment) Bill, 2005 (Bill No 13 of 2005)" *(Laid in the House)*	930
MUHAMMAD QASIM NOON, RANA *(Minister for Agricultural Marketing)*	
POINT OF ORDER regarding-	
-Disorder by Opposition Members on point of order	591
MUHAMMAD RAFI-UD-DIN BUKHARI, SYED	
REPORT-	
EXTENSION IN PERIOD-	
-For submission of the report of Standing Committee on Industries, Commerce and Investment in the House	635
MUHAMMAD SHAFIQUE ANWAR, CHAUDHRY	
DISCUSSION ON-	
-Demands for Grants of Annual Budget for the year 2005-06 regarding Agriculture	528
MUHAMMAD SHAFQAT KHAN ABBASI, RAJA, ADVOCATE	
QUESTION regarding-	
-Details of projects started after 2001 under Social Welfare Department *(Question No. 5815*)*	917
MUHAMMAD WAQAS, MR.	
QUESTIONS regarding-	
-Details of foreign financial aid granted to Punjab Bait-ul-Mal during 2002-04 *(Question No. 5902*)*	918
-Procedure for election of Members and Chairman of District Bait-ul-Mal Committee Rawalpindi *(Question No. 5903*)*	918
MUHAMMAD YAR MUMMUNKA, MR.	
DISCUSSION ON-	
-Demands for Grants of Annual Budget for the year 2005-06 regarding Agriculture	532
MUJAHID ALI SHAH, SYED	
DISCUSSION ON-	
-Demands for Grants of Annual Budget for the year 2005-06 regarding Agriculture	514, 517
POINT OF ORDER regarding-	
-Protest of Opposition Members on Government policies	670
MUSHTAQ AHMED KIANI, GP CAPT (RETD) *(Minister for Public Health Engineering)*	
DISCUSSION ON-	
-Supplementary Budget for the year 2004-05	752
POINT OF ORDER regarding-	
-Disorder by Opposition Members on point of order	592

N

NAFEES AHMED ANSARI, BABU	
DISCUSSION ON-	
-Demands for Grants of Annual Budget for the year 2005-06 regarding Agriculture	527
NAJAF ABBAS KHAN SIAL, MR	
DISCUSSION ON-	
-Supplementary Budget for the year 2004-05	754, 796

	Page No.
POINTS OF ORDER (Answers) regarding-	
-Appeal for adopting decent attitude for Members who were expelled from the House	736
-Disorder by Opposition Members on point of order	593
-Non cooperation with Committee on House proceeding by the opposition	956
-Protest of Opposition Members on Government policies	667, 675
PRIVILEGE MOTION (Answer) regarding-	
-Insulting behaviour of DCO Khanewal with MPA	839
REPORT-	
-On observance and implementation of principles of policy for the year 2003 *(Laid in the House)*	687
RESOLUTION regarding-	
-Suspension of Membership of Member of Parliament	555, 570
MUHAMMAD EJAZ SHAFI, MR *(Minister for Bait-ul-Mal)*	
ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-	
-Concession in compulsion of Nikkah Nama for grant of dowry fund *(Question No 6119*)*	923
-Details of aid granted to PP-137 Lahore since 2002 out of Bait-ul-Mal fund *(Question No. 6143*)*	923
-Details of financial aid out of Bait-ul-Mal provided for district Vehari since 2003 *(Question No. 6453*)*	928
-Details of foreign financial aid granted to Punjab Bait-ul-Mal during 2002-04 *(Question No. 5902*)*	918
-Details of funds and expenditures of "Bait-ul-Mal" in Rahim Yar Khan *(Question No. 5405*)*	911
-Details of funds of "Bait-ul-Mal" released during 2001 to 2003 in district Sheikhupura *(Question No 3833*)*	897
-Details of funds of "Bait-ul-Mal" released for PP-201 Multan during 2002-03 *(Question No 5560*)*	915
-Details of funds provided to "Bait-ul-Mal" Department during 2003-04 and distribution thereof *(Question No 5454*)*	914
-Details of grant and distribution of funds of "Bait-ul-Mal" in PP-157 Lahore *(Question No. 5692*)*	916
-Details of grants and expenditures provided to "Bait-ul-Mal" Department from 2003 till now by Federal and Provincial Governments *(Question No. 5327*)*	908
-Details of registered social societies, Government funds and audit in district Vehari *(Question No 6154*)*	929
-Details of funds for aid from "Bait-ul-Mal" in Sialkot for the year 2002 *(Question No 3759*)*	895
-Facility of loan from "Bait-ul-Mal" and conditions thereof *(Question No. 264*)*	889
-Procedure for election of Members and Chairman of District Bait-ul-Mal Committee Rawalpindi *(Question No 5903*)*	919
MUHAMMAD EJAZ, HAJI	
POINT OF ORDER regarding-	
-Protest of Opposition Members on Government policies	675
QUESTION regarding-	
-Details of offices and staff of registered societies of Public Welfare, Social Welfare and Bait-ul-Mal *(Question No 6268*)*	924
MUHAMMAD IQBAL CHANNER, MALIK	
QUESTION regarding-	
-Detail of recruitment of employees in office of D.G Social Welfare Lahore *(Question No 4279*)*	903
MUHAMMAD LATIF PANWAR RAJPUT, MIAN	
DISCUSSION ON-	
-Demands for Grants of Annual Budget for the year 2005-06 regarding Agriculture	516

	Page No.
-Suspension of rules for consideration of the Punjab Local Government (Amendment) Bill, 2005	932
-Suspension of rules for presentation of a resolution	554
MUHAMMAD AFZAL SAHI, CHAUDHRY ***(Speaker Punjab Assembly)***	
COMMENTS-	
-On the protest by Opposition Members	717
POINT OF ORDER (Answer) regarding-	
-Appeal for adopting decent attitude for Members who were expelled from the House	729
MUHAMMAD AHMED KHAN, MALIK, ADVOCATE ***(Parliamentary Secretary for Parliamentary Affaires)***	
RESOLUTION regarding-	
-Suspension of Membership of Member of Parliament	561
MUHAMMAD AJASAM SHARIFF, MR.	
QUESTION regarding-	
-Facility of loan from "Bait-ul-Mal" and conditions thereof *(Question No. 264*)*	889
MUHAMMAD ARSHAD KHAN LODHI, MR. ***(Minister for Agriculture)***	
DISCUSSION ON-	
-Demands for Grants of Annual Budget for the year 2005-06 regarding Agriculture	549
MUHAMMAD ARSHAD RAN, MALIK	
QUESTIONS regarding-	
-Details of funds of "Bait-ul-Mal" released for PP-201 Multan during 2002-03 *(Question No 5560*)*	914
-Details of funds provided to "Bait-ul-Mal" Department during 2003-04 and distribution thereof *(Question No 5454*)*	913
MUHAMMAD AYUB KHAN SALDERA, MR.	
DISCUSSION ON-	
-Supplementary Budget for the year 2004-05	798
MUHAMMAD BASHARAT RAJA, MR. ***(Minister for LG & RD, ADD. CHG. Law & Parliamentary Affairs)***	
ADJOURNMENT MOTIONS (Answers) regarding-	
-Dilapidated condition of roads of Northern Lahore	505
-Heaps of garbage in UC Kangal, Rawalpindi	507
-Illegal establishment of private guest houses in big cities	840
-Necessity for provision of latest equipments to Fire Brigade	845
BILLS-	
-The Beacon House National University, Lahore Bill, 2005 *(Considered by the House)*	698
-The Minhaj University Lahore Bill, 2005 *(Introduced in the House)*	688
-The Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill, 2005 *(Considered by the House)*	707
-The Punjab Local Government (Amendment) Bill, 2005 *(Considered by the House)*	934
-The Punjab Anti-Corruption Establishment (Amendment) Bill, 2005 *(Considered by the House)*	960
-The University of Central Punjab, Lahore (Amendment) Bill, 2005 *(Introduce in the House)*	688
-The University of South Asia, Lahore Bill, 2004 *(Considered by the House)*	689
MOTIONS regarding-	
-Leave to amend the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab, 1997 *(Considered by the House)*	715
-Suspension of rules for consideration of the Punjab Local Government (Amendment) Bill, 2005	933
-Suspension of rules for presentation of a resolution	554
ORDINANCE-	
-The Punjab Local Government (Amendment) Ordinance, 2005 *(Laid in the House)*	687

	Page No.
QUESTIONS regarding-	
-Details of steps taken by Government for eradication of beggary *(Question No 3223*)*	878
-Steps taken by Social Welfare Department for rehabilitation of heirless, lost and absconder children *(Question No 3222*)*	875
KHALID MEHMOOD, MIAN	
QUESTIONS regarding-	
-Details of administrative structure, staff and Welfare institutions in district Sheikhupura *(Question No. 3832*)*	879
-Details of funds of "Bait-ul-Mal" released during 2001 to 2003 in district Sheikhupura *(Question No. 3833*)*	896

L

LEADER OF OPPOSITION	
-See under Qasim Zia, Mr.	
LEAVE OF ABSENCE OF-	
-Ihsan Ullah Waqas, Syed	833
-Imran Ashraf, Mr.	833, 834

M

MAJID NAWAZ, MIAN	
REPORT-	
EXTENSION IN PERIOD -	
-For submission of the report of Standing Committee on Revenue Relief & Consolidation in the House	634
MINISTER FOR AGRICULTURAL MARKETING	
-See under Muhammad Qasim Noon, Rana	
MINISTER FOR AGRICULTURE	
See under Muhammad Arshad Khan Lodhi, Mr	
MINISTER FOR BAIT-UL-MAL	
-See under Muhammad Ejaz Shafi, Mr.	
MINISTER FOR COMMUNICATION & WORKS	
-See under Zahir-ud-Din Khan, Ch	
MINISTER FOR EDUCATION	
See under Imran Masood, Mian	
MINISTER FOR ENVIRONMENT PROTECTION	
-See under Ashfaq Ahmad, Makhdoom	
MINISTER FOR FINANCE	
-See under Hasnain Bahadur Dreshak, Sardar	
MINISTER FOR LG & RD, ADD. CHG. LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS	
-See under Muhammad Basharat Raja, Mr	
MINISTER FOR MINORITIES AFFAIRS	
-See under Joyce Rufin Julius, Mrs	
MINISTER FOR PRISONS	
-See under Saeed Akbar Khan, Mr	
MINISTER FOR PUBLIC HEALTH ENGINEERING	
-See under Mushtaq Ahmed Kiani, Gp Capt (Retd)	
MINISTER FOR REVENUE, RELIEF & CONSOLIDATIONS	
-See under Gul Hameed Khan Rokhri, Mr.	
MINISTER FOR WOMEN WELFARE, HUMAN RIGHTS & SOCIAL WELFARE	
-See under Aashifa Riaz Fatyana, Mrs.	
MOTIONS regarding-	
-Leave to amend the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab, 1997 *(Considered by the House)*	713

Page No.

I

IFTIKHAR HUSSAIN CHHACHHAR, MIAN
REPORT-
EXTENSION IN PERIOD-
-For submission of the report of Standing Committee on Agriculture in the House 640
HISAN ULLAH WAQAS, SYED
-Leave of absence 837
QUESTIONS regarding-
-Details of projects of Social Welfare, available services, employees and annual budget in Lahore *(Question No 4045*)* 900
-Steps for eradication of beggary and construction of Dar-ul-Kafala in Lahore *(Question No 6000*)* 921
IJAZ AHMAD, SH
DISCUSSION ON-
-Demands for Grants of Annual Budget for the year 2005-06 regarding Agriculture 520
IJAZ ALI KHAN, RAO
DISCUSSION ON-
-Demands for Grants of Annual Budget for the year 2005-06 regarding Agriculture 535, 537
IMRAN ASHRAF, MR.
-Leave of absence 837, 838
IMRAN MASOOD, MIAN ***(Minister for Education)***
POINT OF ORDER regarding-
-Disorder by Opposition Members on point of order 598
IRSHAD SAFDAR, MRS.
REPORT-
EXTENSION IN PERIOD-
-For submission of the report of Public Accounts Committee-I in the House 631

J

JALAL-UD-DIN DHAKKU, MALIK
DISCUSSION ON-
-Supplementary Budget for the year 2004-05 812
JAVED AHMAD, ADVOCATE, CH.
DISCUSSION ON-
-Supplementary Budget for the year 2004-05 818, 823
REPORT-
EXTENSION IN PERIOD-
-For submission of the reports of Standing Committee on Law and Parliamentary Affaires in the House 636
JAVED AKBAR DHILLON, ENGR
QUESTION regarding-
-Details of funds and expenditures of "Bait-ul-Mal" in Rahim Yar Khan *(Question No. 5405*)* 911
JOYCE RUFIN JULIUS, MRS. ***(Minister for Minorities Affairs)***
DISCUSSION ON-
-Supplementary Budget for the year 2004-05 807

K

KANWAL NASEEM, MS.
DISCUSSION ON-
-Supplementary Budget for the year 2004-05 777

	Page No.
DISCUSSION ON-	
-Demands for Grants of Annual Budget for the year 2005-06 regarding Agriculture	511
-Supplementary Budget for the year 2004-05	752

F

FAISAL HAYAT JABBOANA, MR.	
DISCUSSION ON-	
-Supplementary Budget for the year 2004-05	829
REPORT-	
-Of Standing Committee on Culture & Youth Affairs in the House *(Laid in the House)*	628
FARIDA RAFIQUE SULEHRI, MRS.	
REPORT-	
EXTENSION IN PERIOD-	
-For submission of the report of Standing Committee on Environment Protection in the House	639
FATEH MUHAMMAD KHAN BUZDAR, SARDAR	
DISCUSSION ON-	
-Supplementary Budget for the year 2004-05	772
FAYAZ UL HASAN CHOHAN, MR.	
DISCUSSION ON-	
-Supplementary Budget for the year 2004-05	766
FAZAL HUSSAIN SUMRA, MEHR *(Parliamentary Secretary for Prisons)*	
DISCUSSION ON-	
-Supplementary Budget for the year 2004-05	793

G

GUL HAMEED KHAN ROKHRI, MR. *(Minister for Revenue, Relief & Consolidations)*	
ADJOURNMENT MOTION (Answer) regarding-	
-Compensation of the loss of affected farmers due to recent rains	510
GULSHAN MALIK, MRS.	
DISCUSSION ON-	
-Supplementary Budget for the year 2004-05	816

H

HASNAIN BAHADUR DRESHAK, SARDAR *(Minister for Finance)*	
BILL -	
-The Punjab Finance Bill, 2005 *(Considered by the House)*	681
BUDGET-	
-Winding up Speech on Supplementary Budget for the year 2004-05	832
DEMANDS FOR GRANT-	
-For the Annual Budget 2005-06	513, 605
REPORT-	
-The Finance Accounts, the Appropriation Accounts and the report of Auditor-General of Pakistan thereon for the year 2002-03 *(Laid in the House)*	932
SCHEDULE OF AUTHORIZED EXPENDITURE-	
-For the year 2005-06 *(Laid in the House)*	687
SUPPLEMENTARY SCHEDULE OF AUTHORIZED EXPENDITURE –	
-For the year 2004-05 *(Laid in the House)*	870

	Page No.
-Miscellaneous Departments	619
-Museums	617
-Opium	612
-Other Taxes and Duties	615
-Pension	621
-Police	574
-Provincial Excise	613
-Public Health	617
-Registration	614
-Relief	621
-Roads & Bridges	626
-Stamp	613
-Stationary & Printing	622
-Subsidies	622
-Town Development	626
-Veterinary	618
DISCUSSION AND VOTING ON DEMANDS FOR GRANTS OF SUPPLEMENTARY BUDGET FOR THE YEAR 2004-05 regarding-	
-Administration of Justice	866
-Agricultural Development and Research	869
-Agriculture	868
-Civil Defence	863
-Civil Works	868
-Communications	861
-Cooperatives	861
-Developments	864
-Education	860
-Fisheries	860
-Forests	865
-General Administration	866
-Health Services	867
-Housing and Physical Planning	869
-Industries	861
-Irrigation and Land reclamation	866
-Irrigation Works	864
-Jails and Convicts Settlements	867
-Land Revenue	857
-Loans for Municipalities/Independent Institutions etc	870
-Loans to Government Servants	864
-Miscellaneous	869
-Miscellaneous Departments	868
-Motor Vehicle Laws	858
-Museums	859
-Opium	865
-Other Taxes and Duties	859
-Pension	862
-Police	859
-Provincial Excise	858
-Public Health	867
-Registration	865
-Relief	862
-Roads and Bridges	852
-Stamps	858
-State Buildings	870
-State trading in grain and sugar	854
-Stationary and Printing	863
-Subsidies	863
-Veterinary	860

	Page No.
-Facility of loan from "Bait-ul-Mal" and conditions thereof *(Question No. 264*)*	889
-Procedure for election of Members and Chairman of District Bait-ul-Mal Committee Rawalpindi *(Question No 5903*)*	918
BILLS -	
-The Beacon House National University, Lahore Bill, 2005 *(Considered by the House)*	698
-The Minhaj University Lahore Bill, 2005 *(Introduced in the House)*	688
-The Provincial Motor Vehicles (Amendment) Bill, 2005 *(Considered by the House)*	706
-The Punjab Anti-Corruption Establishment (Amendment) Bill, 2005 *(Considered by the House)*	960
-The Punjab Finance Bill, 2005 *(Considered by the House)*	681
-The Punjab Local Government (Amendment) Bill, 2005 *(Considered by the House)*	934
-The University of Central Punjab, Lahore (Amendment) Bill, 2005 *(Introduce in the House)*	688
-The University of South Asia, Lahore Bill, 2004 *(Considered by the House)*	689
BUDGET-	
-Winding up Speech on Supplementary Budget for the year 2004-05	832

C

CHIEF MINISTER OF THE PUNJAB	
-See under Parvez Elahi, Ch	
COMMENTS-	
-Speaker's comments on the protest by Opposition Members	717

D

DEMANDS FOR GRANTS-	
DISCUSSION AND VOTING ON DEMANDS FOR GRANTS OF THE ANNUAL BUDGET FOR THE YEAR 2005-06 regarding-	
-Administration of Justice	616
-Agricultural Improvement & Research	626
-Agriculture	513
-Charges on account of Motor Vehicles Acts	614
-Civil Defence	623
-Civil Works	620
-Communications	620
-Cooperation	618
-Developments	625
-Education	607
-Fisheries	618
-Forests	614
-General Administration	616
-Government Buildings	627
-Government Employees Defence	624
-Government Trade of grain and sugar	623
-Government Trade of medical store and coal	624
-Health Services	611
-Housing & Physical Planning	620
-Industries	619
-Irrigation and Land Reclamation	615
-Irrigation Constructions	625
-Jails convict settlements	616
-Land Revenue	609
-Loans for Municipalities/Independent Institutions etc	627
-Local Government	624
-Misc	622

	Page No.
ASGHAR ALI GUJJAR, CHAUDHRY	
DISCUSSION ON-	
-Demands for Grants of Annual Budget for the year 2005-06 regarding Agriculture	542
ASGHAR ALI QAISER, MALIK	
POINT OF ORDER regarding-	
-Protest of Opposition Members on Government policies	669
QUESTIONS regarding-	
-Details of financial aid granted to registered social societies in Faisalabad during 2003 to 2004, their expenditures and audit *(Question No 5328*)*	909
-Details of grants and expenditures provided to "Bait-ul-Mal" Department from 2003 till now by Federal and Provincial Governments *(Question No 5327*)*	907
ASHFAQ AHMAD, MAKHDOOM *(Minister for Environment Protection)*	
DISCUSSION ON-	
-Supplementary Budget for the year 2004-05	785
ASIF JILANI SHEIKH, MR.	
REPORT-	
-Regarding the Punjab Anti-Corruption Establishment Bill, 2005 *(Laid in the House)*	716
ASIF SAEED KHAN MANAIS, MR.	
REPORT-	
EXTENSION IN PERIOD	
-For submission of the report of Public Accounts Committee-II in the House	633
AZIZ ASLAM, SHEIKH	
QUESTION regarding-	
-Detail of registered social societies and their financial aid in district Rahim Yar Khan *(Question No 5419*)*	912

B

BAIT-UL-MAL DEPARTMENT-	
QUESTIONS regarding-	
-Concession in compulsion of Nikkah Nama for grant of dowry fund *(Question No. 6119*)*	922
-Details of aid granted to PP-137 Lahore since 2002 out of Bait-ul-Mal fund *(Question No. 6143*)*	923
-Details of financial aid out of Bait-ul-Mal provided for district Vehari since 2003 *(Question No. 6453*)*	928
-Details of foreign financial aid granted to Punjab Bait-ul-Mal during 2002-04 *(Question No. 5902*)*	918
-Details of funds and expenditures of "Bait-ul-Mal" in Rahim Yar Khan *(Question No 5405*)*	911
-Details of funds of "Bait-ul-Mal" released during 2001 to 2003 in district Sheikhupura *(Question No 3833*)*	896
-Details of funds of "Bait-ul-Mal" released for PP-201 Multan during 2002-03 *(Question No 5560*)*	914
-Details of funds provided to "Bait-ul-Mal" Department during 2003-04 and distribution thereof *(Question No 5454*)*	913
-Details of grant and distribution of funds of "Bait-ul-Mal" in PP-157 Lahore *(Question No 5692*)*	915
-Details of grants and expenditures provided to "Bait-ul-Mal" Department from 2003 till now by Federal and Provincial Governments *(Question No 5327*)*	907
-Details of registered social societies, Government funds and audit in district Vehari *(Question No 6451*)*	929
-Details of funds for aid from "Bait-ul-Mal" in Sialkot for the year 2002 *(Question No 3759*)*	894

	Page No.
ADJOURNMENT MOTIONS regarding-	
-Ban on payment of Zakat to the patients of Social Welfare Hospitals	503
-Compensation of the loss of affected farmers due to recent rains	509
-Dilapidated condition of roads of Northern Lahore	505
-Eradication of compulsion of using helmet by motorcycle riders	499
-Establishment of illegal mini cinemas in residential areas of Lahore	846
-Heaps of garbage in UC Kangal, Rawalpindi	506
-Illegal establishment of private guest houses in big cities	840
-Necessity for provision of latest equipments to Fire Brigade	844
-Problems faced by public due to non-construction of underpass on Nigar Phatak Gujranwala	501
AFTAB AHMAD KHAN, RANA	
ADJOURNMENT MOTION regarding-	
-Ban on payment of Zakat to the patients of Social Welfare Hospitals	503
DISCUSSION ON-	
-Demands for Grants of Annual Budget for the year 2005-06 regarding Agriculture	526
POINT OF ORDER regarding-	
-Disorder by Opposition Members on point of order	581
RESOLUTION regarding-	
-Suspension of Membership of Member of Parliament	557
AGENDA-	
-For the session held on 16th June, 2005	495
-For the session held on 17th June, 2005	578
-For the session held on 18th June, 2005	656
-For the session held on 20th June, 2005	720
-For the session held on 21st June, 2005	834
-For the session held on 22nd June, 2005	872
AHSAN RAZA, RAI	
REPORT-	
EXTENSION IN PERIOD-	
-For submission of the report of Standing Committee on Home Affair in the House	638
ALA-UD-DIN, SHEIKH	
DISCUSSION ON-	
-Supplementary Budget for the year 2004-05	801
ARIF MEHMOOD GILL, CHAUDHRY	
DISCUSSION ON-	
-Supplementary Budget for the year 2004-05	803, 811
ARSHAD MAHMOOD, RAJA	
ADJOURNMENT MOTION regarding-	
-Heaps of garbage in UC Kangal, Rawalpindi	506
ARSHAD MEHMOOD BAGGU, MR.	
ADJOURNMENT MOTION regarding-	
-Eradication of compulsion of using helmet by motorcycle riders	499
POINTS OF ORDER regarding-	
-Disorder by Opposition Members on point of order	583
-Protest of Opposition Members on Government policies	661
QUESTIONS regarding-	
-Details of funds for aid from "Bait-ul-Mal" in Sialkot for the year 2002 *(Question No 3759*)*	894
-Number and details of registered welfare societies in Sialkot *(Question No 4398*)*	905
RESOLUTION regarding-	
-Suspension of Membership of Member of Parliament	561
ASAD ASHRAF, DR.	
QUESTION regarding-	
-Details of performance of Provincial Council of recruitment and rehabilitation of handicapped persons *(Question No 6284*)*	927

INDEX

Page No.

A

AASHIFA RIAZ FATYANA, MRS. *(Minister for Women Welfare, Human Rights & Social Welfare)*

ANSWERS TO THE QUESTIONS regarding-

-Detail of NGOs of Social Welfare in Lahore and Sheikhupura *(Question No. 6141*)* 887

-Detail of recruitment of employees in office of D.G Social Welfare Lahore *(Question No 4279*)* 904

-Detail of registered social societies and their financial aid in district Rahim Yar Khan *(Question No 5419*)* 912

-Details of administrative structure, staff and Welfare institutions in district Sheikhupura *(Question No 3832*)* 879

-Details of financial aid granted to registered social societies in Faisalabad during 2003 to 2004, their expenditures and audit *(Question No 5328*)* 910

-Details of male incharge persons posted in women institutions, vacant posts and posting period in Lahore in Social Welfare Department *(Question No 6213*)* 924

-Details of performance of Provincial Council of recruitment and rehabilitation of handicapped persons *(Question No 6284*)* 927

-Details of projects started after 2001 under Social Welfare Department *(Question No. 5815*)* 917

-Details of steps taken by Government for eradication of beggary *(Question No 3223*)* 878

-Details of women residing in "Dar-ul-Aman" of Gujrat *(Question No. 4828*)* 907

-Details of institutions of Women Welfare in the Punjab *(Question No. 3306*)* 891

-Details of offices and staff of registered societies of Public Welfare, Social Welfare and Bait-ul-Mal *(Question No. 6268*)* 925

-Details of projects of Social Welfare, available services, employees and annual budget in Lahore *(Question No. 4045*)* 900

-Number and details of registered welfare societies in Sialkot *(Question No. 4398*)* 906

-Number of male incharge persons posted in women institutions of Social Welfare Department *(Question No. 313*)* 930

-Payment of salaries to the teachers of education institutions of Social Welfare Department *(Question No 3738*)* 893

-Procedure for collective marriages and role of Government in it *(Question No. 4460*)* 879

-Procedure for obtaining disability certificate and detail of members of committee and certificates issued *(Question No. 5960*)* 885

-Provision of residential facilities to supportless senior citizens in Gujrat *(Question No. 4827*)* 906

-Steps for eradication of beggary and construction of Dar-ul-Kafala in Lahore *(Question No 6000*)* 922

-Steps taken by Social Welfare Department for rehabilitation of heirless, lost and absconder children *(Question No 3222*)* 876

-Violation of constitution by N.G.O established in Township, Lahore and steps taken by Government *(Question No 5974*)* 920

ABDUL ALEEM SHAH, SYED

DISCUSSION ON-

-Supplementary Budget for the year 2004-05 766

ABDUL GHAFOOR KHAN, CHAUDHRY

POINT OF ORDER regarding-

-Protest of Opposition Members on Government policies 665

ADDRESS TO THE HOUSE-

-Parvez Elahi, Ch *(Chief Minister of the Punjab)* 641